یہ کتاب جناب [illegible]

اوم

[illegible] نہیں

کوئی دھرم رکھنا ہے

اور کوئی ست راستی اس سے بڑھکر

[illegible]

تکذیب براہین احمدیہ

جلد اول

جس میں براہین احمدیہ کی چار جلدوں کے اعتراضات متعلقہ ویدہم

کا جواب باصواب ہے

مصنفہ پنڈت لیکھرام (آریہ مسافر) مقیم امرتسر

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۲۹۸۹ مطابق ۱۹۴۷ بکری اور ۱۸۹۰ء

[illegible]

ॐ

विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परासुव यद्भद्रं तन्न आसुव। यजुर्वेदे अध्याये ३०

मंत्र: ३

"ہے ست وگیان مے - ہے سدا آنند سروپ - اننت سامرتھ یکت آنند وڈیامے - وگیان وودیا پرد - پرمیشور - آپ تمام جگت اور سب وڈیا کا پرکاش کرنے والے ہو - اور سب آنندون کے داتا سرب جگت اونیاپک ہو - ہمین بُرے کامون - بُری خواہشون سے دور کر کے سب سکھون سے یکت بہادر - کلیان کو پراپت کیجئے - آپ کی کرپا سے ہی سب وگھنون کا ناش ہوتا ہے ایسی سہاتیا دیجئے کہ ہم کامل اویوگ سے ست کے پرکاش مین مستعد ہون" -

پرماتما نے انسان کو اس سنسار ناپائدار مین فعل مختار بنا کر آزادی کا جوہر بخشا مگر ساتھ ہی عقل دوربین بھی عطا کی - کہ آزادگی تمہارے احاطہ بندگی مین محدود ہے یعنے بندگی و عبادت تمہاری کلید در مقصود ہے - انسانیت سے باہر آزادی مبداء فساد ہے اور اصل مین وہ آزادی نہین بلکہ آوارگون کی بُنیاد ہے -

پرم دیالتا اور مہان کرپالتا سے ہدایت عام اور شانتی تام کے واسطے اپنے گیان ہدایت بنیان کو بذریعہ الہام شری اگنی - شری وایو - شری آدت - شری انگرا جی مہاتماون کی سرشٹی کی آدمین پرکاشت کیا - وہی گیان موسوم بہ چار وید آجتک رہنمائے عالم ہے - علیم کُل کیطرف سے یہ نہایت ضروری تہا - کہ انسانی جوانج کے واسطے کامل گیان ہادی عرفان کا نمایان فرماتا - پس اُس سرب انتریامی نے اپنے

لامحدود ودّیا کے کوش سے ہمین مستفیض بنایا - اور **ویدمُقدّس** کا جلوہ دکھایا -

جان لے حق کی اگر پہچان ہے — وید ہر اک درد کا درمان ہے
وید اُقدس رازدانِ غیب ہے — بے نشان کا محرم لاریب ہے
راستی جز وید کے ناپید ہے — وید کیا ہے روح کا بس وید ہے
جو شخص محرم ہووے وید سے — دور ہے وہ دولتِ جاوید سے

آن دنون جبکہ آفتاب وید مقدس کا ہماری غفلت کے ابر مین آگیا تھا - اور جہازِ ہند ساحل مراد سے دور ہو چلا تھا - ایک بار مراد بھیجکر پرم دیا لتا کا اظہار فرمایا یعنے **سری سوامی دیانند سرسوتی** جیو کو مستعد بنایا - جن کے جگت پورشارتھ کی بدولت ہمین خورشید وید کی شعاعون سے نورانی ملی - اور تھوڑے ہی دنون مین جہاز گم گشتہ کو ساحل مراد دکھائی دیا اور اہل جہاز کو اپنے گئے دن پھر آنیکی امید ہوئی -

باعث اِس تمام انقلاب کا خلاصتاً یہی ہے - کہ عرصہ سے آریہ ورت روپی جہاز کے کپتان عیش وعشرت مین پڑ کر خدمت مفوضہ کو بھول گئے تھے اور وہ تمام ہداتین اور آرڈر جو بادشاہ حقیقی سے اُنکو ملے تھے - خودغرضی اور لاپرواہی سے اُنھین طمع کے رومالون مین باندھکر چھپا رکھا تھا - جون ہی **سوامی** جیو نے صداقت کا جھنڈا اُٹھایا اور **وید مقدس** کا ویاکھیان سُنایا - جہالت کا پھریرا تھرتھرایا گردابِ نادانی کو چکر آیا **ع**

چو صیتش درافواہِ دُنیا فتاد — تزلزل در اقوام جُہلا فتاد
قرانی کرانی پوران تمام — فتادند ہر یک ز بنیاد خام
نیاورد بہتان ازان صدق تاب — بلے سایہ بگریزد از آفتاب

بسا پنڈت و مولوی پادری
بنا حق شماتت شدہ مفتری

ولیکن بر ماہ ہر کہ تف افگند
ہمانا ہمان تف بر رویش فتد

نہ نغز و صداقت ز افسون گری
چہ باک ست حق را باین کافری

کسانیکہ خود شپرہ طینت اند
ز خورشید محسوم و ز ظلمت اند

بیا اے طلبگار صدق و صفا
خدا را بگلزار معنی در آ

بچشم خرد دید اقدس بین
منور شو از نور دنیا و دین

سبب تالیف کتاب

چونکہ آجکل ہمارا ہنگامہ مباحثہ گرم ہے۔ اور برخلاف زمانہ جہالت کے اب ہمین واقفیت رزم و آزرم ہے اسواسطے اکثر کتب غیر مذاہب مطالعہ مین آتی رہتی ہین۔ اندنون ایک کتاب **براہین الاحمدیہ** (جسکے مصنف مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور ہین) مطالعہ سے گذری۔ علاوہ اور شیخی کے اسکا مصنف دس ہزار روپیہ انعام بھی مجیب کے حق مین دینے کا اقراری ہے۔ اور باوجود ناداری کے دل و دماغ مین دعوی و ہوائے (چیف آف قادیان یعنے) رئیسی و سرداری ہے۔ ناظرین جسطرح دور کے ڈھول سہاونے ہوتے ہین۔ اور تمام شہرے شاہ جی کہلاتے ہین وہی حال ہمارے رئیس اعظم صاحب کا ہے۔ تمام جائداد صرف خیالی پلاؤ اور تمام ملکیت نپٹ سن کا الاؤ ہے جب استقدر جائداد منقولہ و غیر منقولہ بھی موجود نہین ہے تو واقعی اعلم خیر الماکرین۔ اس اشتہار سے حضرت کا کیا مقصود ہے

ہیچ ہے۔ **ان کیدہ قادیان عظیم**

براہین الاحمدیہ کے مصنف نے روپیہ کمانیکا ایک نرالا ڈھنگ نکالا ہے اور عرصہ

آٹھ سال کو کئی طرح کے مکر و فریب اور حیلہ حوالہ مین ٹالا ہے۔ کتاب مین کہین برہمو دہرم والون سے گالی گلوچ ہو رہی ہے۔ کسی جگہ عیسائیون کو کوس رہے ہین۔ کسی جگہ مسیح کو خلف ابن اللہ بنا رہے ہین۔ اور کسی جگہ آریون کو برا بھلا بتا رہے ہین۔ مجھے اس جگہ کسی اور سے سروکار نہین۔ اور نہ مین کسی غیر کا مختار نامہ آریا دھرم کا پیرو کار ہون۔ اور وید و کت صداقت کا بندہ جان نثار۔ پس اپنا فرض سمجھتا ہون کہ براہین احمدیہ کو میزان انصاف مین تولون اور اُنکا امتحان کرون ؎

خوش بود کہ محک تجربہ آید بمیان تاسیہ روی شود ہر کہ درو غش باشد

اشتہار کی حقیقت کا اظہار

جلد اول مین مرزا صاحب نے ظاہری نمود نے بود بلکہ روپیہ کمانے کے سود بڑے حرفون مین ایک اشتہار کامل ۲۴ صفحہ پر لکھا ہے جس سے سوائے ظاہری شیخی کے کوئی کسی طرح کا نتیجہ نہین نکل سکتا۔ اشتہار کا ایسا بلند مذکور تصدیق کرتا ہے کہ طبل تہی را رود بانگ دور۔ اہل انصاف جانتے ہین کہ ظاہری نمود دن پر صداقت کا خون کرنا ہے۔ ایک دانا کا قول ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید مطلب انکا اس تمام لاف و گزاف سے صرف یہی ہے۔ کہ کسیطرح روپیہ ہاتھ آئے اور دنیا بخیر ہو جائے۔ مگر مرزا صاحب کو یہ خیال نہین ہے ؎

کلید در دوزخ است آن نماز کہ بر روے عالم گذاری دراز

ان چال بازیون پر خواہ کوئی جاہل مائل ہو جائے۔ اور حق سے ہاتھ اُٹھائے مگر عقلا ان ہتھکنڈون سے سراسر بیزار ہین۔ اور دانا ان دھوکھون سے آگاہ و واقف کار۔ جہالت کا دور دورہ اب نہین رہا۔ علم نے آنکھین کھولدین۔ محمدی و عیسوی معجزے اب قدر کے لائق نہین رہے۔ شعبدہ بازی ہوتی ہے

کیونکہ اُسکے شائق نہیں رہے ؎

زانکہ بساطِ نو آئین نہاد　　شد آن مرغ کو خانہ زرین نہاد

اس طرح کی حیلہ بازیون سے قومی حمایت بیکار ہے - اور بیجا بحر طویل سے قرآنی حفاظت وشوار ہے - کیونکہ خود حدیث راوی ہے ستفرق امتی علی ثلثہ وسبعین فرقہ کلہم فی النار الا واحدۃ یعنے جسقدر فرقہ مومنون کے ہین سب دوزخ کی آگ مین جلین گے اور دست تاسف بسبب نامرادی کے ملین گے - لیکن ایک بہشتی کہلائیگا اور نجات پائیگا - پہر طرفہ تر یہ ہے - کہ اہل سنت و شیعہ کے - اور اہل تشیعہ تسنن کے باہمی خاکہ اوڑا رہے ہین ور بجوش مذہبی مین آکر خون بہارہے ہین - ہر ایک اپنی ذات کو ناجی اور دون کو ناری جانتا ہے - اور اسی قران سے بحر بطلان مین سرگردان ہوکر مذہب خود کو حق جانتا ہے - حالانکہ واللہ اعلم بالصواب سبھی ناری ہین - اور پابند جہالت وخواری - آتش نفاق سے جل بہنکر کباب ہورہے ہین - اور ورطہ نادانی مین حیران وبیتاب - تیغ ابرو غلمان سے مرغ سربریدہ ہین - اور غمزہ چشم حوران پر دل وجان سے گرویدہ - کسی نے کیا سچ کہا ہے ؎

زاہد کو کون کہتا ہے یہہ حق پرست ہے　　حورون پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

مجہے انعام صرف خاص وعام درکار ہے نہ کہ زرمندرجہ اشتہار - کیونکہ ایسے انعام بطور بکر انعام صرف وعدہ اور دکہلانے کے ہوتے ہین - نہ کہ دینے اور دلانے کے - اگر جواب معقول ہوا تو اہل انصاف مقبول فرماوین - ورنہ اختیار باقی ہے -

عیش دنیائے دون دمے چندست　　جہان ہمیشہ جہان نہ خورسندست

گر فریبی بمکر خود عالم　　گویدت عاقل کاین نہ سندست

پیر گشتی و باز بخبری　　وائے بعصیان اب سوگندست

ہر زمان وصل تو بے تخیری　　باتو این خاص رمز دلبندست

هوس سیه کردی از رہ تلبیس | آخرت کار با خداوندست
لعنت الله بماکرین گویند | کن حذر گرد لعنت این پندست
بر رسولان بلاغ باشد و بس | بشنود آنکه راست پیوندست

مجھے طولِ فضول سے کام نہین - اور نہ دعوی بےمعنی سے کلام - حق سے مطلب ہے اور ناحق سے نفرت - پس مرزا صاحب کے دلایل کا ضعف نمبروار بتلاؤنگا - اور ابطال اُنکا بھی استدلال قاطع سے پہونچاؤن گا - تلوار کے دین - اور پیار کے دہرم کا مقابلہ کرکے میزانِ انصاف مین رکھکر قوم کے لئے عینک و دوربین بناؤن گا اور جبر و اکراہ کو محبت و چاہ کے روبرو لاکر عقلِ صدق پسند سے اُسکی عمدگی کی داد چاہون گا नामेव जयते नानृतं جھوٹ خواہ کتنے ہی زور شور دکھلاوے - فریاد اور واویلا مچاوے - مگر راستی کی آخر کار فتحمندی ہوگی - او نراستی کو درد مندی پرماتما حق کا پرکاش کر - اور ناحق کا ناش +

آغاز کتاب

اعتراض مصنف براہین احمدیہ مندرجہ صفحہ ۸۳ حاشیہ نمبر ا جلد ۲

یہہ (آریہ) ایک نیا فرقہ ہے جو ہندوؤن مین پیدا ہوا ہے - جو اپنی مذہبی مجلس کو آریہ سماج سے موسوم کرتے ہین - انمین ہین سرپرست بلکہ بانی مبانی اس فرقہ کے ایک پنڈت صاحب ہین جنکا نام دیانند ہے اور اس وجہ سے ہم اس فرقہ کو نیا فرقہ کہتے ہین کہ وہ عام اصول جنکا یہہ فرقہ پابند ہے - اور وہ تمام خیالات و تاویلات کہ وید کی نسبت اس فرقہ نے پیدا کئے ہین - وہ بہیئت مجموعی کسی قدیمی ہنود مذہب مین نہین پائے جاتے - اور نہ کسی وید بہاش اور نہ کسی شاستر مین یکجائی طور پر انکا پتہ ملتا ہے بلکہ منجملہ ان ذخیرہ متفرق خیالات کے کچھ تو پنڈت دیانند صاحب

کے اپنے دل کے بخارات ہین - اور کچھ ایسے بیجا تصرفات ہین کہ کسی جگہ سے سر اور کسی جگہ سے ٹانگ لی گئی ہے - غرض اِس قسم کی کارسازیون سے اِس فرقہ کا ادب طیار کیا گیا ہے ؎

تردید

پوشیدہ نہ ہے کہ اعتراض کرنے سے پہلے فریق ثانی کے کتب کا مطالعہ کرنا شرط اولیٰ ہے مگر وہ معترض نہین کیا - اور ساتھ ہی تواریخ سے بھی محض اُمی معلوم ہوتا ہے حضرت آپکو کہان سے دریافت ہوا - کہ آریہ ایک نیا فرقہ ہے - کیا خام تمہارے طور پر آپکو بھی حق سے کنارہ کرنا ضروری تھا - کوئی پنڈت وید خوان آریہ مذہب کو نیا فرقہ نہین کہتا - بلکہ اہل جہان متفق البیان ہین کہ آریہ دہرم سب سے قدیم اور سرشٹی یعنی اوتم ہے - اُسکے تمام اصول قدیم رشیون اور منیون کے دلائل منقول و معقول سے حصول ہین - **وید مقدس** جو اُم الکتاب ہے - آریہ دھرم اُسی کا لب لباب ہے - آریون کے تمام اصولات وید سے مشہود ہین اور معہ عالمگیر برہانون کے مشرح موجود - اب یہان پر ثابت کرنا واجب ہے کہ آریہ دھرم درحقیقت نیا فرقہ ہے یا نہین اور سند و قدیم ہے یا جدید - اوّل خود وید مقدس کی بابت غور فرمائیے - کہ قرآن - انجیل - زبور - توریت اور وید مین سے کون نئی پُستک ہے اور کون قدیم - کس مین گیان کی تعلیم اور تفہیم ہے - اور کس مین قصہ جات و فسانہ جات کی تقدیم ترمیم - نوشیروان بادشاہ کے وقت عرب مین آپکے پیغمبر صاحب پیدا ہوئے جنکا نام محمد ہے - اور جب دنیا کے تجربات کرتے اور تجارت کے سود و زیان مین نفع و نقصان بہرتے انکی عمر ۴۰ سال کی ہوئی تب قدیم بُت پرستی سے دل گھبرایا - اور اسی گھبراہٹ مین قرآن کا دھیان آیا جسکو آجکل عرصہ ۱۳۰۳ سال کا منقضی ہو رہا ہے گویا ۱۳۰۳ سال سے دین محمدی اور

قرآن جسکی صداقت پر آپکو اتنا وہم وگمان ہے۔ ۱۸۸۶ سال سے انجیل ہے۔ جو مسیح
کی ہدایت پر دلیل ہے گویا ۱۸۸۶ سال سے مذہب عیسوی کی بنیاد ہے۔ جو آپ کے دین
سے ۵۰۰۳ سال زیادہ ہے۔ داوود سے پہلے زبور مفقود ہتی اور موسی سے آگے توریت مبود
و بنبود۔ زردشت موسیٰ سے پہلے خدا کا رسول تھا۔ اور بقول پارسیون کے مقرب بارگاہ
و مقبول جسکی نبوت کا اکثر علماے محمدیہ بھی اقرار کرتے ہین۔ اور اسکی صداقت و حقانیت
و معجزات کا مشرح اظہار۔ فاضل شہرزوری۔ علامہ شیرازی و علامہ دوانی و میر صدر الدین
وغیرہ اُن سے مشہور ہین اور انکی تصنیفات مین شہادتین مذکور .. ۳۲۰۰ سال سے پہلے
موسیٰ کا نشان نہ تھا اور عرصہ ۴۰۷۰ سال سے زردشت کے ژندوستا کا ذکر ہیان
راجہ **جدھشٹر** کا سال جلوس ۴۹۲۰ سال سے پرکاشمان ہے۔ اور غیاث
اللغات کی ردیف (ف) سے یہہ امر آپ کی ہدایت کا نشان "بدانکہ بیشتر در
درہندیان سمت راجہ جدہشٹر رواج داشت۔ راجہ مذکور نز دایشان درآغاز کلجگ حال
بودہ و تمام جہان را بر کشاد۔ و تا این زمان از سمت ایالت (یعنی جلوس و تخت نشینی)
او چہار ہزار و نہ صد و ہشت سال گذشتہ"۔ آجتک جنتریون مین بھی وہ مطبوع ہوتا
ہے۔ جس سے ہماری صداقت و قدامت کا ظہور ہوتا ہے بلکہ طوفان نوح و جلوس
جدہشٹر کا ایک ہی حال ہے۔ جس سے اہل تعصب کا دل سراپا پُر ملال ہے۔ اور اُس
ردیف ق سے یہی ہمارے اس دعوی کا اثبات ہے۔ جو جان مخالف کیواسطے چارون
طرف سے آفات ہے۔ "تاریخ طوفان سر آغاز از حادثہ طوفان گیرند سال شمسی حقیقی و
ماہ قمری ابتداے سال از حمل گیرند۔ تا این سال چہار ہزار و نہ صد و بست و ہشت سال گذشتہ"
صحیفۂ آسمانی پارسیان یعنی ژندا دستا مین زردشت پیغمبر تبلاتا ہے کہ یہی حکم جو مینے
تمکو تبلاے ہیں یزدان یعنے خدا نے میرے سے بہت پہلے ویدمین نازل فرماے ہین اور
اب آپکے واسطے مجھکو بہونچاے ہین تاکہ مین تمکو سناؤن۔ برزاد راست پہلاؤن۔

اسی استاوژند کے آخری وساتیر مین تحریر ہے کہ بیاس نام برہمن ہندوستان سے آیا۔
اور زردشت سے مباحثہ کر کے چند باتون کو دریافت فرمایا۔ بلکہ یزدان پارسیان نے
زردشت کو بیاس جی کے جواب مین کامل نہ جانکر بیاس کی بابت ارشاد فرمایا۔ کہ برہمنے
بیاس نام از ہند آید بس دانا کہ بر زمین ہند کم کس چنانست در دل دارد کہ نخست از تو
پرسد کہ یزدان چرا کنندہ و کرد۔ گر نزدیک بت ورہمہ ہستی گزشتگان یعنی یزد تعالی کہ بر ہمہ
چیز قادر ہست عقول را چرا وسائط وجود موجودات گردانید و خود بیواسطہ دیگر از بہر چہ
نہ آفرید۔ بگو اورا کہ یزدان کنندہ و سازندہ ہمہ چیز ہاست با این دفرو بارستی بر فرشتہ
سالار و سروشید دیگر اقراری درمیان نیست و دیگران را اقرار ہاست یعنی واسطہ ہست"
غرضیکہ یہہ بات ہر طرح۔ کیا بلحاظ تواریخ کیا بلحاظ تعلیم ثابت ہے کہ دنیا کی تمام کتابون سے
وید قدیم ہین۔ اور وید کی قدامت موافق و مخالف دونو کے تسلیم ہے سے تیرہ سو
سالون سے یہہ فرقان ہے۔ وید کے آگے وہ ابجد خوان ہے" اب رگ وید مقدس کے
منتر ہاے ذیل سے واضح ہے کہ وید کے روسے ہمارا نام آریہ ہے ذکر اوڈ۔ وہ منتر
یہہ ہین:- विजानीह्यार्यान् ये च दस्यवो बर्हि-
ष्मते रन्धया शासदव्रतान् । ऋ॰ मं॰ १ सू॰
५१ मं॰ ८ । یہہ رگ وید کے منڈل ۱۔ سوکت ۵۱ کا منتر ۸ ہے
"پرمیشور آگیا دیتا ہے کہ ہے جیو تو آریہ یعنے سرشٹ۔ اور دسیو یعنے دشٹ سبھاؤ
گمیت ڈاکو آدی نامون سے پرسدہ منکہون کے دو بہیدان سے۔ اور راستی اچرن کر
اور ناراستی سے پرہیز"۔ دنیا کے آغاز مین گمت اور دھارک پرماتما کیطرف سے عدالت خداوندی
کے روسے نہایت ہی اچہی طور پر اظہار کیا گیا۔ کہ سرشٹ اور دشٹ صرف نیک و بد اعمال
[illegible] کسی جغرافی تفریق کے لحاظ سے۔ چونکہ ویدون مین سواے ایک آریہ دہرم کے
[illegible] اور کسی مذہب کی تردید و تکذیب نہین ہے۔ اس سے یہہ ہم ہر [illegible] واضح

ہے کہ اسوقت دنیا کے صفحہ پر کوئی مذہب موجود تہا۔ ہان پرماتما سرب شکتی ہان نے اپنی
سرو گیتا سے حق کی پوری و کامل تشریح کر کے حجت ساطع و برہان قاطع سے ثابت کر دیا ہے
کہ اسکے برخلاف تمام ناحق سے اجتناب کرو اور اس چشمۂ فیض سے زراعت دلکو صداقت
بلنی سے سیراب کرو

सजातूभर्मा श्रद्दधान ओजः पुरो विभिन्दन्नचरद्दिदासीः। विद्वानवज्रिन्दस्यवे हेतिमस्यार्यं सहोवर्धया द्युम्नमिन्द्र।

یہہ رگ وید منڈل ١۔ سکت ١٠٣۔ اکا منتر ٣ ہے۔ پرمیشور فرماتا ہے۔ کہ سینا کے سوامی
سنسارک مداربھون کے دہارن کرنیوالے وہ ان کو چاہئے کہ ملکی حفاظت و بچاؤ کے
واسطے۔ دسیو یعنے دشٹ لوگون کو جو آبادیون مین وناش کرتے ہوئے وچرتے ہین۔
سزا ئے کافی دینے کے کارن سکہ کے بڑہانے دیا) اسن کے قایم کرنے والے بجبر ہتہیار کو
پراکرم سے عمل مین لاوے اور آریم یعنے سرشٹون کے بل دہن کی سہاتیا کرے۔"
یہہ منتر راج نیت و دیا کے متعلق ہے۔ خلاصہ مطلب اسکا یہی ہے کہ" راجہ کو ملکی
انتظام مین دہرماتما اور اچھے کام مین پرتی کرنے والے کی سہاتیا کرنی دشٹون کو سزا
اور سرشٹون کو جزا دینی چاہئے" ہر چہار وید مقدس مین چند مقام پر آریہ نام موجود ہے
مگر دانا کے واسطے یہہ دونو ثبوت کافی ہین کہ وید کے ملنے والے بلکہ وید وکت دہرم
والے کا نام آریہ ہے۔ تعصب و طرفداری سے وید سراپا مبرا ہین۔ اور جہوٹھے افسانون
و طوفانی بیانون سے مبرا۔ اب اسی کو منوسمرتی سے بہی ثابت کرتا ہون اور پہر
موجودہ تواریخ سے شہادت دونگا۔ منوسمرتی کے ادہیار ٢ کے شلوک ١٧۔١٨۔١٩۔
٢٠۔٢١۔٢٢ مین مفصل حال اسکا درج ہے:

सरस्वतीदृषद्वत्यो र्देवनद्योर्यदन्तरम् तंदेवनिर्मितन्देशं

ह्मावर्तम्प्रचक्षते १७ तस्मिन्देशे य आचा
रः पारम्पर्यक्रमागतः वर्णानां सान्तराला
नां स सदाचार उच्यते १८ कुरुक्षेत्रं च म
त्स्याश्च पंचालाः शूरसेनकाः एष ब्रह्मर्षि
देशो वै ब्रह्मावर्तादनन्तरः १९ एत
द्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः स्वं
स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्वमानवाः
हिमवद्विंध्ययोर्मध्यं यत्प्राग्विनशनाद
पि प्रत्यगेव प्रयागाच्च मध्यदेशः प्रकीर्ति
तः २१ आसमुद्रात्तु वै पूर्वादासमुद्रात्तु प
श्चिमात् तयोरेवान्तरं गिर्योरार्यावर्तं वि

۱۷- مہاراج منو فرماتے ہین کہ سرسوتی اور درشدونی جو دو دیوتون کی ندیان ہین۔
اُنکے درمیانی دیش کو برہم ورت کہتے ہین۔

۱۸- تمام باشندگان خطۂ خاک مقدس آریہ ورت اپنے دہرم کرم کو یعنے رسومات دینی
اور دنیاوی کو برہمنون یعنے وید کے جاننے والون سے اخذ کرین یا پڑھکر حاصل کرین

۱۹- آریہ ورت کے قرب وجوار مین متس اور پنچال اور سورسینی جو ملک ہین وے برہم
رشیون کے ہین اسیوجہ سے ان ملکون کو لوگ متبرک جانتے ہین۔

۲۰- جملہ ورنون اور ورن آشرمون کا بیوہار اس ملک مین قدیم سے جاری ہے (منو
جیو فرماتے ہین) کہ تمام دنیا کے لوگ اسملک کے فاضلون سے تعلیم حاصل کرین اور
یہان کے لوگ مختلف ملکون مین جاکر ست دہرم اور ودیا کا پرچار کرین۔

۲۱- ہماچل اور بندہاچل کے درمیانی اور متس کے مشرق کیطرف جانب اور پریاگ کے مغرب

منو سرشٹی کی آدسے لیکر جب شنکر کے وقت تک آسی آریہ ورت کے لوگ ودیا دان مین ہر طرح کے فاضل ہوتے رہے اور بڑے بڑے حکیم ہو گئے ہین

سمت جو ملک آباد ہین اُنکو مدہ دیش یعنے ممالک متوسطہ کہتے لوگ ہین -

۲۲ - بحر شرقی سے بحر غربی تک اور ہمالیہ اور بندہاچل کے وسط مین جو ملک آباد ہین اُنکو عموماً آریہ ورت کہتے ہین - آریہ ورت دو شبدون سے بنا ہے - ایک آریہ دوسرا ورت یعنے آریونکے نواس کا استہان یا آریون کے رہنے کی جگہ - آریہ قوم کی تعریف منوجیو نے یہہ کی ہے

कर्तव्यमाचरन्कामा:मकर्तव्यमनाचरन्
तिष्ठति प्रकृताचारे स वा आर्य इति स्मृत:

"کرنیکے لایق اعمال حسنہ کا کرنا - اور نہ کرنیکے قابل افعال قبیحہ کا نکرنا جسکا طبعی خاصہ ہو وہ آریہ ہے" - حال کے جغرافیہ دان اگر ذرہ غور سے دیکھین تو بخوبی جان لیوینگے - کہ اُس زمانہ کی تقسیم سے اسوقت کی حدبست کا اتنا بڑا تفاوت نہین ہے - منوجیو تمام سمرتی مین اکثر مقامات پر آریہ ورت اور آریہ قوم ہونے کا ذکر فرماتے ہین - بلکہ وہ خود مہاتما آریہ ہونے

شاگردی سے نامور کہلائے - نوشیروان کا وزیر بزرجمہر یہان کی راجنیت سے ہی فاضل اجل کہلایا اور اُسی پر عملدرآمد کرنیسے نوشیروان نے عادل نام پایا جس کتاب سے انوار سہیلی تحریر ہوئی ہے وہ ابتک سنسکرت مین مروج ہے جسکا نام پنچتنتر مشہور ہے - فیثاغورث یا پیتاگورث جسے یونا چارج بہی کہتے ہین یہانکی فلاسفی سے کامیاب ہوا اور کئی سال یہانکے پنڈتونکی شاگردی کرکے مسائل فلسفہ مین استاد کہلایا یہی یونا چارج آواگون کی کتابون کا مترجم اول ہے اور اسی نیک کی بدولت یونان اور مصر وغیرہ کیطرف اس مبارک مسئلہ کی تعلیم ہوئی - یہہ ہی حکیم ہے جسکے مرنیکے بہت مدت بعد اسکی شاگردونکے شاگردون سے حکیم افلاطون نے جاکر بہت سارے فلاسفی اور منطق اور تناسخ کی تعلیم کے مسایل سیکہے اور خود بہی آریہ ورت مین آنیکا ارادہ کیا مگر کسی خاص سبب سے راستہ ہی سے واپس چلا گیا اور یہہ ارمان اُسکے دل ہی مین رہا غرضکہ یہہ سلسلہ اوپدیش کا برابر جیمنی جیو کے وقت تک رہا - چنانچہ خود بیاس جی کا پاتال (امریکہ) بہترین (یورپ) چین - جاپان - ایران وغیرہ ملکون مین جانیکا حال بہارت سے ہر ایک تواریخدان پر واضح ہو سکتا ہے جیمنی جی مہاراج بہی ایک دوسرے مرتبہ بید دہرم کے اپدیش کیواسطے ایران مصر و یونان وغیرہ کیطرف گئے اور لوگونکے مختلف شکوک رفع فرماتے رہے علم جیادرانی مین یہی آریہ لوگ نہایت ہوشیار ہوا کرتے تھے اور تجارت کیواسطے یہانکے سوداگر دور دراز ملکون مین جاتے تھے علم اقلیدس جسے ریکہا گنت بہی کہتے ہین اسی ملک سے اول چین مین گیا اور وہان سے مصر و یونان مین مروج ہوا -

کا فخر ظاہر کرتے ہین اگرچہ اور تمام سمرتیان یعنے دنیاوی قانون منو کے بعد تصنیف ہین
مگر تمام متفق اللفظ آریہ دہرم اور آریہ سنتان ہونے کے اقراری ہین -

نکتہ

ایک فاضل سے کسی نے سوال کیا - کہ سوامی دیانند سرستی جی کہتے ہین کہ یہہ ملک
آریہ ورت ہے اور یہان کے باشندے آریہ ہین - مسلمان وغیرہ لوگ کہتے ہین کہ ملک
ہندوستان اور ساکنان اسکے ہندو ہین جسکے معنے چور و رہزن و غلام کے ہین - اصل
مطلب اسکا کیا ہے اور درست کون ہے اور کسطرح لینا چاہئے - اُسنے جوابدیا - کہ بھائی
جبتک ودیا کا زور شور - ایجادون کی ترقی - ست دہرم کی طرف توجہ - وید مقدس پر
عملدرآمد - بناوٹی توہمات سے رستگاری - ایک پرمیشر کی پرستش جاری رہی - لوگ عالم
باعمل - اور بلا رورعایت کے پڑہنے پڑہانے والے رہے - تب تک یہہ ملک آریہ ورت
اور یہان کے باشندے آریہ یا آرج رہے - مگر جب سے اُنہون نے طوق غلامی پہنا - بت پرستی
اختیار کی ایک کو چہوڑ - انیک مُردون شہیدون کے بندے بنگئے - ہزارون لاکھون
اور کروڑون کے آگے سر جہکانے لگے - اصلی کتابون پر نقلون اور فسانون یعنے ویدون پر
پورانون کو ترجیح دی - تب سے ہندو بنگئے - اور ملک ہندوستان - مدعی بہی سچا اور
مدعا علیہ بہی - جہوٹھا صرف قاضی ہے -

آریون کے قدیم ہونیکا تواریخی ثبوت

اب تواریخ پر غور کرنی چاہئے - لیتھبرج صاحب کی انگریزی تواریخ ہند مطبوعہ ۱۸۸۰ء
کے صفحہ ۱۶ سے ۲۹ تک آریونکی تاریخ ایک مختصر پیرایہ مین لکھی گئی ہے - آریون کے نزدیک
ویدکی کتابین نہایت متبرک ہین - ہندون اور اہل فرنگ و اہل روم وغیرہ کے بزرگ

آریا تھے۔ غرض آریہ قوم دریاے سرسوتی اور نیز پنجاب کے اور دریاؤن کے کنارون پر کئی
سو برس تک آباد رہی۔ اُس زمانہ مین اُنکی حکومت کسی راجہ یا حاکم خاص سے متعلق نہ تھی
بلکہ ہر ایک گھرانے کا بزرگ ہی اپنے اپنے خاندان کا سردار ہوا کرتا تھا۔ اور وہی اُس
گھرانے کا پروہت یعنے پیشواے دین بھی ہوتا تھا۔ آریہ لوگون کو جب کبھی ضرورت پڑتی
تھی تو وہ وحشی باشندون سے لڑا بھڑا بھی کرتے تھے۔ اور چونکہ آریہ لوگ اُنکی نسبت بہت بہادر تھے
اور ہتھیار بھی عمدہ رکھتے اور زرہ بکتر لگاتے تھے اسلئے اپنے مخالفون پر فتح پاتے تھے
آریہ لوگ روز بروز زیادہ اور آسودہ ہوتے گئے۔ آخر یہہ ہوا کہ جو میدان پنجاب سے بھی زیادہ
زرخیز اور گنگا اور اُسکے معاونون سے سیراب ہے اُسکے فتح کرنے پر اُنہون نے کمر باندھی۔ آخر
دشمنون یعنے وحشی لوگون کو بھگا کر بہت سی جمعیت فراہم ہو جانے سے بڑے زبردست ہو گئے
آریہ لوگ دریاے سرسوتی کے درمیانی ملک کو برہم رشی دیش۔ اور جو ملک اُسکے مشرق مین
الہ آباد تک ہے۔ اُسکو مدھ دیش۔ اور سارے ملک کو آریہ ورت کہا کرتے تھے۔ آریہ لوگون کے
بہادر راجہ رامچندر جی نے جنوبی ہند۔ جزیرہ لنکا پر حملہ کرکے اُسکو فتح کیا" آریاون کی نسبت
یونانیون نے لکھا ہے۔ کہ "ایشیا کے ملکون مین جسقدر قومون سے ہمکو کام پڑا۔ اُن مین
آریہ لوگ زیادہ بہادر تھے۔ اور وہ زبان کے بھی بڑے سچے تھے۔ اُنہون نے اُسکی نسبت یہہ
بھی لکھا ہے۔ کہ وہ شراب کباب نہین کھاتے پیتے تھے۔ اور ہر ایک امر مین میانہ رو اور
صلح اندیش سادگی اور دیانت مین مشہور اور عدالت مین رجوع کرنے سے نفور رہتے تھے"۔

تاریخ ہندوستان کے صفحہ ۶۶ مین مورخ تحریر کرتا ہے کہ "ویدون کا
مقدم مسئلہ یہہ ہے۔ کہ خدا واحد ہی چنانچہ اکثر مقامات پر وید مین درج ہی۔ کہ حقیقت مین
صرف ایک خدا واحد ہی۔ جو سب سے اعلے و برتر روح تمام عالمون کا مالک ہے اور اُسی نے سب عالم پیدا کئے
ہین۔ برہما۔ وشن۔ شیو کا بہت کم ذکر پایا جاتا ہے۔ اور انکو کچھ فوقیت نہین دی گئی اور
نہ وہ پرستش کے قابل سمجھے گئے"۔ مورخ **کالبروک** صاحب فرماتے ہین کہ مجھکو ویدون

مین کوئی ایسا مقام نہین ملتا۔ جس سے ان تینون کا اوتار ہونا ثابت ہو۔ رگ وید کے ایک منتر کا ترجمہ بھی (وید وکت توحید کے ثبوت مین) یہہ مورخ شہادتاً پیش کرتا ہے۔ کہ "پرماتما کمال صدق وعین مسترت ہے۔ اُسکی ذات بیمثل وغیر فانی ہے۔ وہ واحد حقیقی ہے۔ نہ زبان کو اُسکے بیان کی طاقت ہے۔ اور نہ عقل کو اُسکی ادراک کی قدرت۔ وہ سب مین عیان اور سب پر غالب ہی۔ اپنے علم بیحد اور حکمت غیر متناہی سے مسرور ہے۔ زمان اور مکان سے منزہ ہے۔ اُسکے پاؤن نہین مگر بہت تیزی سے چلتا ہے۔ اُسکے ہاتھ نہین لیکن کل عالم کو اُٹھائے ہوئے ہی ورنہ آنکھون کے سب چیزون کو دیکھتا ہے۔ اور بغیر کانون کے ہر آواز کو سُنتا ہے۔ سبکو سمجھتا ہے۔ اور کسی سمجھانیوالیکا محتاج نہین۔ پیدا کرنے والا بچانیوالا۔ اور کل اشیاء کی صورت پلٹنے والا وہی ہے"۔

اُسی تاریخ کے صفحہ ۱۹ پر آریون کے عام حالات یونانیون سے مقابلہ کرتا ہے۔ اگرچہ اُن دونو قومون کے قوانین۔ اور انتظام کے طریقہ اور ہنر وفن کی کیفیت اور عام تہذیب اور شائستگی۔ اور قانون کی پابندی کا مقابلہ کیا جاوے۔ تو ظاہر ہوتا ہی کہ آریہ لوگ یونانیون سے شائستگی اور تربیت مین بہت بڑہے ہوئے تھے۔ آریون کے ملکی جلسے بہ نسبت یونانیون کے بہت کم ناشائستہ تھے۔ اور وہ دشمنون سی بہت ترحم کے ساتھ سلوک کرتے تھے۔ اور ہر قسم کے علوم مین اُنکو بہت زیادہ دسترس تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے علم کی روشنی بھی اُسی زمانہ مین ایسی اُنکو حاصل ہوگئی تھی۔ جس مین ایتھنز کے اعلیٰ ترقی کے زمانہ مین وہان کے نہایت بڑے عقیل اور دانا آدمیون کے دلون پر بہت تھوڑی چمکی"

لیتھبرج صاحب کی تواریخ ھند سے یہہ بھی واضح ہے۔ آریہ لوگ قدیم سے فلاسفی کے شوقین رہے۔ اور فلسفہ اور ہندسہ اور طبعیات کے اُستاد اول یہی ہین۔ چھ مختلف وقتونمین چھ فلاسفی اُنکی ہاں تصنیف ہوئی ہین اور وہ یہہ ہین۔ اول سانکھہ درشن جس کا مُصنف کپل۔ دوم یوگ درشن جسکا مُصنف پاتنجل۔ سوم نیاۓ درشن جسکا مُصنف گوتم۔

چہارم ویشیشک جسکا مصنف کناد۔ پنجم میمانسا جسکا مصنف جیمنی۔ ششم ویدانت جسکا مصنف بیاس ہے"

بموجب تشریح بالا ہر ایک بدھیمان یعنی صاحب علم و عقل جان سکتا ہے کہ آریہ دہرم آریہ قوم اور انکی پستکین **وید مقدس** سب قدیم ہین۔ کیونکہ یہہ شبد زبان ہمارے حق مین غیر قومون کی ہین۔ پس انصاف کرین کہ آریہ دہرم و **آریہ قوم کس عظمت وشان** کے لایق ہے

اب **ہندو لفظ** کی بابت کچھ تھوڑا سا ذکر کرنا خالی از لطف نہوگا کہ آیا یہہ لفظ کس زبان کا ہے۔ اور کن پستکون مین اسکا اندراج پایا جاتا ہے۔ اور کون لوگ اسکا استعمال کرتے ہین۔ سنسکرت لغات مین ہندو لفظ کا نام و نشان ندارد ہے اور نہ اسکے کچھ معنی بن سکتے ہین۔ ویدہاے مقدس سے لیکر راجہ بھوج کے وقت کی تصنیف شدہ پستکون بلکہ ۱۰۰۰ برس کی مصنفہ کتابون یعنے ست نارائن کی کتھا و گنیش مہاتم کے زمانہ تک بھی یہہ لفظ کسی سنسکرت پستک مین ندارد ہے۔ اور فارسی لغات کو دیکھنے سے اس کے معنے چور سیاہ وغیرہ کے پائے گئے دیکھو **غیاث اللغات** ردیف (ہ) "ہندو منسوب بہ ہند درین لفظ واو براے نسبت است و این نسبت خصوصیت بذوی العقول دارد۔ و لفظ ہندو در محاورہ فارسیان بمعنے دزد و رہزن و غلام مے آید از خیابان۔ و ہندو زن زن ساحرہ را گویند از سکندر نامہ"۔ فارسی کی کتاب ایسی کوئی شاذ و نادر ہوگی جسمین اس لفظ کو برے طور پر استعمال نہ کیا ہو۔ گلستان سے لیکر بدر چاچ و دُرّہ نادری وغیرہ تک ہر جگہ انہین معنون مین بلکہ اس سے بھی رذیل معنون مین مستعمل ہے۔ پس زیادہ تحقیق و تفتیش کی ضرورت نہین۔ کیونکہ ایک طرف سے محض انکار اور فریق ثانی کا اقبال و اقرار ہے جس سے ہر طرح ثابت ہے کہ یہہ نام ہمارے واسطے **ملیچھ** بادشاہون نے موضوع کیا تھا۔ آریہ بمعنے سریشٹ و نیک و خداشناس اور سماج یعنے مجلس یا نشستگاہ۔ باہمی و نو

لفظ ملکر آریہ سماج کے معنے ہوئے۔ وید کے پیروؤن یا خدا شناسون یا نیکون کا جلسہ۔ جس سے
کوئی جائے اعتراض نہین ہی۔ اب نہین معلوم کہ وہ کونسا امر ہے جو اہل آریہ لوگ بر خلاف
وید مقدس کے کرتے ہین۔ میری خیال مین تو ایسا کوئی امر نہین ہے کہ جسکی ہدایت
وید نہ تبلاتے ہون مگر آریہ لوگ مذہبی طور پر اُسے بجا لاتے ہون۔ معترض نے بھی
کوئی بات نہین تبلائی جسکا جواب دینا ہمارے ذمہ ہوتا۔ اسواسطے دعوی بلا دلیل خود
مدعی کی تذلیل ہے۔ جسے کسی طرح حاجت تفصیل نہین۔

رگ وید۔ یجر وید۔ شام وید۔ اتھر وید مین ہر ایک امور روحانی و جسمانی کی اس
خوبی سے ہدایت ہے۔ جو کسی طرح محتاج کمزوری و شکایت نہین۔ ہان انکی ایک ایک
شُرتی حق پسند طبیعتون و صداقت کے طالبون کو رہنمائے سعادت ہے۔ انہین دونو امور
کا پورا اظہار الہام کا دار و مدار ہے۔ اور ادھورا و ناکامل نہ چھوڑنا اُسکی کاملیت کا اظہار
بلکہ افتخار ہے۔ شُت پتھ۔ ایتری۔ سام ودہان اور گوتھہ ان چار برہمنون مین (جو وید کی
تفسیرین ہین) بھی مفصل تشریح و توضیح اصول آریہ دہرم کی موجود ہے۔ کھٹ درشنون
(یعنے چھہ شاسترون) اور دس اُپ نشدون مین بھی انہین اصول پر حکمار آریہ ورت
کے ویاکھیان مذکور ہین جنسے ست دہرم کی صداقتون کے ظہور ہین۔

قولہ۔ وہ ہئیت مجموعی کسی قدیمی ہندو مذہب مین نہین پائے جاتے۔
اقول۔ ہندو مذہب کی قدامت کی نسبت سوا سے اسکے مین کیا کہون۔

یکے بر سرِ شاخ وبن مے برید　　خدا وندِ بستان نگہ کرد و دید
بگفتا کہ این شخص بد میکند　　نہ با من ولیکن بخود مے کند

حضرت آپکا سوال سراپا غلط بلکہ وہم و خیال ہے۔ **قولہ** اور نہ کسی وید بھاش اور
نہ کسی شاستر مین کچھ بھی طور پر انکا پتہ ملتا ہے۔ **اقول** معلوم نہین کہ کسکو پتہ نہین
ملتا۔ آیا مرزا غلام احمد صاحب الہامی کو یا سنسکرت کے فاضل پنڈتون کو۔ اگر شق اول ہے

تو بالکل تسلیم کے قابل ہے اور اُسکا علاج علیاقت کا محتاج ہے۔ مرزا صاحب سنسکرت سے محض لاعلم اور ناآشنا ہیں بلیس اُنکو وید بھاش اور شاستروں سے پتہ ملنا سراپا بہول و خطا ہے۔ اور اس حالتمین انکا معترض ہونا جسقدر کہوں اُسی قدر ناروا ہے۔ اگر شق ثانی ہے۔ تو محض نادانی ہے۔ یہ بجا المعبد اگر پتہ نہ ملتا۔ تو لاکھوں علما و فضلا کیوں ایک غریب فقیر سنیاسی کے پیرا ہوتے اور مولوی محمد قاسم و سید ابو منصور جیسے کیوں پشیمانی مین سر دہنتے اور روتے۔ جس شخص نے صدق دل و نگاہِ غور سے ست دہرم وچار میلہ چاندا پور۔ اور ستیاست ببیک مباحثہ بریلی۔ اور سوال و جواب مباحثہ جالندہر۔ و شاستر رتھ کانشی وغیرہ مباحثہ جات سوامی جیو مہاراج کے دیکھے ہون وہ سوامی جیو کی حق بیانی اور دُرفشانی کا قایل و مقر ہو سکتا ہے۔ ہم اس مقام پر ناظرین حق پسند کیواسطے چند سطرین خصوصاً پیش کرکے اُنکے مطالعہ کی انصافانہ طور سے سفارش کرتے ہین +

منقول از مباحثہ چاندا پور

"واضح ہو کہ یہہ میلہ صرف دو روز رہا۔ قبل شروع ہونے میلہ کے بعض "مولوی" صاحبان نے سوامی دیانند سرستی جیو کے ڈیرہ پر تشریف لیجاکر فرمایا۔ کہ بہتر ہو اگر اہل ہنود۔ اور اہل اسلام ملکر پادریون کے مذہب کی تردید کرین۔ سوامی جی نے فرمایا کہ اس میلہ مین مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی کسیکی طرفداری نکرے۔ بلکہ میری سمجھ مین تو یہہ اچھی بات ہے کہ ہم اور مولوی صاحبان اور پادری صاحبان تینون محبت سے ملکر ست کی تحقیقات کرین۔ کسی سے برخلافی کرنی واجب نہین"۔ داناؤن نے سچ کہا ہے۔

بناے کار بہ بر ثبات وامین باش ۔ کہ ہر بناکہ بر اصل ایست پایدار بود
در تردد رہ نجات مدان ۔ ہیچ خصلت بہ از ثبات مدان
میل داری برفعتِ درجات ۔ در معالی ثبات ورز ثبات

ناظرین! کیا ایسے موقعہ پر سوامی جیو کا راستی او رست دہرم کیطرف قایم رہکر کپٹ اور فریب مین شامل ہونا اس بات کو ثابت نہین کرتا - کہ جوہر صداقت کی پوری چاشنی اُنہین حاصل ہو چکی تھی - اور غیر حق سے اُنکی طبیعت قطعی بیزار تھی -

مرزا نے جسقدر توہمات کا طوفان اٹھایا - اُسکو طوفان نوح سے بھی بڑھا دیا - اور اگر سچ پوچھو تو راستی کا خون بہا دیا - **قولہ** "بلکہ منجملہ اُن ذخیرہ متفرق خیالات کے کچھ تو پنڈت دیانند صاحب کے اپنے دل کے بخارات ہین اور کچھ ایسے بیجا تصرفات ہین کہ کسی جگہ سے سر اور کسی جگہ سے ٹانگ لی گئی ہے - غرض اس قسم کی کارسازیون سے اس فرقہ کا قالب تیار کیا گیا ہے" **اقول** مرزا صاحب اسلامی تعصب کی بخارات نکالنے سے باز نہین رہتے اور اسی جوش مین جو منہ مین آتا ہے کہتے ہین - حضرت گھبرائیے نہین - یہ پنڈت جی کے دل کے بخارات نہین ہین - بلکہ صداقت کے احکامات اور وید مقدس کی ہدایات ہین - ست شاسترون کے فرمان ہین اور علمی دقایق کے بیان - بدعات سے ہمین کلی نفرت اور توہمات سے قطعی پرہیز ہے - بیجا تصرفات کا الزام لگانا اور کارسازیون کا اتہام جتانا آفتاب کو دہن سے چھپانا اور چاند پر گرد اڑانا ہے - مگر درحقیقت آپکا ذرہ قصور نہین صرف مذہبی تعصب کا فتور یا اسلام کا الہامی نور ہے جو آپکو حق کی جانب سے روکتا ہے اور ناحق کے گرداب مین جھونکتا ہے - پس واجب سمجھتا ہون کہ آپکو اسکا جواب باصواب گوشگذار کرون اور تمام دفتر منقولات کو آپکے روبرو دہرون - مضامین چرانا اور مرغی کا سر اور ٹانگ اوٹھانا کسی اَور کا شیوہ ہے نہ کہ سوامی جیو کا - غور سے **مطالعہ فرمائیے** -

موسیٰ و اسمٰعیل و اسحاق و ابراہیم و لوط و یوسف و یعقوب وغیرہ کے قصہ جات کو توریت موسوی سے اُڑایا - داؤد و سلیمان ایوب وغیرہ کے واقعات کو سموائیل اور ایوب کی کتابون سے حفظ فرمایا - آدم و حوا - او شیطان کے ورغلانیکی حکایت کو طالموت

اور موسیٰ کی پیدایش کی کتاب سے چورایا۔ ابراہیم کا بتونکو توڑنا اور جنات کے قصے فرشتونکا اذکار سوال و جواب قبر اور جہنم کا سات حصونپر تقسیم پانا۔ قیامت کے روز ہاتھ و پانون زبان و عضاؤن کا تکلم مین آنا اور شہادت دلوانا غسل و طہارت و تیمم اور روزہ کہولنے کا بیان یہہ سب یہودیون کی حدیثون اور تواتر سے نکلوایا۔ چنانچہ طالموت و تیدارس و ضامین مذکور مین جواس ظلمت کے دور کرنیکے واسطے بمنزلہ نور ہین۔ عیسیٰ کا بنڈولے مین باتین کرنا۔ اور لڑکپن کے معجزے جو آل عمران اور مریم اور تحریم کی سورتون مین ترقیم ہین اور اسی طرح اصحاب کہف اور قصہ رقیم جنکا سورہ کہف مین بیان ہے وہ محمد نے عیسائیون کی احادیث سے لیکر قران مین لکہوایا۔ چنانچہ افرایم نامی کتاب اور انجیل طفولیت مین مفصل درج ہین۔ میزان اور پلصراط کی باتین قدیم آتش پرستونکی حکایتون سے اخذ کی گئی ہین اور حیدنامی کتاب سے چہانٹا گیا ہے۔ کعبہ اور آداب حج قدیم قریشی اور بت پرستان عرب سے اور بیت المقدس کی تعظیم کا عیسائیون اور یہودیون سے رواج پایا۔ خضر کا قصہ جو کہف مین ہے وہ بھی یہودیون کی حدیثون کا جوڑ توڑ ہے۔ لقمان اور سکندر کے قصص نے (دور از قیاس) یونانیون کی تواریخون سے۔ جلوہ دکہایا اور کچھ سنی سنائی باتون پر عمل فرمایا۔* اور باقی امورات خانگی و جنگ و جدال روزمرہ کو بھی عروس خیال سے درست کرکے بامحاورہ بنایا۔ غرضیکہ مختلف قصہ جات و فسانہ جات و بیانات کو معہ اپنی خانگی واقعات کے جمع کرایا اور کچہہ مطابق محاورہ عرب کے قافیہ ملاکر اپنے سفری خیالات کو بھی ساتھ ملایا۔

*ایک فلاسفر فرماتا ہے۔ ہمکو یقین ہے کہ موسائی و عیسائی و محمدی مذہب کی بنیاد آتش پرستونکے مذہب سے قایم ہوئی ہے کیونکہ شیطان و جبرائیل کا وجود پارسیون سے ہوا۔ اور وہی (شیطان و جبرئیل) انکی کتابون مین موجود ہین۔ تصدیق اسکی کتاب تسفرنگٹ ساتیر سے بخوبی ہوسکتی ہے پہلے ہمکو خیال تہا کہ پیغمبری کی بنیاد کو موسیٰ نے قایم کیا۔ مگر اب انکی کتابون سے صاف ظاہر ہے کہ اس تودہ طوفان کے برپا کرنیوالے آتش پرست مین یا کوئی ان (آتش پرستون) سے بہی پہلے ہوگا۔ جسکی نقل انہون نے کی"۔

گویا اسی طرح کہین کی اینٹ کہین کا روڑا۔ بہان متی نے کنبہ جوڑا۔ ذرا غور سے دیکھ اور انصاف سے بیان کر۔ کہ اعتراض کس پر عاید حال ہے۔ کسکا قالب کا ساز لین ہی تیار کیا گیا۔ اور کون کتاب الہام ذوالجلال ہے۔ کون مجموعہ ذخیرہ متفرق خیالات کا ہے اور کون پلیتا کی عنایات بغایات کا۔ اب ہر ایک دانا و انصاف پسند جان سکتا ہے۔ کہ ان قصہ جات کے مجتمع کرنے کیواسطے کون سی الہام کی درکار ہے۔ اور کس نئی بات کا اُن کتابون سے بڑھکر قران مین اظہار ہے۔ اگر کوئی بات ایسی ہے جو ان کتابون مین نے نشان ہے اور قران اُس بارہ مین فصیح البیان بلکہ رطب اللسان ہے۔ توجسطرح ہوسکے ضرور دکھلاوین اور اپنے قرآن کی شان کو بڑھاوین ورنہ تواریخی طور پر بھی۔ قرآن قابل اعتبار نہین چہ جائیکہ الہامی قرار دیا جاوے۔

قولہ "اور پہلا اصول اس فرقہ کا یہی ہے۔ جو پرمیشور روحون اور اجسام کا خالق نہین بلکہ یہہ سب چیزین پرمیشور کیطرح قدیم اور انادی اور اپنے وجود کے آپ ہی پرمیشور ہین"

اقول۔ آریہ سماج کا پہلا اصول یہہ نہین ہے۔ بلکہ کوئی شخص جو آریہ سماج سے ذرہ بھی واقفیت رکھتا ہی۔ اسکی ضرور تکذیب کریگا۔ اور آریہ سماج کے اصول دیکھنے سے آپ کو خود ہی شرمندہ ہونا پڑیگا۔ کہ آپ کے اعتراضون کی خدا کے فضل سے بسم اللہ ہی غلط ہوئی۔ سچ ہے دھوکہ دینا اسی کا نام ہی اور فریب بازی آپ پر اختتام ہے۔ آریہ سماج کا اصول نمبر ا یہہ ہے۔ "سب ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہین اُن سبکا آدی مول پرمیشور ہے"۔ مگر ؎

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن ✦ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

آریہ سماج کا وید وکت ریت سے یہہ نشچا ہے۔ کہ ایشر سدیو سے سرشٹی رچتا۔ پالن کرتا۔ اور پرلے کرتا ہے اور اسی طرح کرتا رہے گا کیونکہ اُسکے گن۔ کرم۔ سبھاو انادی ہین رگ وید مین حکم ہے۔

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत्‌ दिवञ्च पृथिवीञ्चान्तरिक्षमथोस्वः। ऋ॰ म॰ ८ सू॰ ८ व॰ ४८।

پرمیشور جیسے پورو کلپ مین سورج ۔ چندرما ۔ دیوتی ۔ پرتھوی ۔ انترکہ آدی کو بناتا ہوا ویسے ہی اب بنائے ہین ۔ اور آگے بھی ویسے ہی بناویگا ۔ پرمیشور کے انادی ہونیسے انادی کال سے تمام جگت کو بنانا بھی ضروری ہے ۔ گن ۔ کرم ۔ سبہاؤ کے انادی ہونے سے “ پس وید مقدس کا حکم ہے کہ پرماتما انادی زمانہ سے جگت کا کرتا ہے ۔ اور صدہا منتر ویدون مین سرشٹی کی پیدایش کے بارہ مین ہین ۔ کہ پرمیشور ہمیشہ سے اُسے پیدا کرتا ۔ دہارن کرتا اور ناش یعنے پرلے کرتا چلا آیا ہے اور اسی طرح رہیگا ۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے موصوف بصفات مذکورہ ہے ۔ اور آدی کو آریہ لوگ مانتے ہین ۔ مگر محمدی لوگون کی طرح اُسکو ۵ یا ۶ ہزار سال سے خالق و رازق دیالو رحیم و عادل وغیرہ مطلق نہین مانتے اور نہ اُن سالون سے پہلے اُسکو معزول و نکمّا مانتے ہین کیونکہ یہہ عقیدہ سراسر بیہودہ ہے اور اُسکا ماننے والا بید ھا نرک گامی ہوتا ہے ۔

اس جگہ ضروری معلوم ہوا کہ روح کے انادی ہونے پر چند دلائل ارقام کیجا وین وھو ھذا

علوم متعارفہ

(۱) جو چیز جہان ہوتی ہین ۔ وُہی وہان سے برآمد ہوتی ہے ۔

(۲) جو چیز جہان نہین ہوتی ۔ وہ وہان سے برآمد بھی نہین ہوتی ۔

(۳) جو کُل مین ہوتا ہے وہی اُسکی جزو مین بھی ہوتا ہے ۔

(۴) جو کُل مین نہین ہوتا وہ جُز مین بھی ناممکن ہے ۔

(۵) اگر کسی مقدار معین کے برابر حصے کئے جاوین تو وہ سب آپس مین برابر ہونگے ۔

(۶) اگر کسی وزن یا پیمانہ مقررہ سے کئی چیزین یکسان تولی جاوین تو وہ سب وزن مین برابر ہونگی ۔

(۷) اجتماع ضدین باطل ہے ۔

(۸) قدیم چیز کی سب ذاتی صفات قدیم ہوتی ہین ۔

(۹) صفت موصوف سے جدا نہین ہو سکتی۔

(۱۰) علم معلومات کے بغیر نہین ہو سکتا۔

(۱۱) جو پیدا نہین ہوا ہے وہ نہین مریگا۔ اور جو پیدا ہوا ہے وہی مریگا۔

۱۔ دعوی۔ پرمیشور قدیم ہے اور اُسکی سب صفت [illegible] قدیم ہین اسلیے اگر روحین انادی نہ مانی جاوین۔ تو خدا کی صفات زائل ہوتی ہین۔

دلیل اسپر یہہ ہے۔ چونکہ یہہ امر مسلم فریقین ہے کہ پرمیشور اور اُسکی سب صفات علم و ارادہ قدیم ہین اسواسطے اسپر بحث کی ضرورت نہین۔ اگر قدیم نہ مانا جاوے۔ تو پرمیشور حادث ماننا پڑیگا۔ پرمیشور جو حکمت و طاقت عالمیت و خالقیت و جسم و کرم وغیرہ صفات سے موصوف ہے کیا یہہ سب صفات اُسکی [illegible] حادث ہین؟ کیونکہ اگر روحین قدیم نہین تو سب صفات خداتعالی کے بھی قدیم نہ رہینگے بموجب (۹ و ۱۰) مندرجہ تعارف اُنکے نا ممکن ہے اسیواسطے روحین قدیم اور انادی ہین اور انادی پرماتما کی انادی قدرت و قبضہ مین موجود ہین۔ حادث نہین اور یہی ہمارا دعوی تھا۔

۲۔ دعوی۔ روحین مجرد اور غیر مرکب جیتی ہین۔ اسواسطے انکی پیدائش نہین ہو سکتی۔

دلیل یہہ ہے۔ پیدائش دو طرح ہوتی ہے ایک اپنے آپ سے دوسری کسی غیر سے۔ اپنے آپ پیدائش بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک یقینی دوسری وہمی۔ یقینی جیسے کوئی اپنا حصہ کاٹکر یا جدا کرکے بنائی جاوے۔ وہمی جیسے اندھیری رات یا تنہائی مین بھوت۔ پریت۔ یا چڑیلوں کے غلط خیال ہوتے ہین۔ اگر بالفرض یہہ مانا جاوے کہ خدا نے روح کو پیدا کیا تو فی الفور سوال ہوتا ہے۔ کیون؟ اور کس چیز سے؟ اور کب؟ اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ اپنی قدرت کے اظہار کرنیکے واسطے اپنے جسم سے کوئی ٹکڑہ کاٹکر جب چاہا بنا لیا۔ یا جب سے خدا ہے تب سے بنایا۔ تو یہہ اعتراض آتا ہے۔ کہ کیا خدا پر اُس سے پہلے اُسکی قدرت پوشیدہ تھی یا ظاہر صورت اوّل غلط۔ صورت ثانی فعل عبث ہے۔ اپنے جسم سے ٹکڑہ کاٹکر روحین بنانا اماضی

دنیا برو بر آمد کا نقشہ ہوجاتا ہے۔ اور بموجب (علوم متعارفہ ۳) کے ہر ایک روح خدا ٹہرتی ہے
جو خلاف عقائد فریقین ہونے سے باطل ہے۔ علاوہ برآن سطرف کی آجاتی ہے۔ اور آمدنی کے
نہونے سے خدا منقسم ہوجاتا ہے۔ اور یہہ کہ جب چاہا بنالیا۔ یا جب سے خدا ہے تب سے بنایا۔ دونون
شکوک باطل ہین کیونکہ چاہنا بغیر خواہش کے نہین ہوتا۔ اور خواہش اپراپت (غیر میسر)
کی ہوتی ہے جس سے خدا محتاج و کمزور ثابت ہوتا ہے جو بموجب مذہب فریقین کے باطل ہے جب سے
خدا ہے تب سے بنایا۔ یہہ اناویت کو ثابت کرتا ہے مگر بنانیکی تردید۔ کیونکہ تقدم و تاخر
صانع و مصنوع مین ضروری ہے اسواسطے بنانا ثابت نہین ہوتا بموجب (علوم متعارفہ ۲)
کے کیونکہ علم و معلوم و عالم لازم ملزوم ہین اور بموجب (علوم متعارفہ ۹) کی صفت موصوف
سے جدا نہین ہوسکتی اور نہ بموجب (علوم متعارفہ ۱۰) کے معلومات کے بغیر علم ہوسکتا
ہے۔ اسواسطے ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین اور اُنکی پیدایش نہین ہوسکتی ہے
اور یہی مطلوب تھا۔

۳ - دعوی۔ نیستی سے ہستی نہین ہوسکتی۔ اور نہ ہستی سے نیستی ہوسکتی ہے
اسواسطے روحین "انادی" ہین۔

دلیل۔ نیستی کے معنے یہہ ہین کہ "جو کچھ نہین"۔ اور ہستی کے معنے یہہ ہین کہ "جو کچھ ہے"
اگر ارواح نہین تھی تو وہ ضرور کہین بھی نہونگی اور بموجب (علوم متعارفہ ۲) کے وہ اس
عدم خانہ سے برآمد بھی نہین ہوسکتی کیونکہ بموجب حکم (علوم متعارفہ ۱) کے "جو چیز جہان ہوتی ہے
وہی وہان سے برآمد ہوتی ہے۔ چونکہ روحین اب موجود ہین اسواسطے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے
کہ وہ پہلے بھی کہین تھین۔ ورنہ اب بھی نہوتین اور عدم اُنپر کسی طرح جائز نہین ہے
لہذا ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین۔ نیستی سے ہستی مین نہین آئین اور یہی ثابت
کرنا ہمارا مقصد تھا۔

۴ - دعوی۔ روحین ابدی ہین اسواسطے ازلی یا انادی بھی ہین۔

دلیل یہ ہے - ابدی ہونا مسلم فریقین ہے اسواسطے اسکی تشریح کی ضرورت نہین ابدی کے معنے وہ زمانہ جسکی انتہا نہو - اور آزلی کے معنے وہ زمانہ جسکی ابتدا نہو - اب مقام غور ہے کہ ابدی روحین کیون ابدی ہین وجوہ ظاہر ہین کہ (۱) وہ مرکب نہین تاکہ ترکیب پذیر ہووین - (۲) وہ چیتن اور لطیف جوہر ہین اسیواسطے وہ مردہ نہین ہوسکتے علی ہذا - اب انہین وجوہات کو اگر منقلب کرین تو ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا ماننا صرف پیدایش کیغرض سے ہے ورنہ جسکی پیدایش نہین اُسکی ابتدا نہین - نہ تو روحین ترکیب پذیر اور نہ منقسم ہونیوالی چیز ہین - پھر اُنکی پیدایش کسطرح ہوئی کیونکہ ہر چیز ترکیب پذیر کا انحلال لازمی ہے اور وجود بعد العدم کا نام حادث ہے - مگر جبکہ روحون پر عدم نہین حدوث بھی لازم نہین ہوتا کیونکہ بحکم علوم متعارفہ ۱۱ کے ناممکن واستبعاد ہے - جسطرح ایک کنارہ کا دریا ناممکن ہے جسطرح آفتاب مین اندھیرا ناممکن ہے ویسے ہی ابدی کا حادث ہونا ناممکن ہے کیونکہ بحکم، علوم متعارفہ اجتماع ضدین باطل ہے لہذا ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین اور یہی مطلوب تہا

۵ - دعوی - روحون مین فنا یا موت نہین اسواسطے روحین خدا کے قبضہ قدرت مین ہمیشہ سے ہین اور ہمیشہ رہینگی -

دلیل یہ ہے - کہ موت نام روح اور جسم کی جدائی کا ہے ورنہ موت اور کوئی چیز نہین اور روحون کیواسطے بالذاتہ موت نہین - کیونکہ وہ باقی ہین اور نہ روحون مین کوئی ایسا مادہ ہے جو کبھی شامل ہوا ہو یا کبھی اُن سے اخراج پذیر ہو اسواسطے کہ مادہ جاندار نہین پس بحکم (۲ علوم متعارفہ) کے اُس سے روحانیت برآمد ہی نہین ہوسکتی علاوہ بران جڑہ وچیتن کی ایکتا یعنے وحدت الوجودی ناممکن ہے اور یہہ بموجب حکم - علوم متعارفہ کے باطل ہے - لہذا روح کے بالذاتہ چیتن اور مرگ سے مبرا ہونے اور فنا سے آزاد ہونے کے سبب سے اُسکی ابتدا نہین اسی واسطے یہہ وجوہ ثابت ہے کہ **روح انادی** ہے اور یہی ثابت کرنا ہمارا فرض تہا ●

اب مادہ یعنے میٹر کے **انادی** ہونے پر چند دلائل بھی قائم کرتا ہوں گذارش ہے کہ مرزا صاحب انکو بھی غور سے مطالعہ میں لاوین اور حق و باطل مین تمیز فرماوین -

(۱) چونکہ خدا غیر مادی ہے اسواسطے مادی دنیا کا اُس سے نکلنا نہین ہوسکتا کیونکہ کسی چیز سے وہی چیز نکلتی ہے جو پہلے اُسکے اندر موجود ہو - اور جو موجود نہو وہ کسی طرح نہین نکل سکتی (بحکم علوم متعارفہ اور ۲) اسواسطے **مادہ انادی ہے** -

(۲) دنیا صرف قدرت سے نہین بنسکتی ہے اور نہ حکم سے کیونکہ قدرت قادر کی ایک صفت ہے اور کوئی صفت اپنی موصوف سے علیحدہ نہین ہوسکتی (بحکم ۹ علوم متعارفہ) حکم بغیر محکوم کے عمل پذیر ہونا دھوکہ بازی ہے - اور حکم صرف شبد ہے - جگت کا شبد سے بننا ناممکن ہے بلکہ مادہ سے - پس **مادہ انادی ہے**

(۳) پدارتھ ودیا یعنے علم سینس کا پہلا اصول ہے کہ کوئی چیز نیستی سے ہستی مین نہین آتی مگر ہستی سے یعنے **नासतोविद्यतेभावोनाभावोविद्यतेसतः।**
جو نہین ہے اُسکا کسی طرح بھاؤ یعنے پرکاش نہین ہوتا اور جو ہے اُسیکا بھاؤ اور پرکاش ہوتا ہے یعنی ہستی سے ہستی ہوتی ہے - اسکے برخلاف ہستی سے نیستی یا نیستی سے ہستی کبھی نہین ہوسکتی - اسواسطے **مادہ انادی ہے** -

(۴) جسوقت بیان کیا جاتا ہے - کہ دنیا کا پیدا کرنیوالا خدا ہی - تو فی الفور سوال ہوتا ہے کہ کہان سے اور کس چیز سے - محمدی لوگ اسکا جواب دیتے ہین - کہ عدم مین سے بذریعہ قدرت خود کے بنایا - اسپر جب یہ سوال ہوتا ہی - کہ عدم محض سے عدم محض کے سوا اور کچھ نہین نکلتا اور عدم پر جو قدرت ہے - وہ خود عدم محض کا حکم رکھتی ہے - تو جواب یہہ ملتا ہی کہ اپنے سے بنایا اسپر سوال ہوتا ہی کہ اپنے سے بغیر اپنے کوئی چیز نہین نکلتی - پس جو اپنے مین سے ہو وہ اپنا حصہ ہی جس سے دنیا خدا کا ایک ٹکڑہ یا کئی ٹکڑہ معلوم ہوتی ہے - اور بطور مشتے نمونہ از خروارے جب یہہ دنیا خدا کا ٹکڑہ ہے اور بیجان ہے - پس جو چیز جُز مین ہے وہی کل مین ہوگی - بحکم

(۳ و ۴ علوم متعارفہ) چونکہ پرمیشر اور بیجان ثابت ہی نظر بران خدا بہی جز تسلیم ہوتاہی نہ کہ روحانی۔
جلالی اور زندہ اور عالم کل۔ مگر یہہ مسلم ہے کہ خدا زندہ اور جلال والا اور عالم کل ہے۔ پس دنیا اُس سے
نہین نکلی اور نہ اُسکا ٹکڑہ ہے۔ بلکہ مادہ سے بنی ہی۔ اور مادہ خدا کی قبضہ قدرت مین اناوی زمانہ سے
موجود ہی۔ قدرت اور علم اور ارادہ قدیم سے بموجب قاعدہ قدیم کہ خدا اُسکا بنانیوالا ہی کیونکہ کوئی
جڑ جیز خود بخود نہ بن سکتی ہے اور نہ بنا سکتی ہے روح چیتن اور زندہ اور غیر مرکب ہی۔

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः
न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः

ترجمہ

شستر یعنے اسلحہ اُسکو کاٹ نہین سکتی۔ آگ اُسکو جلا نہین سکتی۔ پانی اُسکو بہگو نہین سکتا اور ہوا
اُسکو خشک نہین سکتی۔ کیونکہ وہ مفرد لطیف اور زندہ ہی جسے باصطلاح حکما بسیط کہتی ہین
وہی اناوی روحین اناوی زمانہ سی پرماتما کی مالکیت اور قبضہ قدرت اور محکومیت اور عبودیت مین
موجود ہین۔ اُنکے کرمون کے انوسار پرماتما اپنی انت شکتی اور نیا کاری ہونے سے مختلف اجسام
کو مادہ سے خلقت کر کے جزا و سزا دیتا ہے۔ ہان روحین اور مادہ سب چیزون کے بنانے کا
علم بس عالم الکل کے گیان مین قدیم اور اناوی زمانہ سی موجود ہے اور ایشور کے قبضہ و قدرت و محکومیت و
عبودیت مین اناوی زمانہ سے یہ روحین اور مادہ ہی کوئی وقت ایسا نہین تہا اور نہ ہی اور نہ ہوگا۔
جو یہ اُسکے قبضہ و قدرت اور عبودیت اور ملکیت سی باہر ہون یا نہون پس عدم سی وجود مین آنا

نحو و غلط الاغلط انشا غلط + ہست این مضمون ز سرتا پا غلط

اب ناظرین پر یہ امر ہویدا کرتا ہون کہ قران نے روح کی بابت کونسی نئی تعلیم فرمائی ہی۔ سورۃ
بنی اسرائیل یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی یعنے "اے محمد اگر تجھ سے روح کی بابت
سوال کرین تو کہو مجمل جواب کہ خدا کا حکم یا حکمت"۔ اس سے یہی ثابت ہی کہ روح اناوی ہی۔ مگر سمجھنا
آسان نہین تہا۔ اور اصلی خلقت کو حیرانی مین ڈالا میرا یہ ثابت ہی کہ جب وہ حاکم ہے تب سے حکم ہے
کیونکہ خدا انکی قدیمی حکم و علم و ارادہ قدیم ہی اور جب سے حکیم ہی تب ہی سے حکمت ہے بلکہ یہ بہی لازم و ملزوم مین

مگر ای مرزا صاحب آپ اس معاملہ مین کیون جرأت کرتے ہین۔ اور کسطرح سمجھ سکتے ہین۔ جبکہ خود قران ہی
اس معاملہ مین کم زبان ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے نہین علم دیا گیا
تمکو مگر تہوڑا" زیادہ اعتراض مت کرو اور مت پوچھو۔ پنجابی مثال ہے ایک نہین اور سو شکہ۔
یعنے ایک نفی وانکار اور صدہا آرام۔ مفسر تفسیر حسینی کہتا ہے کہ علم روح مخصوص ست بعلم خدا تعالےٰ
وغیر حق سبحانہ تعالیٰ کسے بدو دانا نیست" درحقیقت یہ وہی امر ہے جسکا سوال اہل مکہ نے
یہود کے سکہلانے سے حضرت محمد سے پوچہا تھا واسطے اُنکے آزمانے کے اور حضرت نے وعدہ
کیا کہ کل بتاؤنگا۔ بعد اسکے اٹہارہ روز تک گھر مین یا غار مین چھپکر سوچتے رہے مگر کوئی جواب
نبن سکا آخر الامر لاچار ہوکر یہ فقرات تراشی کہ تمکو علم نہین دیا گیا زیادہ اعتراض مت کرو۔ اور مت پوچھو"
دیکھو حاشیہ قران صفحہ ۲۹۰ ترجمہ عبد القادر صاحب دہلوی مولفہ ۱۲۰۵ ہجری

اے ناظرین کیا یہ جواب ہی۔ اور کیا اسی دعوی کا خدا کیطرف سے خطاب ہی۔ مرزا صاحب جب قران
قاصر البیان ہی تو براہین احمدیہ کی کونسی حقیقت وشان ہے۔ جو اسکے قصور کے پورا کرنے پر مستعد ہونگے
مثل مشہور ہی کہ ملّان کی دوڑ مسجد تک۔ مگر ہان آپ بھی تو چشم بد دور۔ خدا حافظ چھوٹی مہم غیب ہین
خیال ہوگا کہ اگر پدر نتواند پسر تمام کند" اگر تمکو روح کا غیر مادی اور غیر حادث ہونا قرین قیاس نہین آتا۔
تو سوای اس ایک آیت کے بھی روایت کے اپنی ساری قران شریف سی کوئی اور آیت تو بتلائی اور قران کی
اس کمزوری کو دور فرمائی۔ اگر نہین ہی تو مبارکباد و مرگ تو باستاد۔ اُس دس ہزار انعام مین سے چند مسلمان
نکلوائی۔ صنادیق مقفل کو ہوا لگوائیے۔ لوگ شاستر منگوائیے اور خاطر حزین کی تسکین فرمائیے۔
اور اگر خود لیاقت نہین ہے۔ "تو نہ ہو عیدی سے بنیا چشم سوزن"۔

اب چارہ دشوار ہے اور بوڑھی طوطی کا پڑھنا غیر قابل اعتبار ہے۔ مگر آپ کوشش کو
ہاتھ سے نہ دیجئے۔ اور پیر شو بیاموز پر عمل کیجئے۔ افسوس کہ آپ موقعہ پر غافل رہے۔ تساہل کو
کام فرمایا۔ چھ سات میل (درمیان گورداسپور وقادیان) سے صاحب بہنچ گئے کو گوارا نہ کیا منبع
الجود سراسر محمود وسعود وسراپا آنند مقبول بارگاہ خداوند سری سوامی دیانند جی

کی خدمتمین حاضر ہوکر دل تعصب منزل کی تسلی کرتے - تو سرگردانی نہ اٹھانی پڑتی - اور بعد انکی وفات کے ٹین ٹین کرنیکا موقعہ نملتا - کسی دانا نے کیا سچ کہا ہے

نورِ گیتی فروز چشمہ ہور　　خوش نباشد بچشم موشک کور
شور بختان بآرزو خواہند　　مقبلان را زوالِ نعمت و جاہ
راست خواہی ہزار چشم چنان　　کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

اگرچہ وہ مہاراج رحلت گرائے عالم جاودانی ہوگئے - مگر انکے لگائی ہوئی مبارک پودے اب گلشن شاداب کا حکم رکہتے ہین - اور بفضل ایزد بشیور روزافزون ترقی کررہی ہین اب کسی طرح انہین بادِ مخالف سے صدمہ پہونچنے کا اندیشہ نہین - ہدایاتِ وید مقدس پر اُس چمنستان کی خیابانی ہے - اور فضل و برکت ہادی حقیقی پر انکی ہمردانی - بڑے بڑے فاضل و فلاسفر اُمین براجمان ہین اور دل وجان سے ست دہرم وید پر قربان ہین -

(۱) عالیجناب پنڈت شام جی کرشن ورما دیوان ریاست رتلام
(۲) عالیجناب پنڈت گوپال راو ہری دیشمکہ پردہان آریہ سماج بمبئی
(۳) عالیجناب رائے مولراج صاحب بہادر - ایم - اے سب جج و آپ پردہان پرُاپکارنی سبہا اجمیر -
(۴) عالیجناب پنڈت دوارکاداس صاحب ورما - ایم - اے پرنسپل ہندو کالج پٹیالہ -
(۵) عالیجناب پنڈت گورو دت صاحب ورما ایم اے اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
(۶) عالیجناب پنڈت امراؤ سنگہ صاحب شرما ماسٹر کالج رڑکی و سکرٹری آریہ سماج رڑکی -
(۷) عالیجناب لالہ سائین داس صاحب ورما پردہان آریہ سماج لاہور -
(۸) عالیجناب پنڈت نرائن کول صاحب شرما جج عدالت صدر جمون -
(۹) عالیجناب رائے نرائن داس صاحب ورما ایم اے رئیس راولپنڈی -
(۱۰) عالیجناب پنڈت بہیم سین صاحب شرما مقیمی پریاگ راج

(۱۱) عالیجناب پنڈت رودردت جی شرما اپدیشک آریہ سماج کلکتہ
(۱۲) عالیجناب پنڈت گنگا دین صاحب رئیس بہار
(۱۳) عالیجناب منشی جوتش سروپ صاحب ورما سکرٹری آریہ سماج میرٹھ
(۱۴) عالیجناب منشی لچھمن سروپ صاحب ورما پردہان آریہ سماج میرٹھ
(۱۵) عالیجناب منشی آنندلال صاحب ورما سبھاسد آریہ سماج میرٹھ وغیرہ وغیرہ۔

مگر آپکی طرف عدم توجہ کا تو اعلی سبب یہی ہے کہ ہمیں پہلے اپنی قوم کی **اصلاح** کرنی منظور ہے اور اول خویش بعدہ درویش کی مثل مشہور ہے۔ ورنہ میدان مباحثہ کی ہر ایک آریہ سماج میں آزادی ہے۔ اور ہر ایک شہر میں ست دہرم کی منادی۔ نہ تو یہ وہ وقت ہے کہ جو بولا سو مارا گیا۔ قتل الکافرین کہکر سر اسکا گنبد تن سے اُتار اگیا۔ بلکہ مرزا صاحب **گورنمنٹ برطانیہ** کی طرف سے ہر ایک اپنی منادی مذہبی کے واسطے آزاد ہے۔ عقلا اب تحقیق پرستعد جہلا کے دل میں وُہی بنیاد جہاد و فساد ہے۔ سری سوامی **دیانند** جی نے اول خود وید مقدس کا درس حاصل کیا۔ بعد ازاں جب دیکھا کہ ہند میں جہالت اور تاریکی روز افزوں۔ محمدی اور عیسائی آریہ نسل کا خون کر رہے ہیں۔ راستی عدم ہمدردی کے سبب شرمسار ہے۔ اور ناراستی متعصبوں کی بدولت بر سر بازار۔ لوگ ویدوں کو چھوڑ کر گوناگون بناوٹی قصہ جات کو ایمان جان رہے ہیں۔ اور رنگا رنگ فرضی پیر پرستیوں کو زندگی کا معراج مان رہے ہیں۔ شکم پوری سے مطلب اور دھوکہ دینے سے غرض ہے ورنہ کوئی نہیں سوچتا کہ دہرم کس بلا کی مرض ہے۔ تب اُنہوں نے سوامی برجانند جی سرسوتی اپنے گورو کے اگیا انوسار جگت کی سدہار پر کمر ہمت باندھی۔ اور وید مقدس کی تلقین و تدریس کا دفتر کھولا ؎

بگوش اہل جہاں مژدہ خوش صدائے راستی دادہ	نوید وید چون آن رہنمائی راستی دادہ
کشادہ ایزدی دار الشفائی وید در عالم	بدرد جہل کج فہمان دوائی راستی دادہ

نمود وا از دین و دنیا ز ننگ کذبِ تازہ مذہبہا ... چو آن روشنگرِ صادق جلائے راستی دادہ
ہمہ اعلامِ کاذب سرنگون گشتند در عالم ... نشان خورشید سان چون از لوائے راستی دادہ
عبادت با بتان کردن مراد از مردگان جستن ... بر رفعِ این ضلالت نیک رائے راستی دادہ
بترکِ ماسوا اللہ ذکر و طاعتش کردن ... ز دیر و کعبہ برگشتن ندائے راستی دادہ
بدل مقبولِ اربابِ علوم و حق پسندان شد ... چو دادِ علم و دانش در ادائے راستی دادہ

زہے آن کاشفِ اسرارِ علمِ پاکِ ربانی
پئے بہبودِ عالم خوش عطائے راستی دادہ

صد شکر آن مہرشئی تسلیم آریہ ورت ... کز وید باز بخشید دیہیم آریہ ورت
زان گنجِ علم و دولت باغافلان خبر داد ... شد باز فخرِ عالم اقلیم آریہ ورت
سرمستِ خوابِ غفلت خفتہ چو بختِ خود بود ... بیدار کرد و بخشید تنظیم آریہ ورت
ہنجدہ پران و تنتر برعکس وید کمیر ... تکذیبِ آن نمودہ تفہیم آریہ ورت
از وید و جملہ پستک کز فیض وید ہستند . ... فرمود آن محقق تعلیم آریہ ورت

نامِ مبارکِ او نازم کہ شد **دیانند**
کردہ ودیا و آنند تقسیم آریہ ورت

سوامی جیو خود آریہ تھے اور انکے گورو بھی آریہ۔ بیشک بانی مبانی آریہ سماجوں کے وہی ہیں مگر بذریعہ ہدایات وید مقدس کے۔ جیسا کہ سناتن سے آریہ مہاتما کرتے چلے آئے ہیں۔ سوامی جیو نے ہمکو ایک گنجینہ لایزالی کا دفینہ بتلایا۔ اور تصدیق زبانی کے واسطے برہان قاطع کا جلوہ بھی دکھایا۔ حتی کہ قرآنی۔ کرانی۔ پورانی اور جینی سب کے دانت کھٹے کردئیے۔ نتیجہ جسکا یہ ہوا کہ وہ پردہ بے تمیزی جو کچھہ مدت سے لوگون کے دلون اور عقلون پر پڑا ہوا تھا دور ہونے لگا یعنی صدہا مسلمان اور عیسائی اور جینی مت ہرم وید مقدس پر ایمان لائے اور بطلان سے برکنار ہو گئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب

کے ضلع گورداسپور مین بہی ہادی برحق کے فضل سے تین چار مثالین اظہر من الشمس موجود ہین خدا سب کو ہدایت دیوے۔

قولہ پرمیشور اُنکے نزدیک ایک ایسا شخص ہے جو اپنی بہادری یا اتفاق سے سلطنت کو پہونچگیا ہے اور اپنی جیسی چیزون پر حکومت کرتا ہے اور انہین کے سہارے اور آسرے سے اُسکی پرمیشوری بنی ہوئی ہے۔ ورنہ اگر وہ چیزین نہ ہوتین تو پھر خیر نہ تھی ۰

اقول مرزا صاحب کو جہوٹھ بولنے سے ذرہ بھی عار نہین۔ بلکہ دینی شعار جانکر اُسپر عملدرآمد باعث افتخار جانتے ہین۔ اپنے طبعزاد خیال مختلف پیرایہ مین اکثر لوگونکو دکھلاتے ہین۔ اور داناؤن کو اپنی نالائقی پر ہنساتے ہین چونکہ ہمارا یہہ اعتقاد نہین اور نہ کسی ویدک اپدیشک کا یہہ ارشاد ہے۔ پس انکا دعوی یا اعتراض محض بے بنیاد ہی۔ ہان یہہ **قرآن شریف** کے حق مین موزون ہے جسمین بعینہٖ اسی قسم کا مضمون ہے۔

سورہ بقر۔ واذ قال ربك للملائكة انی جاعل فی الارض خليفة قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال انی اعلم ما لا تعلمون ٭ وعلم آدم الاسماء كلها ثم عرضهم على الملئكة فقال انبؤنی باسماء هؤلاء ان كنتم صادقين ٭ قالوا سبحنك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم ٭ قال يا آدم انبئهم باسمائهم فلما انبأهم باسمائهم قال الم اقل لكم انی اعلم غيب السموات والارض واعلم ما تبدون وما كنتم تكتمون واذ قلنا للملئكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس ابى واستكبر وكان من الكافرين وقلنا يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة وكلا منها رغدا حيث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظلمين فازلهما الشيطن عنها فاخرجهما۔ **ترجمہ** اور جب تیرے رب نے فرشتون کو کہا کہ مین پیدا کرنیوالا ہون زمین مین نائب اپنا

فرشتون نے کہا کہ تو رکھیگا اُسمین اُس آدمیکو جو فساد اور خون کرے اور ہم تیری ثنا پھیرتے ہین۔ اور یاد کرتے ہین تیری ذات پاک کو خدا نے کہا کہ مجھکو معلوم ہے جو تم نہین جانتے۔ خدا نے آدم کو نام تمام سکہلائے مخلوقات کے۔ پہر فرشتون کو خدا نے کہا کہ بتاؤ مجھکو نام اُنکے اگر تم سچے ہو۔ فرشتون نے کہا کہ تو سب سے نرالا ہے۔ ہمکو کچھ عقل نہین ہے مگر جو کچھ کہ تو نے سکہلایا ہے۔ تحقیقاً تو دانا حکمت والا ہے۔ خدا نے کہا اے آدم بتا دی انکو نام انکے پہر جب اُسنے بتائی نام اُنکے۔ کہا خدا نے مینے کہا تھا تمکو کہ مجھکو معلوم ہین پردے زمین اور آسمانون کے۔ اور معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو۔ اور جب ہمنے کہا فرشتون کو سجدہ کرو آدم کو۔ دے سجدہ پر گر پڑے۔ مگر ابلیس نے قبول نہ کیا۔ اور تکبر کیا۔ اور وہ تہا کافرون مین اور کہا ہمنے آدم کو رہ تو اور زوجہ تیری بہشت مین اور کہاؤ بہشت سے بہت کہانے جہان سے چاہو۔ اور نزدیک مت جاؤ اس درخت کے جو ظالمون اور گنہگارون سے ہو جاؤ گے۔ پس پہسلایا اُن ہردو کو شیطان نے اس جگہ سے اور ان نعمتون سے۔

اور اسی طرح سورۃ اعراف مین ہے۔

ولقد خلقنکم ثم صورتکم ثم قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من السجدین قال ما منعک الا تسجد اذ امرتک قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین قال فاھبط منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا فاخرج انک من الصغرین قال انظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین قال فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم ثم لاتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم ولا تجد اکثرھم شکرین قال اخرج منھا مذءوما مدحورا لمن تبعک منھم لاملئن جھنم منکم اجمعین ویادم اسکن انت وزوجک الجنۃ فکلا من حیث شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین فوسوس لھما الشیطن لیبدی لھما ما وری عنھما من سوءاتھما وقال ما نھکما ربکما

عن هذه الشجرة الا ان تكونا ملكين او تكونا من الخالدين وقاسمهما اني لكما
لمن الناصحين۔ فدلهما بغرور فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سواٰتهما وطفقا يخصفن
عليهما من ورق الجنة وناداهما ربهما الم انهكما عن تلكما الشجرة واقل لكما ان الشيطن لكما
عدو مبين **ترجمہ:** تحقیق پیدا کیا ہمنے پہر صورت دی تمکو۔ پہر کہا فرشتون کو کہ سجدہ
کرو آدم کو سبنے سجدہ کیا مگر شیطان نہ تہا سجدہ کرنیوالون سے۔ کہا (خدانے) تمکو کس
چیز نے منع کیا کہ سجدہ نکیا۔ جب مینے حکم دیا۔ شیطان نے کہا۔ کہ مین اس سے بہتر ہون
مجہکو بنایا تونے آگ سے اور اسکو بنایا کیچڑ سے۔ کہا نیچے اوتر جا آسمان سی کہ تجہی لائق نہین کہ
اُسمین سرکشی کری۔ پس باہر جا تحقیقًا تو خوار ہے۔ کہا اے خدا مجہے فرصت دی جبن تک
جی اُٹہین (یعنے قیامت تک) کہا خدانے تحقیقًا تجہے فرصت دی گئی۔ شیطان نے کہا کہ
اس سبب سے کہ تونے مجہے گمراہ کیا ہے مین بھی آدمیونکے سیدہے راستہ مین بیٹہون گا
پہر انپر آونگا۔ آگے سے پیچہے سے داہین سے بائین سے اور نہ پاویگا تو اُن مین سی اکثر
کو شکر گذار۔ کہا نکل جا یہان سے مردود راندہ ہوا۔ جو کوئی ان مین تیری راہ چلا مین بہر دونگا
دوزخ مین تم سبکو یکجا۔ اے آدم پس تو اور زوجہ تیری جنت مین رہو۔ پہر کہاؤ جہان سے
چاہو۔ اور نہ پاس جاؤ اس درخت کے پہر ہوگے تم گنہگارون سے۔ پہر بہکایا اُنکو شیطان نے
تاکھولے اُنپر جو پوشیدہ ہے۔ اُن سی اُنکے عیب اور وہ بولا تمکو جو منع کیا ہی رب تمہاری نے
اس درخت سی مگر اسواسطے کہ کبہی ہو جاؤ فرشتہ یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے والے اور قسم کہائی کہ
مین تمہارا نصیحت کرنیوالا ہون۔ پہر گرایا اُنکو فریب سے پہر جب چکہا دونون نے درخت
کہلگئے اُنپر عیب اُنکے اور لگے جوڑنے اپنے اوپر برگ درختون کے۔ اور پکارا اُنکو اُنکے
رب نے کہ مینے منع نکیا تہا تمکو اس درخت سے اور نہ کہا تہا کہ شیطان دشمن تمہارا
صاف ہے"۔

اور یہی داستان سورہ بنی اسرائیل مین لکہی ہے۔ وہی لفظ وہی معنے اور وہی

مطلب وا اُسی پیسے ہوی کو چہارم بار سورۃ کہف مین پیا گیا ہے۔ اور بقول لیکہ دروغ گو را حافظہ نباشد سورۃ ص مین بہی ہان آتش در کا سیا فتم مگر اسکو ایک مطلب کے لئی ہوبہو درج کرتا ہون تا کہ اہل خلاف کو موقعہ لاف زنی کا نرہے۔

سورۃ ص اذ قال ربك للملئكة انّی خالق بشرا من طین فاذا سویته ونفخت فیه من الروحی فقعوا له سجدین ٥ فسجد الملئكة کلهم اجمعون الا ابلیس استکبر وکان من الکافرین ٥ قال یا ابلیس ما منعك ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العلمین قال انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین ٥ قال فاخرج منها فانك رجیم ٥ وان علیك لعنتی الی یوم الدین ٥ قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون ٥ قال فانك من المنظرین ٥ الی یوم الوقت المعلوم ٥ قال فبعزتك لاغوینهم اجمعین ٥ **ترجمہ** خدا نے فرشتون کو کہا تحقیق مینے پیدا کیا آدمی کو کیچڑ سے پس جب مین پیدا کرون اور پہونکون اُسمین اپنی روح کو پس گر پڑو اُسکو سجدہ کرتے ہوئے۔ پس تمام فرشتون نے سجدہ کیا۔ لیکن شیطان نے سرکشی کی اور کافرون سے تہا کہا خدا نے شیطان کس چیز نے منع کیا تجہی اُس چیز کے سجدہ کرنے سے جسکو مینے اپنے دونو ہاتہون سے بنایا ہی۔ آیا تو نے تکبر کیا۔ یا تو تحقیقاً بلند قدر والا ہے کہا مین بہتر ہون اُس سے مجہکو آگ سے اُسکو کیچڑ سے پیدا کیا۔ کہا باہر جا بہشت سی تحقیقاً تو ہانکا گیا ہے۔ اور تیرے پر میری طرف سے لعنت ہو وی قیامت تک۔ کہا مجہکو قیامت تک مہلت دی۔ کہا تجہکو مہلت دیگئی مقررہ وقت تک (یعنے قیامت تک) کہا کہ مجہکو تیری عزت کی قسم کہ بالضرور سب آدمیونکو گمراہ کرونگا۔ یہہ ہے **مباحثہ** شیطانی اور رحمانی جو قرآنی خدا کی جلال اور بزرگی کی لاثانی نشانی ہے اور اس گناہ اور مہلتِ اغوا پر بنیاد مسلمانی قایم ہے۔ اور یہہ شجر بہی ما قبل کے نیکی و بدی کے پہچان کے درخت کی مانند باغِ عدن مین موجود ہوگا۔ اس الم غلم و لا انسلم مسخرآمیز داستان سی جو خدای محمدیان و حضرت شیطانکی درمیان واقعہ ہوئی ہی مطالب ذیل برآمد ہوتے ہین

(۱) خدائے محمدیان متعلم اور نافہم اور مکار اور دھوکہ باز اور فریبی بلکہ حیلہ پرداز بھی
ہے اور وجہ ہر ایک کی ظاہر ہے (اول) خدا کا فرشتوں سے آدم کے پیدا کرنے کے واسطے
صلاح پوچھنا مشورت لینا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ عالم الغیب و انتریامی ہر ایک کام
اپنے گیان سے کرتا ہے نہ کہ لوگوں کی صلاح سے۔ جیسا کہ خدائے محمدیان نے اپنا نائب بنانیکی وقت
صلاح پوچھی پس اگر یہ بیان راست ہے تو وہ ضرور متعلم ہے جو اپنی عقل نہیں رکھتا اور لوگوں کی
صلاح پر چلتا ہے وہ کسیطرح خدائی کے لائق نہیں (دوم) فرشتوں سے صلاح پوچھنا۔ اور
فرشتوں کا خدا کو نہایت معقول و فاضلانہ جواب دینا بلکہ آدم کی تمام آیندہ بدچلنیوں اور برائیوں
سے خدا کو آگاہ کرنا انکے عالم الغیب ہونیکا ثبوت ہے۔ مگر خدا کی عقل دیکھیے وہ انکے
سمجھانے سے بھی نہ سمجھا اور بدستور اسکے نائب بنانے پر ہٹ کرتا رہا آخر الامر وہی ہوا۔
جو فرشتوں نے پیشین گوئی کی تھی اسواسطے خدائے محمدیان نافہم ہے (سوم) خدا نے فرشتوں سے
مکر کیا۔ اور اسکی تفصیل یہہ ہے۔ جب فرشتوں نے خدا کو شرمندہ کیا اور کہا نسبح بحمدک
ونقدس لک ہم جو تیری حمد اور تقدیس کرتے ہیں۔ کیا خون اور فساد کرنیوالے آدم کو تو ہم سے باستثنا
ہمارے نائب بنا کریگا جو تیری ذات اور شان کے بالکل برخلاف ہے تب خدا نے پوشیدہ آدم کو
تمام مخلوقات کے نام سکھلائے۔ اور پھر پارلیمنٹ میں انکو ممبران پارلیمنٹ یعنے فرشتوں کو کہا
کہ اگر تم بزرگ ہو میری حمد کرتے ہو اور اپنی عقل پر فخر کرتے ہو تو تمام مخلوقات کے نام بتلاؤ
خدا کے اس سوال کا جواب فرشتوں سے نہ بن آیا تب خدا نے اپنی پالتو طوطی کو کہا کہ اے
آدم بتادے انکو نام انکے۔ جب آدم نے تمام نام بتلادیئے فرشتے حیران ہوئے کہ یہہ ہمارے
سے کیسے فاضل ہو گیا۔ تب خدائے خیر الماکرین فرماتا ہے کہ میں نے تمکو نہ کہا تھا کہ مجھکو چھپی زمین
اور آسمان کے معلوم ہیں" ہر ایک حق پسند آدمی جان سکتا ہے کہ اس اپنی اور آدم کی بزرگی
ثابت کرنے اور فرشتوں کو ملزم گروانے میں خدا نے صریحاً و توضیحاً مکر کیا۔ فریب کیا۔
دھوکہ دیا۔ داؤ کھیلا۔ پس خدا انہیں صفات سے موصوف ہے ●

(۲) شیطان کی پیدایش خدا کے ارادہ سے نہین ہوئی بلکہ اُسکے احاطہ اقتدار سے باہر اور
اُسکی مرضی کے خلاف وقوع مین آئی اور نہ خدا کو معلوم ہے وجہ اسکی ظاہر ہے۔ کہ اگر ہوتا خدا
کو اُسکی پیدایش کا حال معلوم۔ یا اُسکے ارادہ سے وہ مخلوق ہوتا۔ اور اسیطرح اگر احاطہ قدرت
اُسکے سے باہر نہوتا تو سب سے اول بلا سوچ سمجھے اُسکو اپنے مقربین ملایک کا معلم نہ بناتا اور
جب ہمہ شیطانیت کی تعلیم دے چکا تو اُسوقت کہہ کر ان کی نیند سے خدائے محمدیان بیدار نہوتا
سے ازین معنی کہ حیرت نزاید۔ معلم کارِ شیطانی نماید۔ خدا صاحب کو آیندہ سوچ اور سمجھ کر
کارروائی کرنی چاہیے گذشتہ الصلوۃ۔ آیندہ را احتیاط پر عملدرآمد کرین۔ اور جلوہ اقتدار
سے باہر قدم نہ دہرین۔ اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیان چُگ گئین کہیت۔

(۳) قرآنی خدا عالم الغیب بھی نہین ہے اگر ہوتا غیب کی جاننے والا اور اپنی عقل بھی رکھتا
ہوتا اور اگرچہ حور و غلمان کی صحبت سے آزاد ہوتا تو وقت پر یا وقت سے آگے سوچتا اور غور فرماتا
مگر وہ تو شہزادہ نکیلے کیطرح یا واجد علی شاہ کیطرح حرم خانہ مین بیٹھا ہوا تہا اگر اُسکو پہلے معلوم ہوتا یہ حال
کہ شیطان آدم کو سجدہ نکریگا اور مجھے شرمندہ ہونا پڑیگا تو ہرگز یہ لفظ کہ قال یا ابلیس
مامنعک ان تسجد۔ یعنی اے شیطان کس چیز نے منع کیا سجدہ سے زبان الہام بیان سے نفرماتا
بقول شخصے چو دانی و پرسی سوالت خطاست

(۴) خدائے محمدیان علم مباحثہ سے ناواقف اور کم زبان ہے اور ساتھ ہی زود رنج۔ اور
تعصب والا بھی ہے کہ جو اسکو معقول باتون سے جھٹلادے یا اُسکی بطالت جتاوے اُسپر لعن و
طعن کرنے لگتا ہے جیسا کہ ظاہر ہے خدا نے کہا کہ آدم کے بُت یا جسم کو سب فرشتی سجدہ کرو۔ چونکہ وہ
فرشتی صرف کاٹھ کے پتلے تھے۔ جون ہی آدم کا بُت کھڑا ہوا سب اسکو جھوٹا خدا یا دوسرا خدا سمجھ کر
سجدہ مین گر پڑے شیطان نے سوچا کہ اس بُت کو سجدہ کرنا کفر ہے اور میرے سے اسمین کوئی فضیلت
نہین ہے۔ اسی وہان مین سست کھڑا رہا۔ خدا نے کہا کہ اے ابلیس تجھے سجدہ کرنیسے کس نے
منع کیا۔ شیطان نے جواب دیا کہ اپنی عقل نے خدا نے کہا عقل تجھے کس نے دی کہا کہ تو نے

خدا نے کہا کہ آدم کو مخلوق کے نام آنیکے سبب سے بزرگی ہے شیطان نے کہا کہ مجھکو تیرے عشق مین محو رہنے سے بزرگی ہے۔ خدا نے کہا کہ آدم خاکی ہے اور خاک پاک ہے اسواسطے وہ بزرگ ہے اُسکو سجدہ کر شیطان نے کہا کہ وہ عرض کثیف سے پیدا ہوا ہے اور مین جوہر لطیف سے۔ پس کثافت سے لطافت کو ہمیشہ بزرگی ہے۔ خدا نے کہا کہ اسکو مینے دونو ہاتھون سے بنایا ہے۔ تو اسے سجدہ کر۔ شیطان نے کہا مجھکو تو نے قدرت سے بنایا ہے بناوٹی قدرتی چیز ہمیشہ عمدہ ہوتی ہے مین اُسے سجدہ نہین کرتا۔ خدا نے کہا کہ آیا تو درحقیقت عزت والا ہی یا تو نے تکبر کیا شیطان نے کہا کہ مین بسبب اُس علم و کمال کے جو آدم کے کبھی نصیب نہو گا عزت والا ہون اور آدمی سے افضل۔ خدا نے کہا کہ یہان سرکشی مت کر چلا جا تو کافرون سے ہے میرے ساتھ مباحثہ کرتا ہی **شیطان کا** کافرون سے ہونا معلوم ہوتا ہے کہ شیطان سے پہلے لوگ بھی کافر ہو چکے تھے ؀

(۵) خدا سے شیطان زور آور بھی ہی۔ کیونکہ خدا شیطان کو گالیان دیتا اور لعنتین کرتا ہے تو شیطان کا بال بیکا نہین ہوتا۔ شیطان کا قول ہی کہ " عاجز و کمزور گالیان نکالتے ہین۔ اور بزدل اور بمقدار حیلہ بازی سے ٹالتے ہین جب تک میرا ہاتھ چلتا رہیگا۔ تیرے بندونکو گمراہ کرتا رہونگا۔ دیکھ اب تو مباحثہ مین بھی بند ہوا اور برخلاف صداقت کے جواب در وسند اور علاوہ بران اب روتا ہے اور گالیان دیکر اپنی حرمت کہوتا ہے چونکہ یہ مکان تیرا ہے اسواسطے مین بموجب دفعہ ۴۴۸ تعزیرات ہند کے مداخلت بیجا اور تکرار بیجا نہین کرتا اور قدم باہر دہرتا ہون مین تیری طرح تہوڑی تہمیلدون پر نہین آتا۔ اور نہ گالیان سناتا ہون۔ خود ہی مجھکو گمراہ بنایا اور خود ہی گالیان سناتا ہے اور اپنے مکر و فریب سے نہین شرماتا۔ مین اسجگہ تو دست اندازی نہین کرتا مگر یاد رکھ کہ جسطرح تو نے مجھکو گمراہی کا خطاب دیا اسکے مطابق مین آدم اور اُسکی اولاد کو (جسکی خاطر کیواسطے تو نے مجھکو جنت سے نکالا) یہان سے نکالونگا اور گمراہی اور جہالت مین ڈالونگا ؀

اب یہان پر جواب ترکی بہ ترکی دینا واجب ہے یعنے ہمکو بھی بقول مرزا غلام احمد کے کہنا پڑا کہ مسلمانون کے نزدیک خدا ایک ایسا شخص ہے جو کر و فریب سے یا اتفاق وقت سے سلطنت کو پہونچگیا ہے مگر علم و عقل سے بالکل عاری ہے اور ناواقفون اور سادہ لوحون پر یا اُسکے اپنے جیسے لوگون پر اُسکی حکومت جاری ہے۔ بہادری کا اُسمین نام و نشان نہین اور خدائی کرنیکا اُسکو ذرہ بھی گیان نہین فرشتون کے سہارے اور آسرے سے اُسکی خدائی بنی ہوئی ہے ورنہ اگر وہ کافر شتے مع معلم الملکوت حضرت ابلیس کے فرنٹ ہوجاتے اور ہاتھ اُٹھا کر مقابلہ کو آتے تو عرش* کے تخت سے گر پڑتا اور شرمسار ہوتا۔ اور اگر فرشتے اُسکے صلاحکار دراز دار نہوتے تو پھر خیر نہ تھی گویا خدائے محمدیان سراسر فرشتونکا محتاج ہے اور انہین کے سر پر اُسکا راج ہے ورنہ اُسکی خدائی آج کل ضرور تاراج ہے۔ پس ایسا شخص کسی طرح خدائی کے سزا وار نہین۔ کیونکہ ایک تو وہ دانا نہین دوسرا معاملات ملکی کا تجربہ کار نہین۔ اب جائے غور ہے کہ ہم آریہ لوگ خدا کو کمزور یا بزدل یا بے علم یا مکار مانتے مین یا محمدی لوگ۔ اور ہمارا ایشر یا تیرا محتاج بالغیر ہے یا اُنکا۔

---

* قرآن کی سورۃ حاقہ مین مذکور ہے والملک علی ارجائہا ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمنیۃ (ترجمہ) اور فرشتے اُسکے (آسمان) کے کنارہ ہونگے اور اُٹھاوینگے تیرے خدا کے تخت کو اُس روز آٹھ آدمی" تفسیر حسینی مین بحوالہ معالم کے لکھا ہے کہ آجکل حامل عرش کے چار ہین مگر اُس روز چار اور لگینگے کل آٹھ ہونگے۔ شاہ ولی اللہ بھی یہی بیان کرتا ہے۔ اکثر تفسیرون مین ہے ایک فرشتے کی شکل مانند شیر ہے دوسرے کی مانند گاؤ تیسرے کی مانند عقاب اور چوتھے کی مانند جاموس کے ہے جنہون نے عرش کو اپنے کاندھے پر اُٹھایا ہوا ہے مگر تفسیر حسینی والا اُنکی شکل مانند بزکوہی کے تحریر کرتا ہے۔ اب ہے ناظرین خیال کرین کہ جس تخت کو چار فرشتون نے اُٹھایا ہوا ہے اور اُسپر خدا تعالیٰ بیٹھا ہوا ہے۔ وہ ضرور محدود چیز ہے اور محدود کے اندر غیر محدود چیز نہین آسکتی۔ پس محدود تخت جسپر خدائے محمدیان بیٹھا ہوا ہے ثابت کرتا ہے کہ خدا محدود ہے پس وہ سرب بیاپک حاضر ناظر و قادر مطلق نہین ہوسکتا افسوس کہ لوگون کو ایسے مذاہب سے کیون نفرت نہین آتی اور کیون وہ اس جہالت آمیز اعتقاد سے اجتناب نہین کرتے اور کیا ایسا مذہب جسکو بدولت خدا سے ایسے کل وحدت لائی جائے طرح طرح کے الزام لگتے ہین خدا پاک کیطرف سے ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہین۔ کوئی سلیم العقل و مستقل مزاج انسان جو خدا کو مانیگا وہ ایسے الزامی و مصنوعی ایمان المبر مذہب سے بہت جلد نکلنے کی کوشش کریگا کیونکہ ان لوگون نے خدا تعالیٰ کو محدود آپکیہ نادان مکار ظالم قہار جبار وغیرہ ناموں سے ملقب کیا ہوا ہے۔ اسی پر محمدی فاضلو ذرہ تو دل مین بچار کرو کہ کیا تمام دنیا کا پرمیشور تمام خدائی کا مالک جہان سے غافل و بیخبر ہوکر ایک جگہ عرش پر فرشتون کے کاندھے چڑھکر

قولہ اور وہ سب چیزین یعنے ارواح اور اجزای اجسام اپنے وجود اور بقامین بالکل پرمیشور سے بے تعلق ہین۔ یہان تک کہ اگر پرمیشور کا مرنا بھی فرض کر لیا جاوے۔ تو اُن کا کچھ ہرج نہین ہے۔

اقول معترض صاحب آریہ دہرم کے اصولات سے محض نا آشنا ہے اسیطرح جہوٹے الزامات بنانیمین بھی یکتا ہے۔ اعتراض کرتے وقت تمام دار ومدار اُسکا فرضی باتون پر ہوتا ہے اور یہی فرض اُسکو فرض حقیقی سے کہوتا ہے۔ آریہ سماج کے کسی ممبر کا یہہ اعتقاد نہین ہے کہ تمام ارواح اور اجزاء اجسام اپنے وجود اور بقامین بالکل پرمیشور سے بے تعلق ہین۔ بلکہ ہم آریہ لوگ بسبب ہدایات وید مقدس کے اس بات کو اپنا پرم دہرم سمجھتے ہین کہ پرمیشور تمام ارواح اور اجزاء اجسام وغیرہ عالم کا مالک ہے اور قدرت انادی سے انادی زمانہ سے ہی یہہ انادی چیزین اُسکی ملکیت مین موجود ہین۔ اُسکے علم بید وحکمت غیر متناہی کے سبب اُسکے گیان سے کوئی دور و مفقود نہین مگر ہم اُسکو کسی چیز کا محتاج نہین مانتے بلکہ عقلاً ویقیناً جانتے ہین کہ اُسکے قدرتی بھنڈار مین انادی زمانہ سے یہہ کارخانہ موجود ہے۔ نہ کبھی خدا کا ناش ہوا اور نہ ہوگا" علے ہذا القیاس۔ موصوف کے ساتھہ ہی انادی کال سے صفت اکال ہے۔ خدا کے انادی علم اور انادی ارادہ سے انادی معلومات اور انادی روحین موجود رہتی ہین اور روحون کی انادیت سے سلسلہ اعمال بھی پرواہ روپ سے انادی روان ہے۔ جگت کا کارن یعنی پرکرتی ویرانو بھی اُس پرماتما کے قبضہ قدرت مین انادی زمانہ سے موجود ہین۔ یہہ تمام جز جگت اُسی بیجان پرکرتی سے ایشور نے پیدا کیا اور کرتا ہے۔ منکران خدا و ناستکان کبریا کو یہی تو مقام ہے

حاشیہ: بیٹھا ہوا ہے اور کیا اُسکے جسیم ہونے مین کسی تعلیم یافتہ کو انکار ہو سکتا ہے۔ پس ایسا جسمانی خدا ضرور فانی ہے۔ باقی اور جاودانی نہین ہے۔ خدا کو حاضر ناظر جانکر اسے محمدی فاضلو! بھائیو اسقدر کرو

ع تعصب بلا است بیحاصلی۔ جو پیوند ناگسلی واصلی۔

جہان چلکر کہانا پڑتا ہے اور یہی منزل جہان سے مذبذب ہوکر پرماتما کی طرف رجوع لاتا۔ جزو مین چیشٹا و انتظام محال المحال ہے اور یہہ بہی ایک ثبوت اعلی ہستی ذوالجلال پرمال ہے یہہ تمام چیزین پرماتما کی برکت وقدرت وانتظام وکاملیت کی محتاج ہین اور اپنی مرض کمزوری مین لاعلاج - جتنا اُنکا تعلق پرمیشور سے ہے اتنا کسی دوسری چیز کا بہی نہین ہے چنانچہ وید مین ایشور رفرماتا ہے

यो भूतं च भव्यं च सर्वं यश्चाधितिष्ठति स्वर्यस्य च केवलं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥ अ॰ का॰ १० प्र॰

برہم- پرماتما- بہوت- بہوکہشت ورتمان ان تینون زمانون کے اوپر براجمان اور تمام جگت کو اپنے وگیان ہی سے جاننے والا اور رچنے والا اور پالنے والا اور پرکرتی مین سے کرنیوالا سنسار کی سب پدارتھون کا ادہشٹاتا یعنے مالک ہے - جکا سکہہ ہی کیول سروپ ہے جو سب سکھون کا دینے والا ہے - اور جو سب سے بڑا یعنے جیشٹ ہے - اُسکو نمسکار کرنی یوگ ہے کسی اور کو نہین اور نہ کوئی اُسکے سوا مالک ہے -

اس منتر سے پرماتما نے من کل الوجوہ مبرہن کردیا ہے - کہ تمام ارواح اور اجرام اجسام وغیرہ جگت کا مالک ہی اپنی انادی قدرت سے تمام جگت کے پدارتھون یعنی جڑہ جگت کو جاننے والا اور رچنے والا - اور روحونکو اُنکے کرمون انوسار عدالت کاملہ سے پہل دینے والا اور پرورش کرنیوالا ہے - اُسمین کبہی دوکہ نہین کبہی بہول نہین ہے - وہ راستی کا منبع اور گیان کا مجمع ہے - دنیا کا ایک ذرہ بہی اُسکے احاطہ قدرت سے باہر نہین ہے - تمام انسانون کو اُسکی عبادت اُسکی پرارتہنا کرنی چاہیے - نہ کہ کسی اور کی - کیونکہ جگت کا سوامی یا ادہشٹاتا اور کوئی نہین ہے -

جب یہہ منتر خود ہی مخالفون کے مصنوعی و بناوٹی اعتراضون کا تسلی بخش کامل جواب ہے تو ہمین زیادہ ضرورت نہین ہے کہ کچہہ اور زیادہ کرین - جو ہی بات کو غلط پیرایہ

مین بیان کرکے لوگون کو راستی سے بدگمان و روگردان کرانا چاہے وہ داناؤن کے نزدیک جہوٹہا ہے اور قران کہتا ہے لعنت اللہ علی الکاذبین اور مین ماکرین و مفسدین کو بھی شامل کرتا ہون۔ باقی رہی یہہ بات کہ "اگر پیشور کا مزا بھی فرض کرلیا جاسے تو انکا کچھ ہرج نہین ہے" اسکا جواب یہہ ہے۔

اسے ناظرین! مخالف بدبین و کوتاہ اندیش جفا کیش نے کسقدر بہاری الزام وموہنہ پہٹ کلام مین گہڑت بنایا ہے نہ خدا سے ڈرا اور نہ جہوٹہ بولنے سے شرمایا ہی خاموش رہنا صداقت سے دور ہے اور جواب ترکی بہ ترکی دینا ضرور ہے کہ اگر آپ اپنے کو ہی جہوٹہا فرض کرلیوین۔ تو تمام دعوی ہی غلط ہوجاوی اور خلقت خدا کی فریب دہی کا انہام آپ پر نہ آوی۔ اور اگر ہم اپکو زندہ درگور فرض کرلیوین تو بھی ہمارا کچھہ ہرج نہین صرف براہین الاحمدیہ کے خریدارون کا نقصان ہے۔ اور آپکے قرضخواہون کا زیان و تاوان۔ حضرت فرض کا میدان فرض ہے۔ بالفرض والتقدیر اگر آپکا نبی پیدا نہوتا تو ہمارا کیا ہرج تہا۔ کروڑون خون نہوتے۔ لاکہون لونڈی غلام نہ بنتے۔ کروڑون گہر تباہ نہوتے اور نہ ملک کا ستیاناس ہوتا۔ اور اسی کے حسب حال ایک ایرانی شاعر صداقت کا ماہر فرماتا ہے ؎

زشیر شتر خوردن و سوسمار عرب را بجاسے رسیداست کار
کہ ملک عجم را کنند آرزو تفو بر تو اسے چرخ گردان تفو

خفا نہوجئے۔ نہ اسمین کچہہ خود غرضی ہے۔ بلکہ یہ سب ہماری گفتگو فرضی ہے۔ تسلیم یا عدم تسلیم آپ کی مرضی ہے۔ مرزا صاحب اگر بالفرض والتقدیر ایسا اتفاق ہووے کہ جن فرشتون نے خدا کا ڈولہ اٹہایا ہوا ہی وہ سب مثل شیطان کے فرشتہ یا باغی ہوجاوین اور مقابلہ کو آوین اور تخت کے چولون سی کاندہی سرکاوین۔ تو پہر آپ ذرہ یہہ تبلاوین کہ خدا سے محمدیان کو کس غار مین گراوین اور اُس کر پڑنے مین بالفرض اگر خدا مر جاوسے۔ تو آپ کا مولا

کون کہلادے ۔ بُرا نہ مانیئے یہ آپ ہی کی مرضی ہے ورنہ ہمارا دعوی حقیقی نہین بلکہ فرضی ہے۔

شیطان کے مقدمہ کا قطعی فیصلہ

بقول محمدیان شیطان نے خدا کا دیدار بھی دیکھا ۔ اور خدا سے باتین بھی کرتا رہا ۔ اور فرشتون کا معلم اول بھی تھا ۔ باوجود انہمہ سواے خدا کے کسیکو نہ مانتا تہا ۔ گویا موحد تہا یا صوفی مذہب تہا ۔ عالم اجل ہونا اسکا محتاج بیان نہین ۔ فضیلت مین اُسکے ہم پلہ کوئی ملایک یا انسان نہین پس کچھ شک نہین ہے کہ اُسکی نجات ہو چکی ہوگی ۔ اور روضہ رضوان مین سیر کرتا ہوگا ۔ سب سے بہاری وجہ نجات کی یہہ ہے کہ مجیب الدعوات ہے (دیکھو ایوب کی کتاب) اور برا رندہ حاجات ۔ پس عقل کسی طرح نہین مان سکتی کہ اتنے خوش نصیب شخصکو خدا ملعون بنادے اور گالی گلوچ سے مطعون ۔ اور خصوصاً پسران آدم کو اُسکا مرہون ہونا چاہیے ۔ کیونکہ وہی باعث ایجاد اولاد آدم ہوا ۔ اگر وہ آدم کو دانہ گندم نہ کہلاتا ۔ اور نیکی بدی کی پہچان نہ کراتا ۔ تو بس اللہ اللہ وخیر صلا تہی اُنکو اس عالم مین کون لاتا ۔ درحقیقت اگر یہہ کارروائی تو صدق رکہتی ہے ۔ تو حضرت شیطان ایک مقدس بندہ رحمان ہوگا ۔ اب برہان قاطع اسکی تصدیق واجب ہے آیا قران کے روسے یہہ بات درست ہے یا بر خلاف واقعہ ۔

چونکہ شیطان بذاتہ کوئی شخص نہین ہے ۔ اور نہ کوئی ثبوت دے سکتا ہے لیکن بالفرض محال اگر شیطان ہی تو جب آدم اور اولاد آدم کو شیطان نے بہکایا تو پہر شیطان کو کسنے بہکایا اور خدا سے مقابلہ کرایا ۔ حالانکہ خدانخواستہ بقول محمدیان مجرم اول وہی ہے حل طلب اور قابل غور دو امر ہین ۔ اوّل پرمیشور دانائے کل ہے یا نہ ۔ دویم کسی مخلوق کو سجدہ کرنا کفر ہے یا نہ ۔ جب یہہ امر بہر نوع ثابت ہے کہ پرماتما دانائے کل ہے کسی کا کوئی ساز اُس سے پوشیدہ نہین اور سبکا سوامی یعنے غالب کل بھی ہے اور قطع النظر اسکے سجدہ کرنا کسی غیر کو

سوا اُسکی مقدس ذات کے کفر و شرک ہے۔ جب کفر کا کرنیوالا کافر ٹہرا پہر کفر کا حکم دینیوالا یا کفر کرانیوالا کافر و مشرک کیون نہین؟ ؎

ببین دانائی بانی اسلام　　عبث الزام شیطان بر خدا بست
بسے غالب بقول اوست شیطان　　خداوند گانش را کند پست

اے مومنو! یہہ سخت حیرت کا مقام ہے اور قابل الزام کلام۔ کہ خداوند پاک کفر کا حکم دیوے اور جو اُسکے کفر کا حکم سنانے اُسے مطعون ٹہراوے اور لعنتی گردانے۔ چونکہ وہ پرمیشور ان الزامات و توہمات و شرکات سے منزہ ہے اسواسطے خرد خردہ مین فتوی دیتی ہے کہ یہہ حکم اُسکا نہین ہے۔ اور نہ شیطان کوئی فرشتہ مامور کیطرف سے کہین ہے۔ چوری کرنے والیکا نام چور ہے اور کشتی کھیلنے والیکا نام شہزور ہے۔ جو چوری سے تارک وہ نیکوکار ہے اور زانی کا نام بدکار ہے۔ چنانچہ اسی کی تائید مین ایک مولوی صاحب فرماتے ہین ؎

ہنسی آتی ہے مجھے بس حضرتِ انسان پر
فعلِ بد تو خود کرے لعنت کرے شیطان پر

کتاب وقایع نعمت خان عالی جسکا مصنف ایک عالی طبع مسلمان ہے وہ بھی ہماری تائید مین اسطرح گوہر فشان ہے۔

حکایت

شیخ در خواب دید شیطان را　　رہزنِ دین و دزد ایمان را
از صفا بسکہ دل چو آئینہ ساخت　　آن لعین را ہمین کہ دید شناخت
بملامت عتاب پیش گرفت　　بر سرش زد بسی و ریش گرفت
کہ چہا میکنی تو اے مردود　　شدہ از درگہ خدا مطرود
ایکہ گمراہ کردہ مردم را　　طوقِ اضلال حلقۂ دم را
این ہمہ طاعت و رکوع و سجود　　بہر اغوائے خلق و مردم بود

ہم دیگر چو شیخ برد بکار ٭ شد ازان ضرب دست خود بیدار
چون ترشروز خواب شیرین جست ٭ ویدریش خویش بدست خود ہست
جنگ با دیو نفس آمد یاد ٭ خندۂ زد و ریش خود سر داد
گرنہ کشف است چیست این آخر ٭ ہر کہ شک آورد شود کافر

درحقیقت یہہ بات درست ہے کہ نفس و شیطان ہر دو یک تن بودہ اند مگر اب اہل انصاف سے اس مقام پر میری ایک گذارش ہے۔ کہ دو آدمی یار غمگسار ہوں جنمیں سے ایک مجرد اور ایک عیالدار ہو۔ بترغیب اپنے مجرد دوست کے اگر عیالدار زوجہ خود کو مجرد یار سے ہمبستری کا حکم دیوے۔ تو عورت (اس شرطیکہ پاکدامن اور حیادار ہو) کون دو امرون سے کیا کرنا بہتر اور واجب ہے۔ اول کیا یہہ جب فرمانے اپنے بیحیا خاوند کے اُسکے یار کے پاس چلی جاوے اور ہمبستر ہووے یا اُس سے کہے کہ اے کم عقل بیحیا پاگل پن مت کر اور ایسا حکم ناجایز مت دے بلکہ ایسے حکم کی تعمیل کی امید مجھ سے مت رکھ۔ یہ بات سراسر بُری ہے ورنہ میرا گلا اور چھری ہے کسی اہل حیا اور دانشمند سے امید نہیں ہے۔ کہ امر اول کی تاکید کرے بلکہ عوام الناس سے بھی دریافت کیا جاوے تو یہی جواب ملیگا کہ اگر اُسکو اس حکم کے نہ ماننے سے قتل کر دیوے یا علیحدہ کر دیوے چھوڑ دیوے تو بھی یہہ قابل پذیرائی نہیں ہے۔ کسی طرح منظور نہ کرے یہہ حیا کہ لعنت ملامت بقول حضرت سرمد صاحب

سرمد اکار عشق حرم و دیر مکن ٭ در کوچہ فسق چو گمراہان سیر مکن
گر صدق تبوست رہبری ز شیطان آموز ٭ یک قبلہ گزین و سجدہ با غیر مکن

اب ایک صریح کفر کا اثبات کرتا ہوں اور وہ یہہ ہے کہ عام **محمدیون** کا عقیدہ ہے کہ **خدا** سے خیر اور **شیطان** سے شر آفریدہ ہے۔ یعنے خیر کا خالق **رحمان** اور شر کا خالق **شیطان** ہے۔ دیکھو **سورۃ مائدہ** مین لکھا ہے۔

انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم

عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون سوای اسکے نہین ہی کہ چاہتا ہے شیطان
جو درمیان تمہارے ڈالے دشمنی اور ناخوشی بسبب شراب اور قمار بازی کے اور ہٹا رکھے
تمکو خدا کی یاد و نماز سی پس تحقیقا اسوقت تم ہٹ جاؤ **سورہ یٰسین** مین ہے
الم اعھد الیکم یبنی آدم ان لاتعبدوا الشیطن انہ لکم عدو مبین ۝
ولقد اضل منکم جبلا کثیرا - افلم تکونوا تعقلون ۝ آیا مین نے
نہ بھیجا تمہاری طرف ای اولاد آدم کی کہ مت پوجو شیطان کو - تحقیقا وہ تمہارا دشمن ظاہری
ہے اور تحقیقا گمراہ کیا شیطان نے تمہاری طرف سے بہت مخلوق کو کیا تم نہین جانتے تھے
علی ہذا القیاس -

اسی طرح صدہا آیتین قران مین موجود ہین اور ہماری مدعا کے ہو المقصود - کیا یہ ممکن ہے
کہ کارخانہ الٰہی مین اسقدر اندھیر ہو - اور دیدہ و دانستہ معاملہ چشم پوشی برتا جاوے - نادان
بیوقوف کرلو بارہ - اور وہ ناحق پرست پشیمانی اٹھاوی - درحقیقت شیطان کی شیطانی کارروائی
نے دنیا کی خونریزی کردی اور اس سنسار نمونہ گلزار مین لہو کی ندی بہادی -

از آدم تا ایندم سوای پیغمبرون کہ کسی نے شیطان کو نہین دیکھا - اور شیطان کو ہاضمکی گولی
سمجھکر گناہون سے پرہیز چھوڑ دیا اور دلیرانہ گناہ کرکے شیطان کے سر جڑنے لگے - اور اسی
دھوکہ بازی سی شیطان ماننے والی قومون مین گناہ بڑھنے لگے - شیطان کا نام لیتے ہی ڈبل
سارٹیفکٹ (مفتی دین متین سے جھٹ خلاصی اور رستگاری ہے اور آلایش گناہ و
جرایم سے صرف توبہ پکارنے سے آزادی ہے -

عیسائیون کے نزدیک سوای پیروان عیسیٰ کے باقی کل فوج شیطان کی ہے -
محمدیون کے نزدیک سوائے پیروان محمد کے باقی کل فوج شیطان کی ہے -
آتش پرستون کے نزدیک سوائے پیروان زردشت کی باقی کل فوج اہرمن یعنی
شیطان کی ہے اور ہم **آریہ** لوگ تو اسکی ذات سے منکر ہین - اسواسطی کسی کو شکر

شیطان نہین بناتے۔ مگر جب دل مین خیال دوڑاتے ہین تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی
فوج سے شیطان کی فوج فراوان ہے۔ اور شاید یہی سبب ہی کہ قرآن مین خدا سے ہمدیان اُسکے
مقابلہ کرنے مین ترسان ہے۔ پس یہان دوبارہ ہمین بقول مرزا غلام احمد کے
کہنا پڑا کہ مسلمانون کے نزدیک دو خدا ہین۔ ایک خدائی خیر دوسرا خدائی شرّ۔ اور دونو ہر ایک
جگہ حاضر و ناظر ہین اور دونو مسلمانون سے غالب وزور آور۔ عالم کل بھی دونو ہین و
لیس کمثلہ شیء یعنے لاثانی بھی دونون ہین۔ رب العالمین بھی دونو ہین اور
خیر الماکرین بھی دونو خالق بھی دونو ہین اور رازق بھی دونو۔ اور نظر بران شیطان کی فوج کی ارواح
واجزا اجسام وغیرہ اپنے وجود او بقا مین بالکل خدا سے ہمدیان سے نے تعلق ہین یہانتک کہ
اگر خدا کا مرنا بھی فرض کیا جاوی تو بھی مسلمانون کا کچھ ہرج نہین اور نہ نقصان ہے بلکہ
بفضل قایم مقام اُسکا موجود ہے جسکا نام شیطان ہے۔ **لطیفہ**

(از مثنوی مولانا روم)

مہمنے را گفت مردی کای فلان	ہین مسلمان شو بباش از مومنان
گفت گر خواہد خدا مومن شوم	ور فزاید فضل ہم موقن شوم
گفت میخواہد خدا ایمان تو	تا رہد از دست دوزخ جان تو
لیک نفس زشت و شیطان لعین	میکشندت جانب کفران و کین
گفت ای منصف چو ایشان غالب اند	یار او باشم کہ باشد زورمند
نفس و شیطان خواہش خود پیش برد	وان عنایت قہر گشت و خرد مرد

براہین الاحمدیہ جلد اول صفحہ ۶۵ سے ۶۶ تک اشتہار مین ہے

ہم بطور تمثیل کے اس جگہ اسی قسم کی ایک دلیل و دلایل مرکبہ مثبتہ حقیقت فرقان مجید
سے تحریر کرتے ہین اور وہ یہہ ہے جو تعلیم اصولی فرقان مجید کی دلائل حکمیہ پر مبنی اور مشتمل ہے

یعنے فرقان مجید ہر ایک اصول اعتقادی کو جو مدار نجات کا ہے محققانہ طور سے ثابت کرتا ہی اور قوی اور مضبوط فلسفی دلیلون سے بپایہ صداقت پہونچاتا ہے جیسے وجود صانع عالم کا ثابت کرنا۔ توحید کو بپایہ ثبوت پہونچانا۔ ضرورت الہام پر دلایل قاطع کا لکھنا۔ اور کسی احقاق حق و ابطال باطل سے قاصر نرہنا۔ پس یہہ امر فرقان مجید کے منجانب اللہ ہونے پر بڑی بزرگ دلیل ہے جس سے حقیقت و افضیلت اُسکی بوجہ کمال ثابت ہوتی ہے"

اور پہر براھین احمدیہ کی جلد ۴ کے صفحہ ۳۰۹ پر تحریر کرتے ہین کہ

"بنسبت مقابلہ و موازنہ وید و قرآن کے جو نظر ڈالیگا اُسے فی الفور دکھائی دیگا کہ وید اپنی عبارت مین ایسا کچا اور ناتمام ہے کہ پڑھنے والے کے دل مین طرح طرح کے شکوک پیدا کرتا ہے۔ اور خدا تعالی کی نسبت انواع و اقسام کی بدگمانیون مین ڈالتا ہے اور کسی جگہ اس دعوی کو طاقت بیانی سے واضح کرکے نہین دکہاتا اور نہ پایہ ثبوت تک پہونچاتا ہی بلکہ یہہ خود معلوم ہی نہین ہوتا کہ اُسکا دعوی کیا ہے اور اگر کچہہ معلوم بہی ہوتا ہے تو بس یہی۔ کہ وہ اگنی اور سورج اور اندر کی پرستش کرانا چاہتا ہے اور پہر اُسپر کوئی حجت اور دلیل پیش نہین کرتا کہ کب سے اور کیونکر ان چیزون کو خدائی کا مرتبہ حاصل ہو گیا"

جواب باصواب موازنہ و مقابلہ وید و قرآن

اے پیارے ناظرین! آریہ سماج کا چوتہا نیم ہے کہ "سچ کے اختیار کرنے اور جہوٹہہ کے چہوڑنے مین سروتہا اُوت یعنی ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔ ہر ایک حق پسند جانتا ہے کہ یہ کسقدر اعلی مدارج کا اصول ہے۔ اور اگر ذرہ عمیق نظر سے دیکہا جاوے تو بہت سے صداقتون اور کمالون پر محمول ہے۔ انسان کے واسطے صدہا روحانی برکتون و نعمتون کا رہنما ہی اور بہت سے کشائش باطن و عقدۂ جہالت کا مشکلکشا۔ ویدوکت دہرم مین اندہا دہند کسیکی تقلید کرنا ناروا ہی اور غلط بات پر اعتراض کرنا سراسر واجب و بجا۔ جس بات

کے سمجھنے سے عقل عاری ہے اُسپر غور کرنا ہر طرح دانائی و ہوشیاری ہے۔ اپنی بات کی اس اصول مین تاکید ہے اور یہہ ہی سبب ہے جس سے آریہ سماج مین ہر ایک بطالت کی علانیہ تردید ہے۔ جس مذہب مین اعتراض کرنا یا شک لانا کفر کا نشان ہے۔ اُس ایمان **بالجبر یا ایمان بالمکر** کا خود اُسکی زبان سے ہی بدیہی البطلان ہے۔ اسی مبارک اور مقدس ارشاد کے مطابق ہمین بصورت واجب ہے کہ راستی کو پاکر بھی سچ کی پرکھا کرتے رہین یعنے صداقت کو سمجھہ کر بھی خاموش نہ بیٹھین بلکہ ناراستی کے دفعیہ پر مستعد رہین۔ بس باوجود صحیح ماننے وید مقدس کے ہمین ہر ایک مذہب کی بنیادی کتاب کو (جنہین وہ الہامی و پاک سمجھتے ہین) دیکھنا و پڑھنا ضروری ہوا بانیوجہ جبتک سچائی کا مقابلہ نہ کیا جاوے اور جھوٹھ اُسکے سامنے لاکر دلائل قاطع سے شکست فاش نہ کھاوے تب تک راستی کے جوہر خاص و عام پر بروجہ الکشاف نہین پاتے اور نہ تسلی کامل پہونچاتے ہین۔

ابیات

کسوٹی پرکھرے سونے سے کھوٹے کو پرکھتے ہین۔
مقابل وید اقدس اس لئے قرآن کو رکھتے ہین

بھرا ویدون مین ہی ایشر کا گیان اے مہربان دیکھو
صداقت اور توحید الٰہی کے نشان دیکھو!

پُرانے قصون کا مجموعہ ہے قرآن سرتاپا
اساطیر الاولین ہے یہہ خود اُسکا ہی بیان دیکھو

بالفرض محال اگر سوامی جیو مہاراج بحالت زندگی غیر مذاہب والون سے مباحثہ کرکے جا و دانی بہار صداقت وید مقدس نہ دکھاتے تو اسوقت آریہ سماجون کے چمنستان مین یہہ مبارک پودے کبھی دیکھنے مین نہ آتے اور اگر سوا عظین غیر مذاہب

کا سوامی جیو وید و کت یکیتون (دلائل) سے ہمارے سامنے کھنڈن نہ فرماتے تو ممبران آریہ سماج کی روز افزون ترقی نہ دیکھ پاتے۔ آئے دن سماجون اور آریہ دہرم کی برکات مختلف ممالک مین فیضرسان ہین۔ اور کفر و شرکت کی ظلمت و بدی روز بروز رو بتنزل و نقصان۔ ویدون کی تعلیم و تدریس کا خورد و کلان کو خیال ہے اور ویدک صداقتون و خوبیون سے ہر ایک منصف مزاج مسرور و خوشحال۔ ہمارے مرزا صاحب کو اسبات پر بڑا افتخار ہے کہ قرآن چہار دلائل متذکرہ بالا منجانب پروردگار ہی چونکہ اُن چار دلائل کو اُنہون نے ایک ہی دلیل گردانا ہے اور مرکبہ و مثبتہ کی تشریحات سے قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر بڑا بھاری ثبوت مانا ہے۔ نظر بر آن ہمین نہایت ضروری ہے کہ انصاف اور راستی سے حسب درخواست مرزا صاحب قرآن اور وید مقدس کا مقابلہ و موازنہ کرین اور اُس سے حق و باطل کا مشاہدہ و معاینہ۔ پس ہم انہین چار دلیلون سے وید و قرآن کا مقابلہ کرتے ہین اور انصاف اُسکا ناظرین کے ذمہ دہرتے ہین۔

مقابلہ و موازنہ قرآن و وید

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم	وید سے ثبوت ہستی صانع عالم
(۱) سورۃ طٰہٰ	तद्विष्णोः परमं पदं सदा पश्यन्ति सूरयः दिवीव चक्षुराततं ऋ० १।२।७।५।
وھل اتٰک حدیث موسیٰ ۝ اذ را نارًا فقال لاھلہ امکثوا انی آنست نارًا لعلی اٰتیکم منھا بقبس او اجد علی النار ھدی ۝ فلما اتٰھا نودی	نجات یا مکتی کے واسطے اصلی مقصود ایم

قرآن	وید
یموسیٰ ہ انی انا ربک فاخلع نعلیک	اتکرشٹ پد یا سب سکے جاننے یوگ سرب
انک بالواد المقدس طوی ہ و انا	بیاپک پرماتما ہے۔ سکو پورے پرتین سے
اخترتک فاستمع لما یوحی ہ اننی انا	اُسکے حصول یا پراپتی کے لئے کوشش
اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی و اقم	اور تین کرنا چاہئے۔ اُسکے گیان سے پرم
الصلوۃ لذکری ہ ان الساعۃ اتیۃ	آنند مین رہ سکتے ہین۔ ست و دیا سے
اکاد اخفیھا لتجزی کل نفس بما	ہی اُسکا گیان ہوتا ہے۔ اور گیان سے ہی
تسعی ہ فلا یصدنک عنہا من لا	پرماتما کا جاننا ہے جسطرح اکاش مین تیز
یومن بھا و اتبع ھوٰہ فتردی ہ و	اور سورج کی بیاپتی اور پرکاش آہمن
ما تلک بیمینک یموسیٰ قال ھے	آت بیاپت ہے۔ ایسے ہی برہم سب
عصای اتوکؤا علیھا و اھش بھا	جگہ پر ہی پورن ایک رس بیاپک ہے
علےٰ غنمی ولی فیھا مارب اخریٰ ہ	اُسکی پراپتی سے جیو سب دُکھون سے
ترجمہ	چھوٹتا ہے اور کسی طرح نہین۔
آئی ہے تیرے پاس بات موسیٰ کی جبوقت	اس منتر مین پرماتما نے چار اُپدیش
دیکھی اُسنے آگ پس کہا واسطے گھر والون	فرمائے ہین۔
اپنے کے کہ ٹھہرو تحقیقاً سینے ایک آگ	(۱) ایشور کے ہی گیان سے مکتی ہے
دیکھی ہے مین امید رکھتا ہون کہ لاؤن	اور اُس مکتی سے اعلےٰ سکھ یا حقیقی آنند
اُس آگ سے تمہارے پاس آگ سلگا کر	یا زیادہ مدارج ترقی انسان کے واسطے
یا پاؤن اُس آگ پر کوئی راہ تکنا رستہ	کوئی نہین ہے۔
جاننے والا۔ جب آیا اُسکے (آگ کے) پاس	(۲) فانی سکھ اور شہوسی یا اگیانی
آواز آئی (آگ سے) اے موسیٰ تحقیقاً	لذائذ کا اُسمین نام و نشان بھی نہ ادر دیکر

قرآن	وید
مین تیرا رب ہون - پس اوتار ڈال جوتیان	(۳) ایشر محسوس نہین ہے اور نہ محدود
اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کنام	ہے - اُسکا کوئی خاص مکان یا تخت نہین
اُسکا طوی ہے اور مینے پسند کیا تجھکو پس	ہے اور نہ اُسکی حاضری کے واسطے کسی ایر
سُن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے - تحقیق مین	بگی کی ضرورت ہے بلکہ وہ سرب
ہی تیرا خدا ہون - میرے سوا کسی کو	بیاپک ہے -
مت پوج - عبادت کر میری اور قائم کر	(۴) ودیا گیان کا ذریعہ اور گیان
نماز کو واسطے یاد میری کے - تحقیق قیامت	مُکتی کا - پس مُکتی کا نتیجہ پرماتما کی پراپتی
آنیوالی نزدیک ہے - کہ چھپا ڈالون مین	ہے - (مگر اس سوکھم بات کے جاننے کے
اُسکو تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی ساتھ اُس	واسطے ایک اس سے بھی سوکھم دلیل کی
چیز کے کہ کرتا ہے پس نہین بند کرے تمکو	ضرورت تھے - جو ایشر کیطرف سے ہدایتاً
فکر اُسکے سے وہ شخص کہ نہین ایمان	دیگئی) پرنتو آگیا دیتا ہے کہ جسطرح سے
ساتھ اُسکے اور پیروی کرتا ہے خواہش	آکاش مین نیتر کی بیاپتی ہے اور محسوس
اپنی کی پس ہلاک ہوجائے تو اور کیا ہے	نہین ہوتی - بصارت اپنا کام چلاتی
بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے اے موسٰے	ہے اور دکھائی نہین دیتی - جسطرح سوریہ
بولا یہ میری لاٹھی ہے اسپر ٹیکتا ہون اور	کا پرکاش آکاش مین آتمن تات بیاپت
پتے جھاڑتا ہون اس سے اپنی بکریون	ہے اور زیادہ سوکھم ہونے سے آکاس اتھ
پر اور میرے اسمین کئی کام ہین -	پدارتھ اُسکی ماہیت کو نہین جانتے ویسے
اور تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ	ہی ایک مہان شکتی مان پرماتما انتظام
یہی قصہ سورۃ قصص مین بھی ہے مگر	عالم کا کر رہی ہے - مگر سورج کیطرح جڑہ نہین -
سورۃ النمل مین اسکا بیان بہت عمدہ ہے	اور نہ ایک دیشی (محدود بالمکان) ہے

قرآن	وید
جہاں صاف یہ لکھا ہے۔ فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار ومن حولھا وسبحن اللہ رب العالمین ٥ پس جب آیا اُسکے پاس پکارا گیا یہ کہ برکت دیا گیا جو کچھ کہ بیچ آگ کے ہے اور جو کوئی گرد اُسکے ہے اور پاکی پروردگار عالموں کے کو۔	چونکہ خالی نہیں اسواسطے محسوس بھی نہیں ہوتا۔ مگر سرب بیاپک چیتن اور سرب شکتیمان ہے۔

نوٹ: اب قرآن کے نتائج پر غور فرمائیے۔ اور جھوٹھ یا سچ کو محک امتحان پر لائیے۔ سورہ طہٰ کی اس آیت میں موسیٰ سے آگ نے باتیں کرکے انی انا ربک یعنے اے موسیٰ میں تیرا پروردگار ہوں کہا حالانکہ ان کل آیتوں سے جو بالا میں لکھے گئے آگ کی نشانیاں موجود ہیں عالم کل و محیط کل کو ایک شعلہ نار میں سمجھا۔ وقنا ربنا عذاب النار موسیٰ کی زمین میں جوتیاں اتارنا آگ کی تعظیم کرنا آتش پرستی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اور اسی واسطے موسیٰ سوختنی قربانیاں کرکے اگنی دیوتا کو خوش کیا کرتا تھا۔ اور اسی کو معبود سمجھکر اُس سے مرادیں مانگتا تھا جس سے من کل الوجوہ ثابت ہے کہ موسیٰ آتش پرست تھا۔ اور یہی آرزو کرتا تھا۔ کہ اے آگ فرعون کو جلا دے۔ اے آگ دریائے نیل کو سکھا دے۔ اے اگنی دیوتا میری قربانی قبول کر۔ اے آگ مرنے کے بعد مجھے خراب نکر۔ اے ناری خدا اپنے پجاریوں کی حفاظت کر۔ اے آتش اتہ میرے گناہوں کو جلا دے۔ اے جلانے والے۔ والا دل جلوں کی فریاد سن۔ سردی سے بچا۔ اور گرمی کی تکلیف سے نگہبانی کر۔ اور آسمان سے نزول کرکے ہمارے میں حلول فرما۔ اے تیز قہار مجھے مصر پر تسلط دے۔

دیکھئے یہاں پر بعوض ثابت کرنیکے قرآن نے ایک نیا گل کھلایا یعنے نار (آگ) کو پروردگار بتلایا اور موسیٰ کو مسجود کرایا جنکو خدا نے آنکھیں دی ہیں۔ وہ یقینی طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ یہ صاف آتش پرستی ہے۔ اور اس تعلیم کے رگ و ریشہ سے شرکت پرستی ہے!!

قرآن

(۲) سورۃ فاتحہ

یہ اول سورۃ قرآن مے

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم
ملک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک
نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط
الذین انعمت علیہم۔ غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین۔ (ترجمہ)
تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمونکا
بخشش کرنیوالا مہربان۔ صاحب قیامت
کے دن کا۔ تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم۔
اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم۔ دکھا ہمکو راہ
سیدہی راہ ان لوگونکی کہ نعمت کی ہے تو نے
اوپر انکے۔ سوائے انکے جو غصہ کیا گیا اوپر
انکے اور نہ راہ گمراہون کی۔

چونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی
کتاب بڑہانے کو اور اس سورۃ کی فضیلت
جتلانے کو براہین الاحمدیہ جلد ۴ کے ۴۰ سی
کچھ زیادہ ورق سیاہ کرکے بہت سے عیسائیون
برہموئون وغیرہ کے قصے انہین بہر دیئے ہین
اور انکا دعوے اس سورۃ کی نسبت مدسے

وید

ओ३म् भूर्भुवः स्वः त
त्सवितुर्वरेण्यं भर्गो दे
वस्य धीमहि धियो यो नः
प्रचोदयात् य॰ अ॰ ३६
मं॰ ३

یہ منتر یجروید کا ہے

(اوم) سرب جگت کرتا۔ سرب آدہار۔ سرب
سوامی۔ گیان مے۔ سرب بیاپک۔ انترامی
ایشر۔ ہرنیہ گربھ۔ ابناشی۔ (بہو) پرانون
سے پیارا۔ (بہوا) مکت اور سب سکہون کا
داتا۔ (سوا) سبکا دہارن کرنے والا (سوتو)
سب اشبہ کا داتا۔ (وینیم) جو سویکار کرنے
کے لائق اتی سریشٹ (بہرگو) شدھ اور
پوتر کرنے والا۔ (دیوسیہ) سب کے آتماؤن کا
پرکاش کرنیوالا۔ (تت) اس پرماتما کو
(دھیمہی) ہم دہارن کرین (دہیو یونا
پرچودیات) جو سوتیا دیو پرمیشر ہماری
بدہیون کو ست کیطرف پریرن کرے
اور برے کامون سے بچاوے۔

اس منتر مین عالم کل جگدیشور نے اسقدر
خوبیون سے بھری ہوئی پرارتھنا ہمین سکہلائی
ہی۔ جسکے کامل بیان کرنیکو ایک دفتر چاہیئے

قرآن

بیکران ہے بلکہ انکے خیال مین یہ کل قرآن
کی جان یا جوہر القرآن ہے لنظر بر آن ہم اسکا
امتحان کرتے مین ۔

(الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم)

تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا
بخشش کرنیوالا مہربان۔ اگر خدائے قرآنی
بموجب ان دو آیتون کے موصوف ہوتا تو
غیر مذاہب والون اور حیوانون کو مسلمانون
کے ہاتھ سے ذبح نہ کراتا۔ کیونکہ ذبح و قتل
رحمت و ربوبیت کے برخلاف ہے۔ اورکسی
شخص کو بیگناہ قتل کروانا سراسر بیرحمی و
سفاکی و جلادی ہے۔ نہ کہ رحمانیت و رحمت
جنکے دلمین ذرہ بھی محبت و رحمت کا نشان
ہوگا وہ ضرور کہینگے کہ جو خدا عالمون کا رب
اور رحمان و رحیم ہے قرآن اسکا الہام و تعلیم
نہین کیونکہ (ع)

نے باشد مخالف قول و فعل راستان باہم

اور اس امر کی زیادہ تائید یہ ہے کہ
تمام دنیا کے مسلمان جب کسی حیوان کو ذبح
کرتے ہین تو بوقت بسم اللہ الرحمن الرحیم

وید

دیا ہے پرمیشور نے جسقدر روایات متعلق
آتمک گیان کے دی ہین انکو منو مہاراج اور
سوامی بیاس جی و سوامی شنکر آچارج و نیز
یاگوولک جی نے معہ شرح معانی کے نہایت
واضح کر کے لکہا ہے۔ مگر ان تمام کی
گنجایش اس مختصر مین دشوار جانکر خلاصتاً چند
فضایل ہدیہ ناظرین کرتا ہون ۔

فضیلت اوّل ۔ اس شرتی مین اوم
سرب اوتم نام ہے جو جمع ہے اوصاف
گوناگون و مخزن ہے فضایل بوقلمون کا
اس مین سرب حکمت کرتا اور سرب آدہار
اور سرب سوامی اوصاف موجود مین جنسے
نہایت واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ حکمت
کا کرتا اور سبکا آدہار اور سبکا مالک ایک ہی
ہے دوسرا کوئی نہین۔ اس تمام چراچر
جہان جگت کا جو بنانیوالا اور بنا کر آدہار کہنے
والا یعنی اسکو عمدہ انتظام مین چلانیوالا اور
ہمیشہ مہان شکتی سے اسکا سوامی کہلانیوالا
جو تمام برکات کا چشمہ اور جمیع فیوض کا مبدأ
ہے ۔ وہی جاننے یوگ ہے ۔

وید	قرآن
فضیلت دوم - گیان می - سرب بیاپک - انتریامی - یہ تینون نام اوکا سی پرکاش ہوکر اس ہنتر کی دوسری فضیلت کہلاتے ہین - تمام جگت کی ذرہ ذرہ کا جسی علم ہے کسیکا کوئی فعل سکے گیان سے پوشیدہ نہین - جو تمام جیوؤن کے اپکار نمت اپنے گیان مے ویدون کا ظہور فرماتا ہے جو مجسم اور ایک دیشی یعنے عرش پر یا پانی پر بیٹھا ہوا نہین ہے - اوسی سبب سے طول و عرض و عمق لینے پرماتمے بباعث سرب بیاپک ہونے کے مبرا و منزہ - جو جہل یعنے او دیا سے پاک اور غفلت کمزوری و فریب سے شُدہ ہے - جہانتک لوگ جن اور بدہی مان بچار سکتے ہین - اس سی بھی اسکا گیان نہایت سوکھم - وہ سرب کا انتریامی ہے اسکا انتریامی کوئی نہین - اپنے احکام کا بدلنا گیان مے ہونے سے اسیر الزام ہے - عرش - فرش یا مکان مین ہونا سرب بیاپک پر اتہام ہے - پرماتما سرگیہ علیم کل ہے - تمام الزامات سی برکنا	نہین پڑھتے - بلکہ بسم اللہ - اللہ اکبر کہکر قتل کرتے ہین - گویا اپنے خیال خام مین اُسوقت خدا سے مہربان کو رب العالمین اور رحمان و رحیم نہین مانتے - بلکہ صدق دل سے جانتے ہین کہ وہ صفات اُسکے عارضی اور دکھلاوے کے ہین اصل نام اُسکے جبار و قہار و جلاد و ستمگار و ذبح الجاندار ہین جو اس موقعہ کے سراسر سزاوار ہین - اگر وہ رب العالمین ہوتا تو قتل الکافرین و المنافقین کیون فرماتا - انہون نے اُس کا (خدا کا) کیا بگاڑا تھا - جو خواہ مخواہ ایمان بالجبر نہ لانے کے جرم مین شہید کئے گئے - خدا کی ربوبیت کی بھی یہ بات بالکل برخلاف ہے - عالمون کا رب اور دین کو تلوار اور غضب سے چلاوے - کاشف القلوب ہوکر قتل کا حکم فرماوے صریحًا واضح ہے کہ یہ حکم باہم نقیض ہین - اور ایک غلطیات کو دوسری کی دلیل اثبات گرداننا اُسکو جھوٹا ٹھہراتا ہے - پس اس تنازعہ باہمی سے ہمین قرآن کی صداقت مین شک عظیم

قرآن	وید
واقعہ ہوکر اُسکو درجۂ صداقتِ الہام سے گرانا پڑا - (ملک یوم الدین) صاحب قیامت کے دن کا - یہہ فقرہ قرآن کا نہایت حیرت افزا ہے - جس سے خدا کی ذات پر ایک نقش (عیب) وارد ہو رہا ہے - کیا پرمیشور ہر روز انصاف نہین کرتا ؟ کیا آدم کیوقت سے مرے ہوئے لوگ ابتک شش و پنج مین ؟ مگر نہین معلوم کہ ضمانت پر ہین یا جوڈیشل حوالات مین - علاوہ بران اسی قرآن کی سورۃ بقر مین خدا کا نام سریع الحساب رکھا ہوا ہے - اگر وہ جلد حساب کرنیوالا ہی تو ملک یوم الدین نہین - اور اگر ملک یوم الدین ہے تو سریع الحساب نہین - خاصہ حاکم عادل کا یہی ہے کہ جسوقت مقدمہ کے وقوعہ کی اطلاع ملے فوراً کارروائی شروع کرے اور مجرمون کو سزا دیوے - بقول محمدیان کے اسوقت صفتِ عدلِ خدا کی معطل محض معلوم ہوتی ہے - اور دنیا کا انتظام انصاف شاید کوئی ختم المرسلین کرتا ہوگا - اور شاید	اور ہر قسم کی کمزوریون سے نروکار ہی - **فضیلت سوم** - ہرنیہ گربھہ - ایشور ابناشی یہ نام تیسری فضیلت مین تمام گرہ سورج و چاند - ستارہ و سیارہ وغیرہ جسکے انوار جلال سے منور ہین اور جس کے قبضۂ قدرت مین رہکر بالکل باہر نہین ہو سکتے جو سکو ہمیشہ انصاف سے دہن - یش - بل اور گیان کا دینے والا - اور متغیر و متبدل کارخانہ دنیا کے برخلاف خود غیر متغیر ہے جو کسیطرح شاریرک اور کارمک بندہن مین نہین آتا جو اپنے نیار کا بھی نیارا و بیش ہے - جو ماتا کے گربھہ مین کبھی نہین آتا - بلکہ تمام دنیا کے گربھہ جسکے آشرے ہین جسکے حضور سفارش و شفاعت و رشوت و ڈالی لیجانا جرایم کبیرہ سے ہے جسکو جبرئیل و میکائیل وغیرہ کا وحی پہنچانی و رسالت رسانی کا محتاج بنانا جہالت کے وتیرہ سے ہے جو اُسکا کبھی نہین کرتا - اور نہ کبھی جنمتا اور نہ مرتا ہے سدا ایک رس ابناشی ہے -

قرآن	وید
رب العالمین خواب استراحت مین ہوگا۔ ورنہ ملک یوم الدین کے کیا معنے ہین۔ کیا وہ اینردستمال مالک یوم الحال یا مالک یوم الماضی و استقبال کا نہین ہے؟ کیا لا تعطل من **فعل اللہ** درست نہین ہے؟ اگر کوئی حق پسند ذرہ غور سے خیال کرے تو اُسپر اس نقص کی اصلیت طشت از بام ہوجاویگی۔ (ایاک نعبد و ایاک نستعین ۰) تجھی کو عبادت کرتے ہین اور تجھسے مدد چاہتے ہین"۔ یہ دو فقرے بظاہر تو اچھے ہین۔ اور موافق ارشاد وید مقدس کے گر سِکہاتا اور مدد چاہتے ہین پہ تشریح نہین کی گئی کہ آیا کس قسم کی مدد چاہتی غضب۔ برائیون یا بھلائیون مین جیسے کہ قتل کا حکم ترک وسنے افغان وغیرہ مسلمان حکم باہم نقیض ہین۔ اور ہین ایاک نستعین دوسری کی دلیل اثبات گن۔ یا ہزار دن ٹھہراتا ہے۔ پس اس تنازعہ سکھلاتے ہین ہمین قرآن کی صداقت مین شک جیتی گا	**فضیلت چہارم**۔ یہہ عام قاعدہ ہے کہ جسکو پیار کرتا ہے۔ دوسرے کے دل مین اُسکی محبت اتنی ہی اثر کرتی ہے اور توجہ و الفت بڑہتی جاتی ہے۔ انسان کو سب سے زیادہ پیارے پران ہین جنکے آسرے جسم کے سارے تاب و توان ہین۔ ایشر کو پرانون سی پیارا جاننا گویا جسم و جان کا اُسپر قربان کرڈالنا ہے۔ اور حصول قرب کا یہی پہلا درجہ ہے۔ جو پرماتما کے پوتر بھو نام سے پرکاشت ہوتا ہے۔ یہی محبّت اسی سے مراد ہے۔ اور اصلی بھگتی کی یہی بنیاد ہے۔ جو اس رموزِ معرفت سے ذرہ بھی آشنا ہین اُنکے واسطے حقیقی سرور سے فیضیاب ہونا آسان امر ہے۔ **فضیلت پنجم**۔ سنسار مین تمام آدمی راست کے حصول کا دم بھرتے ہین مگر اُس کے وسائل جداگانہ استعمال کرتے ہین گویا اُس ایک راحت اور آنند کو لوگ حسب مرضی چاہتے ہین اور یہی سبب ہے کہ محروم رہ جاتے ہین۔

وید	قرآن
ساقی بے ناب ربطے دارد مطرب بچنگ و دف ضبطے دارد فہمید نہ کسے رموز اصلی ہرکس بخیالِ خویش خبطے دارد ویدک اصطلاح مین تمام دکھون سی چہوٹنے کا نام مکتی ہے جسکا دوسرا نام راحتِ کامل ہے۔ فانی یا شہوی سکہون کا (جو عارضی وچند روزہ ہین) وہان پر سراغ نہین ہی کیونکہ یہ سبھی ماسواے اللہ ہین۔ اور حقیقی آنند سے ہٹانیوالے۔ پس ست گیان ہی پراپت ہونے والا سچدانند کا تہارتھ آنند ہی وہ سکہ ہے جسکا اس مقدس بھگوا نام سے تعلق ہے سچی پریم کا بڑھانیوالا اور حقیقی جوگ کے کرانیوالا یہی ارشاد ہے جس سے بڑہکر طالب حق کے لئے اور کچھ مراد نہین۔ **فضیلت** [illegible] ں بیانی کا محتاج [illegible] یرہ سہے جو انسا کام کبھی بزنگاہ دوڑا [illegible] کبھی جیتا اور نہ گا ہے شکتی کا دیا [illegible] ایک رس انباشی خیال [illegible]	جب کبھی اتفاقاً کچھ جیت لیا تو کلام کی کرت سی ملاجی کی ہانڈی گرم ہوگئی ورنہ اسطرح ٹال دیا کہ بے طہارت (ناپاک) ہوکر پڑا ہوگا غرضیکہ ہزارون بدمعاش اسی بہروسہ پہ چوری وغیرہ کرکے کچھ حصہ خدا کے نام یا پیر صاحب کی نیاز کر دیتے ہین ہمارا مطلب یہ ہے کہ برائیون کے واسطے خدا سے مدد نہ مانگنی چاہئے۔ (اھدنا الصراط المستقیم) دکھا ہمکو راہ سیدھی۔ یہ فقرہ بھی اچھا ہے۔ بشرطیکہ سیدھی راہ سے قتل و خونریزی سے پرہیز اور محبت و سلوک و اخلاق و خدمت و آسایش خلق اللہ (پروپکار) مراد ہو۔ ورنہ آجکل سیدھی راہ ایک اور بھی مشہور ہے اگر خدا سے سیدھی راہ کے طلبگار رہو تو علم و عقل کو کیون دخل نہین دیتے اور معقولات کے پڑھنے سے کیون گریز کرتے ہو۔ قرآن مین عقل سے سوچنا کفر مت جانو اور غلطی کو جہان ہو صحیح نہ مانو۔ کیا صرف مسلمانی کا ہی راستہ سیدھا ہے یا کوئی

قرآن	وید
اور بھی۔ اگر کوئی اور بھی ہو تو مسلمان اُسکو قبول کرنے سے کیون جھکراتے ہین۔ اور ایمان نہین لاتے۔ بھائیو! مقابلہ کرکے دیکھو۔ اور سچ یعنے صراط المستقیم کو گرہن (اختیار) کرو (صراط الذین انعمت علیہم) اُنکا راستہ جنپر تونے نعمت کی (غیر المغضوب علیہم سوائے اُنکے جو غصہ کیا گیا۔ اوپر اونکے (ولا الضالین) اور نہ راہ گمراہون کی چونکہ مسلمان تناسخ کے قایل نہین ہین پس خدا کا کسی کو نعمت دینا اور کسی پر غضب کرنا اور کسیکو گمراہی مین ڈالنا۔ چہ معنی دارد۔ اس سے نہ اُسکا انصاف قایم رہتا ہے نہ اُسکا رحم نہ اُسکا علم۔ انعمت علیہم۔ مغضوب علیہم وضال علیہم۔ سب کی ضمیرین خدا کیطرف پھرتی ہین۔ پس اُن اعمال کا فاعل خدا ہوا نہ کہ وہ لوگ۔ اسواسطے یہ پرارتہنا (دعا) بہت نقصان رسان ہے۔ اور خدا پر بہتان لگانیوالی ہے۔ بیان نامہ نگار۔ کی تائید تفسیر حسینی والا بھی کرتا ہے۔ "دراہ آن کسانیکہ خشم گرفتہ براِیشان قبل الوجود	ہر کز کیطرف معلوم ہوتا ہے جو اس اپار سنسار کا دھارن کرنیوالا ہے۔ اور یہ عُقدہ جبتک فضل الہی شامل حال نہو تب تک حل نہین ہوسکتا اسلیئے پرماتما نے مہان دیالتا سے ارشاد فرمایا ہے کہ جسقدر جگت تم دیکھتے ہو یا وہ جو کہ تمہاری درشٹی گوچر نہین ہے۔ یعنے لوک لوکانتر وغیرہ۔ ان سبکو سرب شکتی مان۔ سرب آدھار۔ جگدیشور نے ہی دھارن کر رکھا ہے اور وہ انپے کام مین کسی سے سہایتا نہین لیتا۔ **فضیلت ہفتم۔ وہ سویتر یعنے** سب ایشرج کا داتا ہے۔ ہرایک اُس سے کرم انوسار پھل پاتا ہے۔ اُسے چھوڑ کسی اور سے مانگنا قطعی نادانی ہے۔ کیونکہ اس صفت سے موصوف ہونیکے لایق اور کوئی نہین۔ تمام روحانی برکتون کا آغاز اسی مبارک اُپدیش سے جاننا۔ کیونکہ اغیار سے قطعی لاتعلق ہونیکا اس مین ارشاد ہے۔ وید مقدس ایک پرماتما کے سوا سے اور کسیکو ایشرج یعنی نعمتون کا داتا نہین

قرآن	وید
بعرض غضب تو در آمد و و ہدان سبب بر کفر اقدام ننودہ - قبل از وجود جبکہ کسی سے کوئی عمل سرزد نہ ہوا - بلا ظہور جرم خدا کا مغضوب الیہ سمجھنا خدا کو ظالم اظلم و جاہل اجہل ٹھہرانا ہے - (نعوذ باللہ منہا)	تبلاتے اور نہ قبروں شہیدوں اور فرشتوں کیطرف بہکاتے ہین بلکہ تمام عالم کو اس سچے دیاوان کیطرف جھکاتے ہین - اور ماسوائے سے نہایت آزادانہ طور پر ہٹاتے ہین - **فضیلت ہشتم** - ہر ایک کو نیک بننے کی تمنا ہے - اور جاہل سے جاہل بھی اپنے آپ

کو اچھا سمجھتا ہے - سچ کی تحقیقات بہت تھوڑے دلون مین اثر پذیر ہونے کے سبب اپنے چمکتے جوہر تبلاتے ہوئے بھی جہلا کی آنکھون مین نہین دیکھ پڑتی اور اسی سبب سے لوگ ست مارگ دست و ہرم دست گرنتھون کے سمجھنے وسطالعہ مین لانے سے معذور رہتے ہین - کسی محمدی کو اگر آپ ہزار کہین کہ خدا نے دنیا کے گمراہ کرنے کو شیطان مقرر نہین کیا یہہ تعلیم غلط ہے - وہ قہر و جبر او غضب و مکر سے پاک ہے اسواسطے قہار و جبار نہین اور نہ مکار ہے - مگر وہ کسی طرح نہین مان سکتے کیونکہ قرآن کی تعلیم (جسمین خواہ کچھہ ہی ہو) انکو ہر طرح تسلیم ہے - ویدک دہرم یا سچا ہادی یہہ ہدایت نہین دیتا بلکہ برخلاف اوروں کے نہایت خداوندانہ طور سے کمال عنایت سے تبلاتا ہے کہ اگر نیک بننا چاہو - تو نیکی کا مخزن - ستو یکار کرنے کے لائق اتی سرشٹ - ورنیم سرب اوتم ہے - وہ سوا کوئی نہین - نہی کی اپاسنا ما نوکہ جنم کے واسطے آنند دایک ہے -

فضیلت نہم - یہہ ارشاد وید مقدس کی ایک اعلےٰ فضیلت و پوترتا اور پاکیزگی کا رہنما ہے - شدہتا یعنے برائیون سے بچنا پوترتا یعنے جیو کو اسکے وہبیان

مین لگا کر یوگ یعنے اُپاشنا سے جوڑکر پرارتھنا کرنا کہ اے میرے سوامی آپ جلال والے ہین۔ اس مہرب او تم یعنے مقدس جلال کا میری तेजोऽसि ते
आत्मा مین پرکاش کیجئے۔ آپ اندہکار سے اچھادت نہین ہین جو मयि धेहि
پس مجھے بھی اگیان سے نکلنے کی سامرتھ دیجئے۔ عید کی بکری و بہیڑین تیری خوراک نہین اور نہ تو اسقدر بیرحم و ظالم ہے کہ تیرے پیٹ کیواسطے عاجز جانور ذبح کئے جاوین۔ تو نہ خونخوار ہے اور نہ قتل کا طلبگار۔ تو بہیڑیونکی طرح خون نہین پیتا اور نہ بھوکھا ہوتا ہے۔ خون تیرے حضور نہین پہونچاتا۔ بلکہ تیرے سے وہ رہتا ہے پاکیزگی و پوترتائی کی تکمیل صرف تجہمین ہے نہ کہ کسی اور مین۔

فضیلت دہم۔ اس مقدس ارشاد سے کامل نتیجہ اور یقین ہوتا ہے کہ حقیقی دعا اور شانتی دینے والی اپاشنا وہی ہے جسکے کرنے سے اپاسک کے دل مین کسیطرح کا شک نہ رہے۔ جو اسکے حصول کے وسایل ہین۔ اول انکا گیان نہایت لازمی ہے اور یہہ بتلانا اُس مذہب کا ذمہ ہے جو کاملیت کا دعویدار ہو۔ محمدی بیچارے کیا کرین۔ اور کہان سے لاوین جبکہ قرآن مین شیر۔ شہد۔ شراب۔ پانی کی نہرون اور حور و غلمان کے انار پستانون اور مہ رخسارون کے سواے روحانی امن کا نشان ندارد ہے اور صدہا مقام پر انہین وعدہ وعید کا تملق و تعشق آمیز بیانون سے باربار اظہار کیا گیا ہے۔ جنسے کسی حق پسند کی تسلی ہونی دور از قیاس ہے حقیقی نجات یا کامل شانتی دینوالی اپاشنا کے نتیجہ پوچھنے والیکے واسطے اُنکے ہان ذوالفقار کی دلیل ہے۔ اور برہان عقلی کے بدلے ان نہرون کے پیاسون کی تسلی کو شراب کی سبیل ایک عمدہ تمثیل ہے۔ مگر اے ناظرین جسطرح دریاے گنگ پر پہونچکر پیاسی طبیعتین سیراب ہوئی ہین اسیطرح اُس سب کے آتماؤن کے پرکاش کرنے والے پراپتی یوگ گیان کے ساگر۔ پرماتما سے جو حقانیت۔ وحدانیت و معرفت و حقیقت کی جابر

نہیں رگ۔ یجر۔ شام۔ اتھر وید پرکاشت ہیں انہیں پر عمل کرنے سے پراپت ہوکر ہر قسم
کی شانتی ہر طور کی تسلی ان سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اور ان سے ثابت ہے کہ صاحب
صفاتِ کاملہ۔ مالکِ برکات افضل و سید ارفیوضات علے ذات من سماوات عظمے پراپتی لوگ
بھگیان آتما ایک پرماتما ہے دوسرا کوئی نہیں۔

فضیلت یازدہم۔ سنسار میں جتنے مذہب ہیں تمام کو صندوق میں بند کر
قفل لگانا اپنا پہلا عمل جانتے ہیں۔ اور ان مذاہب میں سے **فسٹ نمبر**
دین محمدی* ہے۔ مصنف اعجاز محمدی صفحہ ۱۹ میں لایا ہے کہ اہل شرع نے دین
علم معقول و فلسفی سے منع فرمایا ہے ؎ علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث۔
ہر کہ خواند غیر ازین گردد **خبیث**

مگر وید مقدس میں ارشاد ہے کہ ہمیشہ گیان سے بدھی بڑھاتے رہیو سچی بدھی کی ترقی
اور معقولیت سے روحانی شانتی بڑھانے کی اپدیش کرنی چاہیے کیونکہ اس عقل کل کے
تمام کام معقولیت سے معلوم ہیں جب بدھی انصاف اور صداقت اور علمیت سے بچارتی
ہے تو صدہا باریک عقدے جو جاہلانہ طور سے سمجھ میں نہیں آتے نہایت صاف اور
عمدہ دکھائی پڑتے ہیں۔ ہر ایک دانا مانتا ہے کہ سچ اور جھوٹ کی کسوٹی سوائے عقل کے
اور کوئی نہیں اور عقل کا علم مادی ہے یا دونوں باہمی لازم و ملزوم ہیں۔ اسواسطے

* **فٹ نوٹ**۔ ایک مولوی علامہ علی صاحب شہرت فاضل عربی ان کو امرتسر میں ایک دفعہ
ان کی ملاقات ہوگیا۔ اسوقت مولوی صاحب مسجد میں تھے ایک لڑکو جب پڑھا رہے تھے کہ شیاطین نے یہ سبب
شام ہو جانیکے آفتاب کو کہا کہ ٹھہرو میرے کام میں ہرج ہوتا ہے چنانچہ وہ ٹھہر رہا غروب نہ ہوا پیغمبر
کی کہا آپ فاضل آدمی ہیں اس بیان منقول پر واقف ہیں یہاں تو نکلی آپ بیچ تعلیم دیتے ہیں۔ اول تو
مولوی صاحب حیلہ و حوالہ بنانے لگے پھر بعد تھوڑی دیر کے اقرار کیا کہ اگر نہ مانیں تو لوگ ہمیں کافر بنا دیں
ہمارا کیا ہو جاتا ہے کہ جو بات معقول ہو ثابت نہیں [illegible]

عقل کل علیم کامل پرمیشور نے دہیو نام سے اپاسنا کی ہدایت بخشی ہے۔

فضیلت و دانہ دہم عقل کل کیطرف سے نہایت معقولیت سے اس سچی پرارتہنا کی قبولیت کا ارشاد ہے۔ اور یہی ارشاد دیری بہگت کے لئے شانتی کا باعث ہی ہر ایک سچائی کا عاشق ۔جیو پرچو دیات۔ کے مبارک الفاظون سے روحانی اتحاد کا سبق سیکھ سکتا ہے جو سراپا نوت عبودیت و خلوص عبادت کی لئے ضروری ہے۔ سچے دل و نیک نیت دنیک وسائل و معقولیت سے استعمال مین لاکراپنے دیامی سوامی کی حضوری حاصل کرکے اسی مبارک واوتم سلسلہ سے پرارتہنا کرنا نتیجہ دکہلاتا ہے۔ جس سے روز بروز روحانی کمزوری وجسمانی شقاوت و ناپاکی دور ہوکر اس گیان میں بدہتا کو اپنی استہر بدہی سے انسان جانتا ہے اور یہی اس منتر کا خلاصہ مطلب ہے۔

قرآن	وید
(۳) **سورۃ نجم** والنجم اذا ھوٰی۔ ماضل صاحبکم وما غوٰی۔ وماینطق عن الھوٰی۔ ان ھو الا وحی یوحی۔ علمہ شدید القوٰی ذومرۃ فاستوٰی۔ وھو بالافق الاعلیٰ۔ ثم دنا فتدلّٰی۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ مآ اوحیٰ۔ ماکذب الفواد مارایٰ افتمٰرونہ علیٰ مایریٰ۔ و لقدراٰہ نزلۃ اخریٰ۔ عند سدرۃ المنتھیٰ۔ عندھا جنۃ الماوٰی۔	परीय भूतानि परीय लोकान् परीयसर्वाः प्रदिशो दिशश्च उपस्थाय प्रथमजामृतस्यात्मनात्मानमभिसंविवेश । य० ३२ । ११ । پرماتما کاش کی دی سرب بہوتون مین اور سورج آدی سب لوکون (زمینی کرون) مین - اور پورب آدی سب دشاون مین اوراگنی آدی اُپ دشاون مین ہی اپنی لاانتہا گیان سے بیاپک ہو رہا ہے

قرآن	وید
اذ یغشی السدرة ما یغشی۔ مازاغ	جسکے گیان اور بیاپکتا سے ایک ذرہ سے
البصر وما طغی۔ لقد رای من ایت	ذرہ بہی خالی یا نامعلوم نہین۔ جو اپنی بہی
ربه الکبری۔ خدا کہتا ہے کہ قسم ہے مجہے	سامرتہہ کا آتما ہے۔ وہی کلپ آدی مین
ستارہ کی جب گر پڑتا ہے۔ گمراہ نہین ہوا	سرشٹی یعنے جگت کی اتپتی کرنے والا ہے
یہہ یار تمہارا۔ اور رستہ نہین بہلایا۔ اور	اُس انند سروپ برہم کو جو جیو آتما اپنی پرشارتہ
اپنی خواہش سے بات نہین کرتا۔ قرآن	ارتہات من بدہی اور گیان سے یتہاوت
نہین ہے مگر وحی جو بہیجی گیا۔ طرف اُسکے	جانتا ہے وہی دوکہون سے چہوٹ کر
اُسکو توت والے نے سکہلایا ہے۔ پہر	مکتی پاتا ہے۔
سیدہا بیٹہا اور تہا وہ اونچے کنارہ	اس منتر مین پرمیشور نے چار (۴)
آسمان کے۔ پہر نزدیک ہوا اور لٹک آیا	اُپدیش فرمائے ہین۔
پہر رہ گیا فرق دو کمان کا میانہ یا اس سے	(۱) پرماتما موجود ہرجا اور دانائے کل ہے
بہی نزدیک۔ پہر حکم بہیجا اللہ نے اپنے	تاس اگرچہ ہر چیز مین بیاپک ہی مگر پرماتما سکا بہی
بندے پر جو بہیجا۔ جہوٹہ نہ دیکہا دل نے	آسرا او گیان ہی ہے۔ سورج سبکو پرکاش دیتا ہے
جو دیکہا۔ اب تم کیا اُس سے جہگڑتے ہو	مگر اُسکا پرکاشک اور گیاتا اور رچتا پرمیشور ہے جگت
اُسپر جو اُسنے دیکہا۔ اور اُسکو اُسنے دیکہا	کا کوئی پرمانو بہی اُس سے پوشیدہ یا اُسکی سمتیا
ایک دوسرے اوتار مین۔ پرلی حد کی بیری	اور دیاپکتا سے باہر نہین ہے۔ کسی طرح کا اگیان
کے پاس۔ اُس پاس ہے بہشت رہنے کی	اُسمین نہین۔ قطع النظر ان کل کے وہ اپنے نت
جب چہپا رہا تہا اُس بیری کو جو کچہہ چہپا رہا	گیان مین بہی کبہی غلطی نہین کرتا۔
تہا۔ بہکی نہین نگاہ اور حد سے نہین بڑہی	(۲) تن۔ بدہی۔ ودیا ہیں اسکے گیان کے واسطے
بیشک دیکہے اپنے رب کے بڑے نمونے	اویوگ کرنا چاہئے۔ گویا اسکو من بدہی اور دیا

قرآن	وید
اے ناظرین! یہہ ذکر اس رات کا ہے جسکو **محمدیان** ۱۸ سال کی بتاتے ہین - اس رات کو **محمد صاحب** کا معراج پانا یعنے زمین سے آسمان تک معراج (زینہ) لگانا جسکی تشریح فیضی کرتا ہے - نہادہ در آن بلند منہاج ہفتاد ہزار پایہ معراج اور اُس زینہ پر سے بسواری براق چڑہ جانا - اور سات آسمانوں کے اوپر عرش و کرسی وغیرہ تک پہنچنا اور (سدرۃ المنتہی) ایک بیری کے درخت کے ساتہہ آسمانون پر گہوڑا باندہنا - اور پیادہ پا چلنا - جہان پر خدا کہتا ہے کہ نزدیک ہوا اور لٹک آیا پہر رہ گیا - خدا بقول محمدیان اور محمد صاحب کے درمیان فرق دو کمان کا یا اُس سے بہی نزدیک بیٹہے تہے چنانچہ ایک **مفسر** فرماتا ہے - ؎ کلام سرمدی بے نقل بشنید خداوند جہان را بے جہت دید پہر خدا نے جو حکم دینے تہے - صلاح پوچہنی تہی - یا مشورت لینی تہی خلوت مین اُسکو پورا کرکے خدا صاحب فرماتے ہین کہ اُس بیری پر کچہہ چہا رہا تہا یعنی وہ کیا تہا پہر خود ہی عالم الکل ہونیکے سبب بطور دلائل قاطع کے	ہی پیارا جاننا چاہئے - یعنی ان تینون کا اعلیٰ فرض ایشر کی پراپتی جاننا - جب اس حد تک خلوص نیت سے کوئی جیو پرماتما کی سرنا گت ہوتا ہے - تب بداعمالیوں سے بچکر نجات کا مستحق ہوتا ہے - (۳) گناہون سے بچنے کے واسطے اس سے بڑہکر کوئی علاج نہین کہ اپنے سوامی پرمیشور کو سرب بیاپک جانکر بدیون سے متنفر ہووے - تجربہ کی بات ہے کہ بڑے بڑے ظالموں نے تب تک گناہ کی پلیدیوں سے اجتناب نہ کیا - جب کہ اونکو ایشور کے انتریامی ہونے کا گیان نہ ہوا - (۴) جو کسی خاص جہت مین ہوگا وہ محدود ہوگا اور کوئی محدود انتریامی و سرب بیاپک نہین ہوسکتا کیونکہ یہہ سراپا غیر ممکن ہے - اسی واسطے پرماتما نے ارشاد کیا ہے **پرتی سروا پردشو دشا سچ** سب اطراف و جوانب مین بیاپک اور گیان سے ہے یعنی خاص اطراف مین وہ محدود نہین - بلکہ اُسکو کسی خاص جہت مین جانکر سجود دینا سراپا شرک ہے کیونکہ وہ یکجہتی نہین اور نہ مکانی ہے - پس **ثابت** ہوا کہ اس تمام چراچر کا مالک منتظم اور سب سے بڑا - اور باریک سے باریک چیزون کا بہی ادہشٹاتا یعنے سو کہم سے

قرآن	وید
احقاقِ حق و ابطالِ باطل کو مد نظر رکھکر (سبحان اللہ کیا عمدہ طور سے) ظاہر فرماتے ہین اور جواب دیتے ہین کہ جو کچھ چھپا رہا تھا (غالباً اسرئیل ہوگی) اب دوسرا معقول جواب سنئے۔ **سوال** جو کچھ محمد صاحب	سو کم ہے مگر ساتھہ ہی ایسا کامل جو غلطیون سے شُدہ ہے، باوجود این جو غیر محدود وغیرہ مجسم اور ست گیان ہے کیونکہ وہی برہم ہے دوسرا کوئی نہین ۔

نے وہان پر دیکھا وہ کیا تھا **جواب با صواب**۔ جو کچھ اُسنے دیکھا سو دیکھا۔ بھلی نہین نگاہ اور حد سے نہین بڑھی۔ افسوس کہ سونے کی چڑیا جال مین پہنسی تھی اور نکل گئی۔ درحقیقت خداتعالے بہت مشتاق تھا۔ ایک جگہ **معراج النبوة** مین لکھا ہے کہ دوسو مرتبہ اُس رات کو خدا نے آواز دیکہ نزدیک آ۔ نزدیک آ۔ **مفسران** ہمگہ نہایت سخت گرداب تفکر مین سرگردان ہین اور صد طرح کی تاویلین تراشا کرتے ہین مگر افسوس کہ کوئی تسلی بخش جواب نہین دے سکتے (**فکان**) پس ہوا (**قاب**) بمقدار (**قوسین**) دو کمان کے (**او ادنی**) یا زیادہ نزدیک خدا اور محمد صاحب کے درمیان دو کمان یا اُس سے بہی کم فرق رہا خدا کے محدود ہونیکی شہادت ہے۔ رہا یہ کہ با محیط کل کی قرابت کو دو کمان کے فرق سے ناپنا عقل کا قصور ہے۔ اور فضیلت سے دور۔ زمانہ اسلام سے آجتک اسپر اعتراض ہوتے رہے ہے مگر جب کبہی جواب ملا تلوار سے۔ کبہی معقول گفتار سے کسی نے تشریح نہ کی جب نوبت اس حد تک پہونچی۔ اور تاویلین کرتے کرتے یہ مسئلہ بہت ہی کمزور ہو گیا۔ تو اب بعضے سمجہی لوگ دو کمانون کو ایک ایراد گردانکر محمد صاحب کو اُسپر ایک دہبا یا فقط کے طور پر ڈالتے ہین۔ یہہ نہین سوچتے کہ زیادہ تر ملیون سے منقولی مسایل کی تکمیل ہوتی ہے جو مسئلہ کا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن اصلاح کے فکر آنکو ہین جو کسی غرض دنیاوی سے دین اسلام کو نہین چہوڑنا چاہتے اور صرف فرضی تسلیون سے خاطر جمع رکہتے ہین۔ نہ معقول کے آگے اب اس قسم کے مسایل بیہودے اور بودے ہین۔ **سات آسمانون** کی تفصیل مفسر یہہ کرتے ہین۔ ایک دہوئین کا۔ دوسرا پانی کا۔ تیسرا لوہے کا۔ چوتھا پیتل کا۔ پانچوان چاندی کا۔ چھٹا سونے کا۔ ساتوان زمرد کا **بیری** کی بوٹیکی تشریح حدیثون اور تفسیرون مین بہت سی ہے۔ کوئی اسکا بیر مٹکے کے برابر کوئی گہڑے کی طرح بیان کرتا ہے

سی آیت کے آغاز مین خدا نے جاہل عورتون کے ستارہ ڈوبنے کی قسم کھائی ہے اے مقوالِ وید مسلمانو! یہ ہے علم نجوم از طرف رب القیوم جو وہ اپنی الہامی کتاب مین بہ دانی سے نازل کر رہا ہے۔ اے ناظرین باتمکین اس سورۂ نجم کی حقیقت وحق بیانی کو سب صدق دل سے غور فرماکر حق کو قبول اور ناحق کو نضول سمجھین۔

قرآن

(۴) سورۂ قلم

یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطعون

جس روز جامہ اٹھایا جاویگا پنڈلی سے اور بلائے جاوینگے لوگ واسطے سجدہ کرنے کے پس نہ کرسکینگے۔

اس آیت کی تشریح شاہ ولی اللہ صاحب یون فرماتے ہین۔ کہ حشر کے دن مسلمانون کے پاس پروردگار آویگا۔ جس صورت مین پہچان سکین گے۔ اور خدا فرماویگا۔ مین تمہارا رب ہون میرے ساتھ آؤ۔ کہین گے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا۔ تو ہم پہچان لیونگے۔ فرماویگا۔ کچھ اسکا نشان جانتے ہو۔ کہینگے جانتے ہین ہم۔ پھر ظاہر ہوگا انکے پہچان کی نوقت۔ اور پنڈلی کھولیگا تو سجدہ مین گرینگے جو سچی نیت سے سجدہ کرتا تھا اسکی پیٹھ نہ مڑیگی۔ انتا کرینگا۔ تفسیر فتح الرحمن والا لکھتا ہے۔ کہ روزیکہ جامہ بر داشتہ شود از ساق

وید

स पर्यगाच्छुक्रमका
यमव्रणमस्नाविरं
शुद्धमपापविद्धं कवि
र्मनीषी परिभूः स्वय
म्भूर्याथातथ्यतोऽर्था
न्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः
समाभ्यः। य० ४०।८।

سب کے من کا ساکھی سب کے اوپر براجمان سرب بیاپک اننت بل والا سب قسم کے شریر لینے کا یا لینے سے بری۔ گھٹنا بڑھنا اور روگ سے رہت۔ ناڑی آدی کے بندہن سے رہت سب قسم کے دوکہون سے الگ اور سب عیبون سے پوتر اور شدہ ہے۔ وہی سب جگت کا پرماتما اپنی نادی پرجا کو انتریامی روپ سے وید کے دوارہ ست ودیاؤن کا اپدیش کیا کرتا ہے۔

دخواندہ شود ایشان را برائے سجدہ پس نتوانند" مشکات شریف کی باب الحشر میں بحوالہ اس آیت کے

یکشف ربنا من ساقہ فیسجد لہ کل مومن و مومنۃ یعنے رب ہمارا ساق اپنی کہولیگا

پس ہر مومن مرد اور مومنہ عورت اسکو سجدہ کرینگے ۔ **تفسیر معالم التنزیل** مطبوعہ مطبع حیدری

واقع بمبئی ۱۲۹۵ھ کے صفحہ ۹۲۶ مین لکھا ہے قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف

ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مومن و مومنۃ و یبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء

وسمعت فیذھب یسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا قولہ عزوجل و یدعون الی

السجود فلا یستطعون یعنے الکفار والمنافقین بصیرا صلاھم کصیا

حی البقر فلا یستطعون السجود ترجمہ ۔ محمد صاحب سے سنا گیا ہے کہ اس روز پروردگار

ہمارا اپنی نورانی پنڈلی کہولیگا ۔ اور سجدہ کرین گے اسکو ہر مومن مرد اور عورت ۔ اور باقی جن لوگون نے دنیا

مین سجدہ ریا اور ظاہرداری سے کیا ہوگا پس وہ مکار سجدہ نکر سکینگے ۔ اور پشت انکی یک پارہ ہو جاوےگی

اور حدیث مین ہے کہ پشت کافر اور منافق کی مانند سرون گاؤ کے یک مہرہ ہو جاویگی پس سجدہ نکر سکین گے

اے **ناظرین** ! اس آیت کو توجہ کی آنکھ سے دیکھئے ۔ خدا بیچون وچرا محمدیون کو کہتا ہے کہ

قیامت کے روز مین تمکو دیدار دونگا ۔ اور تم نہین مانوگے ۔ اور پھر مین تمہارے اصرار کرنے پر پنڈلی سے

جامہ اٹھا کر بتلاونگا ۔ تب تم سجدہ مین گروگے ۔ جائے تعجب و حیرت ہے کہ خدا تعالے بسبب ننگی کے

جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے ۔ اور نہین شرماتا ۔ انصاف کرو کیا ایسی تعلیم الرحمن الرحیم کی طرف سے ہے ؟ اور

کیا ننگا ہوکے ساق سیمین بہی موجود ہین ۔

قرآن	وید
(۵) سورۃ اعراف مین ہے ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علے العرش ترجمہ تحقیق خدا تمہارا	हिरण्यगर्भः। समवर्त ताग्रे भूतस्य जातः पति रेक आसीत्। स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम

ऋ॰ म॰ १०। व॰ म॰

قرآن	وید
وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو چھہ روز مین - اور بعد ازان قرار پکڑا اوپر عرش کے - یہہ بات بعینہ توریت کی منقول ہے - قادر مطلق کا دنیا کو چھہ روز مین بنانا - اور بعد تیار کرنے کے فراغت حاصل کر عرش پر چڑہکر آرام کرنا کیا سرب شکتی مان کی تعلیم ہو سکتی ہے؟ حالانکہ خود قرآن ہی مین اسکی برعکس موجود ہے - دیکھو	اے جیوو جو سرشٹی کے پورب یعنے پہلے سب سورج آدی تیج والے لوگون کی اتپتی کا استہان آدھار اور جو کچہہ اوتپن ہے - ہوا تھا اور ہوگا - اسکا سوامی تھا اور ہے اور ہوگا وہ پرتھوی سے سوریہ لوگ پرینت سرشٹی کو بنا کر اپنی اننت شکتی سے دھارن کر رہا ہے اسی ایک پرمیشور کی بھگتی کرنی ضروری ہے اور کسی کی نہین -

سورۃ انعام کی یہہ آیت - وھو الذی خلق السموات والارض بالحق ویوم یقول کن فیکون - اور وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ حق کے - اور جب کہتا ہے کہ ہو پس ہو جاتا ہے -

اب اے محمدی فاضلو - ہم کس بات کو سچ مانین اور کسکو دروغ - خدا کی کلام در اصل اندہیر یہہ ہمیشہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک آدمی موافق اپنی طاقت کے کام کرتا ہے - خدا جو سب چیزون کا مالک ہے افسوس کہ انکے بنانے مین اتنا حیران و سرگردان ہووے - اور چھہ دن رات مین ایکدم بھی نہ سووے - اور لگاتار کام کرتا رہے - اور **حدیث** مین ذکر ہے کہ اسنے آدم کی مٹی کو بھی چالیس روز تک اپنے دونون ہاتھون سے خمیر کیا - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑا محنتی آدمی ہے - جسکے چالیس روز ایک آدم کے قالب بنانے مین خرچ ہوئے بہلا اسکی صنعت کا کیا ٹھکانا - وہ حدیث یہہ ہے - خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحًا - جنکا خدا دنیا کے بنانے مین اسقدر کمزور اور بیکس ہے - کیا انکی کسی اور علمی معاملہ مین بہتری ہو سکتی ہے - یہان پر بہت سے سوال پیدا ہوتے ہین - اوّل یہ کہ آدم کے قالب کے واسطے مٹی کہان سے لی اور کیون صرف کن فیکون کہنے سے قالب تیار نکر لیا اس فانی جسم کے واسطے تو چالیس روز دونون

ناظہوں [illegible] اس کی وجا دو انی روح کیواسطے پیدائش کا ذکر نہ کیا
کہ [illegible] مٹی کی پیدائش بھی قرآن سے واضح نہیں ہوتی۔
کہ جہان [illegible] ۲ چیزیں مانتے ہیں۔ تو مصنف قرآن کو نہایت ضروری تھا کہ
اسکا کو شرح و [illegible] واضح [illegible] نہیں کیا۔ بلکہ وہ دنیا کے پیدا کرنے سے ہی لاچار ہو چکا کہ پیدائش
کی کیفیت [illegible] انتظام وہ سنبھال ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس جیسے بہت سے
[illegible] مقام غور ہے کہ نہ مادہ اور نہ روح کی پیدائش کی تشریح یا تفصیل
[illegible] پس ضرور مٹی سے آدم کا جسم بنایا۔ اور مادی مادہ سے
[illegible] کا کامل جواب قرآن نہیں دیکتا۔ اگر
[illegible]

وید	قرآن
न द्वितीयो न तृतीयश्च तुर्थो नाप्युच्यते न पञ्च मो न षष्ठः सप्तमो नाप्यु च्यते नाष्टमो न नवमो द शमो नाप्युच्यते तमिदं निगतं सहः स एष एक वृदेक एव । सर्वे अस्मि न्देवा एकवृतो भवन्ति अ० कां० १३ अ० ४ मं० १ १६।१७।१८।२०।२१। ان منتروں سے بخوبی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ پرمیشور ایک ہے۔ اس سے بہن کوئی دوسرا نہ تیسرا نہ کوئی چوتھا پرمیشور ہے۔ نہ	(۱) سورۃ کہف قرآن قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم اللہ واحد۔ ترجمہ میں بھی ایک تمہارے جیسا آدمی ہوں وحی کیا گیا سوا اسکے کہ اللہ تمہارا اللہ ایک ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ اسمیں کونسی دلیل یا فلاسفی محمد صاحب نے ظاہر کی۔ جب ثابت کر دیکھا گیا فلسفہ کا پتہ ندارد ہے۔ اور یہ کہاں سے از کوزہ ہمان تراود کہ در دست عرب والی اللہ کو پہلے ہی مانتے ہیں۔ اور صرف ال ہی جانتے ہیں

قرآن	وید
کہ خدا ایک ہے۔ چنانچہ محمد صاحب کے باپ کا نام عبداللہ	پانچوان نہ چہٹا۔ اور نہ کوئی ساتوان ایشور ہے
تہا اور حالانکہ وہ مکہ کے سندر کا پوجاری تہا۔ پس اس	نہ آٹھوان نہ نوان اور نہ کوئی دسوان
مین سے کوئی نئی تعلیم ظاہر نہین ہوتی	ایشور ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ ایک اودتی ہی ہے
سورۃ فتح ۔ ان الذین یبایعونک انما یبا	اس سے بہن دوسرا ایشور کوئی بہی نہین
یعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم ۔ ترجمہ	اُسے پرماتما کے سامرتہہ مین سب پرتہوی
جو لوگ ہاتہہ ملاتے ہین تجہہ سے وہ ہاتہہ	آدمی لوک ٹہر رہے ہین ۔
ملاتے ہین اللہ سے ۔ اللہ کا ہاتہہ ہے	ان منترون مین جو دو سے لیکر دس تک
اوپر اونکے ہاتہہ کے ۔	(اور اس سے زیادہ) ایشور ہونے کا نشید کیا ہے
یہان پر محمد صاحب کے ہاتہہ کو قرآن خدا کا	وہ اس مطلب سے ہے کہ تمام علم حساب
ہاتہہ بتلاتا ہے اور اُس سے ہاتہہ ملانا خدا سے ہاتہہ ملانا خیال	کی بنیاد ان اعداد پر ہے۔ اور سب سنکہیا کا مول
کیا ہے۔ کیا یہی توحید کی تعلیم ہے۔ اُس انوپم	ایک انک ہی ہے۔ اسی کو دو۔ تین۔ چار۔ پانچ
یعنے بیمثل کے ہاتہہ بتلاکر صریح شرک کا نہ تعلیم ہے۔ کہ	چہہ۔ سات۔ آٹہہ۔ اور نو بار گننے سے ۲-۳-۴-۵-
محمد ہی کے ہاتہہ خدا کے ہاتہہ ہین اور اُس سے ہاتہہ	۶-۷-۸-۹- انک بنتے ہین۔ اور ایک پر شون یعنے
ملانا خدا سے ملانا ہے۔ تو اُنکے دوسرے خدا ہونے مین کسی	صفر دینے سے دس کا انک ہوتا ہے۔ اُن سے
کلام ہے جو صریح بت پرستی ہے۔ غالب یقین ہوتا	ایک ایشور کا نشچہ کراکے ویدون مین دوسرے
ہے کہ خدا کیطرف جہکاتے جہکاتے آخری وقت مین	ایشور کے ہونے کا سرو ہا نشید ہی لکہا ہے۔
حضرت کو خدا بننے کا بہی خیال آگیا تہا۔ اور بہت شخصون	یعنے اُسکے ایک ہونے مین کسی طرح کا بہید نہین اور
اپنی عبادت کیطرف بہی رجوع کرانے لگے تہے جسکی	وہ شون یعنے صفر بہی نہین۔ بلکہ جو چید آنند آدی لکہن
تصدیق اُس خطبہ سے ہوتی ہے جو بروقت وفات	یکت ایکرس پرماتما ہے وہی وید وکت ایشور جانو
اُنکے حضرت عمر نے پڑہا تہا دیکہو محمد صاحب کی زندگی	پرکہو سب جگت مین پرمیون اور سب کرون

قرآن	وید
کے حالات) بہرحال خدا کی ہاتھ ٹھہرانے لعبہ پہر اپنی ہاتھون کو خدا ہی کی ہاتھ قرار دیدیا تو ہمہ اوست کی تعلیم ہی یا خود پرستی و مشرکانہ ہدایت ہے جو صداقت و توحید آلہی سے کوسون دور ہے۔	کو ہے کے اپنے سامرتہہ سے داماں کر رہا ہے یعنے سربشکتی مان ہے۔ علاوہ برآن عالم کل ہونے سے اس نے علم حساب کی بہت سی ضرورتون کو انہین حل کرکے ایک نہایت معقول پڑتال کا قاعدہ بھی کلپش

۲ - ۳ - ۴	۹
۵ - ۶ - ۷	۱۸
۸ - ۹ - ۱۰	۲۷

فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب ہم ہندسون مین لکہہ کر جمع کرتے ہین تو حاصل جمع ..... ۱۵ ۱۸ ۲۱ ہوتے ہین اب ۱۵ و ۱۸ و ۲۱ و ۲۷ و ۱۸ و ۹ سے اگر ۹ کم کرتے ہین یا ۳ کم کرتے جائین۔ تو باقی نہ رہے گا۔ اور یہہ صحت کی پڑتال کا قاعدہ نہایت معقول ہی۔ جمع۔ تفریق۔ ضرب۔ تقسیم کر کسی سوال کی غلطی و صحت کی پڑتال اس سی نہایت عمدہ طور سی ہو سکتی ہی حاصل کلام یہہ کہ وہ جو اس کثرت سی برار و شون یعنی نفی ہی نہین وہ ایک ایشور ہی اگر کوئی معترض یہہ عذر کری کہ ۳۔ اور ۹ جو کہ طاق ہین اسکی سوا ۵ و ۷ جو طاق ہین انسی کیون نفی نہین ہوتی سو اس وسواس کا یہہ جواب ہی کہ اول تو خود اشتر یا ہی جگہ ایشور نی نفی الی ہندسونکی گنتا ۹ مرتبہ کی ہی۔ اسواسطے وہی سی کٹی ہونی چاہئے۔ اور وہی قاعدہ معقول ہی دوسرا نہین۔ دوسرا اس وہم کا یہہ جواب ہی کہ شرتی مین تین تین نمبر گننا کی ہی۔ اسواسطے تین پر ہی کاٹ کرنا چاہئے۔ اور یہی ٹہیک ہی۔ اور نہ کبھی غلط قاعدہ کی طور یعنی ۵۔ سی صحت حساب ہوتی ہی بس یہی وقاعدی پڑتال کے عمدہ ہین اسی ترکیب کی قاعدہ سے اور بہت سی علم حساب کے قاعدے اور عقدے حل ہوتے ہین مگر اختصار منظور ہی اسلئے زیادہ تشریح نہین کی گئی جنکی آنکہین صداقت کو دیکہہ سکتی ہین یا جنکے دلون مین انصاف کی قابلیت موجود ہی وہ بخوبی غور کرین کہ اس وید مقدس شرتی مین ایشور کامل نے کس زور و شور سی توحید کو علمی طور پر ظاہر فرمایا ہے اور کیا معقول قاعدہ سے شرک کی تردید کرکے اسکو وہم و بیہودہ بتلایا ہے۔

قرآن

(۷) سورۃ نجم

افرئیتم اللات والعزی۔ ومناۃ الثالثہ الاخری۔ تلک الغرانیق العلی۔ وان شفاعتھن لترتجی۔ ترجمہ

تم دیکھتے ہو لات اور عزی اور منات بتون کو۔ یہہ تینون بت بڑے بزرگ ہین اور ان کی شفاعت کی امید رکہنی چاہیئے

وقت نزول سورۃ نجم کے محمد صاحب کعبہ مین (جن دنون کعبہ مین بت موجود تہے اور پرستش بہی ہوتی تہی) بیٹھ کر سورۃ النجم سنا رہے تہے۔ اسوقت وہان پر کافر اور مسلمان ملے ہوئے طواف کرتے تہے۔ جب تمام سورۃ پڑہ چکے تو مسلمانون اور کافرون نے اکٹھا سجدہ کیا۔ اور لوگ نہایت خوش ہوگئے۔ کہ اب محمد انصاف پر آگیا۔ اور جسطرح کہ ہم بتون کو شفیع جانتے ہین۔ اسی طرح قران مین بہی یاد کیا

تفسیر معالم التنزیل مین ہے

قال ابن عباس ومحمد بن کعب القرظی وغیرھما من المفسرین لما رای رسول اللہ تولی قومہ عنہ وشق علیہ ما رای من مباعدتہم عما جاءھم

وید

स नो बन्धुर्जनिता स विधाता धामानि वेद भुवनानि विश्वा। यत्र देवा अमृतमानशानास्तृतीये धामन्नध्यैरयन्त। य॰ अ॰ ३२। मं॰ १०॥

پرماتما ہی ہمارا سہایک اور وہی پالن کرنیوالا اور وہی تمام جگت کا دہارن کرنے والا ستب دہام انیک لوک لوکانتر کو بیج کی انشت سمرو گیتا سے یتہارتہہ جانتا ہے۔ اسی کے آسرے سے دوکہہ رہت موکش پد کو ہم پراپت ہوتے ہین۔ کبہی اسکے سوا کوئی سہایتا اور عبادت کے یوگ نہین ہے۔

اس شرتی مین پار برہم جگدیشور نے آگیا فرمائی ہے کہ تمام دہارمک لوگون کو اس پرکار نشچے آتمک ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارا سہایک وہی ایک پرمیشور ہے اسکے سوا کوئی سہایتا دینے والا یا پالن کرنے والا نہین ہے تمام لوک لوکانتر (سورج پرتہوی چاند ستارہ سیدہ وغیرہ) یعنے جملہ سنسار کا رچنے والا اور رچکر دہارن کرنے والا اور جاننے والا وہی سرب خلقت کا مالک ہے

بہ من اللہ تمنی فی نفسہ ان یاتیہ عن اللہ
ما یقرب بینہ و بین قومہ بحرصہ
علی ایمانہم فکان یوما فی مجلس لقریش
فانزل اللہ تعالی سورہ والنجم فقراء
ھا رسول اللہ وحتے بلغ قولہ افرایتم
اللات والعزی ومناہ والثالثۃ
الاخری القی الشیطان علی لسانہ
بما کان یحدث بہ نفس و یتمناہ تلک
الغرانیق العلی وان شفاعتھن
لترتجی فلما سمعت قریش ذلک فرحوا بہ ترجمہ ابن عباس و محمد بن کعب القرظی
اور سوا انکے جماعۃ مفسرین نے کہا ہے کہ جب محمد صاحب نے دیکھا کہ انکی قوم
قرآن کو تسلیم نہین کرتی تو انہون نے اپنے دل مین تمنا کی کہ خدا کی طرف سے کوئی ایسی
آیت قرآن مین نازل ہووے کہ جو مابین انکے اور قوم کے دوستی پیدا کرے پس ایسا
ہی ہوا کہ ایکدن محمد صاحب مجلس قریش مین حاضر تھے کہ خدا نے سورۃ والنجم نازل کی پھر
رسول اللہ نے اسکو پڑہا۔ جب محمد صاحب اس سورۃ کے اس قول افرایتم سے الاخری
تک پہونچے۔ شیطان نے انکی زبان پر وہ بات ڈالدی جسکی وے تمنا کرتے تھے
یعنے یہہ فقرہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی یعنے بت بڑے بزرگ
ہین اور تحقیق ان سے شفاعت کی امید رکہنی چاہئے۔ پس قریش یہہ سنتے ہی خوش

سر وگیہ نیکو رہیا ہو۔ کوئی جاندار یا غیر جاندار شفاعت
یا عبادت یا سجدہ کی لائق نہین ہے۔ کرتم۔ اپاشنا
اور گیان کا مدعا اصلی اسکی پراپتی ہے۔ اور وہی نیارکار
اپنے بھگتون کو موکش کے دینے والا ہے جو انسان
سبھی پریم بھگتی سے ویدک معقول طور پر اسکی نزگت
ہوتا ہے وہی سکھ کو پراپت ہوتا ہے۔

جو نہ دوڑے تیری راہ مین ٹوٹے وہ پانو
سر وہ کٹ جائے نہ ہو جسمین کہ سودا تیرا

٭ یہہ خبر چاردن طرف مشہور ہوگئی کہ اب بت پرستون کے ساتھ محمد صاحب نے صلح کر لی۔ تھوڑے عرصہ کے
بعد جب کسی سبب سے جو پیری مریدی کی تمنا سے مراد تھی پیر طبیعت آزردہ ہوئی تو وہ شاہ آیت منسوخ
کر دی کہ وہ خدا کا کلام نہین ہے شیطان کا ہے شیطان نے میرے مونہہ میں ڈالدیا تھا اور ایک آیت

ہوئے تفسیر زاد الآخرۃ جو منظوم ہے اُسمین اس طرح مرقوم ہے۔

اسکا منشا ر کئی طرح آیا | اہلِ تحقیق نے یہہ فرمایا
کہ لگے پڑھنے ایک روز رسول | سورۂ نجم کو جو بعد نزول
جب یہہ آیت زبان پر لائے | اک توقف کے ساتھہ پیش آئے
دل مین ڈالا جو دیو نے وسواس | بولے از راہ سہو خیر الناس

افرایتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی

سنکے مشرک ہوئے نہایت شاد | تب جی حضرت نے وصفت کی یاد
الغرض جب اخیر سورۃ پر | کرنے سجدہ لگے جو وے سرور
آئے سجدہ مین جملہ اہل یقین | اور ساتھہ انکے مشرکان لعین
پس کیا عرض حال سر تا سر | جبرئیلِ امین نے آکر
سنکے حضرت ہوئے بسا محزون | تب تسلی کو پہونچی آیت یون

ما ارسلنا من قبلک .... الخ

اور نہ بہیجا تہا جنے اے مقبول | تیرے آنے سے پہلے کوئی رسول
اور نہ کوئی نبی کیا ارسال | پر لگا جبکہ باندہنے وہ خیال

یہی سورہ حج کی اوتاری۔ کہ شیطان آگے بہی پیغمبرون کے ساتھہ ایسا ہی کیا کرتا ہی اس ایت کو منسوخ جانو بعض تفسیرون مین صاف واضح کرکے بہی لکہا ہی۔ مگر تفسیر حسینی والا اوسکو ظاہر کرنا واجب نہین جانتا غیر مفصل حال اُسکا معالم وجلالین وبیضاوی وتمہ فی المتقدمین ذکر ہی اسپر اعتراض یہہ ہین کہ اوّل تو بت پرستی اور بتونکی تعریف خدا کی جانب سے قرآن مین موجود ہی جس سے یقین غالب ہی۔ کہ قرآن حق کیطرف سے نہین ہی۔ صرف محمد صاحب کا طبعزاد ہی۔ دوم جب لاحول پڑہنے سے بقول محمدیان کے شیطان بہاگ جاتا ہی۔ تو کیا قرآن پڑہنے کے لوہیچ کرادہ

ڈالنے یک بیک لگا ابلیس | اسکے باندھی خیال مین تلبیس
پھر مٹا دیوی خالق اُس شی کو | وہ جو شیطان نے دل مین ڈالی ہو
پھر کرے حکم استوار خدا | اپنی آیات اور نشانی کا
اور خدا وند علم والا ہے | حکمت اُسکی بیان سی بالا ہے

منقول از تفسیر زادۃ الآخرۃ

اب اس مقابلہ سے حضرات انصاف پسند تعلیم حق و ثبوت توحید کا (جو بطور مشتے نمونہ از خروارے ضرور ی عرض کیا گیا ہے) اندازہ کرلیوین وید مقدس مین توحید وجود صانع عالم اس کثرت سی موجود ہی۔ کہ جسکا عشر عشیر بھی اور کتابون مین مفقود ہے۔ مہاتما وید خوان سوامی گوتما چارج جیونے وید مقدس سی اثبات وجود صانع عالم اس عمدگی سی ظاہر کیا کہ جسکے پیرو و خوشہ چین حکما ریونان و فارس ومصر و چین ہین۔ اپنے ابتدائی زمانہ ارکون مین وہ تمام اس مہاتما کی باریک بینی کے مداح ہین۔ اسی مقاصد پر اُس وحید العصر نے نیاء درشن تصنیف فرمایا اور ایک عالم کو

کہ مین پہرنے سے دور نہین ہوتا۔ اور علاوہ بر آن کیا کعبہ مین جا سکتا ہی یا نہ۔ سوم معمولی عقل والا آدمی بھی قبول نکریگا کہ شیطان۔ محمد صاحب کی عبارت مین اپنی آیت ملا دے اور وہ بالکل بجھ رہین۔ چہارم وہ دعوے بھی باطل ہوگیا کہ فاتو بسورۃ یعنی بنا ؤ قرآن جیسی کوئی سورۃ۔ پس خود ہی بقول محمدیان کے شیطان نے رحمان جیسی آیت بنالی۔ اور اسکی فصاحت و بلاغت پر بھی کسی نے اعتراض نکیا۔ اور نہ خود مدعی صاحب نے فصاحت شیطان کی غلطیان نکالین۔ پنجم کوئی معقول پسند مسلمان (جیسے سید احمد خان صاحب بہادر وغیرہ) کبھی نہین مان سکتے کہ شیطان کوئی چیز ہی بلکہ صرف الزام ہے اور سراسر اتہام۔ مگر یقین اتق و دانا محقق ہی۔ کہ قرآن بت پرستی کی تعلیم ضرورت کے وقت ضرور دیتا ہے۔ ؎ گر ضرورت بود روا باشد
بے ضرورت چنین خطا باشد

منطقی دلائل بنایا۔ دیک توحید کے بارہ مین شہزادہ دارا شکوہ صاحب سِرِّ اکبر مین فرماتے ہین۔ و ہو ہذا

کہ اکثر کتبِ تصوف بنظر درآوردہ مگر تشنگی طلب توحید کہ بحریست بی نہایت دمبدم زیادہ مے شد۔ و مسئلہا ے دقیق بخاطر مے رسید کہ حل آن جز کلام الٰہی امکان نداشت۔ وچون قرآن مجید و فرقان کریم اکثر مرموز است و دانندگان آن کمیاب۔ خواست کہ جمیع کتب سماوی بنظر درآرد چنانچہ نظر بر توریت و انجیل و زبور و دیگر صحف انداخت۔ اما بیانِ توحید در آن ہم مجمل و مرموز بود و درپے آن شد کہ ازچہ جہت در ہندوستان وحدت عیان گفتگوی توحید بسیار است و علمای ظاہری و باطنی۔ طایفہ قدیم ہند را بر وحدت انکار و بر موحدان گفتاری نیست بلکہ پایہ اعتباریست برخلافِ جہلاے این وقت کہ خود را علماے قرار دادہ اند۔ و درپے قتل و آزار و تکفیر و انکار خداشناسان و موحدان افتادہ راہزنان راہ خدا اند۔

چنانچہ بعد از تحقیق بسیار معلوم شد کہ درمیانِ قوم ہنود چہار کتاب آسمانی کہ رگ بید و ججر بید و شام بید و اتہرب بید باشد۔ بر انبیاے آنوقت بر جمیع احکام ظاہر شدہ و اینمعنی از ہمین کتاب ہا ظاہر است۔ و خلاصۂ جمیع اسرار سلوک و توحید در آن درج است و آنرا اپنکہت مے نامند۔ چون نظر بر اصل وحدت ذات بود خواست کہ این اپنکہت ہا را کہ گنج توحید بود بزبان فارسی درآورد و لفظ اپنکہت در سنسکرت بمعنے اسرار پوشیدنی است لہذا این جماعہ آنرا از اہل اسلام دکسان دیگر ادیان بلکہ از بعض اقوام ہنود پوشیدہ دانندو منتہا۔ ؎ مطلب جمیع اولیاے اللہ است۔ درسنہ

؎ اہل اسلام سے چھپانے کا یہہ مطلب تہا۔ کہ وہ تعصب جہالت سے غیر مذاہب کی کُتب کو جلادیا کرتے تہے

بغیر ضمانہ ترجمہ نمودہ و ہر شکل و ہر سخنے کہ سچ است و نمے یافت از ین کتاب
قدیم کہ بے شک و شبہ او آئین کتب سماوی و سر چشمہ تحقیق و بحر توحید است
و مطابق قرآن مجید بلکہ تفسیر است صریحاً یافتہ - چون ظاہر مے شود کہ این
آیہ مبنیہ در حق این کتاب قدیم است - ‌انہ لقران کریم فی کتاب
مکنون لا یمسہ الا المطھرون تنزیل من رب العالمین
یعنے قرآن کریم در کتابیست کہ آن کتاب پنہانست - و اورا ادراک میکند
مگر ولیکہ مطہر باشد - و این نازل شدہ است از پروردگار عالمیان و از
لفظ مکنون صریح معلوم مے شود - کہ این آیہ در حق توریت و انجیل و زبور

ایسا نہ ہو کہ ان ست دہرم کی کتابوں کو ہی جلادیں - ورنہ وید مقدس میں کوئی ایسی بات
درج نہیں ہے - بلکہ وید اقدس تمام کے دنیا کے واسطے ہیں نہ کسی خاص ملک کیواسطے - اسکا ثبوت
اسی کتاب میں علیحدہ مقاموں پر موجود ہے - اگر کوئی اسلامی انکار کرے کہ اہل اسلام علمی کتابوں کو
نہیں جلاتے تھے تو ہم شہادت بتلاتے ہیں - اور وہ یہہ ہے -

ستیارتھ پرکاش

سکندریہ کے کتبخانہ کی تباہی

جب سکندریہ پر اہل اسلام کا تسلط ہو گیا اور عمر سپہ سالار اسکا ناظم ہوا - تو اس نے
فیلفولس اسکندریہ کے نامی حکیم اور فاضل اجل سے ملاقات کی چونکہ عمر علم ودستاور
عالمانہ گفتگو کا از بس شایق تہا - اس حکیم کی صحبت اور قیل قال سے ایسا محظوظ ہوا کہ دل سے اسکی
عزت کرنے لگا - ایک دن فیلفولس نے سپہ سالار کی خدمت میں عرض کی کہ آپ نے سکندریہ کے
کل بیت المال ذخائر اور سرکاری گوداموں کا ملاحظہ فرمالیا ہے - اور ہر قسم کے اسباب پر مہر چھاپ
لگادی ہے سو جو چیزیں آپ کے کار آمد ہیں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا - لیکن جو آپکے کام کی
نہیں ہیں - اور ان میں سے بعض شاید میرے فایدے کی ہیں - اگر میری درخواست بیجا نہو تو مجھکو عنایت کیجاویں
عمر نے پوچھا کہ آپ کونسی چیزیں مانگتے ہیں - حکیم نے جواب دیا کہ زر نہیں جواہر نہیں اور کوئی قیمتی اسباب نہیں

نیست چراکہ آن پوشیدہ نیستند۔ واز لفظ تنزیل چنان ظاہر میشود
کہ درحق لوح محفوظ ہم نیست چون اینکہت کہ بمعنے سربوشیدنی است
اصل این کتاب است ومعنے آیت ہا ہر قرآن مجید بعینہ در آن یافتہ
مے شوند۔ پس بہ تحقیق پیوست کہ کتاب مکنون این کتاب قدیم
باشد"۔ ‡

اے ناظرین! وید مقدس کے ادہیان کے ادہیا توحید سے بھرپور ہین
اور بُہتان و قصہ جات سے دور۔ یہان پر مقابلہ کرنے کی ضرورت نہی کیونکہ

‡ راجہ رام موہن رائے صاحب بانی مبانی برہم سماج کی رائے منقول از رسالہ
تت بودھنی سبھا کلکتہ مطبوعہ سنہ ۱۸۴۴ء ص ۸ سطر ۱۹
"مین یقین کرتا ہون کہ ان باتون کے مطالعہ سے آپ کو یقین ہو جاویگا کہ ویدونمین نہ
صرف علم ریاضی۔ طب۔ اسلحہ (توپ۔ بندوق۔ تلوار۔ تیر وغیرہ) ہی ہے بلکہ ان مین اخلاق
نیچرل فلاسفی۔ اور تمام علوم و فنون کا بھی بیان ہے۔ چنانچہ تمام علوم جنکا مختلف
ست شاسترون مین بیان ہے صرف ویدون سے اخذ کئے گئے ہین"۔

صرف فلسفی کی کتابین ہین جو سرکاری کتب خانہ مین بیکار پڑی ہین۔ عمرو نے جواب
دیا کہ اس درخواست کی منظوری میرے اختیار سے باہر ہے۔ اور مین اس بارہ مین سوائے
اجازت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق کے کوئی حکم نہین دے سکتا۔ اسپر منظوری
منگوانے کیواسطے ایک مراسلہ خلیفہ وقت کے حضور مین بھیجا گیا۔ وہان سے جواب آیا کہ اگر ان
کتابون کے مضامین قرآن کے مطابق ہین تو گویا انکے مطالب قرآن مین ہین اور وہ بیہودہ ہین
اور اگر انمین کوئی بات مخالف قرآن ہے تو ہمکو انکے وجود سے نفرت ہے فی الفور جلادی جاوین۔ عمرو
نے اس حکم کی تعمیل مین کل جلدین سکندریہ حماموں مین بانٹ دین اور حکم دیا کہ ان کو جلا کر
حمام گرم کئے جاوین۔ کہتے ہین کہ چھ مہینہ تک برابر حمام انہین کتابون کی آگ سے گرم ہوتے رہے

(تاریخ فلسفہ صفحہ ۱۰ / ص ۴۹)

خود مسلمان موحد کے قول سے ثابت ہوچکا ہے۔ مگر اہل اسلام سے ایک ضروری گذارش ہے کہ آدم وحوا وشیطان وموسی ونوح وابراہیم ویوسف وخضر ویعقوب ولوط ولقمان وسکندر واصحاب کہف ویاجوج وماجوج وعمران وذکریا وعیسی ومریم ومحمد صاحب کے خانگی امورات وجنگ وجہاد وسامری ویونس ویحیی۔ دوزخ وبہشت کی نہرونکا حال حور وقصور غلمان وخیرات وزکوۃ وحج واحرام وسنگ اسود ونکاح ومتاع وحلال وحرام وقربانی وغیرہ کے قصہ وکہانی نکال کر باقی کو اے بھائیو اگر آپ انصاف سے مطالعہ فرماوینگے تو بخوبی جان جاوینگے کہ کسقدر الہی تعلیم باقی ہے۔

ضرورت الہام پر دلایل قاطع کا لکھنا

بعد ملاحظہ کل قرآن شریف کے بہ چند غور وفکر سے دیکھا گیا۔ کوئی ضرورت الہام قرآن کی بپایہ بیان نہ پہونچی۔ چہ جا کہ ثبوت واطمینان۔ سوائے قصہ جات مذکورہ بالا کے اگر کوئی عمدہ بات قرآن سے ثابت کرے جو وید مقدس مین نہو تب ہمین بھی موقعہ کلام کا ہو۔ اور علاوہ برآن وہی باتین یا اُس سے عمدہ باتین قرآن سے پہلی کتابون مین

یا ایہا الناظرین۔ ذرا اس واقعہ کو پڑہو اور غور سے دیکہو کر اسکے پڑہنے سے دلون پر کیا اثر ہوتا ہے غرض دنیا کے اس مشہور کتبخانہ کا خاتمہ بہی یہہ تہا۔ اور جہالت اور وحشت کے تشریف لانے کے زمانہ کا آغاز بہی وہی ہوا۔

بعض اقوام ہنود مثل مراوبدہ مبین ہین جو بجا عیب جوئی کرنا ست دہرم کی بنا دہرم جانتی ہین اور وہ عموماً پرمتعالی ذات سے انکاری ہین بلکہ اُس جگہ بہتوں سے تسخر کرتے ہین اسواسطے اُن لوگونکو کتابین نہین دیجاتی تہین۔ علاوہ برآن اونکی بڑی بہاری عداوت بہی تہی کیونکہ سوامی شنکر اچارج نے اُنسے بعد ہ مباحثہ کرکے اونکو سخت زک دی تہی جسکا مفصل حال شنکر دگ بجی مین موجود ہے ورنہ کسی اور قوم ہنود کو رکاوٹ نہین ہے۔

موجود ہیں۔ پس اس بات سے تو کسی کو انکار نہیں کہ اُن پہلی کتابوں نے وہ باتیں قرآن سے نہیں چرائیں مگر فریق ثانی کے ذمہ یہ الزام ضرور ہے جس سے اُسکی راستی والہامیت سراپا کافور ہے۔ اگر قرآن میں کوئی بات ایسی ہے جو نامعلوم یا معدوم ہو تب الہام ہونے کی ضرورت کا مفہوم ہو ورنہ کسی طرح الہامی نہیں ہو سکتا الاسلام تحتہ السیف دلیل کا آپ کے ہاں کام نہیں۔ کون انکار کر سکتا ہے کہ بسیف ام الاسلام نہیں۔ قرآن کو دلایل قاطع سے قطعی اجتناب ہے۔ اسیواسطے کمزوری کے وقت لکم دینکم ولی دین کا خطاب ہے۔ اور سینہ زوری کے وقت یا ایہا النبی قتل الکافرین کا جواب ہے۔ جو نسبت حقیقی چاند کو ماہ نخشب سے ہے۔ وہی نسبت وید مقدس کے ساتھ مصنوعی الہاموں کو جسطرح بار بار نئے آفتاب کے بنانے کی ضرورت نہیں۔ جسطرح روز بروز نئی زمین گھڑنے کی حاجت نہیں اُسیطرح ایک ہی دفعہ کامل گیان لاتبدل بکلمات اللہ جو کبھی تغیر و تبدل میں نہیں آتا۔ یعنے وید مقدس پرماتمانے ہدایت عام کے واسطے نازل فرما دیا۔ اب باوجود ہونے آفتاب کے اگر کوئی آنکھیں بند کرلے تو آفتاب کا قصور نہیں۔ بلکہ اُس متعصب کو بصارت کی ضرور نہیں۔

احقاقِ حق و ابطالِ باطل سے قاصر رہنا

احقاق حق میں جسقدر قرآن کم زبان ہے۔ اُسی قدر ابطال باطل میں بھی وہ قاصر البیان ہے۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کا ہونا۔ زمین کے اوپر پہاڑوں کو بمنزلہ میخوں کے ٹھوکنا تاکہ زمین جنبش نہ کرے۔ سورج کا چشمہ گلی میں ڈوبنا چاہ بابل میں ہاروت و ماروت کا قید ہونا۔ چشمہ ہائے دودہ و شہد و شراب کا بہنا۔ سلیمان کے وقت جانور و بکا بولنا۔ وغیرہ حق کے ظاہر کرنے سے قطعی پرہیز ہو رہا ہے۔ ورنہ اہل عالم و ماہران تواریخ و ہیئت و جغرافیہ ان کی ہنسی وار

تردید کرتے ہین۔

اسی طرح ابطال باطل مین بھی چشم حق دور ہے۔ اور کہین بھی روشنی نہین بلکہ ہر طرف شب دیجور ہے۔

بیت اللہ مکہ کی طرف سجدہ کرو۔ وہی خانہ خدا ہے۔ اُسکی طرف سے پھر کر سجدہ کرنا ناروا بلکہ گناہ و خطا ہے۔ حج و طواف سے صواب بلکہ گناہ دور ہوتے ہین۔ چاہ زمزم کے منبع نہر ہاے جنت کے سوتے ہین۔ آب زمزم دل سے گناہون کے سیاہ داغ دہوتا ہے۔ اور حجر الاسود کی تعظیم و چومنے سے گناہ معاف و موہنہ پاک ہوتا ہے۔ احرام کعبہ و زیارت مدینہ سے دل کی نورانی ہے عمرہ کے دوڑنے و جانور کشی یعنے قربانی سے رضاجوئی ربانی ہے۔ اسیطرح وصال حوران زہرہ پستان و غلمان لالہ رخان کا علیحدہ طور ہے جنکے ہاتھون سے اہل جنت کو جامہاے شرابا طہورا کا دور ہے۔ کیوان کے بت حجر الاسود کی تعظیم کو نہ مٹایا سجدہ آدم کا صاف حکم فرمایا۔ برخلاف ابطال باطل کے بیچارہ تردید کرنے والے کو لعنتی ٹھہرایا شق القمر کی سحر آمیز تعلیم۔ عرش کے برابر خدا کا وجود بیان کرنا وغیرہ ابطال باطل کی بالکل کوشش نہین کی گئی۔ اور صاف بت پرستی کی بنیادی دیوارین (تعلیمین) موجود و مشہود ہین۔ نہین معلوم کہ باجود اس قدر اندہیر کے مرزا صاحب کس طرح اُلٹا در کالمعدوم کا اشتہار دیکر کہتے ہین کہ براھین الاحمدیہ و نبوت المحمدیہ کا ثبوت ہے۔ اور پیچ در پیچ عربی الفاظ مین طوالت عبارت سے کاغذ سیاہ کر قرآن کے الہامی ہونے کا لوگون کو مقر کرنا چاہتے ہین۔ جو سراپا محال بلکہ دوراز خیال ہے۔ افسوس کہ مرزا صاحب اُسکی توحید کو فلسفی مباحثون سے برتبلاتے ہین۔ اور ثبوت سواے گالی گلوچ کے کچھہ بھی نہین دکہلاتے یعنے دونون کتابون کی توحید اوپر بیان کردی اور ہر ایک تعلیم و تردید عیان

مرزا صاحب دشنام دہی سے قرآن کی فلاسفی ثابت کرتے ہین اور مقابلہ و مجادلہ مین قدم دہرتے ہین۔ مگر افسوس کہ حق کو ان باتون سے نفرت ہے اور راستی کو بدزبانی سے عداوت۔

اب ناظرین خود ہی انصاف کرین کہ قرآن اور وید مین سے کون عبارت و معنی مین کچا اور ناتمام ہے۔ کون توحید کے پہیلانے اور شرک مٹانے مین کمزور اور خام ہے۔ موسیٰ کو آگ کے سامنے کسنے مسجود کرایا۔ اور ابراہیم کا سورج کو کسنے خالق ورب ٹہرایا ہے۔ آگ۔ چاند۔ سورج اور ستارون کو ہذا ربی کون بتلاتا ہے اور فرشتون کو رب النوع کون ٹہراتا ہے مگر مرزا صاحب جب سنسکرت سے محض ناداں ہین۔ تو انکا ویدون سے بدگمان ہونا جہالت کا نشان ہے۔ افسوس کہ جب وہ خود تسلیم کرتے ہین کہ "معلوم نہین کہ وید کا دعوے کیا ہے" جب انکو وید کا دعوی ہی معلوم نہین توپہر باوجود اس نادانی کے کیون بیہودہ جہالت کی دہوم مچاتے اور ایک عالم مین اپنی نالایقی کی رسوائی کراتے ہین۔

سخن باید بدانش درج کردن
جو زر سنجیدن آنگہ خرج کردن

اعتراض مصنف براہین احمدیہ ازصفحہ ۳۰۱ جلد (۲)

قولہٗ عیسائیون مین باستثنائے اُن لوگون کے جنکو تہذیب اور تحقیق سے کچھ غرض نہین۔ اسوقت ہزار ہا ایسے شریف النفس اور منصف مزاج پیدا ہوتے جاتے ہین۔ کہ جنہون نے دلی انصاف سے عظمت شان اسلام قبول کرلیا ہے۔ اور تثلیث کے مسئلہ کا غلط ہونا اور بہت سی بدعتون کا عیسائی مذہب

مین مخلوط ہوجانا اپنی تصنیفات مین بڑی شد ومد سے بیان کیا ہے۔ مگرافسوس کہ یہہ
انصاف ہماری ہموطن آریہ قوم سے مٹا جاتا ہے۔ اس قوم کو تعصّب نے اِس قدر
گھیرا ہے کہ انبیا کا ادب سے نام لینا بھی ایک پاپ سمجھتے ہین۔ اور تمام انبیار کی
کسرشان کرکے اور سکو مفتری اور جعلساز ٹھراکر یہہ دعوی بلا دلیل پیش کرتے
ہین کہ ایک وید ہی خدا کا کلام ہے۔ جو ہمارے بزرگون پر نازل ہوئے تھے۔ اور
باقی سب الہامی کتابین جنسے دنیا کو ہزارہا طور کا فائدہ توحید اور معرفت الٰہی کا پہونچا ہے
وہ لوگون نے آپ ہی بنالی ہین۔

اقول۔ جو کچھ مرزا صاحب نے عیسائیونکی بابت لکھا ہے۔ اُسکا جواب کوئی
پادری صاحب دینگے۔ ہمارا کام صرف اونکے دعوٰون کی تکذیب کرنا ہے۔
واللہ اعلم دنیا مین کیا طوفان آیا ہے کہ اپنی آنکھ کا شہتیر بعض متعصبین کو
نہین سوجہتا۔ مگر دوسرون کی آنکھ کا تنکا بھاری معلوم ہوتا ہے۔ اسلامی تعصب
دنیا مین ضرب المثل ہے۔ اور اُس سے ہرایک دانا کی طبیعت منفعل۔ بیجا
تعصب ونا واجب طرفداری سے انسان کو بچنا ضرور ہے۔ مگر حق کا اظہار اور
صداقت کا طرفدار رہنا بھی ہرایک صدق پسند کو منظور ہے۔ جب آریہ سماج کا اصول نہم
ہے کہ "سب سے پریتی پوربک دہرم انوسار یتہا یوگ برتنا چاہئے" پس اگر کوئی
آریہ بالفرض محال خدانخواستہ بیجا طرفداری کرتا ہے تو یہہ برخلاف دہرم کے
اُسکا ذاتی قصور ہے۔ مگر ان کسی بُرے کو نیک اور نیک کو بد کہنا راستی سے دور
ہے جہانتک مجھے معلوم ہے ممبران آریہ سماج ہمیشہ اخلاق ومحبت کے ساتھہ
غیر مذہب والون سے گفتگو کرتے ہین گر بیجا خوشامد وجہوٹے لیت ولعل اور حق
کو چھپانے سے البتہ ڈرتے ہین۔ اور یہہ بھی اپنا دھرم سمجھتے ہین کہ کسی پر جہوٹا
الزام نہ لگاوین۔ اور جو بات کہین کتب غیر مذاہب سے بپایۂ اثبات پہونچاوین۔

چنانچہ اسکی تصدیق کیواسطے ایک واقعی مثال عرض کرتا ہون۔ مرزا صاحب خود ہی انصاف کو کام مین لاوین۔ اور حق و باطل مین تمیز فرماوین۔

ایکدن خاص قصبہ قادیان مین مرزا صاحب کے مکان پر بیٹھے ہوئے ایکسال بھر وہان ٹھہرنے کی شرائط طے ہو رہی تھین۔ اثنار گفتگو مین لفظ خوارق عادات کی تشریح ہونے لگی۔ نامہ نگار کی طرفسے یہہ دعویٰ تھا۔ کہ خوارق عادات کہتے ہین عادت یا سبھاؤ کے توڑنیکو۔ چاکو مین چاک کرنیکی عادت ہے۔ اور آگ مین جلانیکی۔ درخت مین غیر متحرک رہنے کی۔ اور انسان مین چلنے کی وغیرہ۔ آپ اگر ان عادتون کو خدا کی برکت سے توڑ دیوین۔ تب مسلمان ہو جاونگا۔ ورنہ آپ آریہ ہو جاوین۔ اور غلط دعوون سے باز آوین۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ قرآنی اصطلاح مین اس لفظ کے یہہ معنی نہین ہین۔ نامہ نگار نے کہا کہ یہہ لفظ ہی قرآن مین نہین ہے۔ ورنہ تبلاؤ اگر کہین ہے۔ مرزا صاحب نے اقرار کیا کہ قرآن مین ضرور ہے نامہ نگار کے پاس قرآن تھا۔ اسیوقت پیش کیا کہ براے خدا نکالئے اور الہام کی فال ڈالئے۔ چندمنٹ تک مرزا صاحب ورق گردانی کرتے رہے مگر بالکل وہ لفظ قرآن سے نہ نکالا اور طوعاً و کرہاً فرمایا کہ "مین اس دعوی سے دست بردار ہون۔ قرآن مین یہہ لفظ نہین ہے" اُسوقت حکیم کشن سنگھ صاحب و لالہ نہال چند صاحب حکیم و پارام صاحب و پنڈت مے کشن صاحب و لالہ جھبی بھائی صاحب و مرزا اکمال الدین صاحب و منشی مراد علی صاحب اور ایک بوڑھا مسافر بیٹھے ہوئے تھے۔ جس کے غالباً مرزا کو بھی انکار نہوگا دوسرا ثبوت سوال و جواب مباحثہ جالندھر ہے جو مابین مولوی احمد حسن صاحب اور شریمان سوامی دیانند سرستی جی کے ہوا تھا۔ اُسکے پڑھنے سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مباحثہ کے بعد مولوی صاحب کی طرف سے بدتہذیبی ہوئی نہ کہ آریون کی طرفسے۔ تعصب وہٹ دھرمی بھی مولوی صاحب سے ظہور مین آئی۔ نہ کہ سوامی جیو

ہے۔ چنانچہ وہ رسالہ بھی محمد مرزا موحد صاحب جالندہری کی قلم سے مرتب ہوا۔ اُسکے صفحہ ۳ کی سطر ۵ سے ۱۱ تک عبارت ذیل موجود ہے۔

"تب ختم گفتگو (مباحثہ) کے جو مولوی صاحب کی طرف سے خلاف عمل عالمانہ ایک فعل سرزد ہوا۔ بنظر انصاف اُسکا بھی ظاہر کردینا مناسب ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ بعد تمام ہونے گفتگو کے مولوی صاحب خانقاہ امام ناصرالدین کے آستانہ پر گئے اور کچھ فخریہ وعظ سُناکر مسلمانان حاضرین سے اپنے وجود کے وجوہ کی شہرت کے طلبگار ہوئے۔ اگرچہ اہل علما اور وضعدار مسلمان تو اس شہرت کی خواہش کو بچون کا کھیل سمجھکر کنارہ کش ہو گئے۔ مگر جہلائے عوام جو مرغ اور لال اور بٹیر اور [illegible] وغیرہ کی لڑائی کے عادی اور ہارجیت کی شہرت کے شایق ہین اُنہون نے مولوی صاحب کو بازی یافتہ قرار دیا اور گھوڑی پر چڑہاکر شہر کے گلی کوچون مین خوب پھرایا۔ اور [illegible] کا غل مچایا۔ مگر خاص وضعدار اور مہذب آدمیون نے اِسے ناپسند کیا"۔

حالانکہ یہہ پہلے ہی سے [illegible] کا تھا جو اس گفتگو کے ختم ہونے پر ہارجیت تصور کریگا وہ متعصب اور جاہل متصور ہوگا۔ [illegible] ناظرین خود ہی اب نتیجہ نکال لین۔

براہین الاحمدیہ از صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۹

سو اگرچہ یہہ دعویٰ تو اس کتاب مین [illegible] کیا گیا ہے کہ وید موجودہ کا قصہ ہی پاک ہوگیا لیکن اسجگہ ہمکو یہہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ کس قدر ان لوگون کے خیالات اصول حسن ظن اور تہذیب اور پاک دلی سے دور ہین اور کیسے یہہ لوگ تعصب قدیمہ کی شامت سے جو انکے رگ و ریشہ و تار و پود مین اثر کر گیا ہے۔ اُن نیک ظنون کی طاقتون کو جو انسان کی شرافت اور نجابت اور سعادت کا

معیار تقیین اور اُسکی انسانیت کا زیب و زینت تقیین یکبارگی کھو بیٹھے ہین۔

جواب باصواب

پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل سنسکرت کی حرف شناسی سہی جاہل محض۔ اور وید کے ردکا ٹھیکہ۔ آنکھین چمگاوڑکی اور آفتاب سے جنگ وجدل۔ بقول ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا

بترس از دروغ و فریب و ریا کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدا

ہان اگر ہم دعویٰ کرین تو شایان ہے۔ کیونکہ فارسی و عربی جانتے ہین۔ اور ہمارے پاس قرآن ہے۔ آپ جوان صفات سے محروم مطلق ہین آپکو یہہ دعویٰ بے دلیل سراپا ذلیل کریگا۔ ہان بفضل جگدیشور اس کتاب کے طبع اور شائع ہونے سے قرآن موجودہ کا قصتہ پاک ہوگا۔ اور عالم اُسکی زہریلی تعلیم سے بیباک۔ اسلامی تعصب و محمدی بغض جو مغلی قوم کی شامت سے آپ کے سینہ پر کینہ مین نسلاً جاگزین ہے اُسی سبب سے آپکو اسلام کے برخلاف بات خواہ وہ کیسی ہی حسنات و کمالات و برکات و تجلیات سے بھری ہو۔ خراب و غلط و پرکاوش و رنجش کا باعث نظر آتی ہے۔ آپ کو نہ تو انسانیت سے غرض ہے اور نہ اخلاق سے۔ مبلغ علیہ السلام سے غرض ہے اور زر سلمہ اللہ کا فرض۔ عیش و عشرت کا خیال ہے اور عطر و پھلیل لگانے مین کمال۔ خداے ذو الجلال اگر آپکو صد سال سلامت رکھے تو بھی رونق اسلام ہے اور یادگار خیر الانام۔ مگر افسوس کہ آپ جیسے زیادہ الہامی ہوتے جاتے ہین ویسے ہی اخلاقی خوبیون کو کھوتے جاتے ہین۔ تحقیق سے آپکو ذرہ بھی سروکار نہین اور بیجا شیخیون اور ناجائز دعوؤن سے کچھہ بھی ننگ و عار نہین +

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۶ سے ۱۰۷ تک

بڑا نسلے دلوں میں یہ خیال سمایا ہوا ہے۔ جو بجز آریہ دیس کے اور جتنے ملکوں میں نبی اور رسول آئے جنہوں نے بہت سے لوگوں کو تاریکی شرک اور مخلوق پرستی سے باہر نکالا۔ اور اکثر ملکوں کو نور ایمان اور توحید سے منور کیا۔ وہ سب نعوذ باللہ جھوٹے اور مفتری تھے۔

جواب باصواب

مرزا صاحب یہ آپکا بالکل غلط گمان ہے۔ اور بیجا وفان اور سراسر بہتان۔ خدا کا خوف کیجیے۔ اور کسیکو جھوٹے الزام نہ دیجیے۔ ممبران آریہ سماج ایسے خیالی دعوی نہیں جماتے۔ اور گھر میں بیٹھے ہوئے آپکی طرح الہامی حلوے نہیں پکاتے۔ نہ داؤ پیچ کھیلتے ہیں۔ اور نہ پھندا لگاتے ہیں۔ آپ جیسے نبیوں کو جو **انا انزلنا قریبا من القادیان** کے دعویدار ہیں۔ صرف آریہ سماج والے ہی مکار نہیں جانتے بلکہ خود اہل اسلام بھی جھوٹا اور مفتری مانتے ہیں۔ اور کفر والحاد کے فتوی لگاتے ہیں۔ اور لوگوں میں مشتہر فرماتے ہیں۔ جنہوں نے تمام خانگی امورات پر الہام کا جال بچھایا ہے۔ ہاں آریہ سماج والوں نے نیکوں کے درجہ سے گرایا ہے جن کا راستی پر دارومدار اور فریب سے تنفر وانکار ہے۔ انہیں ممبران آریہ سماج نیکوکار وصادق جانتے ہیں۔ اور انکے اپدیش کو جگت کی بہتری کا باعث مانتے ہیں۔ جو اپنے گناہوں اور خراب اعمال پر خدا کا قصور ٹھہراتے ہیں۔ انکو اگر آریہ سماج والے مفتری اور جعلساز بتاتے ہیں۔ تو آپ اپنے کیا فتوی لگاتے ہیں۔ غالباً آپکا اور ہمارا اتفاق ہوگا کہ بعض ......

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۷

سچی رسالت اور پیغمبری صرف برہمنون کی وراثت اور انہین کے بزرگون کی جاگیر خاص ہے۔ اور اس بارہ مین خدانے ہمیشہ کے لئے انہین کو ٹھیکہ دے رکھا ہے اور اپنی وسیع دریاے ہدایت اور رہنمائی کو انہین کے چھوٹے سے ملک مین گھیٹر دیا ہے۔ اور ہمیشہ اسکو انہین کا دیش اور انہین کی زبان اور انہین مین سے پیغمبر پسند آگئے ہین ✤

جواب باصواب

مرزا صاحب یہہ فرمانا آپکا متعصبانہ نہین ہے تو کیا ہے۔ خفا نہوجیے۔ ہمارے اور آپکے بزرگ ایک ہی تھے۔ **تواریخ** بتلاتی ہین۔ کہ "روما۔ اہل فرانس۔ اہل انگلش۔ اہل فارس وغیرہ سب کے بزرگ آریہ تھے"۔ سنسکرت زبان مین جو وید کی ہدایت لوگون کو سناوے۔ وید کی وعظ و اپدیش کی تدریس تبلاوے وہ **برہمن** ہے چنانچہ سنسکرت زبان مین اسکی توضیح اسطرح پر ہے۔

ब्रह्मजानातिब्रह्मणः یعنے جو وید مقدس کو جانے اور وید مقدس کے ذریعہ توحید وگیان کا پرکاش کرے وہ برہمن ہے۔ برہمن کسی خاص قوم یا ذات کا نام نہین۔ بلکہ اس ورن کا نام ہے جسکی تشریح اوپر کر چکا ہون۔ پس برہمن ہونا ویدوکت طورسے کسیکی وراثت نہین ہے۔ یہہ تو قدرتی طور پر بنی نوع انسان کی تقسیم ہے جو غیر قابل ترمیم ہے۔ اور دانا ؤن کو ہرطرح تسلیم۔ پس سچی رسالت اور پیغمبری کا منصب جسکو ملے اسکو سنسکرت زبان مین برہمن کہینگے اور مختلف زبانون مین جدا جدا نام دہرین گے۔ فاضلون کو فضیلت کا ٹھیکہ دینا عیب نہین بلکہ انصاف ہے۔ مگر وکیل وید ہ کو دیکھنے کا ٹھیکہ دینا سوچکر تبلائیے

کہ کسطرح حق کے خلاف ہے۔ لاف وگذاف کو چھوڑیئے اور ناراستی و بطالت سے مونہہ موڑیئے اور جواب دیجئے کہ نیکون کو نیکی کا ٹھیکہ دینا کسطرح قابل اعتراض ہے جسکی ماننے سے آپکو اسقدر عذر و اغماض ہے۔ سچا ہادی اور نیک رہنما رو ریلے ہدایت کے جہاز کا ملاح ہے اور اُسکے فرمان پر عمل کرنا عین مقصود و فلاح۔ اسکی تردید خود وید مقدس سے سُنا نا بہتر معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ راستی کا عمدہ طور سے پرکاش ہو۔

यथेमां वा
चं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः। ब्रह्मराज
न्याभ्यां शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय
प्रियो देवानां दक्षिणायै दातुरिह भूयासम
यं मे कामः समृध्यतामुप मादो नमतु। य०
अ० २६ मं २॥

یجروید مین ایشور اگیا دیتے ہین کہ جسطرح مین یہہ وید کلیان کا ساد ہن بلا تعصب تمکو اُپدیش کرتا ہون۔ ویسے ہی تم انسانون کو اُسکا اُپدیش کرو بنی نوع انسان کے یہہ اقسام ہین۔ برہمن۔ کہتری۔ ویش۔ شودر۔ سو سب وید کے ادھکاری ہین کوئی اندہکاری یعنے غیر مستحق نہین ہے۔ وید کے اُپدیش مین کسی قسم کی طرفداری نہین چاہئے۔ جو سچے دل سے وید کی آگیا کا پالن کرتا ہے وہ ہر طرح کے سُکھون سے مستفیض ہوتا ہے۔ یہہ وید و دیا ہمیشہ سب کے کلیان کاری ہے۔ اسپر عملدرآمد کرین"

سنسکرت زبان کو تمام غیر متعصب انگریز و مسلمان اُم اللسنہ (یا) مدر اف لنگویجز پکارتے ہین۔ اور ہزارون الفاظون کو باہمی مقابلہ کرکے سنسکرت سے نتارتے ہین۔ چنانچہ "آب حیات" مین مولوی محمد حسین صاحب آزاد فرماتے ہین۔ کہ ایران نام بھی آریہ۔ آین سے بنا ہی یعنے آریون کے متعلق اصل عبارت یہہ ہے۔ "اس قوم کا نام آیرین تہا۔ یہی لوگ ہین جنہون نے ہندوستان

مین اکبر۔ راجہ مہاراجہ کا خطاب لیا۔ ایران مین تاج کیانی پر درفش کاویانی لہرایا۔ اپنے مذہب کا نادر طریقہ لیکر چین کو نگارخانہ بنایا۔ یونان کا طبقہ حکمت سے الگ جمایا۔ روما کی عالمگیر سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اُندلس (ہسپانیہ) پہنچکر چاندی نکالی۔

مرزا صاحب آپکے دل مین باوجود الہامی ہونے کے تعصب کو کتنے گھیٹر دیا ہے جو اسقدر حق سے روپوشی کو افتخار جانتے ہو اور سچ کے قبول کرنے سے تحقیر مسلمانی مانتے ہو۔ خدا سے ڈریئے انصاف سے ہاتھ نہ اٹھایئے اور براہ مہربانی وانصاف **ہسٹری اف لینگوج یعنے زبانون کی تاریخ مصنفہ میکس مولر صاحب** مطالعہ فرمایئے۔ تا کہ جہالت (اودیا) دور ہو اور صداقت کا ظہور ہو۔

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۸

قولہ ۔ اور وہ بھی صرف تین یا چار کہ جس سے مسئلہ الہام۔ اور رسالت کا قوانین عامہ قدرتیہ۔ اور عادت قدیم الٰہیہ مین داخل نہین ہوسکتا۔ اور امر نبوت اور وحی کا بباعث قلت تعداد الہام یافتہ لوگون کے ضعیف اور غیر معتبر اور مشکوک اور مشتبہ ٹھہر جاتا ہے۔ اور نیز کروڑہا بندگان خدا جو اس ملک سے بیخبر رہے۔ یا یہہ ملک اون ملکون سے بیخبر رہا۔ فضل اور رحمت اور ہدایت الٰہی سے محروم اور نجات سے

* قطع نظر اسکے کیا ابتدا سے آفرینش سے محمد صاحب تک حسب اعتقاد یہود و عیسائی واہل اسلام کے سوائے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم مین کوئی پیغمبر کتاب لیکر آیا ہے۔ جہانتک بائبل اور انجیل اور قرآن سے پتہ ملتا ہے کوئی نہین آیا۔ بلکہ صاف لکھا ہے کہ آدم سے محمد صاحب تک تمام برحق نبی سب کے سب ایک خاص قوم اور گھرانے سے ہوتے ہے۔ بلکہ ساری جہان کو چھوڑ خدانے تمام عدل ہی ہونے نعمت نبوت کا رشتہ خاص اُس قوم سے جوڑ دیا (دیکھو سورۃ مائدہ۔ آیت ۲۳) اور سورۃ بقر کی آیت ۱۳۰) اور اسی طرح (سورۃ آل عمران کی آیت ۱۰۷) اب ہم یہی یہہ کہہ سکتے مین کہ سچی رسالت اور

نے نصیب رہ جاتے ہین - اور پہر طرفہ یہہ کہ بموجب خوش عقیدہ آریہ صاحبان کے وہ تین یا چار بہی خدا تعالے کے ارادہ اور مصلحت خاص سے منصب نبوت پر مو نہین ہوئے - بلکہ خود کسی نامعلوم جنم کے نیک عملون کے باعث سے اس عہدہ پانے کے مستحق ہو گئے اور خدا کو بہر حال انہین پیغمبر بنانا ہی پڑا - اور باقی سب لوگون کو ہمیشہ کے لئے اس مرتبہ عالیہ سے جواب ملگیا - اور کوئی کسی الزام سے اور کوئی کسی تقصیر سے اور کوئی آریہ قوم اور آریہ دیس سے باہر سکونت رکہنے کے جرم سے الہام پانے سے محروم رہا ✦

جواب باصواب

اقول حق سے مخالفت کرنا عموماً مرزا صاحب کا اصول ہے - اور خواہ مخواہ طول و فضول عبارت بناکر شیخت کا دم بہرنا معقول جانتے ہین - ورنہ اگر سچ مچ راستی پر کام ہے اور تحقیق مسئلہ الہام - تو ذرہ بیان کیجئے - کہ چار آدمیون پر ایشور کیطرف سے الہام ہونے مین قوانین عامہ قدرتیہ اور عادات قدیم الہیہ مین کونسا قضیہ واقعہ ہوا - جسکا دفعیہ آپ کے وہمیہ و طبعیہ منطق مین ہمارے ذمہ ضروری جانا گیا - برائے خدا بیان کیجئے اور جواب لیجئے - ایک کے مقابلہ مین شہادت اربعہ ہر طرح قابل اعتبار ہے اور کسی طرح محل عذر و انکار نہین - ہان قطع نظر اور

بقیہ حاشیہ

پیغمبری صرف اسرائیلیون کی وراثت اور انہین کے بزرگون کی جاگیر خاص ہو گئی - اور اس بارہ مین خدا نے ہمیشہ کے لیے انہین کو ٹہیکہ دے رکہا ہے اور اپنے وسیع دریای ہدایت رہنمائی کو انہین کے دو چند قرات کے درمیانی دوابہ مین ہمیشہ دیا ہے - اور ہمیشہ خدا کو عرب ور روم کا دیش پسند آگیا - اور انہین کی زبان خدا کا تکیہ کلام ہو گئی - چین - جاپان - امریکہ - سنٹرل ایشیا وغیرہ مین کبہی کوئی پیغمبر نہ اترا - ورنہ ہندوستان مین کبہی کسی پیغمبر کو ڈال گئی - پس یہہ سراسر الزام آپ کے ذمہ مین کسیطرح عاید ہو نہین ہو سکتی - اور خدا سے متمدین کی نسبت یہہ تمام شک وارد ہوتے ہین - نہ کہ ہمپر ✦

باتون کے آپکی شہادت کمزور ہے۔ اور ہم صحیح کے مقابلہ مین ہُما کا زور ہے۔ کہان خود غرضی کی صلاحین اور شکایتین۔ اور کہان صداقت کے احکام اور راستی کی ہدایتین۔ مرزا صاحب ایک ہنستا ہے ایک روتا ہے۔ انصاف اور خود غرضی مین بڑا فرق ہوتا ہے۔ رب العالمین منصف و عادل ہے نہ کہ خود غرض و غافل ؎

چراغ مُردہ کجا نور آفتاب کجا
ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

مذہبی تواریخون سے ثابت ہے کہ اول اول انسانون کی پیدائش آریہ ورت مین ہوئی اور وہین انصرام عالم کے واسطے الہام کی ضرورت ہوئی۔ ورنہ ایک اہم کارخانہ پیدا کر کے اُسکے انتظام کے احکام نہ دینا بنانے والے کے گیان کو الزام لگاتا ہے۔ پس وہان ہی ویدون کا الہام ہوا۔ کوئی سکول۔ کوئی پاٹ شالا کوئی ماسٹر اُسوقت موجود نہ تہا۔ جس سے وہ الہام غیر معتبر اور مشکوک اور مشتبہ ٹھہرتا۔ اور نہ کوئی کتاب موجود تھی جس سے منقول تصوّر ہوتا۔ تمام مشکلات کا غور کر کے ہر ایک سلیم العقل کے دل سے فی الفور یہی جواب ملتا ہے۔ کہ ایسے وقت مین ایسے کامل گیان اور مکتی ہدایت اور شرح فرامین اور سچے اُپدیش اور اعلے علمی وقایق و حکمی و فلسفی حقائق کا پرکاش ہونا انسانی طاقت و قوت بشری سے بسا بعید بلکہ ناممکن ہے۔ پس ہادی حقیقی اور مالک تحقیقی۔ سچدانند۔ سرو ویاپک کا شک گیان مے پرمیشور سے ہی انکا ظہور ہوا۔ غیر معتبر تب ہو۔ جبکہ کوئی پڑہا لکھا آدمی رازدار موجود ہو۔ ضعیف تب ہو جب کوئی خارجی ذریعہ موجود ہو۔ محیط و موجود کل کی رسالت کے واسطے وحی کا آنا اُسکو ایک دیشی یعنے محدود ٹھہراتا ہے۔ پس اُن

فٹ نوٹ دیکھو مضمون کتاب ہذا متعلق فضیلت سنسکرت بجواب اعتراض صفحہ ۳۴۳ تا ۳۸۱ براہین احمدیہ

گیان سروپ لئے انتریامیتا سے ویدک انادی گیان اُنکے انتشکرن مین پرکاش کیا چونکہ غیر متغیر کا گیان لاتبدل ہوتا ہے۔ اسیواسطے وہ گیان آجتک تردید و تنسیخ سے مبرا ویدون مین موجود ہی۔ توریت منسوخ ہوگئی اور اسی طرح زبور بھی۔ انجیل کی تعلیم تم خود بھی غیر واجب جانتے ہو اور اُسے ناکامل گردانتے ہو۔ قرآن کی بھی بہت سی آیات منسوخ ہوگیئن۔ اور بہت سی تمہاری تلاوت سے نکالی گئی ہین۔ پس وہ گیان ایسے اور غیر متغیر کے گیان نہین ہین۔ بلکہ انسانی اور نفسانی اور فانی داستانین ہین جنکے وجود اور نابود مساوی ہین۔ سچی کتاب از آغازِ عالم تا اختتامِ عالم ردّ و تبدل سی پاک رہیگی۔ کسی طرح کا نقص و سہو اُس مین برآمد ہونا سہل نہین بلکہ ناممکن ہے اور وہ ست ودیا کا پُستک **وید مقدس** ہے۔ ہم لوگ جو **تناسخ** کو مانتے ہین۔ کسی کا الہام پانے سے محروم رہنا اُسکی شامتِ اعمال جانتے ہین مگر خدا تعالی کو متعصب و ظالم نہین گردانتے۔ بلکہ یقیناً پہچانتے ہین کہ وہ انصاف کے برخلاف کوئی کارروائی نہین کرتا۔ آپ منکرِ تناسخ ہین آپ ہی اسکا پاسخ دیجیے۔ کہ خدا کا اپنے ارادہ و مصلحت خاص سے کسی کو منصب نبوت پر مامور کرنا چشم انصاف کو معذور کرنا نہین ہے توکیا ہے؟ حقدار کا حق غیر مستحق کو دینا خود غرضی و طرفداری ہے۔ اور لائق و حقدار کو اُسکے منصب پر پہونچانا معدلت و نصیفت شعاری۔

خدا کو صادق مانکر بہر ور و غگوی کے واسطے درخواست کرنا بہرحال ایک ایسا امر ہے کہ جسکے قبول کرنے سے ممبران آریہ سماج کو خصوصاً اور تمام اہل دانش کو عموماً انکار ہے۔ افسوس کہ خود ہی محمد صاحب کو ختم المرسلین ماننا۔ اور لوگون کو ہمیشہ کے واسطے مرتبۂ نبوت سے محروم الارث بنانا ایمان جانتے ہو۔ مگر اس اعتراض کے کرتے وقت اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر نہین دیکھتے ورنہ یہہ زہرنہ اُگلتے۔

خدا کو خود غرض اور طرفدار بنانا آپ نے ہان آسان ہے ۔ مگر حق کو قبول فرمانا نہایت
گران بلکہ نقصان ایمان ہے ۔ تناسخ سے انکار یعنیہ خدا کی تنگری کا اقرار ہے ۔ جسکو ہم
اسی کتاب مین علیحدہ بیان کرین گے ۔ اگر خدا کو اُن مزموم نقائص سے نقصان پذیر
نہین انتے (جو بالکل ٹھیک ہے) تو کسی اور نبی اور کتاب کا نزول قبول کرنا پڑیگا اور
محمد صاحب اور قرآن کو درجہ نبوت و الہام سے معزول۔

مرزا صاحب ایک کامل الہام کی موجودگی مین کسی اور کامل یا ناکامل الہام کا
ارسال کرنا (حالانکہ کوئی نئی تعلیم بھی نہ دیتا ہو) فعل عبث کے سوا اور کیا حکم رکھتا ہے ۔
کوئی کسی تقصیر بناوٹی یا خارجی کے سبب تعلیم وید سے محروم رہا مگر اپنی گناہونکی باعث فرد

ہر چہ ہست از قامتِ ناساز و بے اندام ماست
ورنہ تشریفش ببالائے کسے کوتاہ نیست

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹

اب دیکھنا چاہیے کہ اس ناپاک اعتقاد مین خدا کے مقبول بندون پر جنہون نے
آفتاب کی طرح ظہور کرکے اُس اندہیرے کو دور کیا جو اُن کے وقت مین دُنیا پر
چھا رہا تھا ۔ کسقدر ناحق و بے موجب بدظنی کی گئی ہے ۔ اور پھر اپنے پرمیشور پر
بھی یہہ بدظنی جو اُسکو غافل یا مدہوش یا مختبط الحواس تصور کیا ہے ۔ کہ جو اسقدر بیخبر
ہے ۔ کہ گو بعد وید کے ہزارہا طور کے نئی نئی بدعتین نکلین اور لاکھون طرح کے طوفان
اور اندہیریان چلین اور رنگا رنگ کے فساد برپا ہوئے اور اُسکے راج مین ایک رُسی
طرح کی گڑبڑ پڑ گئی ۔ اور دنیا کو اصلاح جدید کی سخت سخت حاجتین پیش آئین
پر وہ کچھ ایسا سویا کہ پھر نہ جاگا ۔ اور کچھ ایسا کہسکا کہ پھر نہ آیا ۔ گویا اُس کے پاس اتنا
ہی الہام تھا جو وید مین خرچ کر بیٹھا ۔ اور وہی سرمایہ تھا جو پہلے بانٹ چکا ۔ اور پھر ہمیشہ

...کے لئے خالی ہاتھ رنگیا - اور موہنہ پر موہر لگ گئی - اور ساری صفتین ابتک بنی رہین مگر تکلم کی صفت صرف وید کے زمانہ تک رہی - پہر باطل ہوگئی - اور ہمیشہ کے لئے کلام کرنے اور الہام بہیجنے سے عاجز ہوگیا -

جواب باصواب

مرزا صاحب کیا یہی الہامی تہذیب ہے - اور اسی کا نام محمدی تادیب - زبان سنبہالئے ایسے الفاظ موہنہ سے نہ نکالئے۔ سقراط و بابا نانک جیسے مہاتا لوگ جنہوں نے آفتاب کیطرح ظہور کرکے لوگون کی اندہیاری کو دور کیا - ہم انکی صدق دل سے تعظیم کرتے ہین اور ہر ایک دانا کو کرنی چاہیئے -

ایک ایرانی سیاح امرتسر مین ایک روز باتنار گفتگو فرمانے لگے - کہ "جہان تک مین دنیا کے اور مذاہب سے مقابلہ کرتا ہون - نبیون کی نسبت یہہ چار امر شائی دیتے مین اول کتاب - دوم امت - سوم معجزہ - چہارم اصحاب - مگر کسی نبی کی نسبت غیر قوم نے شہادت نہین دی - لیکن جب غور کرتا ہون تو بابا نانک جی کی نسبت یہ پانچون امر تصدیق ملکہ موجود ہین - بابا نانک کتاب وارد - امت وارد معجزہ وارد - اصحاب وارد - بزرگتر از ہمہ فضائل ۓ مسلمانان ہم کرامت او قائل اند پس بابا نانک بلاشک و شبہ نبی است - مینے سوال کیا کہ محمد صاحب کی نسبت جو ختم المرسلین کا لوگ گمان کرتے ہین ؟ ہنسکر جواب دیا کہ "یہ بالکل غلط ہے" - علی ہذا شنکراچارج وغیرہ بہی اسی تعظیم کے لائق ہین -

مگر جنہون نے دنیا مین طوفان بے تمیزی پہیلائے - قتل عام کرائے - جہاد کے بیڑے اٹہائے - آباد شہر بیچراغ بنائے کیا وہ بہی اسی تعظیم کے مستحق ہین - اگر ہین تو کیا وجہ؟ اور محمود غزنوی - چنگیز خان - تیمور - ہلاکو - نادر شاہ - بابر - احمد شاہ وغیرہ کیون مستثنیٰ رکہی جاوین - اور برادری سے خارج کہلاوین جیسے پرماتما آپ شدہ اور

غیر متغیر ہے اُسی طرح اُسکا الہام بھی شدہ اور تغیر و تبدل سے مبرا ہونا چاہیئے نہ کہ ناقص اور متغیر۔ پس کامل او شدہ چیز کے بدلنے کی ضرورت نہیں۔ اور نا کامل اور ناقص کا کامل اور پھر گیہ سے ظہور ہونا ہی اسنبھو یا غیر ممکن ہے۔ ترقی تنزل کا سلسلہ آواگون ہے۔ نئی نئی بدعتوں کے نکلنے اور نئے طوفان اور آندھیروں کے چلنے سے وہ عالم کل غافل نہیں ہے اور نہ بدعتیں اور طوفان اور اندھیاں کارخانہ قدرت کو درہم برہم کرسکتی ہیں۔ اور نہ اُسکے راج مین گڑبڑ ہوسکتی ہے۔ جنگ روم و روس کے وقت اُسے نئے الہام کی ضرورت نہیں۔ اور نادرشاہ کے قتل عام کرنے پر حاجت تھی۔ جب لارڈ میو صاحب مارے گئے تب بھی وہی الہام تہا اور جب فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تب بھی وہی الہام۔ جب موسیٰ پیدا ہوئی تب بھی وہی الہام تہا اور جب لاکھونکے قتل عام کا حکم دیا تہا تب بھی وہی الہام۔ ابراہیم کیوقت مین بھی وہی الہام تہا اور کیومرث کیوقت مین بھی وہی۔ بکرماجیت کے وقت مین بھی وہی تہا۔ اور مسیح کیوقت مین بھی وہی۔ وہی الہام کرشن جیو کے وقت تھا۔ اور وہی رامچندر جی کے وقت۔ وہی منو جیو کے وقت تہا اور وہی اگنی اور انگرہ کے وقت۔

آفتاب صداقت ہمیشہ موجود رہتا ہے مگر آنکھین کہولنا اور بلا تعصب ہوکر دیکھنا اور غور کرنا۔ اور فائدہ اٹھانا قابلیت کی شرط ہے۔ جو آواگون سے لازم و ملزوم ہے۔ ایشور موہنہ کا محتاج نہیں۔ اور نہ کلام کا۔ وہ سب کا انتریامی ہے۔ ویدون کو گیان دوارہ پرکاش کرتا ہے۔ مگر دیدہ بینا و گوش شنوا چاہیئے۔

تم قرآن کو کلام اللہ مانتے ہو۔ پس کلام بغیر موہنہ کے ظہور پذیر نہیں ہوتی۔ محمد خاتم المرسلین ہین۔ یہہ اعتراض تمہارے پر عاید حال ہین نہ کہ ہمارے پر۔ پس ہمکو کہنا پڑتا ہے کہ جو خدا کے پاس ہدایت کا سرمایہ تہا۔ وہ قرآن مین بانٹ چکا۔ اور پھر قیامت تک خالی ہاتھ رہ گیا۔ اور اُسکے موہنہ پر موہر لگ گئی۔ محمد کے بعد کسی ہسن بہیجنے کی اُسکو طاقت نہ رہی۔ تکلم کی صفت موسیٰ کے زمانہ تک رہی آگے

سے کلیم نہوا۔ اور نبوت اور رسالت کی ڈگری محمد تک اُسکے پاس رہی آگے سے

بے بضاعت ہوگیا۔ اور ہمیشہ کے لئے رسول اور نبی بھیجنے سے اور کتاب دینے سے عاجز ہوگیا۔ مرزا صاحب خدا کامل ہے۔ اُسکی کتاب اُسکا گیان اُسکا اُپدیش سب کچھ کامل ہونا چاہئے۔ نہ کہ مجمل وادھورا و ناقص۔ بدلنے کی ضرورت غلطی مین ہوتی ہے اور بڑہنے کی ضرورت ناکامل مین۔ جہان سہو ہو وہان کاٹنا پڑتا ہے۔ اور جہان بھول ہو وہان سے ہوشیار ہونا۔ مگر ایشور مین مسلّم فریقین ہے۔ کہ یہہ عیب نہین ہین۔ پھر الہام کا باربار باہمی نقیض اور مختلف اور ناکامل بھیجنا کیا ضروری تہا کیا قانون پرورد گار ہے یا ایکٹ سرکار۔ لیکن مرزا صاحب الہام کے باربار ہونے مین آپ کے تو بارہ ہین۔ اگر ویدون پر ایمان لادین۔ یا الہام کا ایک بار کامل نازل ہونا تسلیم فرمادین۔ تو الہامی ومجدد۔ مسیح ثانی۔ مُرشد۔ چہوٹا نبی کون کہے۔ اور چڑہاوے کسکو چڑہین ؎

الا اے حذر کن ز آز و ریا کہ انجام این ہست رنج و بلا

طمع راسہ حرفست ہرسہ تہی کزو نیست مرطمعان رہی

اب نمونہ کے طور پر کچھ **اختلاف** دکہلاتا ہون۔

۱۔ نکاح کے بعد اگر کسی سبب سے عورت ناپسند آوے تو اُسے طلاق دیدے۔ .. (استثنا ۲۴/۱)

۲۔ بجز زنا کے اور کسی سبب سے طلاق دینا درست نہین بلکہ جو دیتا ہے زنا کراتا ہے .... (متی ۵/۳۲)

۳۔ جب خاوند چاہے طلاق دے سکتا ہے .... (قرآن)

۴۔ جانور چرند و پرند کا خون وچربی حلال تھا .... (پیدایش ۹/۳)

۵۔ خون جانورون کا حرام ہوا .... (پیدایش ۹/۴)

۶۔ سوتیلی بہن سے نکاح درست ہے .... (پیدایش ۲۰/۱۲)

سوتیلی بہن سے نکاح منع ہے . . . . (احبار ۱۸ و استثنا ۲۷)

دو بہنوں کا نکاح کرنا ایک کے جیتے جی ممنوع ہے . . . (پیدائش ۲۹ - و احبار ۱۸)

نا واجب ہے شریعت موسی میں . . . . (توریت)

پھوپھی سے جماع کرتے تھے اور خدا کا حکم تھا . . . . (خروج ۶)

بہن بھائی کی شادی ہوتی تھی . . . . (توریت)

شراب جائز تھی اور نبی پیتے تھے . . . . (توریت - پیدائش)

حرام ہوئی . . . . (قرآن)

ایک عورت سے زیادہ شادی کرنا گناہ ہے . . . . . (توریت پیدائش و انجیل متی ۱۹)

عام لوگوں کو چار چار اور محمد صاحب کو ۹ - ۱۱ - ۱۸ بلکہ لا انتہا . . . . (قرآن سورۃ احزاب وغیرہ)

بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو . . . . (قرآن سورۃ بقر)

مکہ کی طرف سجدہ کرو پہلا حکم منسوخ ہوا . . . . (قرآن سورۃ بقر)

ماخوذ از اخبار الاسلام جلد ۲ مطبوعہ ۳۰ جولائی و اگست سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۶۷ و ۶۸

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰

یہ اعتقاد آریہ قوم کا ہے کہ جب پر ایک ہندو کو رغبت دلائی جاتی ہے کہ مسکو اپنا دھرم بنا دے - مگر تعجب کہ اس اعتقاد کا وید میں کہیں ذکر تک نہیں - اور کوئی شرتی اسمیں ایسی نہیں کہ اس متعصبانہ بدظنی کی تعلیم دیتی ہو۔

جواب باصواب

مرزا صاحب میرا بھی آپکے اس قول سے اتفاق ہے کہ وید مقدس میں کوئی شرتی ایسی نہیں ہے جو اس متعصبانہ بدظنی کی تعلیم دیتی ہو - جب وید مقدس بالکل

[illegible]

طرفداری و متعصبانہ باتون سے بقول آپکے مبرا ہین - تو ہر ایک ہندو بلکہ مسلمانون کو بہی ایمان لانے سے کیا نقصان ہی - اور ای آپکی نصیحت کو مانکر کئی لوگ وید مقدس پر ایمان لے بہی آئے ہین - یہہ (وید) اعتقاد آریہ قوم کا ہے - اور وید کو ماننے والے آریہ ہین - پس جو آریہ برخلاف وید کارروائی کرے وہ گنہگار ہے - مگر ہر ایک شخص کام کرنے مین فعل مختار ہے مجبور و لاچار نہین -

براہین احمدیہ از صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱

معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اشلوک انہین دنون مین گہڑا گیا ہے - کہ جب آریہ قوم کے عقلمندون نے اپنی پُستکون اور شاستروں مین یہ بہی لکہہ مارا تہا - جو ہمالہ پہاڑ اور کچہہ ایشیا کے حصہ سے پرے کوئی مُلک نہین دراسی طرح اَور بھی خام خیالیان اور وہم پرستیان کہ جنکا اسوقت ذکر کرنا ہی فضول ہے - اور جوابؔ زبروز دنیا سے مٹی جاتی ہین - اور علم اور عقل کے حاصل کرنیوالے خود بخود اونکو چھوڑتے جاتے ہین - اُنہین دنون مین نکلی تہین -

جواب باصواب

چونکہ مرزا صاحب نے کوئی اشلوک اپنے دعویٰ کے ثبوت مین پیش نہین کیا پس ہمین بے اختیار کہنا پڑا کہ انکا یہہ دعوے بہی مثل اَور دعاوی کے محض بیدلیل ہے مرزا صاحب نے جہوٹھ اور دہوکہ سے شاستروں کا نام لیا - چہیون شاسترون مین ہرگز ایسی تعلیم نہین ہے - ہہین معلوم الہامی لوگ جہوٹھ بولنے سے کیون

+ **حاشیہ** - آریہ لوگون کی عقلمندی و علمیت کی بابت تو ایک جہان آگاہ ہے اور مہدی تک انکے گواہ - دیکہو - **تہذیب اخلاق** جلد چہارم نمبر چہار دہم مین **سید احمد خان** صاحب فرماتے ہین

نہین شرماتے۔ حضرت آپکو کہان سے الہام ہوا۔ اور رب القادیان من النواحی خورد اسفورنے کس وحی کے ذریعہ تار بھیجکر آپ کو آگاہ کیا۔ کیا وہ الہام انا للہ حافظون کی گارد کی بغیر آیا تہا جو راستہ مین گم ہوگیا؟ گذشتہ راصلوۃ آیندہ را احتیاط شرط ہے۔ اسجگہ واجب جانتا ہون کہ اسلامی الہامون کی غلطیان بتلاؤن۔ اور اہل حق کو اُن سے مطلع کراؤن۔ کیونکہ وہ اگرچہ کلام الٰہی مشہور ہین۔ مگر صداقت سے دور ہین۔

حساب مین بہی مسلمانون نے کم توجہ نہین کی اُنہون نے ہندؤن سے مراتب اعداد کا رکہنا سیکہا۔ اور اسی لیے اسکا نام اونہون نے اعداد ہندسہ رکہا۔ فن جبر و مقابلہ کی نسبت اختلاف ہے۔ بعض مسلمانون کو اسکا موجد بیان کرتے ہین۔ مگر صحیح یہ ہے کہ مسلمانون نے یہہ علم ہندوستان کے پنڈتون اور یونان کے عالمون سے اخذ کیا مگر پہر اُسمین بہت سی ترقی کی۔ علم طب مین بہی مسلمانون نے بہت ترقی کی اُنہون نے ہندوستان مین سفر کیا زبان سنسکرت سیکہی اور نہایت مشہور دو کتابین سنسکرت زبان کی جنکا نام چرک اور سشرت تہا عربی زبان مین ترجمہ کین۔ سب سے پہلے ۳۰۰ھ ہجری مین موسی ابن موسی القراری نے سنسکرت کا ترجمہ شروع کیا۔ پہر محمد بن اسمٰعیل خود ہندوستان مین آیا اور اُس کے بعد دنس عالم ہندوستان مین آئے اور ہندؤن کے علوم کی کتابون کا عربی مین ترجمہ کیا"۔

پہر سید صاحب جلد چہارم کے نمبر پنجم مین فرماتے ہین "ہمارے بزرگون کا غیر قومون سے علوم سیکہنا اور مسلمانون مین پہیلانا تواریخ سے بخوبی ثابت ہے۔ یونانی۔ سریانی۔ سنسکرت سے علوم کا اخذ کرنا مثل آفتاب کے روشن ہے"۔ پہر سید صاحب جلد چہارم کے نمبر ہفتم مین لکہتے ہین "یونان اور ہندوستان سے ہر قسم کے علوم و فنون کو مسلمانون نے حاصل کیا اور یہہ ترقی قریباً ۵۰۰ ہجری تک جاری رہی۔ پہر یہ قوم ایک جہاز ہوئے پتہر کی مانند نیچے کو چلی آئی"۔ پہر سید صاحب جلد چہارم کے نمبر سیزدہم مین لکہتے ہین "سب اہل اسلام جانتے ہین کہ ہماری قوم کے آغاز کو تیرہ سو برس کے قریب گذرے ہین۔ یہہ قوم ایک ایسے ملک مین جہان بجز حقیقت علوم عقلی کا نشان بہی نہ تہا۔ لیکن جب سے اس قوم کا آغاز ہوا۔ چہ سو برس تک اس قوم نے اپنی کوشش سے اپنی بدولت ایسے

۱- نوح کے طوفان کا تمام دنیا پر آنا۔ . . . . (توریت- پیدایش ۷)
۲- خدا کا طوفان بھیجکر پچھتانا اور بدلی مین اپنی کمان (قوس قزح) اٹکانا۔ (توریت پیدایش ۹ ... ۰)
۳- نوح کی کشتی مین جاندارون و انسانون کا مع اکیالرخرچ کے آنا . . . . (ایضاً)
۴- بابل کے برج گرنے سے ایک آواز کا ہونا اور دنیا کی زبانون کا بدلنا . . . (ایضاً)
۵- دودھ اور شہد کی نہرون کا بہنا اور خدا کا روٹیون کا مینہہ برسانا . . . (توریت)
۶- مسیح کا باکرہ عورت سے پیدا ہونا بغیر مجامعت شوہر کے . . . (قرآن سورۃ تحریم و مریم)

اعلیٰ درجہ پر پہنچا مین جس سے وہ بھی دنیا کی قومون مین اعلیٰ درجہ کی قوم شمار ہو سکینگی"۔

رسالہ مخزن العلوم کی جلد ہفتم کے نمبر گیارہ مین مولوی الطاف حسین صاحب فرماتے مین "ہندوستان کے قدیم باشندے ہندو مین۔ اُن کے بزرگون کا حال جو تاریخ مین دیکھا جاتا ہے اُس سے اُس گروہ کی کمال قابلیت و استعداد ظاہر ہوتی ہے۔ ہندوونکے قدیم طبقونے علوم حکمیہ مین بڑی بڑی ترقیان کی مین یہہ بات بالاتفاق تسلیم کیگئی ہے کہ علم ہیئت مین جو ہندوونے کتابین تصنیف کی ہین اُنمین نقصان اگرچہ نہایت درجہ کا ہے مگر اُس کے ساتھہ کمال بھی اعلیٰ درجہ کا پایا جاتا ہے اور ہیئت کے سوا ریاضی کے فروع مین جو انہون نے ترقی کی ہے وہ علم ہیئت سے بھی زیادہ جاننے کے قابل ہے۔ چنانچہ کتاب سوریہ سدھانت جو عام مورخون کے نزدیک پانچوین یا چھٹی صدی عیسوی کی تصنیف مانی جاتی ہے اُسمین علم مثلث کا بیان ایسا پایا جاتا ہے جس سے اُسکو یونانیون تک پہنچ نہین سکتی بلکہ کہہ سکتے مین کہ اُسمین بہت سے سوالات ایسے ہین جنکا علم عموماً اہل یورپ کو سولہوین صدی تک معلوم نہوا تھا۔ علم ہندسے کے بعض اصول کا علم ہندوستان ہی کے ساتھ خصوصیت رکھتا تھا۔ خصوصاً وہ نسبت جو نصف قطر کو محیط دایرہ کے ساتھہ ہے اُسکا علم زمانہ حال تک ہندوستان کے سوا کسی اور ملک کے لوگون کو نہ تھا۔ علم حساب مین سب کے نزدیک کسور اعشاریہ کے موجد ہندو ہین اور ظاہراً اسی ایجاد کے سبب سے علم حساب مین انکو یونانیون پر فوقیت دیجاتی ہے۔ جبر و مقابلہ مین بھی ہندو اپنے معاصرون سے سبقت لیگئے تھے۔ چنانچہ اس علم کی بابت اُنکی تحقیقات کا حال برہم گپت کی کتابون سے جو کہ چھٹی صدی مین بنی ہے۔ اور بھاسکر اچاریہ کی کتاب سے جو کہ بارہوین صدی مین رایج ہوئی دریافت ہوتا ہے۔ اور ان دونون نے آریہ بھٹ کی تصنیفات سے مضامین اخذ کئے مین۔ ظاہراً اس شخص کے زمانہ مین علم کمال درجہ کو پہنچا ہوا تھا۔ اور یہہ اور ڈائی فنٹس جسنے یونان مین جبر و مقابلہ سب سے پہلے لکھا ہے۔ بعض مورخین کے نزدیک ایک ہی زمانہ مین تھے اور یہہ بات مانی ہوئی ہے کہ یہہ شخص ڈائی فنٹس سے اس علم کی اپنی تحقیقات مین سبقت لیگیا اور جب اسکو کل کرنے

۷- زمین کا مسطح اور ہموار ہونا- اور نہ چلنا- اور پہاڑون کا بمنزلہ میخون کے ٹہوکا جانا . . . . (قرآن سورۃ بقر و سورۃ نوح)

۸- خدا کی باتونکو سُننے کے واسطے شیطانون کا آسمان پر جانا اور فرشتون کا آگ کے گولے مارنا جو شہاب ثاقب ہے . . . . (قرآن سورۃ حجر و طارق و ملک)

نتیجہ ۱

اور بعض پر متاخرین کو فخر ہے اور جو کہ ہندوؤن کی ابتدائی ترقی کے زمانہ میں اور تمام قومین جاہل تھین اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اونہون نے یہ علوم کسی غیر ماخذ سے نہین لیئے- اور جس زمانہ مین اُن علمون کا غیر قومون سے اخذ کرنا ممکن ٹہیر سکتا ہے اُسوقت اُنکی علمی تحقیقات کے طریقے ایسی اصول پر مبنی تہے جنسے کوئی اگلی قوم اصلاً واقف نہ تہی اور اُن ہی ایسی تحقیقات کا علم ظاہر ہوتا ہے جنکو اب سے ۲ سو برس پہلے تک اہل یورپ بہی جانتے تہے- اسی طرح الٰہی وطبعی او منطقی مسایل مین حکمائے ہند کی رائین اور اختلافات اور مباحثات اسقدر ہین جنسے اُن مین اور حکمائے یونان مین ایک نسبت معتدبہ نکل سکتی ہے"۔

رسالہ تیرھوین صدی مطبوعہ مطبع آگرہ اخبار کی جلد سوم کے نمبر ۸ سے ظاہر ہوتا ہے-

"یہہ ہی ہندوستان جس کے فیض علوم سے تمام جہان مُستفیض ہوا- اور جسکے قدیم باشندون نے تمام علوم و فنون و صنعت و حرفت مین ہی کوئی چیز باقی نہین چہوڑی- اور اب بہی اس زمانہ کی اکثر تحقیق و صنعت کا پتہ پہلی کتابون سے لگسکتا ہے- اسمین بہی غبارہ کا عروج ہو چکا- گو اب ہمکو ہندوؤنکی پُرانی پوتھیان اور کتابین ایک افسانہ معلوم ہوتی ہین مگر کوئی عقلمند اس بات کو باور نکرے گا کہ اگلے زمانہ کی ایسی دانشمند قوم اپنی علمی اور مذہبی کتابون کو افسانہ بنا جاوے- ہان یہ امر سچ ہے کہ اوس مین استداد مدت اور چالاکی برہمنہ سے کچھہ تصرف ہو گیا ہو تو عجب نہین ہے- اب اُس تصرف سے اصل اور باطل کی تمیز ہزارون برس کے بعد دشوار بلکہ محال ہو گئی- لیکن وہ قصہ اُس شے کی اصلیت کا پتا دیتا رہا ہے کہ اُس وقت مین بہی اس چیز کا وجود تہا- اور طبایع انسانی پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جو بات اپنی ذہن سے باہر ہو وہ جہوٹہہ یا معجزہ معلوم ہوتی ہے- مثلاً ریل جسپر لاکہون آدمی دہوئین کے زور سے سفر کرتے ہین اور یہی تاربرقی جسپر آن واحد مین ہزارون کوس خبر مل جاتی ہے نہوتا- اور سو پچاس برس پیشتر کی کتابون مین لکہا ہوتا تو یہہ بہی ایک فسانہ معلوم ہوتا- اور غالباً آیندہ کبہی ایسا ہی کہا جاوے گا- لیکن اسکا وجود باقی رہیگا- پس اگلے صنایع وحالات کو بہی اسطور پر قیاس کر لینا چاہیے- کہ گو وہ اب افسانہ معلوم ہوتے ہین مگر کبہی کبہی اُن کا وجود ضرور ہوگا- اور کسی نہ کسی طرح پر اُن کا استعمال ضرور کیا جاتا ہوگا- اور گو اُن حالات کو براہمہ نے اگلے راجاؤن کی کرامات مین داخل کر کے ایک مذہبی خیال بنا دیا ہے- مگر در حقیقت وہ اس دانشمند

۹- یاجوج و ماجوج کا وجود انکی کان پاؤن تک لٹکی ہونا اور ہزارون سال تک زندہ رہنا (قران سورۂ کہف و تفسیر حسینی)

۱۰- اصحاب کہف کا ۳۰۰ سال تک کمبہ کرن کی طرح خواب مین رہنا ... (سورۂ کہف)

۱۱- سکندر ذوالقرنین کا کل دنیا تسخیر کرنا اور وہان پہنچنا جہان سورج کیچڑ کے چشمہ مین ڈوبتا ہے اور پیتل اور تانبے کی دیوار بنانا (قرآن سورۂ کہف)

۱۲- سات آسمان اور سات زمینون کا ہونا اور خدا کا اوپر اسکے برج بنانا .... (قرآن)

۱۳- جنون کا ہونا - اور محمد صاحب پر ان کا ایمان لانا ...... (قرآن)

ملک کی حکمت و فلسفت کا نتیجہ مین رہا چنانچہ ہندی پوتہیون مین ہے کہ فلان راجہ پاتال کے راجہ سے لڑنے گیا تو اب سمجھ مین نہین آتا کہ وہ تیغ زن کس طرح پاتال مین چلا گیا - حالانکہ ملک امریکہ جسکو نئی دنیا کہتے ہین بوجہ کرویت زمین ہند سے پاتال مین واقع ہے - پس اگر اسوقت مین یہان کا راجہ وہان گیا ہو تو عقلائی تاریخ نظر کے خیال مین لغو نہین معلوم ہو سکتا - اور ہر طرح ہندی کتابون مین لکھا ہے کہ فلان راجہ اسقدر کثیر فوج لیکر ۱۰۰ سو کوس چند ساعت مین چلا گیا - گو اسمین مبالغہ ہو مگر ریل پر نظر کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس وقت مین بھی اگر کوئی ایسا مرکب ہو تو کچھ عجب نہین ہے اسی طرح اس غبارہ کی نسبت بھی ہندی کتابون سے استنباط ہو سکتا ہے - مثلاً ہندی کتابون مین لکھا ہے کہ فلان راجہ کے ہان بمان (بیلون) تھا اور اوسکے ذریعے جایا کرتا تھا - گو اسکی صورت اس غبارہ و بیلون سے دوسری طرح کی ہو - مگر اس سے اوسکی اصلیت باطل نہین ہو سکتی - اور اس صورت مین کوئی محقق اور صحیح الخیال شخص یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ غبارہ نئی ایجاد ہے -

گیان پردائنی پترکا ماہ جون ۱۸۸۵ء کے صفحہ ۳ مین بابو نوبین چندرا

ممبر برہمو سماج لاہور بحوالہ مسٹر ای - پی وننگ صاحب بہادر کے لکھتے ہین کہ "امریکہ کے پرانے مذہب و ریتی کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رسمین بعینہ ہندوؤن کی سی تہین جس سے نتیجہ یہہ انومان ہوتا ہے کہ پرانے زمانہ مین ہندو لوگ امریکہ گئے تھے یا امریکہ والون سے ہندوؤن کا کسی پرکار کا سنبندھ ہوا تھا - مثلاً بیاہ مین آگ کے گرد سات پھیرے لینا آن کا بالکل ہندوؤن کے مطابق ہے علے ہذا القیاس - پانچوین صدی مین امریکہ مین ایک گروہ بودھ سنیاسیون کا گیا تھا - انہین مین ایک شرمن یا سنیاسی جسکا نام ہوئی شان تھا اکتالیس برس بعد چین دیش مین لوٹ آیا اور اوسنے امریکہ کے اس حصہ کا جو اوسنے دیکھا تھا بیان لکھا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مکسیکو دیش مین گیا تھا وہ بیان چین کے سرکاری اتہاس مین مندرج ہے - وننگ صاحب نے اب اسی

سوہ قاف کا تمام زمین کے گرداگرد ہونا۔ اور زمرد کا ہونا۔ اور سکندر سے اُسکا
باتین کرنا .... (مثنوی رومی* دفتر چہارم)

۱۵۔ مکہ کا زمین کی ناف مین ہونا۔ .... (معارج النبوۃ باب دوم)

۱۶۔ حجر الاسود کے چومنے سے لوگون کے گناہون کا دور ہوجانا۔ اور پتہر کا رنگ بسبب
گناہون کے سیاہی پرآنا .... (معارج النبوۃ۔ باب ہشتم)

۱۷۔ عوج بن عنق کا قد بیست ہزار وسی صد وسی وسہ گز طول مین ہونا بلکہ تمام
دنیا کے پہاڑون سے چہل گز بلند ہونا۔ اور تین ہزار چہہ سو سال تک
زندہ رہنا .... (معارج النبوۃ باب ۵)

۱۸۔ چاہ بابل مین ہاروت و ماروت کا قید ہونا اور لوگونکو جادو سکہلانا۔ (قرآن سورہ بقر)

---

* رفت ذوالقرنین سوی کوہ قاف — دید کُہ را کز زمرد بود صاف — گرد عالم حلقہ گشتہ او محیط
ماند حیران اندران خلق بسیط — گفت تو کوہی دگرہا چیستند — کہ بہ پیش عظم تو بازیستند
گفت رگہای من اند آن کوہہا — مثل من نبوند در حسن و بہا — من بہر شہری رگی دارم نہان
بر عروقم بستہ اطراف جہان — حق چو خواہد زلزلہ شہری مرا — امر فرماید کہ جنبان عرق را
پس بجنبانم من آن رگ را بقہر — کہ بدان رگ متصل گشت است شہر — چون بگوید بس شود ساکن رگم
ساکنم وز روی فعل اندر تگم — ہمچو مرہم ساکن و بس کارکن — چون خرد ساکن وزو جنبان سخن
نزد آنکس کہ نداند عقلش این — زلزلہ ہست از بخارات زمین — (مثنوی رومی دفتر چہارم)

ترجمہ انگریزی مین کیا ہے "زانہ قبل سے آریون کا دور دراز ملکون مین سفر کرنا اور اُپدیش سُنانا بخوبی واضح ہے،
بھارت ترکالک درشا مصنفہ کرنل الکٹ صاحب مین لکھا ہے کہ "قریب چہہ ہزار
برس کے عرصہ گذرا کہ ایک جماعت سیاحان آریہ ورت کی جانب مصر (جو اوسی وقت آباد ہوا تہا) روانہ ہوئی
اُس عہد مین اول پادشاہ وہان کا مینا نام تہا۔ الغرض وہان جاکر سب کو تعلیم کیا اور وید
مقدس پڑہایا۔ اور کام دستکاری و صنعت سکہایا۔ وہان سے وہ علم یونان گیا۔ یونان
سے روم عرب وغیرہ مین پہیل گیا۔ اور اب تک ہم وہ علم وفن نہین جانتے جو آریہ قدیم
کے قدیم راجہ اور رشی منی جانتے تہے" فقط

۱۹- خدا کا شیطان کو دنیا کے گمراہ کرنے کے واسطے مقرر کرنا اور قیامت تک اُسکو مہلت و اجازت دینا - .... (قرآن)

۲۰- شق القمر .... (قرآن)

غرضیکہ اسی طرح اور کئی **خام خیالیان** اور **وہم پرستیان** جن کا زیادہ ذکر کرنا ہی فضول ہے - اور جواب مہذب و تعلیم یافتہ مسلمان لوگ چھوڑتے جاتے ہین اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین* اور علم و عقل کی روشنی ہونے سے دن بدن یہہ وسوسات باطلہ مٹے جاتے ہین شروع اسلام مین نکلی تھین اور ابتک بھی متعصب محمدی مثل مرزا صاحب کے اُنکے انکار کو کفر مانتے ہین - خدا ہدایت دیوے - اور اس قسم کے گرداب ضلالت سے نکال ساحل سعادت پر لادے - چونکہ ان قرآنی فلسفون کا ساتھہ نہ تو عقل دیتی ہے اور نہ علم - اور نہ تلوار و زور و انتقام کے بغیر کوئی اور شہادت ملتی ہے - پس نہین معلوم کہ لوگ باوجود اسکے سمجھنے کے کیون علانیہ

---

* **مولوی انریبل سید احمد خانصاحب** (تہذیب الاخلاق جلد سوم صفحہ ۹۲ بابت ...) فرماتے ہین "یہہ بات ظاہر ہے کہ قرون ثلاثہ مین علوم عقلی کا کچھہ چرچا نہ تھا - اور حکمت و فلسفہ یونان سے کوئی واقف نہ تھا مگر بعد اُسکے وہ زمانہ آیا جسمین مسائل فلسفہ کا چرچا ہونا شروع ہوا - آخر اُسکی یہان تک ترقی ہوئی کہ وہ مسائل دین مین داخل ہوگئے اور مذہبی کتابون مین اُن پر بحثین ہونے لگین - اور رفتہ رفتہ یہہ نوبت پہنچی کہ اُن سے **تفسیرین** بھر دی گئین اور جسطرح تفسیرون مین اقوال **پیغمبر** و صحابہ کی نقل کی جاتی تہی اُسی طرح **افلاطون** اور **ارسطو** وغیرہ حکماے یونان کے قول نقل ہوتے تھے اور جب یہہ سلسلہ جاری ہوا تو ہر ایک مفسر نے دوسرے مفسر سے اور دوسرے نے تیسرے سے ان کا انتخاب کرنا شروع کیا اور اُن قولون کے قایلین کا نام بھی لکھنا چھوڑ دیا یہانتک کہ آخر کو وہ اقوال تفسیرون مین ایسے رل گئے کہ لوگون کو تمیز کرنا مشکل ہوگیا کہ یہہ قول ارسطو کا ہے یا صاحب شریعت کا یا کسی صحابی کا یا کسی امام کا اور اسی واسطے اُن اقوال پر دین کا مدار ٹھیر گیا"

تہذیب الاخلاق کی جلد دوم صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے کہ "وجود سموات سبع کے ابطال کے جو دلایل ہین اُن کی تردید کرکے کتاب جاین لکھی ہے اور اثبات حرکت زمین اور ابطال حرکت دوری آفتاب پر جو دلیلین

طور حقائق حق پر معتقد نہین ہوتے اور باوجود بار بار زک اُٹھانیکے پھر بھی اُسی غلطی کو
روتے ہین وہ یہہ ہے خیالی ولااُبالی تعلیم قرآن کی جس نے ایک عالم کے گلے پر چھری
پھیر کر لاکھون کو شہید کروڑون کو تباہ کر کے ایمان بالجبر مین گرویدہ کیا اور جسکو اب
ہمارے الہامی دوست مرزا غلام احمد بھی طول نویسی کی آڑ مین یا یون کہو کہ معجزات کے
پردہ مین بلکہ انعام کے جھوٹے وعدون اور بے بنیاد مسودون کے فریب مین الہامی ثابت
کرنا چاہتے ہین جس قدر اُس کی زہریلی تعلیم لوگون کے خون کی پیاسی ہے۔ جسقدر اُسکی

مین اُن کی تردید کس سے جاکر پوچھین۔ **عناصر اربعہ** کا غلط ہونا جو ثابت ہو گیا اُسکا کیا
علاج کرین **آیہ کریمہ ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة في قرار مكين ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظام لحما** کی جو تفسیر عالمون نے لکھی ہے فن تشریح کے رو سے
وہ غلط معلوم ہوتی ہے۔ ہم اپنی آنکھون سے بوتلون مین بھرے ہوئے نطفہ سے لیکر بچہ کے پیدا ہونے تک تغیرات
کو دیکھتے ہین جو مفسرین کی تفسیرون کی غلطی کو ثابت کرتے ہین پھر ہم کیونکر اوسپر اعتبار رکھین۔ خدا کی بات
اور اس کا کلام ایسا ہونا چاہیئے۔ یہہ مسئلہ تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے۔ پھر اُس کی تصدیق مذہب اسلام کی کس کتاب
مین ڈھونڈین اور کس عالم اور آخوند سے پوچھین۔ جب کوئی بات بھی ان مین سے موجودہ کتب مذہبی مین نہین تو
ان سے لامذہبی جو فلسفہ مغربیہ اور علوم محققہ جدیدہ کی ہوتی ہے کیونکر رفع ہوگی یہہ باتین نہایت صاف
اور روشن ہین انکو ظاہر مین نہ ماننا دوسری بات ہے۔ مگر کوئی شخص ایسا نہوگا جو اپنے دل مین اُن باتون کو
سچ نہ جانتا ہوگا۔ پس ایسی حالت مین اِن کتابون کا نہ پڑھنا ان کے پڑھنے سے ہزار درجہ بہتر ہے"
تہذیب الاخلاق جلد اول نمبر سوم سے ظاہر ہے۔ ہیئت اور طبیعات وغیرہ صدہا علم ایسے
ہین کہ جن کی تعلیم کے واسطے نہ آجتک کوئی نبی مبعوث ہوا۔ نہ کوئی کتاب اس فن خاص ہیئت خداتعالےٰ نے
اس وقت تک کسی نبی پر نازل کی **قرآن** و حدیث مین ہیئت یا طبیعات کے متعلق کہین کسی چیز کا نام آگیا
کہین بر سبیل تذکرہ اور کہین عام لوگون کے فہم کے لائق کسی چیز کا کوئی مختصر بیان ہو گیا۔ کہین کوئی مجمل اشارہ
کسی چیز کی طرف ہوا۔ مگر حاشا کہ کسی متعلم پر بھی ان آیات کی یہہ بات مقصود بالذات منظر نہین ہوئی کہ ان کے
ذریعہ سے عام خلائق کو ہیئت اور طبیعات کے علم کی تعلیم دی جاوے۔ **کما قال اللہ تبارک و تعالےٰ**
یسئلونك عن الاھلة یعنے اے محمد لوگ تجھ سے مہینون کی حقیقت دریافت کرتے ہین اور پھر فرمایا کہ
قل هي مواقيت للناس یعنے کہدے کہ مہینون کے ذریعہ سے لوگ اپنے وقتون کا حساب ٹھیک کر لیتے ہین

بات بات مین خدا پر الزام لگائے گئے ہین ۔ جسقدر اُسے حق سے مخالفت اور ناحق سے اُلفت ہے ۔ افسوس کہ فرصت کم ہے ۔ ورنہ

زکذب و لاف آن جادو بیانے — بہر حرفش نویسم داستانے
صداقت گم شد از تعلیم اسلام — ندارد از خدا ترسی نشانے
جہادش جہد خونریزی عالم — نہ قرآنے و لیکن تیغ رانے
اگر تا حشر کعبہ ۔ اپرستی — کہ بہر لامکان سازی مکانے
غریق بحر کفر و شرک باشی — ازین باطل خیال و بدگمانے
پرستی سنگ اسود گر بصد سال — چو افتد بر سرت بابی زبانے
خدا را کن حذر از درس قرآن — کہ مے نالد زجو را و جہانے

براہین احمدیہ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ نمبر ۸

جو حال مین ہندو صاحبون کے ہاتھون مین وید ہے ۔ جنکو ۔ رگ ۔ یجر ۔ شام اور اتھروَن سے موسوم کرتے ہین ۔ اُنکا ٹھیک ٹھیک حال معلوم نہین تھا کہ وہ کن

بقیہ حاشیہ نمبر ۹

آج کسی ادنے ہیئت دان سے اللہ کی کیفیت دریافت کیجئے پھر دیکھئے کہ وہ کیسے زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے ۔ حساب کے معاملہ مین پیغمبر خدا نے یہہ فرمایا اور اُسوقت مین اُسپر فخر کیا کہ ہم گنتی کو انگلیون پر ٹھیک کر لیتے ہین ۔ حاصل یہہ ہے کہ اُس وقت مین حساب یا ہیئت و طبعیات وغیرہ کیطرف کسی کو مطلق التفات نہ تہا ۔

پھر جلد دوم تہذیب الاخلاق کے نمبر ہفتم مین سید صاحب فرماتے ہین ۔

کہ انگریزی علوم تحصیل کرنیکو متعصب بانی مسلمان ایک گناہ سمجہتے ہین ۔ حالانکہ خلفائے بغداد کے زمانہ مین جسقدر علوم عربی مین آیا وہ سب زبان گریک یعنی یونانی سے ترجمہ کیا گیا ۔ اور اُس زمانہ کے اکثر علمائے گریک کو جو کہ کفار کی زبان تہی بدرجہ تکمیل تحصیل کرتے تھے ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو جسقدر طب کہ ہمارے ہان موجود ہے کچہہ نہوتی اور فلسفہ و منطق کا تو نام ہی نہ ہوتا ۔

یہہ نقل اُنہین چند علما و فضلاء اسلام کی ہین جن کو ہم نے ناظرین انصاف پسند کے مطالعہ کو بجنسہ درج کر دیا ہے تاکہ وہ خود ہی فیصلہ کرین کہ مرزا کے دعوے کسقدر بے بنیاد ہین +

حضرات پر نازل ہوئے تھے۔ کوئی کہتا ہے کہ اگنی۔ وایو۔ سورج کو یہہ الہام ہوا تھا جو بالکل نامعقول بات ہے۔

جواب باصواب

مرزا صاحب خدا آپکو حق و ناحق کی تحقیق کا مادہ عطا فرماوے اور چاہ جہالت سے نکال کر منزل مقصود پر پہنچاوے۔ ویدہائے مقدس کا ٹہیک ٹہیک حال کسکو کچھہ معلوم نہین ہوتا آیا آریون کو یا ہندوئون کو یا مسلمانون کو۔ اگر شق اول ہی تو سراپا باطل ہے اور اوسکے جواب دینے اور سمجہانے کو ہر ایک ممبر آریہ سماج حاضر۔ اگر شق ثانی ہے تو بہی آپکی نادانی ہے، کیونکہ اعتراض کا جواب دینا کام واقفکار کا ہے۔ نہ کہ ناواقف بہولے ہوئے کا۔ اگر ہندو اپنے دہرم سے آگاہ ہوتے تو مسلمان و عیسائی بنکر کیون گمراہ ہوتے انہین اپنا نام درست کہلانیکی تو تمیز نہین پھر دہرم انہین کیسی عزیز ہو سکتا ہے آپ واقفون سے سوال نہ کیجئے اور نہ کسی ہندو کو دہوکہ دیجئے۔ اور اگر شق ثالث ہے تو آپکی جہالت ہر طرح ثابت ہی ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✦ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

جب تک وہ تعصب دل سے نکال راستی کی جانب خیال کرینگے کبہی دامن آرزو گوہر مراد سے نہ بہر سکیگے۔

ہر چہار وید مقدس کا شری اگنی۔ شری وایو۔ شری آدت اور شری انگرہ جیو مہاشئن کو الہام ہوا تہا اور وہ چارون سرشٹی کی آدمین کہیشر سجا مہا انسان تھے۔ یہ بات نامعقول نہین۔ بلکہ بالکل معقول و لائق قبول ہے۔ حصول گیان سے اول بہرو ہی ہین اور بجز ہدایت کے پہلے شنا در بہی وہی۔ نامعقول باتین منہہ سے نہ نکالئے اور کسی نام ذومعنی پر طرح حجت نہ ڈالئے ورنہ اللہ[1]۔ رحمن[2]۔ ابوبکر[3]۔ عمر[4]۔ عثمان[5]۔ مسیح[6]۔ آدم[7]۔ ابراہیم[8]

---

[1] نام آفتاب و نام موضع از جزیرہ (کشف)، [2] نام مسیلمہ کذاب (غیاث)، [3] بکر بالفتح شتر جوان و ابو بمعنے پدر (غیاث)، [4] بمعنے گوشت (از کشف)، [5] عثمان بمعنے بچہ مار و مار نر (از کشف)، [6] نام کرمے است در کرمان (کشف)، [7] آنکہ دروغ گوید و اسپ تیز رفتار و مردیکہ مجامعت بسیار کند (کشف)،

[8] بمعنے شتر سفید و آہوئے سفید (از غیاث) ۱۲

موسٰی۔ ابوہریرہ وغیرہ ناموں کی نسبت ہمین وہی لفظ استعمال کرنا پڑیگا۔ پہلا قصور معاف ہے
براہین الاحمدیہ صفحہ ۷۰ احاشیہ مذکور۔ اور کسی کا یہہ دعوی ہے کہ برہما کے چار مکھ
سے یہہ چارون وید نکلے ہین "جواب باصواب"۔ برہما کے چار مونھہ کی کہانی ایک بناوٹی افسانہ
ہے جسکا کسی مستند گرنتھ مین ٹھکانا نہیں ملتا کیونکہ مخرج اعلی اسکا پوران ہین۔ جو ہر طرح ناقابل
بیان ہین۔ عند العقل یہ زبانی روایت صرف اس قسم کی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ فی زمانہ ایک پنڈت جی
ہفت زبان ہین حالانکہ یہ فقرات انکی نسبت تعریفی بیان ہین۔ بادشاہون کے ہزارون کان ہوتے ہین مگر
اصل مین وہی دو کان ہین ویسے ہی برہما جیو کا بھی ایک ہی مونہہ تھا۔ چارون ویدون کو بر زبان یاد کرنے
سے چترانن مشہور ہوئے۔ انہین کے حسب حال ایک فلاسفر فرماتا ہے ہر زبان ایک اور چار فقرے
اسکی ہر بات مین ہزار فقرے۔ مگر مرزا صاحب اسمین آپکا ذرہ قصور نہین۔ صرف ہمارے خودغرض اور
بعلم پوپ صاحبان کا فتور ہے عقل کے پیچھے لاٹھی لیکر پھرنا انکا کام ہے اور بیہودہ از حق
باتون کے بتنگڑ بنانے پر اہتمام۔ راون کے دس سر انہون نے بنائے۔ اور سوام کاتک کے سر پر
چھہ مونھہ لگائے۔ گنیش کے چہرہ پر ہاتھی کا سونڈ لگایا اور موش پر سوار کرایا۔ شیو پران و لنگ پران
بنا کر بعزتی کا سکہ بٹھایا دشیو پران ودھیا ۲۴ غرضیکہ انکی نادانی اور اودیا کا کیا اور کہانتک بیان کرین
جو فروش او گندم نما جینیون کی بنائے پورانون پران کا ایمان ہے اور وہی دور از قیاس فسانے
ان کے حرز جان ادکھیو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴۲ سے ۳۴۷ تک) اب ہم اصل مطلب کیطرف رجوع لاتے
ہین بعدہ دعوی معترض کی تکذیب جتلاتی ہے تا کہ ستیہ کا پرکاش ہو اور اسّت کا ناش شتپتھہ برہمن کانڈ ۱۱
ادھیائے ۵ برہمن ۸ ۳ صفحہ ۸۰۸ مطبوعہ لنڈن۔ तेभ्यस्तप्तेभ्यस्त्रयो वेदा
अजायन्ताग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्यात्सा
मवेदः शतपथब्राह्मण का० ११ अ० ५ ब्रा० ८ मं० ३ ۱۲،۷
ترجمہ "پرمیشور مالک کل نے ویدون کا پرکاش اسطرح پر کیا کہ اگنی رکھی سے رگ وید۔ اور
وایو رکھی سے یجروید اور آدت رکھی سے سام وید اور انگرا رکھی سے اتھروید پرکاشت ہوئے"

۱؎ نام ہشتو راز کشف غیاث) ۲؎ پدر گبہ (از فرہنگ)

اور **مہابھاشؔ** سے بھی صاف طور پر عیان ہوتا ہے کہ اندر نے برہسپتی سے ست ودیا پڑھی اور برہسپتی نے انگرہ پرجاپتی سے اور انگرہ پرجاپتی نے منو سے اور منو نے وراٹ سے اور وراٹ نے برہما سے اور برہما نے اگنی آدک رکھیون سے اور انہون نے بذریعہ الہام پرماتما سے حاصل کی"
اسی طرح **گوپتھ برہمن** کے پرتھم پرپاٹھک کے ۲۹ برہمن سے بھی عیان ہو گیا - "وایو آدت - انگرہ رکھیون پر چار ویدون کا ظہور ہوا - جنکے شعاع گیان سے کل جہان پرنور ہوا"
منوسمرتی کے شلوکون سے بھی انہین مہاتماؤن کی تائید ہے بلکہ حق پسندونکے واسطے صداقت کا ثبوت مزید - برہما جیو کا اگنی وغیرہ رکھیون سے وید حاصل کرنیکا مذکور ہے اور یہی شلوک اس کتاب کے صفحہ ۱۲۱ پر مسطور - غرضکہ اور بہت سی پستکون مین بھی انہین چار مہاتماؤن کا اقرار ہے - اور کسی فاضل و لائق آدمی کو اس سے انکار نہین پس ہر ایک جان سکتا ہے کہ برہما جیو نے وید پڑھے نہ کہ ان پر نازل ہوئے جس طرح ویدونکی تعلیم عرصہ سے کم ہو گئی تھی اسی طرح ویدون کی معلومات کی نسبت بھی خیال کمزور ہو گیا جیسا کہ پورب کیطرف قرآن کو پوتھی بتلاتے ہین اور نماز پڑھنی سے شرماتے - مین آپکو حق کی قبولیت کیطرف بلاتا ہون اور **ھل من معارض** کہکر سمجھاتا ہون کہ یہہ آپ کا دعویٰ بے فروغ ہونیکے سوا معقولیت کے سامنے دروغ بھی ہے اور نہ کسی رشی منی کرت گرنتھ سے اُس کا سُراغ ملتا ہے - چونکہ آپ ہمیشہ سُنی سُنائی باتون پر ایمان لاتے ہین اور تحقیق حق سے کسی طرح کا سروکار نہین رکھتے - اسی واسطے تحقیق کے درجہ سے آپکے اعتراض بیہودہ اور ہم تسلیم کرنے سے معذور ہین -

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۷ - اور کسی کی یہہ رائے ہے کہ الگ الگ رشیون کی اپنی اپنے بچن مین ان بیانات مین یہان تک شک ہے کہ کچھہ پتا نہین ملتا کہ آیا ان اشخاص کا کچھہ خارج مین وجود تھا یا محض وضعی نام ہین اور وید پر نظر کرنے سے تیسری رائے صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ اب بھی ویدکے جُدا جُدا منترون پر جُدا جُدا رشیون کے نام لکھے ہوئے پائے جاتے ہین - **جواب باصواب**
مرزا صاحب! آپنے پبلک کو سخت دہوکہ دیا اور الہامی فریب کھیلا جھوٹھ بولتے

خدا کا خوف دل مین نہ لائے اور کسطرح ایک بے تکی ہانک دی کہ "وید پر نظر ڈالنے سے" ذرہ خدا
کو حاضر ناظر جان کر بتلاؤ کہ ویدون کا ایک حرف بہی جانتے ہو یا کہ جہوٹہی شیخی بگہارتے ہو کیا
کبہی ویدون کو تمام عمر مین دیکہا بہی ہے؟ افسوس بابن نادانی۔ اسقدر فضول گوئی ع

باندازہ بود باید نمود ✦ خجالت نبرد آنکہ بنمود بود ✦

حضرت یہ رائے کسی پادری کی ہوگی یا کسی کرسچن ہندو کی یا کسی شیخ جی کی ورنہ لوٹر
کسی ہندو یا آریہ کی یہ رائے نہین ہے اسواسطے آپ متشکی نہ ہوجیئے اور مستقل ہوکر جواب
سُنیئے۔ وید مقدس کسی انسان کے بنائے ہوئے نہین ہین۔ بلکہ پرماتما یا برہم کے گیان سے
پرکاشت ہوئے ہین بذریعہ اُن چار رکہیون کے جگت مین انکا اُپدیش ہوا مگر وہ بہی وید
کے رُوسے کسی کے سفارشی یا شفیع نہین۔ آپکا ذاتی شک صرف متعصبانہ اور نیز
سنسکرت سے ناواقفیت اسکی محرک۔ ورنہ کسی آریہ فاضل کی یہ رائے نہین ہے۔ تمام
مہاتما لوگ مانتے ہین کہ جن دِنون مریچ آدی رکہیون کا اور بیاس اور بششت
آدی منیون کا جنم بہی نہ ہوا تہا اُس سے پہلے وید جگت مین موجود تہے اور رشی
کی آدمین چارون وید جیسے کہ اب ہین صحیح و سالم موجود تہے۔ رشی منیونکے الگ
الگ وچن برہمن پستک ہین یا اپنشد و شاشتر۔ نہ کہ وید مقدس پس یہ آپکا بیان
سراپا وہم و گمان ہے جو وسواس باطلہ ہونیسے کسی طرح قابل بیان نہین۔ وید مقدس
پرماتما کے گیان ہین نہ کہ مصنفہ کسی انسان **لطیفہ** جب عرب مین محمد صاحب نے
قضا کی تو خلافت کی بابت فساد برپا ہوا۔ اور گدی نشینی کا جہگڑا مچا چند آدمی مجنون سے
ذکر کرنے لگے کہ تیرے کیا صلاح ہے محمد صاحب کی خلافت کسکو ملے ہنسکر جوابدیا کہ لیلی
کو" وہی حال ہمارے مرزا صاحب کا ہے خود ہی رائے دیکر اور آپ ہی اپنی رائے کو ترجیح
بلا مرجح ٹھہراتے ہین اور حجت اُٹھاتے ہین کہ "اب بہی وید کے جدا جدا منترون پر جدا جدا
رشیون کے نام لکہے پائے جاتے ہین"۔ مرزا صاحب یہ آپکا صرف وہم اور سودا ہے

جسکو آپ اودیا سے پڑہانا چاہتے ہین - یہہ رشی وید کے مصنف نہین ہین بلکہ مختلف اوقات مین شارح گذرے ہین - چنانچہ اس امر کو مہاتما یاسک منی کی بنائی نروکت مین کمال توضیح سے پہلے حل کیا گیا ہے اور اصل عبارت وہان کی یہ ہے -

ऋषयो मंत्रदृष्टयः मंत्रान्सम्प्रा ददुः یعنے شرح وید منترون کی جس جس رشی کی زبانی کی گئی - اور سب سے پہلے جسنے عمدہ و باکہیا کسی منتر کی یا چند منترون کی کری - اور اُس کے ارتھ کو پرکاشت کیا یا پڑہایا یا ہی یادداشت کے کارن اُس منتر کی شرح کے وقت اَور شارحون نے اُس رشی کا نام ہی کنارہ پر لکھدیا - جو کوئی رشیونکو منترون کا کرتا یا مصنف تبلاوی وہ سراپا مہتیا وادی یعنے جہوٹہا ہے - وہ تو منترون کے ارتھ پرکاشک ہین یعنے شارحان وید - اصل ہر چہار ویدون مین اُن کے نام ذکر نہین ہین اسواسطے یہ دعویٰ آپکا بہی ف وہمی یا خارج الوجود ہے - کسی طرح قابل قدر نہین

براہین احمدیہ صفحہ ۱۰۷

اور اتہرون وید کی نسبت تو اکثر محقق پنڈتون کا اسی پر اتفاق ہے کہ وہ ایک جعلی وید یا برہمن پستک ہے جو پیچہے سے ویدون کے ساتھ ملایا گیا ہے اور یہہ بات سچی ہی معلوم ہوتی ہے - کیونکہ رگ وید مین جو سب ویدون کا اصل اصول اور سب سے زیادہ معتبر خیال کیا جاتا ہے - صرف رگ اور یجر اور شام وید کا ذکر ہے اور اتہرون وید کا نام تک درج نہین - اگر وہ وید ہوتا تو اُسکا بہی ضرور ذکر ہوتا - اور پہر یجر وید کے ۳۱ - ۲ - ادہیا مین صاف لکہا ہی - کہ وید صرف تین ہین - اور ایسا ہی شام وید مین بہی ویدون کا تین ہونا بیان کیا ہے -

جواب باصواب

آجکل آریہ ورت مین چار قسم کے پنڈت ہین (۱) وہ اُمتی نام کے پنڈت جو

سنیچر کے روز تیل جمع کر لوگون کے دیوالے نکالتے ہین اور خود مزہ اوڑاتے ہین۔ وہ جاہلون کے آگے بے شک پنڈت ہین مگر فاضلون کے آگے شودرون سے بھی اتی شودر ہین پس کسی طرح اُن کی گفتار قابل اعتبار نہین۔

(۲) وہ برہمنون کے بیٹے جنکے باپ دادا کسی وقت فاضل و عالم گذرے ہین مگر خود قلبہ رانی اور دوکانداری یا ملازمت سرکاری کرتے ہین اور سنسکرت بالکل نہین جانتے پدرانہ شہوری کے سبب جاہل لوگ انہین بھی پنڈت کہتے ہین جو سراسر بھول واگیان ہے۔ انہین لوگونمین سے جب کبھی کوئی طمع نفسانی سے کسی کے دام تذویر مین پہنس گیا تو جھٹ اُسے پنڈت کہکر اپنے دعوے کا گواہ بنا اثبات کرانا چاہا اور ایسے لوگ اگرچہ گذشتہ زمانہ مین بھی بہت گذرے ہین مگر فی الحال بھی دنیا مین موجود ہین اور ہم قطع نظر اور جگہون کے خاص مرزا صاحب کے گواہون کی طرف اشارہ کرتے ہین جو سنسکرت کے ایک حرف سے بھی جاہل محض اور مرزا صاحب انہین پنڈت کی خطاب سے ملقب کرتے ہین۔ جنہین مرزا صاحب بیان محمدی اور الہام رب القادیان کے جبرئیلی مقدمہ مین اپنی شہادت کا گواہ امر واقعہ بلکہ کاتب الہام غلام احمدی قرار دیکر اپنی براہین الاحمدیہ مین مشتہر کر چکے ہین۔ قادیان کا بچہ بچہ بلکہ تمام مسلمان بھی اس امر کے گواہ ہین۔ کہ حضرت نے لوگون کو ایک دہوکہ عظیم مین پہنسانیکے واسطے ایک فریبانہ چال چلی ؛

(۳) وہ لوگ ہین جو دنیا کی لیاقت تو رکھتے ہین مگر شکلی گتی کی محبت سے خواہ مخواہ بگ بھگت بنے ہوئے ہین۔ باوجود پنڈت ہونیکے مہا مورکھون کے کام کرتے ہین جیسے اکبر بادشاہ کے وقت مین چند لالچی پنڈتون نے اشرفی اور روپے کے لالچ سے اکبر سہنسر نام اور اللوپنشد یا اللہ اُپنشد تصنیف کرکے بادشاہ کو اُسکی پیغمبری کی مبارکباد پہنچائی کر تو خدا کا خلیفہ ہے تیرا ذکر ہمارے ویدون مین آیا ہے۔ اندھا پیسے مکھو کھٹے واہان۔ اُمی بادشاہ

اور خوشامدی وزیر بلا غور و تفکر اُن پنڈتون کو مالا مال کر کے دین الٰہی اکبر شاہی جاری کرنا شروع کیا چنانچہ مفصل ذکر اسکا قصص الہند و دبستان مذاہب مین درج ہے۔ کلمہ بنایا لا الٰہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ ۔ سلام علیکم کی جگہ اللہ اکبر و جل جلالہ پر کفایت ہوئی (دیکھو قصص ہند حصہ دوم)

دہم ، وہ لوگ مین جو علم و فضیلت سے با کمال ۔ راستی اور حق بیانی مین بیمثال ہین ۔ طمع و لالچ سے بیزار ۔ بغض و دہوکہ سے برکنار ۔ جہوٹھ سے متنفر اور حقیت کے مُقر ہین ۔ ست شاسترون مین اُنہین پنڈت بتلایا ہے اور اُنہین کی رائے کو قابل پرمان اور معتبر ٹھہرایا ہے ۔ اور آریہ سماج بھی اُنہین کو پنڈت تسلیم کرتے مین نکسی اَور کو چنانچہ

आत्मज्ञानं समारंभस्तितिक्षा धर्मनित्यता।
यमर्था नापकर्षन्ति स वै पंडित उच्यते॥

جسکو آتم گیان ۔ آلس سے رہت ہو ۔ سوکھ ۔ دوکھ ۔ مان ۔ اپمان ۔ ہانی ۔ لابھ ۔ نندا استتی مین ہرش اور شوگ کبھی نکرے ۔ دھرم مین ہی نت نشچت رہے جسکی من کو اوتم اوتم پدارتھ ۔ ارتہات وشے سنبندہی وستواکہر کہن لینے نہ کہینچ سکین وہی پنڈت کہاتا ہے

श्रुतं प्रज्ञानुगं यस्य प्रज्ञा चैव श्रुतानुगा।
असंभिन्नार्य्यमर्यादः पंडिताख्यां लभेत सः॥

جس کی پرگیا سُنی ہوئی ست ارتھ کے انکول ۔ اور جس کا شرون بُدہی کے انوسار ہو جو کبھی آریہ ارتہات سریشٹ ۔ دہارمک پرشون کی مریادا کا چھیدن نکرے وہی پنڈت سنگیا کو لینے درجہ کو پراپت ہووے ۔

پس اے مرزا صاحب شاستروکت قاعدہ کے انوسار ۔ ایمان یعنی دھرم کو پہچان کر خدا کو حاضر ناظر جانکر ذرہ بتلائیے تو سہی کہ وہ محقق پنڈت کون ہین جن کا ایسا یعنی بیان ہے ۔ مرزا صاحب ! ع ۔ شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر ست ۔ وہ آپکے

خانگی پنڈت اَور ہین - اور محقق موصوف بصفات شاستر اَور ہین - اب اصل جواب سُنیے -
وید بذاتہ واحد ہین کیونکہ ایک پُستک کے چار حصّے ہین - جیسے کہ توریت و زبور و صحیفہ انبیا کو تمام عیسائی اولڈ ٹسٹمنٹ یعنے پُرانا عہد نامہ اور مسیح کی تمام انجیلون کو نیا عہد نامہ یا صرف انجیل پکارتے ہین حالانکہ وہ اناجیل اربعہ یعنے چار ہین بلکہ اُس سے بھی زیادہ - بعضے عیسائی نئے عہد نامہ اور پُرانے عہد نامہ کو ایک ہی بائبل کہکر نامزد کرتے ہین اور مُضر نہین جانتے ہین - اسی طرح بعضے پنڈت چارون کو ایک وید کرکے پکارتے ہین مگر دریافت کے وقت چار حصّے شمار تے ہین - اسی باعث برہما کا نام مشہور اور اُس کے چار مونہہ کا مذکور ہے - مگر چارون پر اطلاق لفظ وید کا ہے اس واسطے کسی عقلمند کو جائے اعتراض نہین - اگر محمل لفظ گیان کو لیا جاوے تو یہہ کہنا روا ہے اور ہر ایک مُنصف مزاج کے نزدیک بے خطا ہے -
بعضے پنڈت چارون کو دو کرکے بتلاتے ہین اور اسی سے پَرا - اور اَپرا - ودیا یعنے کرم اور گیان نامزد فرماتے ہین -
بعضے ان چارون کو تین کرکے اُچارتے ہین اور اسی سے کرم - اپاشنا - گیان کی تشریح پکارتے ہین - مگر اسمین کسی طرح کا ہرج مطلق نہین ہے - اور نہ ویدونکے چار حصّے ہونے مین جائے شک +
باقی تمام مہاتما وِدوان لوگ اُن چارون کو چار ہی بتلاتے ہین اور کرم اپاسنا گیان وگیان کی حقیقی تقسیم کے قائل و عامل کہلاتے ہین اور یہی بات بالکل سچی اور سب سے زیادہ ٹھیک اور ویدک اصول کے مطابق ہے - مگر یہ تشریح بالا کسی وِدوان کے نزدیک چارون امور سے کوئی بھی متشکی نہین - اور ہمین تسلیم ہے -
اتھروان وید جعلی نہین ہے - مگر آپ جھوٹہ بولکر جعلسازی کرنا چاہتے ہین تاکہ کوئی جاہل ہندو کسی طرح متشکی ہو جاوے اور صداقت سے ہاتھ اُٹھائے لیکن وہ زمانہ

اب بہنین رہا۔ گھبرایئے نہنین ورا اسکے جواب مین فرقہ علویہ کے عقاید ملاحظہ فرمایئے تاکہ آپکی تسلی ہو جائے۔ یجروید کے ۲۲۔ ادہیا کا نام بھی آپ نے جھوٹھ موٹھ لکھدیا اور لکھتے ہوئے خدا کا خوف دل مین نہ آیا کہ جھوٹھ کی کیا سزا ہے۔ یجروید کے ۲۲۔ ادہیا مین ۳۴ منتر ہین اور کسی مین اُن سے ویدون کی تعداد کا ذکر نہین ہے۔ مرد خدا جھوٹھ سے اجتناب کرو خدا کو حشر کے روز کیا جواب دوگے۔ رگوید کے منڈل ۱۰ انوواک ۷ سکت ۹۰ منتر ۹ مین ہر چہار وید کا بیان ہے جس سے آپکے تمام دعاوی کا صریحاً و توضیحاً بطلان ہے۔ مگر شرم چہ کُتی است کہ نزد دروغ گو بیاید۔ آپکو کسی لالچی نے دہوکا دیا۔ یا کہ ملہم غیب سے غلطی ہوئی۔ ورنہ آپ ایسے اندہے تو نہین تھے کہ خواہ مخواہ آب دیدہ موزہ کشیدہ کے مصداق بنتے۔ तस्माद्यज्ञात्सर्वहुत ऋचः सामानि जज्ञिरे छन्दांसि जज्ञिरे तस्माद्यजुस्तस्मादजायत। ऋ॰ मं॰ १० अ॰ ८ सू॰ ९० मं॰ ९

سرب بیاپک ست چت انند گیان سروپ پرمیشور سے (جو سب منشون کے اُپاسنا یوگ ہے) رگ وید۔ شام وید۔ اتھروید اور یجروید پرکاشت ہوئے ہین اور یہ وید انیک ودیاؤن سے یکت ہین۔ سب منشون کو اُچت ہے کہ ویدونکو گرہن کرکے اُسکے مطابق عملدرآمد کرین۔ اور یہی بیان یجروید کے ۳۱۔ ادہیا کے ساتوین منتر مین بھی ہے۔

اِن ہر دو وید منترون سے بخوبی واضح ہے کہ وید چار ہین اور ابتدائے آجتک برابر چارون پرگٹ ہین کسی طرح کا اختلاف نہین۔ شت پتھ برہمن مین بھی اسکی بابت صاف اندراج ہے جو کسی طرح کی تاویل کا محتاج نہین۔ एवं वा अरेऽस्य महतो भूतस्य निःश्वसितमेतद्यदृग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदोऽथर्वाङ्गिरसः। २४ - ५

یاگولک رشی بیان کرتے ہین۔ کہ جو سرب بیاپک

اکاش سے بھی بڑا پرمیشور ہے اُس سے ہی رگ وید۔ یجروید۔ شام وید اور اتھروید چارون وید اوتپن ہوئے ہین اور کسی سے نہین۔

کسی آرش گرنتھ مین یہ تحریر نہین ہے اور نہ معاذ اللہ کوئی دکھلا سکتا ہے کہ اتھروون وید جعلی وید یا براہمن پستک ہے جنکو خدا نے آنکھین دی ہین - اور جنکے سینہ یا دماغ مین کچھہ راستی کا مادہ موجود ہے وہ بخوبی نشچت کرینگے کہ وید مقدس چار ہی ہین کسی طرح کم و بیش نہین ہین - اسی طرح منڈک اُپ نشد مین ویدون کو عمدہ تشریح سے بیان کیا ہے - رکھی مہاتما तत्रापरा ऋग्वेदो यजुर्वेदः ویدون کی ودیاؤن کی تقسیم सामवेदोऽथर्ववेदः। म०१ ख०१ म०५ کرکے بیان فرماتے ہین - کہ وید چار ہین - رگ وید - یجروید - سام وید اور اتھروون وید اسی طرح دیکھو تیتری اپ نشد انوواک ۳ - اور برہدارنک برہمن ۲ منتر ۵ - اور مہابھاش اودھیا ر ۱ - پاد ۱ - انوواک ۱

قطع النظر ہمارے شاسترون کے قدیم سے غیر مذاہب والے بھی ایسا ہی مانتے ہین (دیکھو* غیاث اللغات ردیف ب)

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۸

اور منوجی بھی اپنی پستک کے ساتوین ادھیائے کے بیالیسوین اشلوک مین تین وید ہی تسلیم کرتے ہین ؏

* غیاث اللغات ردیف ب " بید اسم کتابست از بید دانا کہ کلام منسوب است و بید بمعنی شعور و گیان آمدہ - بید نام کتاب ہنود کہ برہمنان آنرا کلام خدا گویند و آن در اصل یکے است منقسم بچہار دفتر و بہمین سبب چہار بید گویند اول رگ بید بکسر رائے مہملہ و سکون کاف مخلوط التلفظ بہا - دوم ججربید بفتح جیم اول و ضم جیم ثانی - سوم شام وید بکسر سین مہملہ و بعدہ یائے تحتانی - چہارم اتہربن بید بفتح الف و فتح تائے فوقانی مخلوط التلفظ بہا و سکون ہائے مہملہ و فتح موحدہ و سکون نون - و ہر یکے ازان سہ دہی دو عدد وعید و سائر احکام شریعت ایشانست - و در بید چہارم اول آفرینش تا آخر و ہرچہ درمیان آنست " - پس معترض کے وسواس صرف دھوکہ و بکواس ہین

جواب باصواب

منوسمرتی ایک راج نیت یعنے اصُول سلطنت کی پُستک ہی جسمین جہان تک سیاست مدنی کے متعلق اسکی رائے مین مناسب جانا گیا اُسنے درج کیا۔ اور درحقیقت منو کی شرع تمام آریہ لوگ قابل تسلیم جانتے ہین اور اب بھی اُسی طرح عملدرآمد کرتے ہین مگر آریون کا یہ عقیدہ ہمیشہ سے رہا اور اب بھی اُسی طرح ہے کہ جو پُستک وید مقدس کے مخالف ہو اُسی اپنا دہرم پُستک ماننا چاہیئے۔ چنانچہ منو مہاراج خود بھی اُس کی نسبت ادہیا ۱۲ کے ۹۶-۹۵ شلوک مین یہی فرماتے ہین۔ کہ جو گرنتھ وید کے برخلاف کُت ست پرشون کے بنائے ہین سنسار کو دوکھ ساگر مین ڈوبانے والے ہین۔ اہی واسطے نشپہل یعنی بیفایدہ ہین اور است یعنے جہوٹھ۔ اندہکار یعنے ظلمت کی طرف لیجانے والے ہین اور اس لوک اور پرلوک مین دوکھ پُہنچانے والے ہین۔

جو ویدون سے وردوہ یعنی غلط طرف لیجانے والی سمرتی اور تنیترتی ہین وہی غیر معقول اور ناکمل ہونے سے جلدی نشٹ ہو جاتی ہین۔ اُن کا ماننا نشپہل عبث اور جہوٹھا ہی ویدون کو ہی سب پرم دہرم جانین۔

منوسمرتی مین چونکہ بہت حصہ متعلق راج نیت ہی اسواسطے اکثر منو جیو کو تین ویدون سے ہی کام پڑا۔ چوتھے وید سے اُس کا تعلق بہت کم رہا کیونکہ راج نیت کا عموماً ارشاد تینون مین ہے مگر چوتھے وید سے کسی جگہ انکار نکیا بلکہ جہان کہین ضرورت پڑی وہان اقرار کرنے سے کسی طرح گریز نہین فرمایا۔ اور گریز کرنے کی وجہ کون سی تھی۔ علاوہ برآن جبتک کھلم کھلا انکار نہو۔ عدم تسلیم کا اظہار سوائے کسی ضدی کے اور کوئی نہین کرسکتا۔ ہان یہہ تو مین بھی مانتا ہون کہ منو نے ہر مقام پر بلا ضرورت اتہروون وید کا حوالہ نہین دیا اب اصل اشلوک تحریر کرتا ہون۔

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् । दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसामलक्षणम् ॥ म०

اگنی - وایو - آدت رکھیون سے سرشٹی کی آدمین برہمانے سلسلہ وار رگ - یجر - شام ویدون کو یگ کرم اور گیان کی سدہی کے لیے تحصیل کیا

श्रुतीरथर्वांगिरसीः प्रकुर्यादविचारयन वाकशस्त्रं वै ब्राह्मणस्य तेन हन्यादरीन्द्विजः म॰ अ॰ ११ — श्लो॰ ३३

تہرون وید جو انگرہ رکھی پر پرکاش ہوا ہے اُسکے منتر کو آپت کال مین (جبکہ کوئی ظالم یا راجہ کسی فاضل کو ستاوے یا تکلیف دیکر لوٹنا چاہے) تب اُس کی پرارتہنا سے رنج و تکلیف دور ہوکر اُسکو راحت و سرور ہوگا - کیونکہ برہمن کا شستر زبانی ہے اور اُس کا کام عبادت ربانی -

واضعان قانون یعنے شاستروں کے جاننے والون نے ظاہر کیا ہے کہ وہ منتر جن کا حوالہ منو جیو دیتے ہین وہ اتہرون وید کے کانڈ ۶ - سوکت ۹۹ منتر ۳ [unclear] مین -

اب اے ناظرین خود ہی غور فرمائیے کہ منو جیو بر خلاف نکالنے [unclear] اقراری مین کہ رگ وید اگنی رکھی کے اور یجر وایو رکھی کے اور شام وید آدت رکھی کے اور اتہرون وید انگرہ رکھی کے آتما ؤن مین پرکاش ہوئے اور وہی ملہم گیان ربانی ہین نہ کہ کوئی اور - اور اُنہین سے برہما وغیرہ تک پہونچے - اب کیا ثبوت کرنا ہمارے ذمہ باقی رہا - جو منوسمرتی کے ۴۲ - اشلوک کا معترض نے حوالہ دیا ہے وہ بھی غلط ہے - دیکھو اصل شلوک یہہ ہے

पृथुस्तु विनयाद्राज्यमाप्तवान्मनुरेव च कुबेरश्च धनैश्वर्यम्ब्राह्मण्यं चैव गाधिजः म॰ अ॰ ७ श्लो॰ ४२

ترجمہ پرتہو اور منو نے وِنے یعنے عاجزی سے راج کو پایا - اور کوبیر نے دھن - ایشوریہ کو اور گادہیجا نے علمی فضیلت کو -

اب اگر انسانیت اور غیرت کا مادہ کچھ بھی موجود ہے تو اس قدر صریح کذب بیانی سے عرق خجالت مین ڈوب جانا چاہیے کیونکہ لعنت اللہ علی الکاذبین کا آپکے حق مین قرآنی فتوی ہے

اے ناظرین ایسے واضح طور پر اثبات کے بعد کسی کے انکار کی سوائے جہالت اور ضدیت او تعصب کے کوئی اور وجہ منکشف نہین ہوتی۔ اصل مین ان لوگون نے بلا سوچے سمجھے جاہلون کی خوشہ چینی کر اپنا ایمان جانا ہوا ہے گویا کہ خدا نے تمیز کا مادہ ہی ان مین نہین رکھا۔ اور یضل من یشاء ہردم ان کے ورد زبان ہے۔ آنکھین تو چہرہ پر دو موجود ہین مگر اندہی بنکر کارروائی کرنا اپنا اصول جانتے ہین۔ اس بات کو ہر ایک دانا مان سکتا ہے کہ جس علم مین مہارت نہو اُسکی بابت رائے دینا سفلہ پن ہے۔ جب حضرت منو سمرتی جانتے ہی نہین تو خواہ مخواہ اعتراض کرنے سے کیون نہین شرماتے پرمیشور ایسے آدمیون کو تعصب شیطان کے پنجہ سے چھوڑا کر راہ راست کی ہدایت دیوے اور گرداب نادانی سے نکالے۔

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۸ جلد ۲ حاشیہ نمبر ۹

اور جوگ بششٹ مین جو ہندوؤنکی بڑی متبرک کتاب شمار کی جاتی ہی اور اُن تعلیمات کا مجموعہ ہے جو خاص راجہ رامچندر جی کو اُن کے بزرگ اُستاد نے دی تھین چارون بید کی نسبت ایسا صاف لکھا ہے کہ بس فیصلہ ہی کر دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف اتھرون وید کے وید ہونے مین بحث نہین بلکہ ساری ویدون کا یہی حال ہے اور کوئی اُن مین ایسا نہین جو تغیر اور تبدل اور کمی بیشی سے خالی ہو۔

جواب باصواب

یہہ سچ ہے کہ تعصب و خود غرضی آدمی کی آنکھون کو اندھا کر دیتی ہی اور اُسے باوجود روز روشن کے کچھہ نہین سوجھتا وہی حال مصنف براہین کا ہے جہان حوالہ دیتے ہین غلط اور دروغ ہوتا ہے۔ انہین کتاب بنانی اور جھوٹھی شہرت حاصل کر

روپیہ کمانے سے غرض ہے۔ نہ کہ اثبات حق سے۔ مسلمانون مین ڈاڑہی بڑہانیکے واسطے جوگ بششٹ کا نام لکھ مارا۔ اور خیال کر لیا کہ بس اب ویدون کی (معاذ اللہ) تردید ہوگئی۔ مگر معترض کو یاد رہے کہ دعوے بیدلیل آپکو خود ہی ذلیل کریگا۔ نہ پرکرن کا حوالہ نہ ادہیا کا پتہ نہ اصل عبارت کا سُراغ۔ ۲ ہے **الہامی** یہی الہام ہے کہ جوگ بششٹ مین ہی۔ حضرت جوگ بششٹ مین نہین ہے۔ آؤ! چہ پرکرن مکتی کامل جوگ بششٹ ہمارے پاس موجود ہی آنکھین کھول کر مطالعہ کرو۔ ورنہ کسی برہمن سے سُن لو۔ پوچھ لو۔ آپکے دعوی کا کہین بھی نشان نہین ہی بلکہ اسکی برخلاف موجود ہے (**دیکھو پرکرن دوسرا مومکہش کے** باب مین۔)

"جب تک تریا اوستہا مین نہ پہونچے یعنے کامل گیانی اور حق الیقین کا درجہ حاصل ہنو تب تک) صحبت نیکون اور خدمت اُستادون اور بزرگون سے کنارہ نکرے بلکہ بواجبی کرتا رہے اور بموجب شرتی وید اور سمرتی اور شاستر ونکے برہم چرج۔ اور گرہست اور بان پرست اور سنیاس کے آداب سب بجالاوے۔ اور رسوات تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی ادا کرتا رہے اور جب اس رتبہ کو پاوے تب پھر وہ انسان اور فرشتون سے اعلیٰ مرتبہ رکھتا ہے"

چوتھے استہ پرکرن مین بھی لکھا ہے "اے رامچند جسکو مکت کی اچھیا ہو وہ ویدون کو پڑھتے اور بموجب علم (وید) کے عمل کرے" "آزادی کے پانے اور مکت کے حاصل کرنے کو وید اور شاستر علم معقول مین"

اور **چھٹے نربان پرکرن** مین ہی "اگر آدمی کے سر پر قیامت برپا ہووے۔ تو بھی خلاف وید و شاستر و نصیحت اُستاد و عقل کے عمل نکرے"

اگرچہ **جوگ بششٹ** خود چارون ویدون کو الہامی اور قابل عملدر آمد جانتا ہی مگر مسئلہ وحدت وجودی یعنے ہمہ اوست مین جو ویدون کے مخالف ہی ملوگ اُسے

ٹھیک اور دہرم اپستک نہین جانتے۔ علاوہ اُسکے وجوہات ذیل بہین جو اُسکے غیر مستند ہونے پر دلیل ہین۔

اوّل تو تمام **فاضل پنڈتون** اور مہاتما سادھوؤن کی یہہ رائے ہے کہ یہہ پستک وششٹ جیو کے نام سے کسی اَور نے بنا لیہے نہ اسکا مصنف **بالمیک** ہے اور نہ **بششٹ** بلکہ کسی اَور کی تصنیف ہے۔ کیونکہ بالمیک کی نسبت یہ بہت مخالف ہے اور وششٹ کی اُن رائیون سے (جو اَور ست گرنتھون مین درج ہین) بہی اُسکا وردوہ ہے۔ پس اِس کا مصنف کوئی اَور ہے نہ کہ بششٹ اور بالمیک۔ اسواسطے غیر معتبر ہے۔

دُوم۔ شنکراچارج کے وقت تک صرف بالمیک کی مصنفہ **رامائن** ہی تسلیم ہوتی تھی۔ جوگ بششٹ کا پتہ بھی نہین تہا اسواسطے غیر معتبر ہے۔

سوم۔ اسمین اٹھارہ پورانون کا حوالہ بہی موجود ہے جس سے عمدہ ثبوت ملتا ہے کہ پورانون کے بعد کی تصنیف ہے جو الہ نوسو برس کا زمانہ ہے اس لئے غیر معتبر ہے۔

چہارم اگر **فاضل** پنڈتون نے تسلیم کرلیا ہے کہ یہہ **شنکراچارج** کے بعد کی تصنیف ہے بلکہ اسکا مُصنف اور **پنچ دشی** کا مُصنف ایک ہی ہین کیونکہ طرز بیان دونون کا بہت سا ملتا ہے اور وہ شنکراچارج کے چیلون مین سے ایک نوین ویدانتی تہا اسواسطے غیر مُعتبر ہے۔

ممبران آریہ سماج عموماً و خصوصاً مسئلہ وحدت وجودی کی تردید کرتے ہین ہمارے ہان یہ کتاب کبہی بہی پرمان نہین ہوئی اور نہ ہے۔ مگر نہین معلوم کہ خواہ مخواہ اعتراض کرکے **معترض** نے کیا فائدہ حاصل کیا۔ اگر اُس سے ویدون کی نندا بہی ظاہر ہوتی تو بہی وہ مثل اَور کتابون کے غیر معتبر ہے۔ پس اُس سے ہمین کسی طرح کا ضرر نہین اور نہ اُسکی بطالت یا اثبات سے آریہ سماج پر کسی طرح کا اثر۔ لہذا

یہہ اعتراض بالکل فضول ہے اور کسی طالب حق کو قبول نہین۔

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۴۱

اب ان صاحبون کو سوچنا چاہیئے کہ توحید جو مدار نجات کا ہے کس کتاب کے ذریعہ سے سب سے زیادہ شایع ہوئی۔ بھلا کوئی بتلانے تو سہی کہ کس ملک مین وید کے ذریعہ سے وحدانیت الٰہی پھیلی ہوئی ہے یا وہ دنیا کس پردہ زمین مین بستی ہے کہ جہان رگ اور یجر اور شام اور اتہرون نے توحید الٰہی کا نقارہ بجا رکھا ہے۔ جو کچھہ وید کے ذریعہ سے ہندوستان مین پہیلا نظر آتا ہے وہ تو یہی آتش پرستی شمس پرستی۔ بتن پرستی وغیرہ انواع واقسام کی مخلوق پرستیان ہین کہ جنکے لکھنے سے بھی کراہیت آتی ہے ہندوستان کے اس سرے سے اُس سرے تک نظر اٹہا کر دیکھو جتنے ہندو ہین سب مخلوق پرستی مین ڈوبے ہوئے نظر آوینگے۔ کوئی مہادیو جی کا پوجاری۔ اور کوئی کرشن جی کا بہجن گانیوالا اور کوئی مورتیون کے آگے ہاتھ جوڑنے والا۔

جواب باصواب

وید مقدس نے تمام دنیا مین توحید پھیلائی اور تمام جہان کے فلاسفرون اور بزرگون اور پیغمبرون نے یہان سے توحید پائی۔ وحدانیت کی بنیاد وید ہین اور گیان کے ساگر بھی۔ صداقت پہلے یہان سے نکلی۔ ایشور اُپدیش کے مُعلّم اول وید ہی ہین نہ کہ اَور کوئی۔ جیسا کہ ہم مقابلہ وید و قرآن مین دکھلا چکے ہین۔

جتنے اعتراض معترض نے کئے ہین وہ عدم تعلیم وید کا باعث ہے اور وید کے ورود وہ چلنے کا سبب۔ مگر پہر بہی **مسلمانون سے ہند و شرک پرستی** مین کسی طرح زیادہ نہین ہین۔ جہان ہمین **قرآن** سے تعلیم ملتی ہے۔ نتیجہ قرآن

کی توحید کا نظر آتا ہے وہ صرف یہی ہے ۔ کہ کہین محمد پرستی کہین علی پرستی کہین غوث الاعظم پرستی وغیرہ انواع واقسام کی توجا ومخلوق پرستی پہیل گئی ۔ کوئی پیر پرستی کو ایمان جانتا ہے اور کوئی قبور پرستی کو ہادی دوجہان ۔ نبی سرور پرستی ۔ مدینہ پرستی ۔ کعبہ پرستی ۔ کربلا پرستی ۔ نجف پرستی ۔ سنگ اسود پرستی ۔ زمزم پرستی معین الدین پرستی ۔ کتاب پرستی ۔ تقلید پرستی ۔ دستار پرستی ۔ تعزیہ پرستی ۔ بلکہ تابوت سکینہ پرستی محراب پرستی ۔ زہرہ پرستی ۔ چاند پرستی ۔ موسی کی آتش پرستی ۔ بیت المقدس پرستی آدم پرستی ۔ قبر پرستی ۔ ملایک پرستی ۔ جن بہوت پرستی ۔ غرضیکہ لاکھون طرحکی جہالت وبطالت دنیا مین کہان سے پہیلی کوئی محمدی نشان دیسکتا ہے کہ اس کا مخرج سوائے قرآن کے کوئی اور ہے ۔ قرآن سے پہلے ان جہالت وبطالت کا دنیا مین کہین سراغ نہین تہا فی صدی ۹۰ مسلمان اس بلا مین اسیر ہین ۔ مکہ سے لیکر ہندوستان کے اس سرے تک تمام مسلمان اسی پیر پرستی اور حسن پرستی اور حسین پرستی اور فاطمہ پرستی مین ڈوبے ہوئے ہین ۔ اگرچہ عرصہ تک ویدک تعلیم کے نہونے سے بہت سی خرابی پہیل گئی تھی ۔ مگر پہر بہی وہ قرآنی پیر پرستی اور مردہ پرستی اسکی کسی طرح بری نہین ہے مرزا صاحب ! پہلے اپنی چارپائی کے نیچے لاٹھی پہیر لو بعد از آن کسی پر آہو گیری کرو ۔ چہاج اگر بولے تو بولے مگر چہاننی تو کسی طرح بات کرنے کے لائق نہین ہے ع

یا سخن برجستہ گو اے مرد ناداں یا خموش

اعتراض براہین احمدیہ کی جلد ۲ صفحہ ۱۱۲ سے ۱۱۶ تک

قولہ ۔ سمجھ نہین پنڈت دیانند صاحب پر بڑا افسوس ہے ۔ جو وہ توریت وانجیل وقرآن شریف کی نسبت اپنے بعض رسالون اور نیز وید بہاش بہومکا مین سخت سخت الفاظ استعمال مین لائے ہین اور معاذ اللہ وید کو کہرا سونا اور باقی خدا کی ساری

لہ کتاب الاعتقاد امام حنبل کی ۔

کتابون کو کہوٹا سونا قرار دیا ہے۔

اقول۔ اگر مسلمان ہو اور ایمان محمدی کا کچھ نشان بہی سینہ مین رکھتے ہو تو کہین بہی وید بہاش ہومکاین سے دعوی بیگیان کا نشان و کھلایئے اور اثبات کرائیے۔ مین نے صفحہ نمبر ۱ سے لیکر ۳۰ تک (آپکے اعتراض کے خیال سے) پڑتال کی مگر یہ ادعا یعنی آپکا وہان ندارد پایا۔ چونکہ جہوٹھ کے پانون نہین ہوتے اسیواسطے آپنے لفظ بعض رسالون کا بہی مددگاری مین لکھ مارا۔ اور خواہ مخواہ الہام کو الزام لگایا۔ خوف خدا دل مین نہ آیا۔ اور بقول **سعدیؒ** تقلید پر ایمان لایا۔ جیساکہ وہ سرآمد مومنان ایران اور برگزیدہ محمدیان **بوستان** مین فرماتا ہے ۔

بہ تقلید کافر شدم روز چند ⁂ برہمن شدم در مقالات زند

توریت و انجیل کا آپ ٹہیکہ نہ لیجیے اور زبور پر ایمان نہ دیجیے۔ اُنکے محافظ پادری و انگریز ہین جو محمدیون سے عقل و دانش مین تیز ہین۔ جہانتک معلوم ہوا ہے **سوامی جی** نے کبہی عیسائی و محمدی پر وہ اعتراض نہین کیا جو قرآن و انجیل مین نہو۔ بلکہ عموماً اُن کے اعتراض اِس قسم کے ہوتے تھے جنکو سنکر عیسائی و محمدی یا تو دیان یا جان سے ہاتہ دہوتے تھے۔ ورنہ اگر تعصب کے سبب حق کے قبول کرنیسے ناچار تھے تو مُنہ پر مُہر خموشی کے ضرور داغدار تھے۔ بڑی بڑی عیسوی و محمدی مذہب کے دعویدار آئے۔ مگر معقول تردید کی بسبب تعصب کی بازی ہار آئے۔ پنجاب کے ایک نامور رئیس **مُسلمان** نے مجھے امرتسر کے ریلوی سفر مین باثنائے گفتگو فرمایا کہ **سوامی** صاحب حقیقت اعلے درجہ کے پارسا و نیکوکار تھے مجھے سوامی جی کے اُپدیش سے تین **فوائد** ہوئے۔

اوّل تو مجھے یقین کامل ہوگیا کہ عدالت خُداوندی کے آگے شفاعت صرف گوبازی ہے۔ وہان کوئی شفیع اور نہ وکیل مجازی ہے۔ اب مین صدق دل سے مانتا ہون کہ سوائے اعمال نیک کے اور کسی طرح نجات کا ملنا محال ہے اور شفاعت جیسی گناہ کی راہنما اور دلیری

دینے والی کوئی مثال نہیں۔

دوم۔ روح کا انادی ہونا بھی انہیں کی کرپا سے میری ذہن نشین ہوا اور میرا کامل یقین ہوا کہ اگر روح کا انادی ہونا نہ مانا جاوے تو خدا پر انکے پیدا کرنیکی احتیاج لازم آتی ہے جو اوسکو اُن کا محتاج بناتی ہے اور پیدا کرنے سے اُسکی تمام صفات کی قدامت اٹھ سے جاتی ہے اور نہ کوئی معقول وجہ پیدا کرنیکی ضرورت کو ثبات پہنچاتی ہے۔ میں صدہا مولویوں سے سوال کر چکا ہوں کہ خدا نے روح کو کس چیز سے کب اور کیوں پیدا کیا مگر آجتک کوئی جواب کسی نے عنایت نہیں فرمایا۔ اس واسطے میری تسلی ہو گئی کہ وہ بات بالکل حق ہے اور جھوٹھ کا اُسمیں مطلق اثر نہیں۔

سوم۔ مسئلہ تناسخ بھی جسپر پہلے ناواقفی کے سبب میرا اعتبار نہ تھا سوامی جی کے تسلی بخش ارشاد سے میرا کامل اعتقاد ہو گیا۔ بغیر تناسخ کے صدہا قسم کے الزاموں سے جو عند العقل اٹھتے ہیں کسی طرح پرمیشور کی ذات ستودہ اور پوتر اور پاک نہیں ثابت ہوتی اسی واسطے اُنکے ست اُپدیش سے اب میں بوجوہات کامل مانتا ہوں کہ تناسخ یعنی پنر جنم ٹھیک ہے اور اوسکے نہ ماننے والا خدا کو ظالم قرار دیتا ہے۔ قطع النظر اسکے گوشت خوری وغیرہ سے بھی طبیعت ایک گونہ بیزار ہو گئی ہے۔"

مرزا صاحب! جبکہ وید مقدس کیا بلحاظ تعلیم کیا بلحاظ توحید غرضیکہ ہر طرح لاثانی ہے تو اسکے کھرا سونا ہونیمیں انکار کرنا نادانی ہے۔ ہمیں کسی خاص کتاب سے خصوصاً مخالفت نہیں ہے مگر جو کتابیں حق سے برکنار ہیں اُن سے ہم بھی بیزار ہیں۔

قولہ۔ پنڈت صاحب عربی جانتے ہیں نہ فارسی نہ بجز سنسکرت کے کوئی اور بولی بلکہ اُردو خوانی سے بالکل بے بہرہ و بے نصیب ہیں۔

اقول۔ مرزا صاحب سنسکرت جانتے ہیں نہ پراکرت نہ گورمکھی جانتے نہ گجراتی غرضیکہ سوائے فارسی کے کوئی اور بولی بلکہ ناگری حرفوں سے بھی حضرت محروم مطلق اور

بے بہرہ اور بالکل بے نصیب ہین - مگر سوامی صاحب سنسکرت کی بہت بڑی عالم و فاضل و آچاریہ تہے اور وید مقدس کی ماہر کامل پس کسیطرح عربی فارسی جاننی سے انپر الزام نہین آسکتا -

قولہ - اور اسی وجہ سے وید کی وہ تاویلین جو کبہی کسی کے خواب مین بہی نہین آئی تہین وہ کرتے جاتے ہین - اور بہران بے بنیاد خیالات کو پہیلا کر لوگون سے اپنی رسوائی کراتے ہین اور اگرچہ سارے ہندوستان کے پنڈت شور مچاتے ہین جو ہماری وید مین توحید کا نام و نشان نہین اور ہمارے باپ دادا نے یہ سبق کبہی پڑہا ہی نہین ہے اور وید نے ہمکو کسی جگہ بہی مخلوق پرستی سے منع نہین کیا ہے -

اقول - سوامی جیو مہاراج کی جو وید مقدس کی تفسیرین ہین انہون نے تمام دنیا کی آنکہین کہولدین اور ویدوکت توحید کا چرچا نئے سرے عالمگیر کر دیا - وہ بالکل ویدکت لغات **نگھنٹو و نروکت** اور صرف نحو - اور برہمنون کے مطابق ہین کسی طرح کا اختلاف نہین - بلکہ ہر ایک منصف مزاج بعد مطالعہ و غور کے حق و باطل کی اصلیت سے واقف ہوجاتا ہے گر حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست بد **ہندوستان** کے پنڈت جنہون نے آپکے یا آپکے معصرون کے پاس شور مچایا ہے میموریل ارسال فرمایا ہے وہ کون ہین ؟ کہان کے رہنیوالے ہین ؟ کیون سونہہ چہپاتے ہین ؟ او میدان مین نہین آتے - وہ پنڈت جو کہتے ہین کہ وید مین توحید کا نام و نشان نہین وہ پنڈت نہین ہین - قرآن کے اندہے حافظ ہین - یا کسی **مشن** یا **محکمہ** سرکار کے ملازم ہونگے - اور حق گوئی سے جبراً لاچار یا دم وید ہا ے مقدس کو آنکہون سے بہی نہ دیکہا ہوگا - یا صرف دیاکرنی پنڈت ہونگے یا محض نرات کے پنڈت اور ودیا سے محروم ہونگے - ورنہ کوئی ودوان پنڈت ویدوکت توحید اور گیان پرماتما سے منکر نہین ہوسکتا - جنکے باپ دادا نے ۱۰۰۰۰۰۰۰ بہال

سے توحید کا سبق نہیں پڑہا اُسے پنڈت کون پکارتا ہی بلکہ برخلاف اُنکو شودر کے لقب سے ملقب ہونے یوگ ہی منوجیو نے ایسے پنڈتون کے بارہ مین فرمایا ہی منوسمرتی ادہیاۓ ۲ کے شلوک ۱۵۷ و ۱۶۸ کا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہی۔

यथा काष्ठमयो हस्ती यथा चर्ममयो मृगः य श्च विप्रोऽनधीयानस्त्रयस्ते नाम बिभ्रति म० २। १५७

جیسے کاٹھ کا ہاتھی چمڑے کا ہرن ویسے ہی مورکھ برہمن ہے۔ پس یہ تینون نام ہی کے ہین کام کچھ نہین کر سکتے"۔

योऽनधीत्य द्विजो वेदमन्यत्र कुरुते श्रमम् स जीवन्नेव शूद्रत्वमाशु गच्छति सान्वयः। मनु॰ अध्या॰ २ श्लो॰ १६८

جو دوج وید کا پڑہنا چھوڑ کر اور پستکون کی طرف محنت یا کوشش رکھتا ہے وہ مع لواحقون کے جیتے جی شودر ہو جاتا ہے"۔

وہ بے بنیاد خیالات نہیں ہین بلکہ بے بنیاد عمارات کے گرانیوالے ہین اور توہمات اور فاسد خیالات کے مٹانے والے۔ جھوٹے نبیون اور کاذب ملہمون کے وسوسات طبعزاد کو جو لوگ الہام ایزدی بتلاتے ہین وہی ہین جو دنیا مین اپنی نزدیکی کی رسوائی کراتے ہین۔ صادقون کی رسوائی کبھی نہین ہوتی۔ بلکہ انکی تکلیف اُٹھانے سے قوم کی رہنمائی اور صداقت کی توقیر سوائی ہوتی ہی۔ آپ بیہودہ شور مچا کر اور نافہمی سے دعاوی کر کے اپنی رسوائی کراتے۔ خدا لوگون کو آپ کے مکر و فریب سے بچا دے۔ اور آپکو ست دہرم پر لا دے۔

قولہ ۔ اور اُن صدہا دیوتون کو جو وید کے متفرق معبود ہین صرف ایک ہی خدا بنانا چاہتے ہین کرتا وید کے الہامی ہونے مین کچھ فرق نہ آجائے۔

اقول ۔ مرزا صاحب آپ خواہ مخواہ دخل معقولات سے ناپسند کرتے ہین وہ خدا سے

نہین ڈرتے - صدہا دیوتے وید کے متفرق معبود نہین ہین - اور نہ ویدک دہرم والون کا اُنسے کچھ عابدانہ تعلق مقصود ہی - بلکہ وید کا معبود حقیقی صرف ایک نراکار پرمیشور ہے دوسرا کوئی نہین - ہان **دیوتا** لفظ کے معنے جہلا لوگ غلط سمجھتے ہین - اور تحقیق سے گر کر تشکی ہو کر راہ راست سے دور جا پڑتے ہین **دیوتا** - دو دو دہاتو یا مصدر سے بنتا ہے اُسکے پانچ ارتہہ ہین - اوّل کریڑا - دوسرا قبضہ کرنے کی خواہش تیسرا بیوہار اندرونی - یا بیرونی - چوتھا فضیلت - پانچوان عمدگی - روشنی وغیرہ کی ہین جنمین یہہ کام ہون یا جس مین یہہ کار روائی ہو اُسکو سنسکرت کی اصطلاح مین **دیوتا** پکارتے ہین - مگر کوئی دیوتا مصنوعی ہماری اُپاشنا کے لائق نہین ہی - پس خلاصتاً **دیوتا** کے معنے ہوئے دِو وَان - بزرگ - فاضل روشن یا پرکاش مان کی + ان تمام معنون پر اگر کوئی بدہیمان ذرہ بہی غور فرماوی اور حق کی قبولیت کی خواہش کو دل مین لاوی تب اوسے یقین کامل ہو جاوی کہ معترض کا سوال کسقدر حق سے دور ہے - ویدک طور سے اپاشنا یا عبادت کے واسطے تمام دیوتاؤن کا مالک اور سب پرکاشک چیزون کا پرکاشک ایک **وشو دیو** یعنے عالم کل پرمیشور ہی دوسرا کوئی نہین اور یہی **وید مقدس** کا اعلے منشا ہی - ماتا پتا یعنی ماں باپ اور اچارج یعنے اُستاد وغیرہ بزرگون کو بہی دیوتا کہتے ہین - چنانچہ اس مین اُپنشد کا پرمان ہی -

मातृदेवोभवपितृदेवोभव आचार्यदेवो भव अतिथिदेवोभव। तै॰ उप॰ ।

خدا آپ کو حق بین آنکھین عطا کری اور جہالت کی بیماری سی (جو بلحد یشہ مین موجود ہی) شفا بخشے - مرزا صاحب یہی امر خود وید ہائے مقدس سے بخوبی عیان ہی جس کی واسطے احتیاطاً یہان ایک پرمان درج کرتا ہون

यस्य त्रयस्त्रिंशद्देवा अङ्गे गात्रा विभेजिरे तान्वै त्रयस्त्रिंशद्देवानेके ब्रह्मविदो विदुः। अथर्व॰ १–४–२२–२७

"جو تینتیس دیوتا ہین وہ سب بیوہارک ہین عبادت مین اُن سی کچھ تعلق نہین وہ پرمارتھ یعنی بہبودی یا بہلائی کے کسی کام کے نہین ہین (جسکو انکی مفصل کیفیت دیکہنی ہو وہ وید بہاش بہومکا صفحہ ۶۵ سے لیکر ۷۰ تک مطالعہ کرے) اور نہ ان مین سی کوئی اپاشنا کے یگ ہے۔ ان سب کا مالک جو برہم ہے۔ وہی سبکا اُپاشنا یوگ ہے دوسرا کوئی نہین وہی تمہارا ایک مالک ہے"۔

کھٹہ اوپ نشد کے ۵۔ ادہیا کے ۱۵ اشلوک مین اسی وید منتر کی تشریح ہے کہ "سورج۔ چندرمان۔ تارے۔ بجلی۔ اگنی یہہ سب پرمیشور مین پرکاش نہین کرسکتی۔ بلکہ ان سب کا پرکاش کرنیوالا ایک وہی ہی کیونکہ تینتیس دیوتے جسے مجموعی طور پر ہم کل جگت کہتے ہین سب اسی کے پرکاش سے پرکاش مان ہو رہے ہین۔ پس جاننے یوگ ہی کہ ایشور سے بہن کوئی پدارتھ سوتنتر یعنے خودبخود پرکاش کرنے والا نہین ہی۔ اسواسطے ایک پرمیشور ہی سب کا معبود ہے دوسرا کوئی نہین"۔ بلکہ **شت پتھ براہمن** جو ویدون کی پرانی بیاکہیا ہے۔ اسمین اسکی بابت اور بھی بڑھکر اور مفصل تشریح موجود ہے تا کہ کسی جاہل کو بہی کسی قسم کا شک نہ رہے

यान्यां देवतामुपास्ते
न स वेद यथा पशुरेवं स देवानामाश्रकाः ۱۵-۴

"جو ایشور کو چہوڑ کسی دیوتا کی اُپاشنا کرتے ہین وہ سیدہی راستہ سے گمراہ ہین اور انکی وہ عبادت بالکل بیدور وده ہی۔ پس وہ انسان نہین بلکہ دیوتون کے گدہے ہین۔ انکی کلیان دشوار ہی"۔

جتب یہہ بات ویدون اُپ نشدون اور براہمن گرنتہون سی خود صاف علانیہ طور پر ظاہر ہوگئی۔ تو اب غور فرمایئے کہ یہہ اعتراض کسقدر بیجا اور ناروا ہی "تا کہ وید کے الہامی ہونی مین کچھ فرق نہ آئے"۔ جناب! وید کی الہامی ہونے مین فرق آنا قانون قدرت کو ٹوٹ جانا ہے۔ اور آفتاب پر جہالت سی گرد اوڑانا۔ یا دریائی عظیم مین خار و خس

ڈالنے سے منہ لگانا۔ بعینہ وہی بات ہے جیسے وید کے مقابلہ مین قرآن و انجیل کا لانا اور انکے قدامتون کو دلائل منطقیہ سے ثبوت کرنیکا بیڑا اٹھانا۔

مثل ہے جبکہ پروانہ کے سر پر موت آتی ہے / سوئے شمع اسکو کھینچکر الفت سی لاتی ہے
تکبر و نخوت کو بھی دل مین آگ گھستاتی ہے / جنون کے جوش کو بھی مغز مین اسکے بڑہاتی ہے
نہ جانکی ہوش رہتی جسم کی بھی سدھ بھلاتی ہے / پر انکو اسکے شمشیر برہنہ کر دکھاتی ہے
ہوس نصرت کی بڑہتی ہے تمنا جان کہاتی ہے / غرض کہ یہہ مقابل شمع کے آکر لڑاتی ہے
ادہر وہ آتشین ہے اور ادہر پروانہ نازک جان / شہادت اسکی ہوتی اور عالم کو ہنساتی ہے
پر پروانہ کی جنبش ہوا اسدم چلاتی ہے / مگر کیا؟ وہ ہوا اس شمع روشن کو بجھاتی ہے
حرارت خون پروانہ کی جو گرمی و کہاتی ہے / مقابل شمع کی تبلاؤ وہ کیا پیش جاتی ہے
تن پروانہ سے ایک ذرہ خاکستر جو گرتی ہے / بجھانیکی عوض مین شمع کی لگن کو گراتی ہے
پسینہ جسم پروانہ سے جو گرتا ہے چربی ہو / وہ بتی جنکے الٹا جسم کو اسکے جلاتی ہے
مقابل گیان کے اگیان پہ یہ بات صادق ہے / نہ کام آتا جہاد اور نہ فصاحت کام آتی ہے
پھیتر ہو گئے فرقے تمہارے تیرہ صدیون مین / ترقی سب تمہارے ظلم کی برکت کہاتی ہے
خدا کیواسطے باز آؤ گر کچھہ حق کی طالب ہو / وگرنہ اب صداقت جھوٹھ کو دہنیر اڑاتی ہے
سراپا چشمۂ صدق و صداقت سے رواں جس سے / خدا دانی کا ہادی روح جس سے نجات پاتی ہے
گیان ایشور کا اور رہبر جگت کا کوش و دیا کا / وہ ہے اپدیش ویدون کا جہالت جس سے جاتی ہے

تعصب چھوڑ کر انصاف سے ویدونکو تم دیکھو
ہر اک منتر سے بس توحید کی تائید آتی ہے

مرزا صاحب اب قرآن کے الہامی ہونے مین فرق آتا ہے۔ اور بہت سی تعلیم یافتون کے دلون مین سے تعصب کا پردہ ہٹتا جاتا ہے۔ ۵۲ مذہب پہلے موجود ہین اور لاکہون علاوہ انکے دہریہ و زمانیہ۔ آپ کو اسی واسطے اس چودھوین صدی مین رسول بننے کا

ویہان آیا۔ اور رب المسلمین نے بہی عرش سے اس ابتری کو دیکھ پایا۔ بعوض مکہ اور
یروشلم اور ایران کے اب **قادیان** کی باری آئی - اور الہام کی ڈاک جاری ہوئی گی
تا کہ قرآن کے الہامی ہونے مین کچہہ فرق آجاے اور محمد صاحب کے شمشیری خزانہ کو
غارت ہونیکی نوبت نہ آئے مگر کوشش بیفایدہ است وسمہ بر ابروے کور۔

قولہٗ - صدق کے عدم ثبوت سے کذب کا ثبوت لازم نہین آتا۔ جس حالت
مین کسی شخص کا کذب ثابت نہین تو اُسپر احکام کذب کے وارد کرنا۔ اور کاذب
کرکے پکارنا۔ حقیقت مین اُنہین لوگون کا کام ہے کہ جنکا دہرم اور پیشوا اور بہگوان
صرف جیفہ دنیا کا لالچ یا جاہلانہ ننگ و ناموس یا قوم یا برادری ہے۔

اقول۔ معلوم نہین کہ مرزا صاحب نے یہہ بناوٹی منطق کہان سے سیکہا ہے
کیا کسی شخص کا نیک چال چلن ثابت نہ ہونے سے اُسکی بدچلنی مین کسر رہجاتی ہے
اور عدالت بری کرسکتی ہے؟ جسطرح آفتاب وغیرہ کی روشنی نہونے سے تاریکی موجود
ہوتی ہے اور اندہیرا نمود۔ اوسی طرح صدق کے عدم ثبوت مین کذب کا ثبوت ہے کیا
جسوقت ہم کہتے ہین کہ فلان آدمی سچا نہین ہے تو ہر ایک شخص نہین جانتا کہ وہ جہوٹہا
ضرور ہے۔ نہین معلوم کہ صدق اور کذب کو درمیان آپ نے کونسا درجہ مانا ہے۔ جسے نئے
الہام کے روسے اعراف گردانا ہے۔ **سوامی** جیو مہاراج نے کبھی کوئی دعوٰی ایسا
نہین کیا کہ جسکا ثبوت تاویل طلب ہو بلکہ وہ تو ہر ایک بات کو مخالف سے تسلیم کراکر اعتراض
کیا کرتے تہے۔ فرضی طور پر کسی کے ذمہ الزام نہ جڑتے تہے۔ مگر **نامہ نگار** گذشتہ ا
صلوٰۃ کہکر اب **چند** آدمیون کے **اعمالنامہ** مع شہادت کے آپ کو بتلاتا ہے
اور منصف بھی آپ ہی کو بناتا ہو۔ خدا کرے کہ حق و باطل کی تمیز پاؤ اور جان عزیز کو
تعصب مین ضائع کرنے سے بچاؤ۔

(۱) جسنے شراب پی اور اپنی دخترون سے جماع کیا۔ جھوٹہ بولا۔ کیا وہ مومن ہے؟

(۱) لوط پیغمبر صاحب
(۲) [illegible] پیغمبر صاحب
(۳) [illegible] صاحب
(۴) [illegible]
(۵) [illegible] صاحب
وغیرہ

(لوط ؛ دیکھو پیدایش توریت باب ۱۹ - آیت ۳۰ سے ۳۸ تک)

۲ - جسنے بت پرستی کی - صدہا عورتون سے زنا کیا - قتل کیا - کیا وہ مومن ہی؟ (سلیمان ؛ دیکھو سلاطین ۱ - باب ۱۱)

۳ - جسنے جہوٹھ بولا - بہن سی جماع کیا - کیا وہ مومن ہی؟ (ابراہیم ؛ دیکھو پیدایش توریت باب ۲۰ - آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۱۲ باب ۱۲ آیت ۱۸ و ۱۹)

۴ - جسنے قتل عام کرائی - زنا کرائے - بیگناہ بچے مروائے - باکرہ چہوکریون سے زنا بالجبر کرائے - جہوٹھ بولا - خدا کے الہام کی بیقدری کی - کیا وہ ایماندار ہے؟ (موسیٰ ؛ دیکھو خروج باب ۳۲ - آیت ۲۶ سے ۳۱ تک - و ۱۵ گنتی باب ۳۱ - آیت ۱۴ سے ۱۸ تک و ۳۵ ہستثنا باب ۲۱ - آیت ۱۰ سے ۱۴ تک)

۵ - جسنے ایک عورت خاوند والی سے زنا بالجبر کیا اور اُسکے خاوند کو قتل کرایا - جہوٹھ بولا - کیا وہ مومن ہی؟ (داؤد - دیکھو سموئیل ۲ باب ۱۱ - آیت ۲ سے ۲۷ تک اور قرآن سورۃ ص)

۶ - جسنے خاص و عام کے واسطے چار عورتین اور اپنی واسطے بے تعداد او خصوصاً ۹-۱۱-۱۸ جائز بتلائین - قتل و جہاد کرائے - گوشت خوری کی بت پرستی کی - صدہا علمی کتابون کو جلوایا - بے نکاح عورتون سی جماع کئے اور اپنے بیٹے کی جورو سے دل لگایا اور بے نکاح صحبت کی اور یہ سب الزام بعوض اقراری ہونیکے خدا کے ذمہ لگائے کیا وہ مومن ہے؟ (محمد ؛ دیکھو حاشیہ)

۷ - جسنے بت پرستی کی اور کرائی - اور خدا کے نام پر الزام لگایا - جہوٹھ بولا - لوگون کو دہوکہا دیا قتل کرایا - کیا وہ مومن ہی؟ (ہارون ؛ دیکھو خروج باب ۳۲ - آیت ۱ سے ۶ اور ۲۵)

---

۱ قرآن سورۃ احزاب ۲ قرآن سورۃ انفال ۳ قرآن سورۃ انعام ۴ قرآن سورۃ نجم -
۵ بوستان سعدی ۶ بیامہ تیجے نہ نکرد قرآن رست - گنجفۂ چند ملت بشست ۷ قرآن سورۃ احزاب مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۲۲۳ ۸ قرآن سورۃ احزاب تفسیر حسینی ۹ قرآن سورۃ نسا و احزاب وغیرہ -

۸ - جو خدا کے بغیر کسی کو سجدہ نکرے - عالم اجل ہو - ایک خدا کو مانتا ہو - کیا وہ مومن نہین؟
(شیطان! دیکھو قرآن)

اب اگر آپ مین کچھ بھی سعادت اور رشد کا مادہ موجود ہی تو پھر انصافانہ جواب دیجئے - ورنہ اختیار باقی ہے - ہم انتظار کرتے ہین کہ مرزا صاحب کو اس بارہ مین اب کیا الہام ہوتا ہے؟ *

قولہ - اگر وہ حق کو قبول کرین اور ہر ایک نوع کی ضدیت چھوڑ دین - تو ہر ایک غریب درویش کی طرح سب کچھ چھوڑ چھاڑ دین الہی مین داخل ہونا پڑے - تو پھر پنڈت جی اور لالہ جی اور سوامی جی انکو کون کہے - پس اگر ایسے لوگ حق اور راستی کے مزاحم نہ ہین تو اور کون ہو اور اگر انکا غضب وغصہ نہ بھڑکے تو اور کسکا بھڑکے -

اقول - مرزا صاحب کا عموماً عندیہ اس قسم کا ہی کہ انہین اپنی اندہی چشم نور العین نظر آتی ہے اور دوسرون کی روشن آنکھین نابینا دکھائی پڑتی ہین - اور ایماناً یقین کہتے ہین کہ خرما اسپ است و اسپ دیگران چون خر است - دین الہی کو اکبر شاہی یا غلام شاہی یا محمد شاہی کے دھوکھ سے زینت دنیا انصاف کی آنکھون پر پٹی باندہنا ہے - فاضل کو فاضل لکھنا انسانیت ہی اور فرض واجبی بلکہ تعلیم حقانی - کوئی آریہ انکو گرو نہین مانتا - ہان آریہ دہرم یا ویدک ہدایت کے پرچارک تھے اور ست دہرم کے پرکاشک - سوامی جیو صرف سنیاسیون کا خطاب ہی اور ایک واجبی آداب والقاب - حق کی مخالفت کرنا اسلام کا فرض ہی نہ کہ آریون کا - سوامی جیو ایک غریب درویش تھے - اور راستی پسند و صداقت کیش - آپ ہی واسطے تو مقابلہ سے مونھ چھپاتے رہے - اور جہانتک ہو سکا موقعہ کو ہاتھہ سے گنواتے رہی - وہ گورداسپور آئے اور عرصہ تک براجمان رہی وہان سماج قایم کی اور کئی مباحثہ کئے - ویاکہیان دیئے اور قادیان کے معزز ممبر اونکی ملاقات کو گئے اور شکوک رفع کئے - مگر آپ خواب غفلت سی نہ جاگے

چارآنہ کرایہ یکہ کا گوارہ نہ کیا **سوامی جیو** پہر امرتسر مین تشریف لائے اور آپکو جواب
بہجوائے کہ خدا کے واسطے آئیے اور تسلی فرما جائیے۔ اگر حق سمجہئے تو ایمان لائیے ورنہ تسلی و
شانتی کو کام فرمائیے مگر تشریف ضرور لائیے۔ جواب کے پہنچتے ہی لرزہ جاری ہوا اور
وسواس طاری۔ الہام فراموش ہوا۔ اور اسلام حلقہ بگوش۔ حالت مرگ نازل ہوئی۔ اور نزع
روان کی نوبت حایل۔ قادیان سے باہر نہ نکلے اور بارہ آنہ کرانہ کے خرچ نہ کئے۔ اور نہ مقابلہ کی
جرات ہوئی۔ شرم و حیا سے ہاتہہ دہو حق سے مونہہ چہپاتے رہے۔ اور وہین **قادیان**
کو **بیت المقدس** مین تسبیح ریا پہیر کر باتین بناتے رہے۔ اگر اسلام کو چہوڑ آریہ دہرم
قبول کرتے اور بیجا طمع نفسانی اور ضدیت اسلامی سے کنارہ کر راستی کو دل مین دہرتے
یا اگر عدم قبول حق کے سبب خدا سے ڈرتے تو ویدک دہرم کے قبول کرنے مین ایک
غریب درویش (سوامی جیو) کی طرح سب کچہہ چہوڑ چہاڑ کر ایشر وکت دہرم مین داخل
ہونا پڑتا اور زبانی القابون کے سوا صندوق مین روپیہ کہان سے آتا حضرت
اندہون مین کانا راجا ہوتا ہے۔ مگر آنکہہ والون کے حضور بیقدر رہتا ہے ویسے
ہی آریون کے نزدیک آپ کی فضیلت تو نہ چل سکتی۔ اور نہ الہام کے بناوٹی احکام
چلتے۔ اور خدا کے انادی الہام ویدون پر ایمان لانا پڑتا۔ نئے نئے فقرے
کہان سے تراش سکتے۔ آپ کو مرزاجی۔ مجدد جی۔ الہامی جی۔ مرشد جی۔ گوگا پیر اور
دہونکلی پیرون کا جانشین۔ قادیان ام الامیان۔ **دشونڈھی بیگ** وغیرہ
کون مانتا۔ پس اے **ناظرین** ان واقعات پر غور فرماکر بتلادین۔ کہ اگر ایسے لوگ
ویدک دہرم کی راستی و صداقت کے پہیلانے مین مزاحم نہ ہون تو اور کون ہو۔ اگر مرزا
صاحب جیسون کا غصہ کرو وہ نہ بہڑکے تو کسکا بہڑکے۔ اگر اسقدر مسلمانون کو آریہ ہوتے
دیکہکر ایسے طامع لوگون کی گہبراہٹ نہ بڑہے تو کسکی بڑہے۔ اگر انکے دل مین آگ نہ لگے
تو کہان لگے۔ اگر انکے اوسان خطا نہ ہون تو کسکے ہون۔ اگر یہہ لوگ ڈوبتی ناؤ اسلام

کے بچانے مین ہاتھہ پانوں ماریں۔ تو کون مارے۔ اگر یہ ملّاں لوگ ایسے وقتون مین الہام کی مدعی نہ ہوں۔ تو اَور کون ہو۔ اگر یہ لوگ داؤ پیچ کھیل کر فاقہ مستی سے کاغذی ردیوں کا اشتہار نہ جاری کریں۔ تو اَور کون کرے۔ اگر انکے وہاں طمع مین پانی نہ بہری تو کس کے بہرے۔ اگر ان لوگون پر خواب حرام نہ ہو تو کس پر ہو۔ اگر ایسے نازک موقعہ پر انکی شکم مین چوہے نہ دوڑیں اور کھلبلی نہ ڈالیں تو کسکے ڈالیں۔ غرضیکہ لوگون کی زیادہ آریہ ہوجانے سے جو کچھ نقصان ہی وہ انہین کا ہے اور جتنا گھاٹا ہے وہ انکا۔ ع

جسقدر نقصان ہی سارا ہی مرزا آپکا | آریون نے رزق بس مارا ہی مرزا آپکا
معجزونکی کھل گئی قلعی ساری ان دنون | داؤ جتنا مکر کا ہارا ہے مرزا آپ کا
سکّہ ہائی معجزہ تلبیس ثابت ہوگئے | اندرون تا نبا برون پارا ہی مرزا آپکا
آب زمزم بلکہ کہتے تھی جسے آبحیات | وہ کنوان ثابت ہوا کھارا ہی مرزا آپ کا

قولہٗ ۔ اُن کو تو اسلام کی عزت ماننے سے اپنی عزت مین فرق آتا ہی۔ طرح طرح کے وجوہ معاش بند ہوتے ہین تو پھر کیونکر ایک اسلام کو قبول کرکے ہزار آفت خرید لین یہی وجہ ہے کہ جس سچائی پر یقین کرنے کے لئے صدہا سامان موجود ہین اُسکو تو قبول نہین کرتے۔ اور جن کتابون کی تعلیم حرف حرف مین شرکت کا سبق دیتی ہے اُسپر ایمان لائے بیٹھے ہین۔

اقول ۔ تُف اے کیدی باین کج فہمی تو۔ کونسی اسلامی عزت تھی جو اُنہین ماننے سے انکار تھا۔ کونسی اسلام مین خوبیون کی خروار تھی جنسے وہ خبردار نہ تھی۔ اسلام مین خوبیان! اسلام مین عزت کے آثار!! زنہار از قرین بدزنہار!!! ع

قتل عالم نشان اسلام است | تیغ درکف بیان اسلام است
شر زشیطان و خیر از یزدان | درد و قبضہ عنان اسلام است
با خدا مشترک محمد شد | کلمہ شرک جان اسلام است

دور مے - وصلِ حور وغلمان ہم — این نجات وجنانِ اسلام است
گشت ویران زجور او عالم — دین بالجبر شانِ اسلام است
دخل در دین زعلم وعقل حرام — سُنّتِ عالمانِ اسلام است
بس کُتب خانۂ علوم لطیف — سوختہ در زمانِ اسلام است
قتل وغارت گری مزید برآن — یادگار شہانِ اسلام است
ازحدیث انا نبی بالسیف — جوہر ظالمانِ اسلام است
قادیانی زبعدِ ختم رسل — ننگ پیغمبرانِ اسلام است
ہر کہ شک آورد شود کافر — بے دلیل این بیانِ اسلام است

مرزا صاحب! وہ کون سی وجوہ معاش ہین جنکے بند ہو جانے کا اُنہین فکر تہا خُدا کو حاضر ناظر جانکر اگر آپ بیان کرین تو ہم اسی سے آپ کی راستی کا امتحان کرین۔ اور قرآن کے بطلان کو بعد اُسکے عیان کرین - ورنہ آپ کی گالی گلوج سے ہم تسلی یاب نہین ہونے خواہ عمر بہر دیتے رہو۔ ہر بات کو دلیل سے بیان کرو اور حق پسندی کر ارادہ سے اول اپنے گہر مین اُسپر بیان کرو۔ یعنی اول تو لو پہر مونہہ سے بولو۔ بقول سعدی کہ برہان قوی باید ومعنوی - نہ رگہاے گردن بحجت قوی + وید مقدس کی نسبت ایسے الفاظ جزاك الله - اگر ایک جگہ بہی کوئی فاضل آدمی وید مقدس سے شرک کا ایک حرف بہی نکالکر ثبوت فرماوے اور علانیہ تبلا دے تو ہم اُسی وقت جو شرط کرین دینے کو تیار ہین اور اُس شرک کی تعلیم کو ترک کرنے پر مستعد۔ مگر کوئی غیر مذہب والا اس معاملہ مین مقابلہ نہین کرتا۔ مقابلہ تو در کنار حرف اقرار زبان پر نہین دہرتا (یہان میری مراد اس جگہ مقابلہ کرنے والون اور مستعد ہونے والون سے سنسکرت کے فاضلون سے ہے نہ کہ عربی کے ملاؤن اور انگریزی کے بابوؤن سے) تو اس حالت مین ہم ایسے وسواس کو (جیسا کہ آپ کرتے ہین) سواے زبانی بکواس

کیا مانین - اور کس طرح معتبر جانین - ہم قرآن شریف سی شرک و بت پرستی و آتش پرستی بحوالہ آیت قرآنی و ترجمہ مسلمہ کے عرض (اسی کتاب مین) کرین گی - اول تو کوئی دنیا بہر کا مسلمان جواب دیوے - ہمین برہان ساطع چاہئے نہ کہ صمصام قاطع -

بیداز آن وید سے شرک و بت پرستی نکالکر بتلاوین اور مقابلہ کراوین - زبانی جمع خرچ دولتمندی نہین ہی بلکہ فاقہ مستی - گہر بیٹھے گالی گلوچ نکالنا جواب دینا نہین ہی - بلکہ تنگدستی ہے

وہن خویش بدشنام میالا صائب

کین زرقلب بہر کس کہ دہی باز دہد

قولہٗ - اگر اُن مقدسون کو کہ جنکی راستبازی پر ایک نہ دو بلکہ کروڑہا آدمی گواہی دیتے چلے آتے ہین - بغیر ثبوت اسکے کہ کسی کے سامنے اُنہون نے مسودہ افترا بنایا - اُن منصوبے مین کسی دوسرے سے مشورہ لیا یا وہ راز کسی شخص کو اپنے نوکرون یا دوستون یا عورتون سے بتلایا - یا کسی اَور شخصون نے مشورہ کرتے یا راز بتلاتے پکڑا - آپ ہی عورت کا سامنا دیکہہ کر اپنے مفتری ہونے کا اقرار کر دیا - یون ہی جہوٹی تہمت لگانے پر تیار ہو جاتے ہین ۔ الخ

اقول مریدون اور اُمت کی گواہی اگر اعتبار پذیر ہے - تو مرزا صاحب کی پو بارہ ہین چنانچہ مثل مشہور ہے - پیران نمی پرند مگر مریدان می پرانند - اسی طرح ہر ایک مُرید یقین کرتا ہی - کہ پیر من خس است و یقین من بس است - اسی طرح مسلمان بھی یقین ہین اور خورد سالی سے یہی باتین بچون کو تلقین - پس اگر زیادہ مریدون والے کا راست بیان ہے - تو دنیا مین بودہ سے بڑہکر کسی کا خاندان نہین اور عیسائی اور ہنود دون سے زیادہ کسی کا خان ومان نہین -

ثبوت ۲ **افتراپردازی** و مسودہ بازی و مشورہ سازی آپ کے بزرگون کا اگرچہ بہت کچہہ ہے مگر تہوڑا سا مشتے نمونہ از خروارے ذیل مین عیان کرتا ہون - غور فرمایئے

اوّل - خادمت خدیجہ ایک مالدار عورت کی محمد صاحب کے واسطے حصول نبوت کا پہلا ذریعہ ہے جون ہی دور دراز ملکوں مین سفر کے واسطے جانا ہوا نئی نئی ہوا لگی نئی نئی باتین سُنین - طبیعت نے گرم و سرد زمانہ دیکھکر اور ہی رنگ جمایا - اور قدیمی بُت پرستی مین چین نہ آیا - (دیکھو قرآن ترجمہ عبدالقادر دہلوی صفحہ ۶۲۳)

دوم - جب خُدیجہ پڑہی لکھی عورت نے محمد صاحب کو جوان اور کماؤ ملازم پایا - بیوہ تھی شادی کا دہیان آیا اور اُس سے نکاح بند ہوا یا - اور سب مال اُسنے حوالہ کیا و (دیکھو قرآن صفحہ مذکور) اور (لایف محمد طبوعہ ۱۸۲۳ء صفحہ ۱۱ تا ۱۳ - انگریزی بمقام کلکتہ) تب دونون کی رازداری اور غمگساری سے طبیعت کو لگ لگی - ورات کی صُحبت سے تمام حالات گذشتہ انبیاؤن کے برزبان یاد کئے - اور کچھ زیادہ تجربون نے مختلف مذہب والون سے فائیدے پہنچائے - اور پیغمبری کی ہوا سر مین سمائی - اور زردشت کی معراج نے عالم بالا کی سیر کہائی - وہی اُستاد ژند والا جبرئیل آ حاضر ہوا اور آسمانون کی خیالی سیر کرائی[۱]۔

سوم - علی نامی پہلوان کو (جو حضرت کا چچازاد بہائی تہا) زیادہ رازدار بنانے کی غرض سے اپنی بیٹی فاطمہ سے نکاح کرا دامادی کے سلسلہ مین لایا - اور دو لڑکیان اُم کلثوم و رقیہ - عثمان نامی فصیح اور بلیغ آدمی کے حوالہ کرکے اُسکو بھی تیسرا رازدار بنایا اور ذوالنورین کا خطاب دیکر ڈبل دامادی کے زنجیر مین پہنسایا - جسنے بپاس محبت مرگ تک اسلام کو عمدہ طور سے چلایا - اور اسی طرح عمر اور ابوبکر سے یارانہ بنایا - اور کسی کو کسیطرح اور کسی کو کسی داؤ سے ملایا - غرضیکہ پانچ پنچ مل کیجے کاج - ہارے جیتے آئے نہ لاج -

چہارم کہ سے باہر ایک غار حرا تہی اُسکو مصلحت گاہ قرار دیکر ہر مات کو پانچون وہان تشریف لیجاتے اور مصلحت فرماتے چنانچہ یہ سب حال مدارج النبوۃ و مدارج الفتوۃ مطبوعہ نولکشور ماہ نومبر ۱۸۷۵ء کے صفحہ ۹۰ سے ۹۷ تک - کن دوم مین اور صفحہ ۹۰ سے ۹۷ تک اور اسی طرح رکن چہارم کے صفحہ ۳۵ سے ۴۱ تک اور صفحہ ۹۳ مین بہی بخوبی واضح ہے تجویز

[۱] دیکھو لایف محمد

اور تواریخ حبیب اللہ صفحہ ۶۲ - اویہی ذکر قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے
اور مدارج النبوۃ جلد دوم نولکشور صفحہ ۴۷۲ - مین بہی یہی مذکور ہے -

اُن دنون مین جس شخص نے کوئی اعتراض اُٹہایا **حضرت علی** نے جہٹ **ذوالفقار** سے اُسکا سر اوتار گرایا - وہ عاجز مرحوم شہید کہان سے آنکر افترا پردازی کا ثبوت دیوین - اُسوقت کسی شخص افترا پردازی کا ثبوت دینے کو تیار ہوئے - گرو ہمن سُنتا کون - ایک سے ایک متعصب اور **امنا وصدقنا** کے پیرو - اورمن ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو - کے اقرار نامہ پر صدق دل سے دستخط کر چکے تہے - کئی مدعیان و دگواہان افترا پردازی کے واسطے احکام وانعام گرفتاری جاری کئے - کتنون سے فریب کہیلا کتنون سے پہر صلح ہوئی - مرزا صاحب اُن دنون پیغمبری کی نابالغی کا دور تہا - ادہر طرف دم دلاسے کا مسودہ ادہر طور تہا - غرضیکہ اُسی مسودہ کا یہ مضمون ہے جس کے حرف حرف ولفظ لفظ سے صداقت وحق پسندی کا خون ہے -

قولہ - انبیا وہ لوگ ہین کہ جنہون نے اپنی ہی کامل راستبازی کو قوی حجت پیش کرکے اپنے دشمنون کو بہی الزام دیا -

اقول - اسپے اگر بہم نرسد خر غنیمت است - انبیا اگر نہ سہی - اولیا ہی سہی - رسول نہ سہی الہامی ہی سہی - کچہ مضائقہ نہین تحقیق حق منظور ہے - آپ اپنی ہی راستبازی کا ثبوت دیجئے اور کسی طرح صرفہ نہ کیجئے - **انبیا** تو آپ نہین ہین مگر آپ **قادیانی پیغمبر** ضرور ہین - سب سے اوّل آپ اپنی بابت ثبوت دلوائیے اور نیک چال چلن اور خوش معاملگی کی تصدیق کرائیے - اگر نہین ہے تو آپ مشتے نمونہ از خروارے سب انبیاؤن کے مصداق ہین اور یہ نکات لاینعنی مین طاق - ہم آپ کو ہی خاتم الانبیا جانین گے - اور مُہر نبوت آپ ہی کی پشت پر مانین گے ‌‌ + ‌ ۵

بیا مرزا رہا کن شرمساری + زصاف و دُرد پیش آر آنچہ داری

براہین الاحمدیہ کی جلد نمبر ۴ کے دیباچہ کے اعتراضوں کا جواب

مرزا صاحب اس جلد کے آغاز میں مسلمانوں کی نازک حالت اور انگریزی گورنمنٹ پر کچھ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔

قولہ - فی الحقیقت یہہ سچ ہے کہ جسقدر اُنکے ہمسایوں آریوں کی نظر مین ایک ادنی حیوان گائے کی عزت اور توقیر ہے۔ اُنکے دلون مین اپنی قوم اور اپنے بہائیون اور اپنے دین کی مہمات کی بھی اس قدر عزت نہین۔

اقول - اسجگہ مین شیخ سعدی کا قول یاد آیا جو اُسنے گویا اسی موقعہ کیلئے بنایا ہے

۵ گاوان وخران بار بردار ۔ بہ ز آدمیان مردم آزار۔ دینی مہمات سے مراد مرزا صاحب کی صرف براہین الاحمدیہ کی امداد ہے نہ کچھ اور۔ چنانچہ اسکی اصل کیفیت ناظرین کو اُس اشتہار کے مطالعہ سے (جو از جانب مرزا امام الدین صاحب کے شایع ہوا تہا) معلوم ہوویگی جو اسی کتاب کے آخیر مین مندرج ہے۔

قولہ - محقق پنڈتون کو خوب معلوم ہے کہ کسی وید مین گائے کا حرام ہونا نہین پایا جاتا بلکہ رگ وید کے پہلے حصہ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وید کے زمانہ مین گائی کا گوشت عام طور پر بازارون مین بکتا تہا۔ اور آریہ لوگ بخوشی خاطر اُسکو کہاتے تہے۔

اقول - مرزا صاحب ہمیشہ راستی سے کنارہ کرتے اور جہوٹے الزام فریق ثانی پر دہرتے ہین۔ تعصب اندرونی اُنکے تار پود سے نمودار ہے۔ بیجا ضدیت اور درشت زبانی اُنکا اصلی مقصود۔ نہین معلوم کہ خدا کو حاضر ناظر جانکر جہوٹھ بولنے سے کیون نہین شرماتے اور کسواسطے لایعنی بکواس سے اپنی ہنسی کراتے ہین۔ ایک شخص کا مقولہ ہے کہ "دروغگو را حافظہ نباشد" وہ مرزا کے حق مین زیبا ہے اور ہمارے عین مدعا۔ چنانچہ وہ خود اگے

چلکر اسی جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۲۳۲ مین تحریر کرتے ہین - "گویا رحم اور عفو کی تاکید بُت پرستون کی پستکون مین کچھہ کم ہے - بلکہ سچ پوچھو تو آریہ قوم کے بُت پرستون نے رحم کی تاکید کو اس کمال تک پہنچایا ہے کہ بس حد ہی کر دی - اُنکے ایک شاستر کا اشلوک اسوقت ہمکو یاد آیا ہے - جسپر تقریبًا سارے ہندؤن کا عمل ہے - اور وہ یہہ ہے **اھنسا پرمو دھرما** - یعنے اس سے بڑا دہرم اور کوئی نہین کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ دیجائے - اسی اشلوک کے روسے ہندو لوگ کسی جاندار کو آزار دینا پسند نہین کرتے"

چونکہ سچ چھپانے سے نہین چھپتا اور کسی نہ کسی پہلو مین ظاہر ہو جایا کرتا ہے - خود متعصب جفاکیش کی قلم سے بھی ٹھیک یہی بات تحریر ہو گئی - جس سے اُسکی پہلی یاوہ گوئی کی خود ہی تردید ہے - بلکہ اُسکے متعصب اور کاذب ہونے کا ثبوت مزید - سچ ہے اُسکو بیت الحرامی کو حرام و حلال کی تمیز نہین اور اوسکی مردار طبیعت مین سوائے خونخواری کے حرام و حلال اور کوئی چیز نہین -

گر تجھے شرم کچھہ ہے اے مرزا — شرمساری سے ڈوب کر مرجا
جھوٹھ کی دی خدا نے تجھکو سزا — خود تیرے قول سے کیا رسوا
خود لکھی اپنے جھوٹھ کی تردید — اس سے رسوائی اور کیا ہے مزید
اپنے فرضی خدا سے سیکھہ لیا — آپ منسوخ اپنا قول کیا
یہہ جو بیہودہ بک رہا ہے تو — سگِ دیوانہ بن گیا ہے تو
جبکہ بدلا ہے جامۂ انسان — پھر حیا شرم و عقل و ہوش کہان
جس تناسخ سے سخت منکر تھا — دیکھہ اب مبتلا خود اُس مین ہوا
یہہ سزا مثل بلعم* باعور — تجھکو دی ہے خدا نے اے مغرور

* "ہفت تن اصحاب کہف و ہشتم سگ بخوف دقیانوس بادشاہ گریختہ در غاری پنہان شدند حق تعالیٰ در قیامت سگ را بزیر پای ایشان در بہشت ہم شکل بلعم باعور (کہ بزمان موسی مرد کامل بود و بہ سبب شرارت نفسانی خود آخر کافر و مرتد شد) در بہشت خواہد برد و بلعم را بقالب سگ (ذکر بہ) در دوزخ" مصرحہ حاشیہ محشی گلستان سعدی مطبوعہ سال ۱۲۸۲ صفحہ ۱۴ -

اب ہم خوک و خمر کی کیفیت سمجھاتے ہین - اور اُنکے حلال ہونے کی شہادت بتلاتے ہین کہ
اگلے نبیون کے دین مین حلال ہے - اور حواریان عیسیٰ کا اسپر صدق دل سے اقبال انجیل
کے رو سے نوشجان فرماتے ہین - اور حلال و طیب ٹھہراتے (دیکھو انجیل اعمال باب ۱۱
آیت ۶ سے ۹ تک) (انجیل طیطس باب ۱ - آیت ۱۵) (انجیل رومیان باب ۱۴ - آیت ۲ کی شرح مطبوعہ سال
شتر جو منزل شور ہے (دیکھو توریت احبار باب ۱۱) اُسکو تمام مومنین کھاتے
ہین - شراب کا پینا تمام گذشتہ نبیون کے مذہب مین بے وسواس ہے - اور
قرآن کے رو سے بھی منافع للناس - حضرت نوح و لوط و سلیمان و عیسیٰ وغیرہ نبی شرب
پیتے تھے - اور اسی کے سہارے جیتے تھے (دیکھو توریت پیدایش باب ۹ - آیت ۲۱ - اور
باب ۱۹ - آیت ۳۰ سے ۳۸ تک - اور یوحنا انجیل باب ۲ - آیت ۱ سے ۱۱ تک - اور لوقا باب ۲۲
آیت ۲۰ - اور قرآن سورۃ بقرہ سورۃ نحل) آپ کے پیغمبر صاحب بھی جنت مین اُس کے
پیر مغان ہین - اور اُنکی بدولت تمام مومنان سرشار و سرگردان (دیکھو قرآن مین ذکر
(شرابًا طہورا)

اب اصل جواب تحریر کرتا ہون کہ نہین معلوم وہ محقق پنڈت کون ہین جنکو وید
مقدس مین گائی کے مارنیکی ممانعت نہین دکہائی پڑتی - آوین اور اس وید منتر کو
آنکھین کھولکر اور اگر کم دکھائی دیتا ہو عینک لگاکر مطالعہ کرین -

अस्मिन गोपतौ स्यातबह्वीर्य जमान
स्यपशून्पाहि । यजु॰ अ॰ १ मं॰ १ ।

یہہ منتر یجروید کے پہلے ادہیاے کا پہلا منتر ہے - پرماتما اگیا دیتا ہے کہ "اے منشیو! ور
شانتہ کی سدھی کے لئے سروا و پکار اور دہن کے سیون والے ہو کر گائی وغیرہ پشوؤن
کی حفاظت کو مقدم جانو جس سے تمہاری بل اور بدہی بڑہتی رہے" -

جب یجروید کے شروع مین یہہ صریح ہدایت موجود ہے - تو پھر معترض کا دعوے

سے ایسا مردود ہے علاوہ براٰن رگ وید کے پہلے اوسیا مین اس قسم کی کوئی ہدایت نہین ہے۔
اور نہ گائی کی نسبت کوئی منتر کہین ہے۔ البتہ رگ وید کے اشٹک ۷۔ ادھیایہ ورگ ۹
کا دوسرا منتر ہے

नेह भद्रं रक्षस्विने नावयै नोपया उत गवे च भद्रं धेनवे वीराय च श्रवस्यतेऽस्मे हस्तोव ऊतयः स ऊतयो वृकतयः। ऋ० अ० ७। अ० ९। व० १२

ترجمہ۔ "ہے سرب سوامی (رکھیک) ایشور آپ کلیان وایک ہین۔ دشٹ آتما اور
ہنسک جن (خونخوار آدمی) آپ کے نیاے سے ہمیشہ سزا کو پاتے ہین۔ اور پوتر آتما
اور دیاوان (رحم دل) لوگ ہی آنند اور شانتی یعنے راحت حقیقی کے مستحق ہین ہمین اپنی
کرپا سے ہی شم دم (ریاضت و عباوت) یکت اندریون (حواسون) اور گوؤن اور
شبھ سنتان یعنے نیک اولاد اور اوتم دھن سے فیضیاب کرکے سدا دیا (رحم) آدی سرشٹ
گنون مین پرپورت کیجیے آپ کے سوا ہمارا کوئی رکھیک نہین ہے"
اسکے مطالعہ سے مرزا صاحب وسوسات شیطانی کو دور فرمائے اور اس قسم کی جلادانہ
وظالمانہ تحریر سے باز آکر جھوٹھ لکھنے سے شرمایئے۔ ورنہ ؎

سرانجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

قولہ۔ اور حال مین ایک بڑے محقق یعنے آنریبل مونٹ اسٹورٹ انفٹسن صاحب
بہادر سابق گورنر بمبئی نے آریہ قوم مین ہندؤن کی مستند پستکون کے روسے ایک کتاب
بنائی ہے۔ جسکا نام تاریخ ہندوستان ہے۔ اسکے صفحہ ۹۰ مین منو کے مجموعہ کی نسبت صاحب
موصوف کہتے ہین۔ کہ اسمین بڑے تیوہارون مین بیل کا گوشت کھانیکی برہمنون کو تاکید
کی گئی ہے یعنے اگر نہ کہاوین تو گنہگار ہون۔
اقول۔ جو شخص علم سنسکرت سے ناواقف ہو وہ اگر سنسکرت کی کتابون کی تواریخ بنائے تو کوئی
انصاف پسند کبھی مان سکتا ہے کہ وہ صحیح ہوگی اسی طرح معترض نے بھی کوئی عبارت منوسمرتی

کی درج نہین کی۔ گورنر صاحب بمبی نے اگر لکہا ہے تو نا واقفیت زبان سنسکرت سے اُسکا قول ہماری واسطے آیت حدیث نہین ہے۔ البتہ یہان پر یہہ تحریر کرتا ہون کہ منوسمرتی مین اس معاملہ کی قطعی ممانعت ہے۔ جیسا کہ شلوک ہائے ذیل سے واضح ہا ہے۔

गोवधोऽयाज्यसंयाज्यपारदार्यात्मविक्रयाः
गुरुमातृपितृत्यागः स्वाध्यायाग्न्योः सुतस्य च
उपपातकसंयुक्तो गोघ्नो मासं यवान्पिबेत् ।
कृतवापो वसेद्गोष्ठे चर्मणा तेन संहृतः स्ना
नेन विधिना यस्तु गोघ्नो गामनुगच्छति स
गोहत्याकृतम्पापं त्रिभिर्मासैर्व्यपोह ।
ति मनुस्मृति अध्या ११ श्लो० ५९-१०८
। ११५ ।

ترجمہ نمبر ۵۹۔ گائی کا مارنا۔ یگ کے نالوگ سے یگ کروانا۔ پراستری گمن اپنی کو بیچنا۔ گورو ماتا پتا پتر ہون کا چہوڑنا۔ شرتی کا نت نہ پڑہنا۔ یہہ سب اُپ پاتک ہین یعنے گناہ ہین۔

ترجمہ نمبر ۱۰۸۔ گائی مارنے والا گنہگار مہینہ بہر جو پیئے اور داڑہی۔ مونچھ اور سر کے سب بال منڈا کر۔ اُس گائی کا چرم اوڑہ کر گوشالہ مین تین مہینہ بہر رہے۔

ترجمہ ۱۱۵۔ جو گائی کا مارنے والا اس ودھی سے گائی کی سیوا اور انوسرن کرتاہے وہ تین مہینہ مین گئو ہتیا کے پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔

جب منوسمرتی مین معترض کے اِس دعوی کا زمانہ کا کہین نشان نہین ہی اور نہ شہادتاً کوئی ثبوت کسی قسم کا وہ لکہتا ہے۔ پس اے ناظرین! ہمین کہنا پڑا؟

نہ بک آتنا یعین کوتاہ اندیش کہ ہوگا چاہ کن را چاہ در پیش

ان تمام اعتراضات لایعنی سے آپ جان سکتے ہین - کہ کس قدر اس الہامی کے سینہ مین بغض و جہالت و جہوٹھ نے جاگیر کرلی ہے - جس سے پرہیز کرنا اسے اعضا رئیسہ کی معطلی معلوم ہوتی ہے - مگر سوائے ایسکے معترض سُنی سُنائی باتون اور تعصب محمدیہ کو اگر کنارہ کر کے غور کرے - تو بھی اُسے واضح ہو جاویگا - کہ گاؤکشی کیا بلحاظ صحت اور کیا بلحاظ گناہ اور کیا نقصان ملک و تنزل نسل کے خیال سے ہر طرح بُری ہی بُری ہے (دیکھو کتاب گورکہشیا مُصنفہ پنڈت **جگت نارائن** صاحب شرما ساکن بنارس) جس مین وید قرآن اور انجیل و توریت اور ڈاکٹرون اور حکیمون اور سنسکرت و فارسی کی اخلاقی کتابون کے روسے گاؤکشی کے نقصان اور گورکہشیا کے فوائد بتلائے ہین - اور اسیطرح گوکرنانذہی (مصنفہ فاضل اجل **سری سوامی دیانند جی مہاراج**) جس مین اُنھون نے وید مقدس کی شرتیون اور دلائل معقول سے اس کے مارنے کے نقصان نہایت عمدگی سے تبلائے ہین اور یہ دونو کتابین اسوقت تک لاثانی اور لاجواب ہین اور ہر ایک آریہ سماج سے مِلسکتی ہین -

قوله - اور ایسے ہی ایک اور کتاب انہین دنون مین ایک پنڈت صاحب نے بمقام کلکتہ چہپوائی ہے - جسمین لکہا ہے کہ وید کے زمانہ مین گائی کا کہانا - ہندؤن کے لئے دینی فرائض سے تھا -

اقول - چونکہ معترض نے کتاب کا نام اور کاتب کا نام و پتہ نہین لکہا ہے اور نہ وہ مقام لکہا ہے جہان سے ملتی ہے اور نہ کوئی اور نشان - اسواسطے جواب خشت سنگ آمدناب مگر تہذیب مانع ہے - ہم مرزا صاحب کو مبارکباد دیتے ہین کہ اُنکے ایک سید صاحب فرماتے ہین کہ عرب کے جنگل کا کالا سُور حرام ہے - ولایتی سفید سُور حلال ہے - خرما کی کشید عرب کے وحشیون کے ہاتھ کی بنی ہوئی شراب خراب ہے - رَم و برانڈی حلال و طیب ہے - اور اُسکے پینے کی شرع مین ممانعت نہین - آپکا **خواجہ حلب صبا لسان الغیب**

٭ اور دیکھو تعصب پدیون کی کج فہمی کا علاج مصنفہ نا مہ نگار

فرماتا ہے ؎

بہبین ہلالِ محرم بخواہ ساغرِ راح	کہ ماہِ امن و امان ست سالِ صلح و صلاح
بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند	چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند
نگویمت کہ ہمہ سال مے پرستی کن	سہ ماہ میخور و نہ ماہ پارسا میباش
بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت	کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلے را
آن تلخوش کہ صوفی اُم الخبائث خواند	اشہی لنا واحلی من قبلۃ العذارا

علاوہ بر آن آپ کے ظہیر الدین بابر بادشاہ غازی فرماتے ہین ؎

نو روز و نو بہار مے و دلبرا خوش است	بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

اسی طرح قصص الہند* حصہ دوم بنگ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی کے صاف طور پر لکھا ہے کہ بادشاہ نے حکم جاری کیا کہ "شیر اور سور بہادر جانور ہین اُنکا گوشت بھی شجاعت بخشتا ہے۔ شراب اتنی پیو کہ بدمست نکر دے" وغیرہ

اِن کے علاوہ مسلمانون کی مذہبی کتابون سے بھی ہمارے پاس بہت ثبوت موجود ہین۔ اگر زیادہ ثبوت میں اُسوقت دینے کی ضرورت ہوگی۔ جبکہ معترض بھی کسی مذہبی کتاب کی عبارت اصلی تحریر کریگا۔ معترض کہہ سکتا ہے کہ سور اور شراب کے ثبوت ہماری اور مذہبی کتابون سے نہین دیئے ہماری طرف سے یہہ صاف جواب ہے کہ آپ نے کونسی وید مُترم پستک سے اثبات پہونچایا۔ انفسٹن اور ایک گمنام پنڈت کے مقابلہ مین ایک گمنام سید اور ظہیر الدین و اکبر بادشاہ اور حافظ و انجیل و توریت گواہ کافی ہین۔ اے ناظرین وید مقدس و شاستر متبرک کے رو سے گوشت خوری عموماً۔ اور گاؤ کُشی خصوصاً ممنوع و حرام ہے جسکو کلام ہو علیحدہ مباحثہ کرنے کو ہم موجود ہین ۔

* مطبوعہ لاہور سال ۱۸۸۶ء صفحہ ۸۹

معجزات وکرامات والہامات وخوارق عادات

براہین الاحمدیہ جلد سوم صفحہ ۲۵۵ سے ۲۷۰ تک
اور جلد چہارم صفحہ ۴۶۰ سے ۵۲۴ تک

معجزات وکرامات والہامات وخوارق عادات ایک ایسے الفاظ ہین ۔ کہ جن کے نام سے تمام ناظرین خاص وعام آگاہ ہونگے اور بہتون کی آنکھیں ان کی اصلیت و ماہیت کے دریافت کی منتظر ہونگی ۔ کہ یہہ کتابین کہان تک درست ہین ۔ واضح رہے کہ باوجودیکہ تمام تعلیم یافتہ انکی حقیقت سے منکر ہین ۔ اور علانیہ ان باتون کو مکر وفریب جانتے بلکہ صدق دل سے مانتے ہین ۔ کہ یہہ چالبازیان اور دھوکھے ہین لالچ ان کا وجود ہے اور خود غرضی انکا بانی ۔ مگر دوسرا گروہ جو عدم تعلیم اور غیر تجربہ کے سبب پڑتال و پرکھیا کے درجہ سے گرا ہوا ہے ۔ وہ برخلاف (دو دانون) عالمون کے ہر ایک فرضی و اختراعی بات کو (خواہ کسقدر دروغ بیفروغ ہو) نور ایمان جانتا ۔ اور انکار کو تنقیص کفر و شرک پہچانتا ہے ۔ باوصف اسکے وہ اول درجہ کا ضعیف الاعتقاد ہے اور دنیا مین کثرت سے آباد ۔ دنیا کے پردہ مین ایسا کوئی ملک نہین ۔ جہان انکا وجود اور ڈیرا نہو ۔ کوئی ایسا دائرہ و حجرہ و تکیہ و خانقاہ نہوگی جہان انکا بسیرا نہو ۔ تمام گپیات کے مخزن یہی لوگ کہلاتے ہین اور کوئی پیر نہین اوڑتے مگر ایسے ہی مرید اوڑاتے ہین فیصدی ایکسو ان مین سے جاہل ہوتے ہین ۔ اور خواہ کیسی ہی دور از قیاس بات ہو اسکو یہہ معتبر جانتے ہین ۔ میرے اقوال کی تصدیق **مولانا دھونکل علیہ الرحمۃ** فرماونگی یانگا **ھے** والی پیر خانہ سے ہم شہادت لادینگے ۔ ساتھ ہی اس کے تمام

دُنیا کے جال پھیلانے والوں کا قاعدہ ہی کہ ہمیشہ تاک مین لگے رہتے ہین اور کمین گاہین خیال کرتے ہین - جہان موقعہ ملا شکار کھیلنے دانہ پھینکنے دام پھیلانے سے تساہل نہین کرتے - بیوقوفون کے بہکانے و پھسلانے کے واسطے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نکرنا - عجیب و غریب سوانگ و ناٹک دکھلا کر سادہ لوحون کو لوٹنا - دم جہانسے دینا انکی زندگی کا بڑا بھاری مقصد ہوتا ہے - شروع مین اِن لوگون کے بڑے طول طویل دعوی ہوتے اور نہایت شد و مد سے شرطین لگاتے ہین - کئی شاگرد اور دلال ہمیشہ ہی انکے مددگار ہوکر ناواقفون سادہ لوحون کو لٹواتے اور مرشد جی سے اپنا حصہ ٹھہرا کر اون کو عیش و عشرت کراتے اور خود بھی مزہ اڑاتے ہین - مال مفت دل بیرحم جانکر قصابون کیطرح بکری کی جان پر ذرہ رحم نہین فرماتی - ہم اسمقام پر چند معجزاتی لوگون کے حالات لکھنے ضروری خیال کرتے ہین تا کہ فریبون کا پورا اکھنڈن کیا جاوے -

منقول از گیان پرکاش مصنفہ منشی کنہیا لال صاحب الکھدہاری صفحہ ۱۹۶ سال ۶۳

ہند کے مردم عجائب پرست ہین تو کوئی معجزہ اور کرامات دکھا - تب تیری عظمت اُنکے دل پر اثر کرے - اور تیرا قول اونکو باور ہو جائے - جب چند نادان تیرے فضل و کمال کی گواہی دیوینگے - عام تجھ سدہ جی پیر جی کہنے لگین گے - شراب کو دودہ بنانا اور پارہ سے چاندی اور تانبے سے سونا - اور بھوت اور چڑیل (جن اور دیونی) کو جنتر و منتر - تعویذ و کلام سے اوتارنا تو خوب جانتا ہے وہ عام کو بتاوے - اور دل کی تمنا بتانے کی ترکیب - اور اندھے کو آنکھین اور بہرے کو قوت سماعت دینے کی ترکیب میری مجرب لکھدے - نامہ نگار نے جوابدیا - کہ مین اِس قسم کی اہیات کا قایل نہین ہون - اور چاہتا ہون کہ عوام ایسے دغابازون کے فریب مین نہ آوین پھر جو باتین دغابازون کی مین جانتا ہون اگر لکھون تو دغابازی کا را و بنا بن جاؤن - لیکن آپ جو فرمائینگے

وہ رقم کرونگا

(۱) اُس نے کہا کہ ایک شہر مین ایک بہت مشہور و معروف مہاپرش تھا۔ اور ہر قوم کی گمان مین یہہ صفت موصوف تھا۔ علم غیب اگرچہ پیشتر سے تھا مگر یہہ دس ہزار سال پیشتر اُس علم سے نہانخانہ عدم مین موجود ہوا تھا۔ جو طالب کسی چیز کا اُسکے حضور مین حاضر ہوتا۔ یہہ صورت کو دیکھ اُسکے دل کی بات بتا دیتا تھا۔ پس وہ تن من اور دھن اُنکے قربان کرتا تھا۔ اور جو کچھ اُسپر گذرتا تھا۔ ان مہاپرش کی زبان کی تاثیر سے تصور کرتا تھا وہ کمال ان صاحب کمال کو اس دست غیب و جہل کاف سے حاصل ہوا تھا۔ کہ اُنھون نے ایک مکان بنا رکھا تھا اُس مین آٹھہ دروازے آٹھہ کراماتون کے لگا رکھے تھے۔

(۱) دروازی سے بیٹا ملتا تھا۔ (۲) دروازہ سے بیاہ ہوتا تھا۔

(۳) دروازی سے نوکری ملتی تھی۔ (۴) دروازہ سے دولت ملتی تھی

(۵) دروازی سے بیماری اچھی ہوتی تھی (۶) دروازیسے قید اور مصیبت سے رہائی ہوتی تھی

(۷) دروازیسے مہم مقدمہ یا اپیل وغیرہ فتح ہوتی تھی (۸) دروازی سے مفقود الخبر کی خبر ملتی تھی۔

اور احاطہ کے دروازہ پر ایک چیلہ حاضر رہتا تھا۔ جب کوئی طالب کسی چیز کا آتا تھا چیلا بحکمت عملی اُسکے دل کی بات دریافت کر لیتا۔ پھر اُسکو کہہ دیتا۔ کہ باواجی سے تو اپنا بھید نہ کہنا۔ باواجی خود تیری من کی بات بتاوینگے۔ اگر من کی بات بتاوین۔ تو تو جاننا۔ کہ تیرا کارج سدھ ہو گیا۔ وہ الغرض جنونا۔ چیلے کی ہمراہ اُس مکان مین جاتا۔ چیلہ اُس کو اُس دروازی سے لیجاتا جو جس مراد کو واسطے مقرر کر لیا تھا۔ باواجی فوراً پکارنے لگتے۔ کہ تو بیٹا چاہتا ہی یا مفقود الخبر کا حال دریافت کرتا ہے۔ وہ کوتاہ عقل اون کو عالم الغیب تصور کر کے جو کچھ اپنے پاس نقد و جنس کہتا نذر کرتا۔ ہونے کو جو اُسکی قسمت مین ہوتا۔ وہی ہوتا۔ غرضکہ ایسے ہزارون روپیہ ان حضرت نے کمائے اور آخر لوٹ لانگر۔ فو بیگہ بہنے

(۴) ایک صاحب کمال چار یار ہمراہ لے دوسرے دیش مین گئے۔ وہ پیر جی ایک مسجد مین بے پرواہ بنکے بیٹھ رہے۔ ایک چیلے نے اندھے کا سوانگ بھرا۔ اور شہر کے ایک سمت مین رہا۔ دوسرے چیلے نے بہرہ کا سوانگ بنایا۔ اور دوسری سمت مین رہا۔ تیسرا لنگڑا بنا۔ چوتھا یار دن کو کھانے اور پینے کا سامان بیگانہ وار پہنچاتا گیا۔ ایک برس تک اس آیین سے عمل کیا۔ کہ نقل کو اصل پر فوق دیا۔ اور ہر ایک رئیس شہر نے فقیر کو لاپرواہ اور لنگڑے کو لنگڑا۔ اور اندہے کو اندہا۔ اور بہرہ کو بہرہ یقین کرلیا۔ ایک روز فقیر صاحب واسطے زیارت کسی غازی مرد کے جاتے تہے۔ لنگڑے نے حضرت کا پانو پکڑلیا۔ اور کہا کہ مجہے شب کو خواب ہوا۔ کہ تم میرے لنگ کو دور کروگے۔ بس مجہہ پر رحم کرو! اور دعا کرو کہ مجہے صحت ہو۔ شاہ صاحب بہت خفا ہوئے۔ اور سخت گوئی کرنے لگے۔ اور عاجزی جتانے لگے۔ لنگڑے نے ایک بات پر خیال نہ کیا۔ اور انکے پاؤن کو نہ چہوڑا فقیر صاحب نے خفا ہو کر اُسکے لات ماری۔ اور کہا کہ خدا کرے تیری دوسری ٹانگ بہی ٹوٹ جاوے۔ بمجرد لات کے لگنے کے وہ لنگڑا ہرن کی مانند کودنے لگا۔ یہہ معجزہ صاحب کمال کا جب بازاریون نے دیکہا ہر ایک شمع پر پروانہ ہوگیا۔ اُس ہی روز مسجد تک پہونچتے پہونچتے ہزار ہا روپیہ انکی نذر چڑہی۔ شاہ صاحب نے لاپرواہی سے اُس ہی لنگڑے کو دلادیے۔ چند روز مین تمام شہر مین غُل ہوگیا۔ کہ آسمان سے فرشتہ اوتر آیا ہے۔ یہہ خبر سُن اندہا اور بہرہ بہی آیا۔ اور اپنی مُراد کو پہنچا۔ اور فقیر صاحب کا کمال زیادہ ہوا۔ پہر سب اصحاب جمع ہوگئے۔ اور ہزارون مرید بہی ہوئے۔ اور لاکہون روپئے کمائے۔ جب خاطر خواہ آسودہ ہوگئے۔ ایک شب بغیر اطلاع چلدیئے۔

(۵) اسی طرح ایک فقیر جو کچہہ کسی سے نقد پاتا تہا۔ اُسکو گلا چاندی کا کوئی وزن بنا محتاجون کو دیتا تہا۔ چند روز مین مشہور ہوگیا کہ یہہ کیمیا ساز ہے۔ ہر ایک اُسکی خاطر و عزت کرنے لگے ٭

اے گہنیا لال جب تک ایسے کمال آدمی پیدا نکرے صاحب کمال کیونکر ہووے میںنے جواب دیا۔ کہ جب تک ایسی حکایتون سے آدمی واقف نہووے۔ بد ذاتون کے فریب سے ایمن نہین رہتا ✦

(۴) ضلع راول پنڈی مین ایک حافظ صاحب کراماتی مشہور ہوئے اور قریب و دور سے پانچ چار چیلے بہی اکٹھے ہوگئے۔ وظایف قرآن ورد زبان۔ اور رومال سے مونہہ ڈہانک رکہتے تہے۔ دعوی یہہ تہا کہ جو جتنے روپے خدا کے نام کے دیوے بعد ایک میعاد مقررہ کے اُس سے دو چند لیوے۔ صدہا پڑہے لکہے ہندو مسلمان ڈپٹی تحصیلدار وغیرہ تک اُسپر ایمان لائے۔ بہت سے لوگ فائز المرام بہی ہوئے۔ اور دوگنی چار گنے روپیہ تک لئے۔ اور عرصہ تک اُسکا دور دورہ رہا۔ خزانچی سررشتہ دار وغیرہ بہی ملازم ہو گئے۔ ہزارون کا خزانہ جمع رہنے لگا۔ آخر الامر گورنمنٹ نے تحقیقات شروع کی تو تمام راز فاش ہوگیا۔ اور ثابت ہوا کہ ھذا جعل المستمر ہے۔ ایک لاکھ کے قریب یا کچہہ زیادہ لوگون کے روپے اُسکے ذمہ نکلے۔ آخر الامر چند سال قید کا سزایاب ہوا۔ اور کوئی وظیفہ یا کلام سہایتا نہ کرسکی۔ مسل اُسکی محافظ خانہ راول پنڈی مین موجود ہے۔ اور ایک عالم پر ظاہر و مشہود۔ بلکہ اب تک بہت سے امی لوگ اُسکے مرید ہین۔ اور اُسکی تیغ معجزہ کے شہید ✦

(۵) یہہ واقعہ میرے لایق آریہ برادر لالہ ہیرانند صاحب ڈاکٹر شفا خانہ ڈہسکہ کا چشم دید ہے۔ اور گذشتہ کراماتون کی شہادت مزید۔ کہ ایک سید کراماتی دعوے سے اُنکے پاس آیا۔ اور اثنائے گفتگو مین اظہار فرمایا۔ کہ اسلامی دین کی برکات محمدی مذہب کی تجلیات اِس حد تک ہین کہ باوجود گذرجانے تیرہ سو سال کے اب بہی اُنکے نام مبارک کے تاثیرات تیر بہدف ہین۔ اور خاص بندون پر (جو کہ صدق دل سے نماز و تلاوت قرآن مین سرگردان رہتے ہین۔) اُن خاص کرامات کا ظہور دحلول

ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر کچھہ صداقت یا کرامات کہین موجود ہو تو بتلاوین ورنہ
لاف زنی نہ فرماوین۔ سید صاحب نے فرمایا کہ۔ مین جو ایک احقر بندہ رب العالمین ہون
بطفیل وبرکت مولانا وسیدنا پیغمبر صاحب کے مجھہ پر بہت سی برکات کا ظہور ہے۔
ازانجملہ ایک مین اب بھی تبلا سکتا ہون۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ جو بات کسی قسم کی کسی زبان
مین آپ اندر پوشیدہ جاکر اِس مقدس قلم سے جسپر کلام کندہ ہی تحریر کرین اور وہ
کاغذ ہی آپ اپنے پاس رکھ لیوین۔ مین ہو بہو وہی بات تبلاؤنگا۔ مگر کچھہ عرصہ مجھے
اکیلا بیٹھنا پڑیگا۔ تمام حاضرین متعجب ہوئے۔ کہ یہہ تو علانیہ کرامات ہے۔ آخرالامر سب نے
دیکھنے پر اصرار کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے سید صاحب کی کتاب کی جلد پر رکہہ کر ایک کاغذ پر
اوسکی قلم سے پوشیدہ جاکر کچھہ حرف لکھے اور کاغذ اپنے پاس رکھ لیا۔ سید صاحب نے
جھٹ کنارہ بیٹھ کر سوچ کر بعد ورد و وظایف کے فرمایا۔ کہ کرمچند نام آپ نے تحریر کیا تھا
جب اصل کھولا گیا۔ تو وہی نام تہا سب حیران ہوئے۔ کہ مولویصاحب نے معجزہ
دکہلایا۔ مگر داناؤن کے آگے فریب چلنا دشوار ہے۔ یار تاڑ گئے۔ یہ کوئی ضرور فریب
ہے۔ آخرالامر سوچتے سوچتے معلوم کرلیا۔ کہ اُس جلد کے اندر کی طرف ایک کاغذ سیاہ
موجود ہے۔ جون ہی کوئی جلد کے باہر کیطرف سے کسی کاغذ پر کسی زبان مین کوئی حرف تحریر کرتا
ہے اُسکا زور اُس سیاہ کاغذ پر پڑتا ہے۔ اُسکے روبرو ایک کاغذ سفید ہے اُسکی حرکت
وزور کے مطابق اُس سیاہ کا نشان اس سفید کاغذ پر پڑجاتا ہے جب کنارہ مین لیجاکر
دیکھتے ہین تو اس سفید کو نکالکر یہہ فریب کرتے ہین۔ جب سید صاحب کو اس حال سے
آگاہ کیا گیا کہ یہہ تمہارا فریب ہے جسکو تم کرامات جتلاتے ہو۔ تب وہ خود بھی اقبالی ہوئے۔
اور منت سماجت سے خلاصی نصیب ہوئی۔ یہہ بات ڈاکٹی نون کے رسید بک کے
کاغذ سے ہر ایک دانا سمجھہ سکتا ہے۔ زیادہ تشریح کی حاجت نہین ✦

اب مرزا غلام احمد کے الہامون کی تردید کرتا ہون اور اُن کو

پوست کندہ کر کے ناظرین کے روبرو دہرتا ہون - اور قرآن سے محمد صاحب کا معجزات دکہلانے سے انکار بھی اسکے ذیل مین ہوگا - تاکہ اس قادیانی رسول کی ماہیت ظاہر ہووے ❊

اوّل پچسال کا عرصہ ہوا کہ مسمی جان محمد کشمیری جو مرزا صاحب کی مسجد کا امام ہے اُسکا لڑکا جسکی عمر اُسوقت قریباً پانچسال ہوگی عارضہ بخار سے بیمار ہوا - اور بڑہتے بڑہتے مرض اسقدر بڑھ گئی کہ بخار کے ساتہہ ہی اسہال آنے شروع ہوگئے - اور لڑکے کا خورد نوش بالکل بند ہوگیا اور ایسا کمزور اور نحیف اور ضعیف البدن ہوگیا کہ استخوان ہی استخوان معلوم ہوتے تھے - غرض ایکروز لڑکا عین نزع کی حالت مین تہا اور اُسوقت اُس کی حالت کو دیکہکر مجہول سے مجہول ہی یہی کہتا تہا کہ لڑکا کوئی دم کا مہمان ہے - غرض اس اضطرابی اور بیقراری کیحالتمین جان محمد مذکور مرزا صاحب کی خدمتمین گئے اور مرزا صاحب اس لڑکے کو دیکھ بھی چکے تھے - خیر امام صاحب نے کل احوال عرض کیا - اور کہا کہ آپ مستجاب الدعوات ہین - اس لڑکے کے لئے دعا کیجئے - مرزا صاحب کو اس لڑکے کی طرف پہلے خیال تہا - کیونکہ اُنکی مسجد کا امام زادہ تہا - فرمایا کہ جان محمد آپ کے آنے سے اوّل ہی مجھکو الہام ہوا ہے - کہ اس لڑکے کے لئے قبر کہود و - مرزا صاحب کے مونہہ سے یہہ کلمہ نکلنا تہا کہ امام صاحب کے ہوش باختہ ہوگئے - اَوسان خطا کیوں نہ ہوتے اور رہا نہہ کے طوطے کیوں نہ اُڑتے کیونکہ اُسکا یہی ایک بیٹا تہا وہ ہی پچھلی عمر کا - غرض امام صاحب اُسی یاس اور مایوسی کی صورت مین جو اپنے گہر کو واپس آئے - تو الہام کا اثر برعکس ظہور مین آیا - اور جادو نے اُلٹا شعبدہ دکہایا - یعنے لڑکے کے آثار روبصحت دیکھے - مرزا صاحب کا الہام فرمانا ہی تہا کہ خداوند کریم کی قدرت کا تماشا دیکھئے - لڑکے کو دمبدم آرام ہونا شروع ہوا - اور ایکہی ہفتہ مین لڑکا تندرست ہوگیا - اب مرزا صاحب اپنی دروغ بیانی و کذب لسانی و غلطی الہام کی یہہ تاویل فرماتے ہین - کہ ہمارا الہام تو ہرگز غلط نہین ضرور

کسی نہ کسی وقت پورا ہو جاویگا - ہم کہتے ہین کہ کسی وقت بلکہ عنقریب ہی آپ کے واسطے قبر کھودینگے + الا اے عذر کن ز کذب صریح * کہ پیش خرد ہست فعل قبیح

دوم - واقعہ ۴ - دسمبر ۱۸۸۲ء کو مرزا غلام احمد نے مسمی بشنداس ساکن قادیان کو بلا کر کہا کہ مجھے تمہاری نسبت الہام ہوا ہے (جبکہ مین انبالہ کے سفر مین تہا) کہ تو لڑکے پڑہاتا ہے - اور نام تیرا عزیز الدین ہے نتیجہ یہہ ہے کہ تو ایک سال تک مسلمان ہو جاویگا - ورنہ مر جاویگا - بشنداس نے پوچہا کہ اگر یہہ ضرور بات ہونے والی ہے - تو میرا کیا چارہ ہے - مگر مین آپ سے صلاح پوچہتا ہون کہ میرا مرنا اچہا ہے یا مسلمان ہونا - مرزا صاحب نے زبان الہام ترجمان سے فرمایا کہ مسلمان ہونا - پہر بشنداس نے ایک دو روز بعد دریافت کیا تو کہا کہ مجھے خواب آئی تہی الہام نہ تہا - مگر میری خواب بہی الہام ہوتی ہے - اور اکثر الہام خوابون مین ہوتا ہے - اور خواب نامہ بہی نکال کر دکہلایا نتیجہ اُس خواب کا لکہا تہا کہ زود بمیرد یا مسلمان شود - تم اپنا بندوبست کرو میری خواب ضرور سچی ہوگی - اگرچہ وہ بشنداس سادہ لوح تہا بہت گہبرایا - مگر اُس تاریخ نامہ نگار دہی وہان تہا جب اُسکو کامل طور پر سمجہایا گیا کہ یہہ سرف فریب بازی اور چالاکی ہے اور آریہ سماج کے اصول اُسکو سمجہائے - جسکو وہ سمجہکر ممبر آریہ سماج ہوگیا - اس مبارک سوسائٹی کی برکت سے تمام کمزوریان اُسکے دل کی دور ہوگئین - تب وہ علانیہ طور پر مرزا غلام احمد سے مقابلہ کرنے لگا - پہر مرزا صاحب ہاتہ ملتے رہ گئے - اور وہ سونے کا مرغ اُنکے ہاتہہ سے نکل گیا - چونکہ اب عرصہ ایکسال کا گذر گیا ہے اور وہ بات بالکل واہیات اور مزخرفات سے ہی کمتر ثابت ہوئی - جہوٹے کی پیشانی پر سیاہی کا داغ قایم رہا اور تا قیامت قایم رہیگا - اُنہین دنون مین مرزا صاحب کے کئی مجاورون یا فضلہ خورون یا مریدون نے گمنام خط بہی بنام لالہ بشنداس بطور خیر خواہی کے ارسال کئے اور وہ تمام خطوط بشنداس نے نامہ نگار کے پاس بہیجدئے - افسوس کہ مرزا صاحب دہوکہ دینے سے باز نہین آتے

اور بلہانہ چالاکیون سے نہین شرماتے حالانکہ بار بار زک اٹہاتے ہین ٭

سوم۔ ڈہائی سال کا عرصہ گذرا کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا تہا کہ انکے گہر مین سے عنقریب ایک احمد مرجاویگا۔ کیونکہ تثلیث قایم ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کا نام **غلام احمد** ہے۔ بڑے بیٹے کا نام **سلطان احمد** چہوٹے کا نام **فضل احمد** ہے۔ اور وہ لوگون سے یہہ بات مشہور بہی کرادی۔ مگر آجتک باوجود گذرنے دو ڈہائی سال کے ایک احمد بہی نہ مرا اور بدستور زندہ ہین ٭ ۵

دروغ آدمی را کند شرمسار ٭ مگر جسکو ہو روسیاہی سے عار

چہارم۔ محرم ۱۲۹۹ھ مین مرزا صاحب کو خواب مین خدا نے کہا۔ کہ کسی نے تجہے کتاب کے واسطے ۵۰ روپیہ روانہ کئے ہین۔ اور ایک آریہ صاحب نے بہی وہی خواب دیکہا کہ ہزار روپیہ آیا ہے۔ چنانچہ جوناگڈہ سے مرزا صاحب کو ۵۰ آگیا۔ اور ہندو کی خواب مین ۹۵۰ حصہ جہوٹہ نکلا۔ کیونکہ وہ دین اسلام سے خارج تہا۔ کئی لوگ اور کئی آریہ گواہ ہین" افسوس کہ مرزا صاحب نے اس دعوی بے معنی کی تصدیق کے واسطے کسی آریہ کا نام نہ لکہا۔ اور لکہتے کسطرح جب وجود ہی مفقود تہا۔ کئی آریہ لوگ تو ان دنون قادیان مین موجود نہ تہے اور اُن کئی آریون کے نام ہین پس ہم کہتے ہین کہ مرزا صاحب نے صرف جلسازی کی اور پہلے اندرونی طور پر بالفرض سچ ہونے کے مرزا صاحب کو خط آچکا تہا چونکہ روپیہ کمانے کے لئے یہہ سب چالاکیان ہوتی ہین۔ اسلئے خواب مین بہی اگر دیکہا تو کیا عجب ہے بمصداق اس قول کے۔ ع

تشنہ آب و خواجہ زر سگ استخوان بیند بخواب

پنجم۔ ایک مرتبہ خدا نے ایک راجہ کے مرجانے کی خبر دی۔ اور ہمنے ایک ہندو کو بتلائی جب وہ خبر پوری ہولی تو ہندو نے کہا کہ کُہلم کُہلا عالم غیب کا حال تمہین کیونکر معلوم ہوگیا" واہ رے قادیانی الہامی ہم تیری چالاکی کی کیا تعریف کرین۔ نہ تو اُس راجہ کا نام لکہا اور نہ

اُس ہندو کا۔ پس ہمین کسی طرح اعتبار نہین۔ اور علاوہ یہان ایک گواہی مدعی کی تباہی ہے بلکہ روسیاہی (دیکھو سورۃ نور قرآن)

ششم ۔ ایک مرتبہ ایک وکیل صاحب نے امتحان دیا۔ اور لوگون نے بہی امتحان دیا وہ پاس ہوگئے۔ باقی اُس ضلع سے کوئی پاس نہوا ہمنے اُنکو پہلے کہدیا تہا۔ اور ۱۸۶۸ء مین اُس وکیل نے اطلاعدی کہ مین پاس ہوگیا۔ اے ناظرین یہہ نمبر ۵ سے بہی زیادہ فریب ہے چالاک آدمی بہت سی ایسی باتین کرکے اکثر لوگون کو گرویدہ کرتے ہین۔ افسوس کہ مرزا صاحب نے وکیل کا نام نہ لکھا۔ اور ساتہہ ہی کوئی گواہ بہی نہ بتلائے مرزا صاحب کے بڑے بہائی ضلع کے سر رشتہ دار تہے۔ اور مرزا صاحب خود بہی عرصہ تک ملازم سرکار رہے اور تجربہ کار ہوئے۔ آجکل یہہ بات تو کرامات نہین کہلاتی۔ بلکہ چالاکی اور واقفیت چاہتی ہے۔ لاہور مین بیسون آدمی ایسے ہین جو اس قسم کی پیشگوئی تیر بہدف کرتے ہین اور خطا نہین ہوتی۔ پس یہہ امر کسی طرح پیشگوئی نہین ہے۔ بلکہ یاوہ گوئی ہے۔

ہفتم ۔ ایک مجمل بات لکہی ہے کہ "ہمنے ایک آریہ کو ایک پیشگوئی بتلائی۔ اور اُسنے تعجب کیا۔ مگر یہہ اُس پیشگوئی کی ہیجگہہ تشریح نہین کرتے" مرزا صاحب خدا کے پیر کیون بنتے ہو اور ظاہر نہین کرتے۔ ذرہ مہرصاحب کے واسطے آریہ کا نام اور پیشگوئی کا الہام ظاہر کرو۔

ہشتم ۔ ۲۰ برس کا عرصہ ہوا کہ ایک ہندو آریہ ممبر آریہ سماج قادیان معجزات محمدیہ سے منکر تہا۔ اتفاقاً اُسکا ایک عزیز قید ہوگیا۔ ایک ہندو آدمی بہی اُسکی ہمراہ قید ہوا۔ اُسنے مجہہ سے پوچہا۔ کہ اس مقدمہ کا کیا ہوگا۔ مین نے کہا کہ غیب خدا کے پاس ہے۔ اوسکے اصرار کرنے پر مینے دعا کی۔ اور خواب مین مجہے خدا نے ظاہر کیا۔ کہ وہ نصف قید تخفیف ہوکر بعہ ہگتنے نصف باقی کے رہا ہوگا۔ اسمین پنڈت دیانند کے پیرو کی گواہی ہے۔ اسیطرح ہوا" اے چالاک نبی کیون راستبیانی سے روگردانی کرتا ہے نہ تو اُس ہندو کا نام لکہا

اور نہ اُس آریہ کا پتہ بتلایا جن دنون **نامہ نگار** قادیان گیا تہا اسکی تحقیقات بہی کی مگر کوئی گواہ اس قسم کا نہ ملا۔ جو آپ کی تائید کرتا ہو۔ البتہ یہہ الہام کتاب مین درج پایا گیا۔ جو ہندو قید سے چہوٹا تہا وہ اسکی اصلیت سے انکاری ہے۔ پس یہہ بہی آپ کی مکاری ہے۔ پنڈت صاحب کے کسی ہیرو کا آپ نے نام نہ لکہا۔ اور نہ وہ آپکے الہام کا مصداق ہے۔ وہ تو کوئی گمنام ہوگا۔ مین علانیہ معجزات محمدیہ وعیسویہ وغلام احمدیہ کا انکاری ہون۔ اور لاکہون آریہ اور صدہا مسلمان بہی میرے شریک ہین۔ یہہ مقدمہ بازون کی نشانیان ہین اور دلالون کی دست گردانیان۔ وکیل خصوصاً ان معاملون مین چالاک ہوتے ہین۔ اور اس قسم کی پیشگوئیون مین بیباک۔

نہم۔ "سردار محمد حیات خان جب معطل ہوئے۔ تو ہمکو خواب مین خبر ملی۔ کہ کچہہ خوف نکرو۔ خدا قادر ہے وہ تمہین نجات دیگا۔ چنانچہ حیات خان بری ہوگئے۔ ساٹھ ستر آدمی گواہ ہین جن سے دس بارہ آریہ ہندو ممبران آریہ سماج بہی ہین"۔

جن دنون **سردار محمد حیات خان** صاحب معطل ہوئے تہے۔ اون کے تمام خیرخواہ بریت چاہتے تہے۔ اور اکثر دست بدعا رہتے تہے۔ جن مین ہزارون اہل ہنود اور ہزارون مسلمان ہین **گورنمنٹ** عادل نے جب بعد تحقیق کامل کے اُن کے ذمہ کوئی قصور ثابت نہ پایا تو بری فرمایا جسکا مفصل حال گورنمنٹ گزٹ مین مطبوع ہوگیا۔ آپکا الہام تو سراپا غلط نکلا۔ الہام کے فقرے یہہ ہین "خدا قادر ہے تمہین نجات دیگا"۔ کیا اس سے کوئی ذیعقل حیات خان کی بریت ظاہر کرسکتا ہے۔ جب اس طرح سردار صاحب بری ہوئے اور اُنکے ہزارون روپے خرچ ہوئے۔ تو آپ نے براہین الاحمدیہ کی امداد کے خیال سے خواہ مخواہ خیرخواہون سے بننا چاہا۔ مگر وہ ان دال گلنی آپ کی سراپا وہم وخیال ہے اور آپکا گواہ آریہ بہی انکاری ہے۔ اور کوئی ہندو بہی شہادت نہین دیتا۔ خدا آپ کو شرمندہ کرے۔

دھم - "ایک دفعہ خواب مین الہامی صاحب نے مسیح کے ساتھ ایک برتن مین روٹی کہائی اور دونون کی باہمی برادرانہ محبت ہوئی - یہہ خواب کیسی عظیم الشان ہے اگرچہ اب تک پوری نہوئی مگر پوری ہو جاویگی" - مسیح کے ساتھ روٹی کہانی تو فخر کی نشانی نہین ہے اور وہ بہی خواب مین مگر مسیح کی زندگی مین یہودا اسکریوطی وغیرہ تمام شاگرد اُس کے ساتھ کہاتے رہے اور آخر کار اُسکو اسیر کرایا - اس سے اگر آپ عیسائیون کو فریب مین لانا چاہین تو دشوار ہے وہ آپ کے مکر و فریب سے از دست بیزار ہین -

یازدھم - "مین نے براہین الاحمدیہ کے بنانے کی اجازت بہی خدا سے پائی - اور دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا - ۱۸۶۴ء مین یہہ خواب مین نے دیکھا تہا - اور اُسی روز محمدؐ صاحب کی زیارت بہی ہوئی - اور بی بی فاطمہؓ نے یہہ کتاب مجھے دی" - مرزا صاحب یہہ تو کوئی الہام نہین بلکہ خیال خام ہے ؎ تشنہ را مے نماید اندر خواب * ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب * دس ہزار روپیہ کے اشتہار کی صلاح آپکو خدا نے نہین دی - آپ نے صریح جہوٹھ بولا - بلکہ یہہ صلاح تو مشفقی ام حکیم **کشن سنگہ** آریہ نے آپ کی جہالت و سفلہ پن کو تمام عالم مین منتشر کرنے کے خیال سے دی تھی - کیا وہ اچہا خدا ہے - یا خلیفۂ رسول - دروغگو را حافظہ نباشد *

دوازدھم - "ایک ہندو آریہ باشندہ قادیان طالبعلم مدرسہ بیمار ہوا - عمر اُس کی بیس سال کی ہے وہ بمرض دق مبتلا تہا - اور میرے پاس آیا کرتا تہا (کیونکہ آپ حکیم ابن الحکیم ہین) خدا نے مجھے الہام دیا کہ **قلنا یا نار کونی بردا وسلاما** - یعنے ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ تو سرد اور سلامت ہو جا - چنانچہ کئی ہندون کو اسکی بابت اطلاع دی اور اُسکو بہی - اور خدا کے بہروسے دعویٰ کیا گیا - کہ ضرور صحت یاب ہوگا - آخر وہ ہندو صحت یاب ہو گیا" -

جہانتک قادیان کے باشندون سے دریافت ہوا وہ صرف اسیقدر ہے کہ مرزا صاحب کے

مسہل وغیرہ اور نیز اپنے خانگی علاجوں سے اُسے صحت ہوئی نہ کہ الہاموں سے - عربی عبارت مرزا صاحب بنا سکتے ہیں - پس صرف دعوی ہی دعوی ہے - اگر آپ حکیم نہ ہوتے اور وہ آپ کی دوا اور اپنے خانگی علاج نہ کرتا - اور آپ میعاد مقرر کرتے - اور نگرانی کرنے والے نامہ نگار جیسے ہوتے - تب الہام کی حقیقت کی قلعی فاش ہوتی - بغیر ثبوت کے نموئی زبانی صرف لن ترانی ہے - کہ الہام آسمانی ﴿

سیزدھم "مرزا صاحب کو ۱۰ - دسمبر ۱۸۸۳ء کو خداوند کریم نے ایک ۵۰ روپیہ کا الہام پہنچایا - اور بڑے تشدد و تکلیف و امتحان سے وہ روپیہ پہونچے - اور خدا کا الہام سچا نکلا - ایک آریہ اسکا گواہ ہے" - اِسکی بابت وہی آریہ کہتا تہا کہ اُندنوں ہمکو بسبب ضرورت کتاب کے روپیوں کی خوابیں آیا کرتی تہیں - اور مرزا صاحب کو لوگ خطوطات ارسال کرتے تہے - بعد ازاں روپیہ آتے تہے - بلکہ مرزا صاحب کی خوابوں سے تو میری اکثر راست ہوا کرتی تہیں اور مرزا صاحب کی دروغ - غرضیکہ قادیان آجکل خدا سے محمدیان کے الہاموں کی خوابگاہ ہو رہی ہے - مرزا صاحب کی فریب بازی دیکھکر بچہ بچہ الہام کا مدعی ہے ﴿

مرزا صاحب کے الہاموں کے گواہ لالہ **ملاوامل** صاحب لالہ **شرمپت** رائے صاحب ہیں جنہوں نے آجکل ایک **اشتہار** بھی مرزا صاحب کے برخلاف طبع کرایا ہے جو اسی کتاب کے اخیر میں درج ہے - سال ۱۸۸۵ء میں میں نے مرزا صاحب کی اِس قدر زبان درازیاں دیکھ کر ایک خط بنام سکرٹری آریہ سماج قادیان کے ارسال کیا جس کا مضمون یہہ ہے - کہ "مرزا غلام احمد قادیانی نے کتاب براہین الاحمدیہ کی جلد نمبر ۳ میں لکھا ہے - کہ میں نے آریہ سماج قادیان والوں کو کرامات وغیرہ خوارق عادات بتلائی - اور الہامات کی لذتیں چکہائی ہیں - اور اُنکے دل کی باتیں بوجھی ہیں - آیا یہ سچ ہے یا نہ؟" اُس کے جواب میں ایک خط قادیان سے میرے نام آیا جسکی نقل بلفظ ذیل میں درج کی جاتی ہے ﴿

جناب مکرم و معظم بندگان لیکھہ رام صاحب۔ نمستے

نوازشنامہ دربارہ استفسار احوال کرامات وغیرہ کے جو مرزا غلام احمد صاحب نے ایان کی نسبت براہین احمدیہ مین لکھا ہوگا پہونچا کمال خوشی حاصل ہوئی۔ جناب من یہان پر سماج نہین ہی۔ ہم صرف چار پانچ اشخاص آریہ مت والے یہان قادیان مین ہین۔ سو ہم مین سے کوئی کسی قسم کی کرامات وغیرہ مدعیین انکی کا قایل نہین ہی ہم لوگون کے جو اصول آریون کے ہین وہی ہین۔ فقط نیاز

العبد

شرمپت رائے و اچہتر ول و کشن سنگہ و دیا رام و بیکشن از مقام قادیان ضلع گورداسپور۔ ۱۵۔ مارچ ۸۳ء

اب بعد اسکے یہہ بہی بتلاتا ہون کہ معجزات محمد صاحب سے بہی ظہور مین آئے ہین یا نہ شہادت اس بارہ مین صرف قرآن سے لانی ضرور ہے۔ نہ کہ کسی اور کتاب سے +

(۱) سورۃ بنی اسرائیل

ما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بہا الاولون یعنے کوئی سبب ہم کو مانع نہ ہوا کہ تجہکو ہم معجزات کے ساتہہ بہیجتے۔ مگر یہہ کہ اگلے پیغمبرون کو جہٹلایا ساتہہ اُن کے دیئے انکے معجزے لوگون نے نہ مانے اسواسطے ہمنے تجہکو معجزے نہین دیئے)

(۲) سورۃ بنی اسرائیل

وقالوا لن نومن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا۔ او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہر خلالہا تفجیرا۔ او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتے باللہ والملئکۃ قبیلا۔ او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نومن لرقیک حتی تنزل علینا کتبا نقرؤہ قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا

اور بولے (بزرگان قریش) کہ ہم نہ مانینگے تیرا کہا جب تک تو بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہو جاوے واسطے تیرے باغ کہجورون اور انگورون کا پہر بہا لیوے تو اُسکے بیچ نہرین چلا کر یا گراوے آسمان ہمپر جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے۔ یا لے آ اللہ کو اور فرشتون

کو ضامن۔ یا ہو جاوے تیرے واسطے ایک گہر سُتھرا۔ یا چڑہ جاوی تو آسمان مین اور ہم یقین نہ کرینگے تیرا چڑہنا جب تک نہ اوتار لاوے ہم پر ایک لکہا جو ہم پڑہ لین۔ تو کہہ سبحان اللہ مین کون ہون مگر ایک آدمی بہیجا ہوا" (افسوس کہ باوجود اسقدر اقرارون اور شرطون اور وعدون کے محمد صاحب نے معجزون سے انکار کرکے لاچاری ظاہر کی۔ کہ مین صرف آدمی بہیجا ہوا ہون نہ کراماتی یا معجزہ نما۔ تم میرے سے کیون معجزے مانگتے ہو۔ میرے پاس معجزے نہین ہین)۔

(۳) سورۃ انعام

واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاتھم ایۃ لیومنن بھا قل انما الایات عند اللہ وما یشعرکم انھا اذا جاءت لا یومنون۔ یعنے "قسم کہائی ہے انہون نے کافرون نے ساتہہ سخت قسم اللہ کے کہ اگر کوئی معجزہ دیکہین تو ایمان لاوینگے۔ کہہ اے محمد کہ معجزات خدا کے پاس ہین۔ اور تم نہین جانتے ہو اگر معجزہ ہوگا تب بہی ایمان نہ لاوینگے"۔ (اے سومنو! انصاف سے غور کرو کہ یہہ کیسا صاف معجزہ دکہلانے سے حیلہ بنایا گیا ہے۔ ورنہ کافرون کا خدا کی قسم کہانا صریحاً تصدیق کرتا ہی کہ وہ ضرور ایمان لاتے)۔

(۴) سورۃ انعام مین ہے

ماعندی تستعجلون بہ ان الحکم الا اللہ یقص الحق وھو خیر الفاصلین قل ان عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی وبینکم۔ یعنے کہہ اے محمد وہ چیز یعنے معجزہ جسکے لئے تم جلدی کرتے ہو نہین میرے پاس کیونکہ حکم خدا کی طرف سے ہے اور وہی حق کو ظاہر کردیگا۔ اور وہ سب حاکمون سے بہتر اور برتر ہے۔ کہہ اے محمد وہ چیز یعنے معجزہ جسے تم چاہتے ہو کہ جلد ظہور مین آجاوے۔ اگر میرے پاس ہوتا تو میرا تمہارا جہگڑا فیصل ہوجاتا"۔ (یہان سے صاف فیصلہ ہوگیا کہ حضرت کے پاس معجزے نہین تہی بلکہ یہان انہون نے معجزہ کا صاف اقبال کیا)۔

(۵) سورۃ آل عمران

الذین قالوا ان اللہ عہد الینا الا نومن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینٰت وبالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صٰدقین ۔ وے جو کہتے ہین کہ اللہ نے ہمکو کہہ رکہا ہے کہ ہم یقین نہ کرین کسی رسول کا۔ جب تک نہ لاوے ہمپر ایک نیاز جسکو کہا جاوے آگ ۔ تو کہہ تم مین آچکے کتنے رسول مجھہ سے پہلے نشانیان لیکر۔ اور یہہ بہی جو تم نے کہا۔ پہر کیون قتل کیا تمنے انکو اگر تم سچے ہو۔
(معجزہ کے لغوی معنے عاجز کرنے کے ہین افسوس کہ خدا نے محمد صاحب کو کوئی معجزہ نہ دیا۔ ورنہ اسقدر قتل عام اور ظلم و جبر کی ضرورت نہوتی خدا کا نبیون کو محمد صاحب سے پہلے معجزہ دیکر ارسال کرنا اور لوگون کا قتل کر دینا ایک تماشہ معلوم ہوتا ہے)۔

(۶) سورۃ انعام

وان کان کبر علیک اعراضھم فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما فی السماء فتاتیھم بایۃ ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدیٰ۔ اور اگر تجھہ پر بہاری ہے انکا تغافل کرنا۔ تو اگر تو سکے کہ ڈہونڈ نکالے کوئی سرنگ زمین مین یا کوئی سیڑہی آسمان مین پہر لادے انکو ایک نشانی۔ اور اگر اللہ چاہتا جمع کرتا سبکو راہ پر۔ (افسوس کہ محمد صاحب معجزہ دکہانے سے گھبرا کر غار مین تلاش کرتے ہین تا کہ بہاگ جاوین یا آسمان پر زینہ لگاوین اور چڑہ جاوین۔ تا کہ معجزہ کے طالبون کے ہاتھ سے نجات پاوین۔ سچ ہے جا کہ معجزہ دکہلاوین یا مومنین! اسے نہین معجزہ حق کو منظور ہے + زمین سخت اور آسمان دور ہے۔

(۷) سورۃ رعد مین ہے

یقول الذین کفروا لولا انزل علیہ ایۃ من ربہ قل ان اللہ یضل من یشاء ویھدی الیہ من اناب۔ کہتے ہین منکر کیون نہ اُترے اُس پر (محمد صاحب پر) کوئی نشانی اُسکے رب سے تو کہہ اللہ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اُسکو جو رجوع

ہوا۔ (ہجگہہ معجزہ دکہلانے سے متنفر ہو کر گالیان نکالنی شروع کردین کہ وہ گمراہ ہین کیا یہی معجزہ نمائی ہے)۔

(۸) پھر سورۃ رعدمین ہے

لولا انزل علیہ ایتہ انما منذر ولکل قوم ھاد۔ (کہتے ہین لوگ) کیون نہ اتری اس پر کوئی نشانی اسکے رب سے (کہہ اے محمد) تو تو ڈر سنانے والا ہے۔ اور قوم کو ہوا ہے راہ دیتا ہوا (یہان پر معجزون سے قطعی انکار بلکہ صرف ڈرانا ہی اپنا فرض کہہ کر مانند عام راہ نماؤن کے بنگئے سچ ہے معجزہ دکہانا خالاجی کا گہر نہین ہے)

(۹) سورۃ عنکبوت مین ہے

وقالو لولا انزل علیہ ایات من ربہ قل انما الایت عند اللہ وانما انذیر مبین اور کہتے ہین (کافر) کیون نہ اترین اس پر آیات اسکے رب سے تو کہہ نشانیان تو ہین اختیار مین اللہ کے اور مین تو (ڈر یا قرآن) سنانے والا ہون کہول کر۔

اے ناظرین صداقت قرین! آپ مندرجہ بالا آیتون سے بطور حق الیقین کے جان سکتے ہین۔ کہ محمد صاحب کو معجزہ کا اختیار نہ تہا۔ اور جو لوگ معجزہ بیان کرتے ہین۔ وہ اپنی طبعزاد عبارتون میں مضمون باندہتے ہین ورنہ قرآن مین کوئی ثبوت اس امر کا نہین۔ کہ محمد صاحب نے معجزہ دکہلائے بلکہ یہہ نو شہادتین مندرجہ بالا نفی مین موجود ہین جنسے کوئی محمدی انکار نہین کرسکتا پس بعوض چار گواہون کے ہمنے ۹ گواہ اس امر کے پیش کئے کہ محمد صاحب بے معجزہ تہے۔ اور درحقیقت تمام فلسفی جاننے والے مولوی فاضل لوگ علانیہ اقراری ہین کہ قرآن مین معجزہ نہین ہین۔ اب اسوقت تک کوئی ان ۹ شہادتون کو رد کر کے ۹ شہادتین اور ثبوت معجزہ کی قرآن سے نہ نکالے تب تک ہمارا دعوی بدستور موجود رہیگا۔

جب خدا نے محمد صاحب کو معجزہ نہین دیا۔ اور نہ انہون نے کوئی دکہلایا اور نہ دعوی کیا تو غلام احمد کا دعوی نبوت و معجزہ والہامات مکالمات وغیرہ کا علانیہ کرنا سعد قرآن کے

خلاف اور لاف وگذاف ہے یا اگر راست پوچھو تو دور از انصاف ہی۔ اور اگر سچ پوچھو تو یہہ تمام چالاکیان مرزا صاحب کی حضرت لبطن علیہا النا در کے واسطے ہین ؛ کوئی کرامات ہے نہ خوارق عادات ہے نہ الہامات ہین۔ نہ آسمانی نشانات۔ بلکہ کسی طرح کا تجویہ دینا بہی اُنکے پاس نہین۔

ایک دفعہ مرزا صاحب کے مکان پر فاکسار نگارند بیٹھا ہوا تھا۔ اور چند معززہ آریہ صاحبان اور چند مسلمان بہی تشریف رکھتے تھے۔ مرزا صاحب کراماتی مسائل ہانکنے لگے اور اثنا گفتگو مین فرمایا۔ کہ "مجھکو فرشتے دکہائی دیتے ہین"۔ مینے کہا کہ کیا سچ کہتے ہو؟ جواب دیا کہ ہان مین نے ایک کاغذ کے پرچہ پر پنسل سے حرف آوم کا لکہا پڑا ہاتھ مین لکھ لیا۔ اور پوچھا کہ براہ مہربانی فرشتون سے پوچھ کر بتلاؤ کہ مین نے کونسا حرف لکھا ہے ایک عرصہ تک کچھ موہنہ مین گن گناتے رہے بعد ازان کہا کہ اس طرح نہین کسی اور جگہہ رکہو۔ مین نے اپنی پاکٹ مین ڈالدیا۔ پہر پوچھا۔ تو تہوڑی خیالی اور قہمی اسے بتاوٹی فرشتون سے پوچھتے رہے۔ مگر کچھہ نہ بتلا سکے۔ اور شرمندہ ہوکر لاجواب ہوگئے اس امر کے وہان پر بارہ آدمی متفق اللفظ گواہ ہین اور مرزا صاحب بہی غالباً حلفاً انکار نہ کرینگے ؛

لطیفہ۔ ایک حافظ قرآنی آنکھہ سے اندھا تھا مگر اکثر خواب مین اپنے آپ کو بینا دیکھا کرتا تہا۔ ایک دن اسی بینائی کی دُھن مین چوب دستی کا سہارا ترک کرکے چاہ مین گر پڑا۔ اسپر کسی نے کیا سچ کہا ہے۔ مـ

دیکھ عقد ثریا سے انگور کی سُجھی ؛ اے بادہ کش اسکو بہی کیا دُور کی سُوجھی

نتیجہ۔ صیاد جب بلبل کو دام تولِر درخت پر چہچہے کرتا دیکھتا ہے۔ تو پھر اُسے دانہ دکہلا کر پکارتا ہے۔ تاکہ کسی طرح وہ نادان بلبل پھر دام مین آپھنسے۔ اور میری روزی چلتی رہے۔ اگر بلبل دانا کو آزادی کی نعمت غیر مترقبہ کا خیال آگیا اور قید کی تکلیف نہ بہلا بیٹھی۔ تو پرواز کرکے چلی گئی۔ ورنہ پہر وہی آب و دانہ قفس نصیب ہوا بعینہ یہی حال ان کا ہے

جون ہی کوئی محمدی تعلیم کی چمک سے فلسفی دلائل پر متوجہ ہوا۔ اور زمانہ آزادی کا دیکھہ کر رائے دینے کے قابل بننا چاہا۔ تو جھٹ اُسے ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا۔ اور فتوے لایعنی ملنے لگے۔ یہی حال ہماری مرزا کا ہے۔ کہ جب کوئی مسلمان قرآن کے الہامی ہونے سے منکر معلوم ہوا تو فی الفور دام پھیلانے لگے۔ اور الہام کے دعوے سُنانے لگے۔ کہ اس تیرہوین صدی مین ہم بھی مُلہم کلام غیب ہین۔ خدا ہماری تعریف مین ہی ابتک عربی مین آیتین نازل کر رہا ہے۔ بروقت ضرورت جبرئیل ہمارے کان مین بھی وحی پہونچتا ہی۔ ہم بھی کراماتی ہین۔ جاہلون کے بہکانے کو لال ہو جکر ہین۔ ہمنے فلانے بیمار آریہ کو درود متّصل علیٰ سے صحت بخشی۔ ہمنے فلانے مقدمہ مین فلانے شخص کا خدا کی درگاہ مین اپیل کر اکے سفارش پہنچا کر مقدمہ جتایا اور ہمنے فلانے نو طون کی پیشگوئی کی۔ اور اُسی روز ڈاکخانہ سے ملے۔ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ درحقیقت انکے لایعنی دعوون نے اگلون کے معجزون کا بہی ستیاناس کر دیا۔ خدا مرزا صاحب کو ہدایت دیوے۔ اور انکے فریب سے ایک عالم کو بچاوے ✤

مصنف براہین احمدیہ (جلد چہارم صفحہ ۳۹۷ سے ۴۲۷ تک) کے اعتراضون کا جواب ✤

مُعترض نے کامل ۳۰ صفحون کے حاشیون پر آریہ سماج والون سے مخاطب ہو کر نہایت تعصب سے دل کے پھپولے پھوڑے ہین۔ اور غالباً مخالفت کے تمام بخارات نکالدیئے۔ مگر بالکل لایعنی و بلا ثبوت اہلی کتاب کے۔ دیکھئے تمام دعوون کے بیان مین (جو بزعم خود اُنہون نے ہفت خوان کی منزل طے کی ہے)۔ کوئی شرتی وید مقدس کی درج نہین کی۔ اور اسطرح فحش و اہانت آمیز اور بُرے کلمات ایمان و ارسینہ سے نکالے ہین کہ جنکا مکرر درج کرنا نقل کفر بد تر از کفر کا حکم رکھتا ہی مہذب لوگ اس قسم کے مباحثونکو

تہذیب سے گرا ہوا سمجھتے ہین اِسلیئے عقلائے اور فضلائے اور بخشیدم پر عمل کر کے مطلب
کیطرف رجوع کرتا ہون ۔

معترض نے اپنی تمام کتاب مین جہان وید مقدس کی نسبت کوئی اعتراض لکھا ہے
وہ اپنی لیاقت سے نہین بلکہ اُس غلط اہمل وبیقاعدہ اور بے ترتیب اُردو ترجمہ سے ہی جو
سال سنہ [illegible] مین دہلی سوسائیٹی کی اجازت سے لالہ لچھمن داس مدرس سینٹ سٹیفنز
کالج دہلی (جو مشن کالج ہے) نے پروفیسر ولسن صاحب کے انگریزی ترجمہ سے اُردو مین
کیا ہے جو بنام نہاد ترجمہ رگ وید کے طبع ہوا ہے ۔ اور پروفیسر ولسن صاحب نے
وہ ترجمہ سیانا کے ترجمہ سے کیا ہے ۔ اب مجھے سب سے پہلے ان باتون کا واضح کردینا
ضروری ہوا ۔ کہ اس خرابی کی بنیاد کہان سے نکلی ۔

چودہوین صدی عیسوی مین جن دنون کہ ظلمت و تاریکی تمام آریہ ورت پر
پھیلا ہوا تھا ۔ جن دنون کہ ست دہرم و نیک کرم کی طرف بسبب حملات مغربی کے
لوگون کا رجحان کم ہوگیا تھا ۔ انہین دنون مین اہل ہنود مین ایک ایسا فرقہ قایم ہوا
جو گوشت خوری و شراب نوشی کو اصولات دینی سے سمجھنے لگے ۔ زنا و طوایف بازی
اُنکے مذہب کا ایک پہلا فرض ٹہرا ۔ عیاش و تماش بین پنڈت جو روپیہ کے مقابلہ مین
دین کو کچھ چیز نہ جانتے تہے ۔ انہون نے اُس مذہب مین بڑے بڑے درجہ و عہدہ حاصل
کیئے تہے ۔ جس مذہب کا سنسکرت مین نام وام مارگ اور عموماً اصطلاح مین شاکتک نام ہی انہین
دنون مین نکلا تھا ۔ سایناچارج اور مہی دھر وغیرہ بہت سے ایسے پنڈت اُنکے
پیشرو تھے ۔ اور نہایت ہمت سے نئی نئی اصطلاحات نکال کر وید مت کی طرف سے لوگون
کو متشکی کرنا چاہا یا یون کہو کہ وام مارگ کے ثبوت کرنے کو ترجمون مین کئی طرح کی دلیلین
جھوٹی گڑہین ۔ اور چاہا یون سے طعن سے بچنے کے واسطے وید کے ذریعہ وام مارگ مت چلانا
شروع کیا ۔ چونکہ اُس کا دوسرا بھائی ایک راجہ کا وزیر تھا ۔ لہذا صاحب داب حکومت سے بہی

بہت سی ناجایز کارروائی کرائی (دیکھو ترجمہ مذکور صفحہ ۴۴ سطر ۳ سے ۹ تک)
ایک تو سایناچارج کا ترجمہ خودہی ویدک لغات اور برہمن گرنتھون سے درودہ مخالف ہے۔ دوسرے میکس مولر صاحب اور ولسن صاحب جو اُسکے ترجمہ کو بھی سمجھنے اور سمجھانے اور دوسری زبان مین اُلٹانے کی لیاقت نہین رکھتے قطع النظر آلودگی غرض یاخیال بیجا کے وہی مترجم خودہی مضامین وید کی نافہمی وعدم واقفیت کا دیباچہ مین اقبال کرتے ہین۔ چنانچہ اُسی ترجمہ کے صفحہ ۳۱۵ پر خود ڈاکٹر میکس مولر صاحب نے یہہ اسے درج کی ہے کہ عرصہ ۴۰ سال کے بعد جو مینے رگ وید کے منترون اور شرحون کے جمع کرنے اور چھاپنے مین صرف کئے ہین رگ وید کے اپنے کئے ہوئے ترجمہ کو عوام کے روبرو پیش کرتا ہون۔ مگر تاہم ان مین سے تمام منترون کے ترجمہ کا اقرار نہین کرتا کیونکہ گو میرے پاس ساین چارج کا ترجمہ اور اُسکے متعلق شرح مین لغت اور صرف نحو وغیرہ کی کتابین موجود مین تو بھی رگ وید مین اکثر ایسے ایسے منتر ہین کہ جنکے معنے معلوم نہین ہوتے۔ اس امر کا کہنا کہ جسکو مین بارہا کہہ چکا ہون۔ کچھ ضرورت نہین کہ گو وید کے ایک منتر کا بھی ترجمہ کرنا غیر ممکن ہے۔ تاوقتیکہ ساین چارج کا ترجمہ برہمن اُپنشک۔ نرکت برہدوتی اور سوتر وغیرہ اور بہت سے سنسکرت کے علم عروض واصول فلسفہ اور قانون وغیرہ کی کتابون کو نہایت غور کے ساتھہ نہ پڑہے۔ اور ڈاکٹر ولسن صاحب کا بھی قول یہہ ہے کہ ساین چارج کا ترجمہ انگریزی مین بخوبی نہین ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہہ ایک ایسی زبان نامکمل ہے کہ جس مین نیز اصل شرح کے بہت سے لفظون اور جملون کا ترجمہ ہونا ہی ناممکن ہے۔ آجکل ملک یورپ مین سنسکرت کا ایسا شوق اور اسقدر ترقی ہے کہ یقیناً پچاس برس کے اندر لوگ میرے ترجمہ کو بالکل بہول جاوینگے جسکی برائیون اور غلطیون سے جسقدر مین واقف ہون اور کوئی واقف نہین ہوسکتا۔ البتہ اپنے ترجمہ کی نسبت اسقدر مین کہہ سکتا ہون۔ کہ یہہ ان شخصون کی ترقی کے کہ جو میرے بعد علم سنسکرت کے شایق ہون، دپرجانے

کیواسطے ایک چہوٹی سی سیڑہی ہوسکتی ہے۔ اُس کے ذریعہ سے وہ شخص ہماری آباواجداد کے
خیالات کو اُن کی نسبت جنکی زبان ہماری زبان مین ابتک موجود ہے اور جنکی تصنیفات ہمارے
واسطے ابتک محفوظ رکھی ہوئی ہین۔ بخوبی دریافت کرسکین گے۔

اسی طرح اس ترجمہ اردو کے دیباچہ مین بہی ماسٹر **لچھمن داس** صاحب بصفحہ نمبر ۲ لکھتے
ہین۔ اس حصہ مین بعض بعض رچائین ایسی ہی ہین جن کے معنے بخوبی سمجھہ مین
نہین آتے۔ انکے ملاحظہ سے ناظرین یہہ تصور نفرماوین کہ قصور ترجمہ کا ہے بلکہ انکو
یہہ سمجھنا چاہئے کہ اُس زمانہ مین بعض بعض خیالات ایسے ہی تہے جو اب بخوبی سمجھہ
مین نہین آسکتے

پہر صفحہ ۳ مین کہا ہے۔ اور نیز منترون کے مصنفون کے نام اور دیوتا جنکی مہما مین یہہ
منتر ہین وید مین درج نہین ہین۔ یہہ حال بہت کچھہ اوپنکون سے معلوم ہوتا ہی جو وید
سے کچھہ بھی تعلق نہین رکھتین۔

پہر صفحہ ۹ مین تحریر کرتا ہے۔ اسکا نتیجہ نکالنا کچھہ دشوار نہین ہی بلکہ اب تک ہم قطعی
نتیجہ نکالنے یعنے اپنی راے لکھنے کے مستحق نہین ہین۔

پہر صفحہ ۱۱ مین تحریر کرتا ہے۔ بہت سے وید کے فقرے ہنوز بغیر شارح کے مدد کی سمجھہ
مین نہین آتے۔

پہر صفحہ ۱۲ مین تحریر کرتا ہے۔ کہ قدیم منتر اور قواعد مذہبی جمع کرنے مین اوس اُن کے محفوظ
رکھنے مین جو غرض ظاہر کی گئی ہے عجیب تر ہے۔ کیونکہ جسقدر کہ ہم اب تک تمیز کرسکتے ہین
یہہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ اُن مین مذہبی اور مجلسی قوانین کا کچھہ بہی ذکر نہین ہی جو بلاشبہ
ویدون کے ترتیب کے زمانہ مین بخوبی مکمل ہوگئے تہے۔ شاید ہم اب تک کوئی قطعی اقرار
درباب مذہبی عقیدے اور طریقہ رواج کے جو رگ وید مین پایا جاتا ہے۔ اور مجلسی حالت کی
نسبت جو ان منترون کی تصنیف کے وقت تہے۔ نہین کرسکتے۔ اور یہہ سراسر بیجا ہو۔ اگر ہم یہہ

کہین کہ رگوید مین برہمنون کے عقیدون کی بڑی بڑی علامتون کی منظوری نہین پائی جاتی - جب تک ہم سارے رگوید کا مطالعہ نکرین - اور بخوبی تحقیق نکرلین - کہ ایسی باتون کا رگوید مین کچھہ بھی ذکر نہین ہے - لہذا یہ بات سمجھنی چاہیے - کہ ان معاملات مین اسے دینے مین جو کچھہ حال ہمین معلوم ہوا ہے وہ بذریعہ رگوید کی اول کتاب کے ہوا ہے جسکا اب ترجمہ ہوا ہے - اور کوئی بات ہمکو آیندہ معلوم ہو - اور وہ اُسکے خلاف ہو تو اس سے ہماری راے بدل سکتی ہے - اور اگر موافق ہو تو نہین "

صفحہ ۱۳ مین تحریر کرتا ہے - لیکن غالب یہہ ہے کہ وید مین لفظ کیا تو دین کے کچھہ اور معنے ہون اور اب کوئی نہین جانتا ہو -

صفحہ ۲۶ مین تحریر کرتا ہے - اور ہم یہہ بات نہین خیال کر سکتے - کہ وہ ان دیوتاؤن کے ایسے معتقد تھے یا کہ وہ اُسے صرف ظاہری عناصر کی پرستش اونکو کچھہ اور تصور کرکے کرتے ہون - سوائے اسکے کہ یہہ عناصر پیدا کنندہ کی طاقت کی نشانیان ہین - گو ان دیوتاؤن کی توصیفون مین کسیقدر مبالغہ ہو لیکن ہم یہہ نہین خیال کر سکتے کہ انکے مصنفون نے یہہ الفاظ بالیقین منہہ سے نکالے ہون خصوصاً جبکہ ہم یہہ بات دیکھتے ہین کہ یہہ منتر ان لوگون کی تصنیف سے ہین جنکی لیاقت اور عقل مین کچھہ کلام نہین ہو سکتا - اور جن کو علمی استعداد اور تیزی ادراک حاصل تھی -

صفحہ ۴۳ مین لکھا ہے کیونکہ اگرچہ سیانا نے جو معنے لگائے ہین اُن مین کہین کہین اعتراض ہو سکتا ہے - تاہم بلاشبہ کوئی فرنگستانی عالم ایسا نہوگا جو اُسکی لیاقت کو پہونچ سکے -

مندرجہ بالا رایون کا نتیجہ

جب مترجم خود ہی صفحہ ۷ مین تحریر کرتا ہے - کہ " اس حصہ مین بہت سی ریچائین ایسی ہین جنکا مطلب بخوبی معلوم نہین ہو سکتا - جن ریچاؤن کے مطلب مترجم نہین جانتا

کیا وہ کسی طرح ممکن ہے کہ اُس مترجم کا خوشہ چین اُسکے مطلب کو جان سکے ۔ پس یقیناً معلوم ہوا کہ ویدمنتروں کے الفاظوں کا مطلب خود مترجم نے بہت مقاموں پر بالکل نہیں سمجھا اور نہ رچاؤں کے ٹھیک معنی سمجھ سکا ۔ پس اسکی خوشہ چینی اور اُسکی نقل نویسی اور اُسکے ترجمہ یعنے تینوں سے راستی کی اُمید ناپدید ہے ۔

اے ناظرین **پروفیسر ولسن** کہتے ہیں صفحہ ۹ پر ۔ کہ "ہم ابھی اس ترجمہ کی نسبت کسی طرح کا نتیجہ نکالنے یا راے دینے کے مستحق نہیں ہیں" ۔ جب اسکا راہنما انگریزی مترجم خود ہی نتیجہ نکالنے کا مستحق نہیں اور نہ رائے دینے کا مجاز ہے تو پھر **مرزا صاحب** کا اُس ترجمہ مشکوک پر راے دینا کسقدر جہالت کو ثابت کر رہا ہے ۔ جبکہ وہ ترجمہ خود مترجم کے خیال میں بھی اعتبار کے درجہ سے نہ لوں دور ہے ۔

اے مطالعہ کرنے والو بچار کرو کہ صفحہ ۱۱ میں مترجم نے جب خود ہی کہہ دیا کہ ۔ "بہت سے وید کے فقرے ہنوز بجز شارح کی مدد کے سمجھ میں نہیں آتے" ۔ تو پہلے مترجم کا سمجھنا دوسرے کا غلطی کہانا تیسرے کا دھوکا سے یا دھوکا دینے کے خیال سے اُس غلطی کو صحیح مانکر حق سے چشم پوشی کر لوگوں کو دھوکا میں ڈالنا کسقدر بیمانداری ہے ۔ بیشک سچ ہے کہ بہت سے فقرے وید کے بغیر فاضل سنسکرت کے اُتی معض کی سمجھ میں نہیں آتے ۔ اسواسطے مرزا صاحب کا اُس غلط ترجمہ پر اندھا دُھند تقلید پرستی کرنا سراپا فریب بازی اور جعلسازی ہے ۔

صفحہ ۱۲ میں مترجم لوگوں کی اُن راؤں پر سخت تعجب کرتا ہے ۔ کہ یہہ ویدوں کے زمانہ کے برخلاف ہیں ۔ "مذہبی مجلسی ۔ قوانین ویدوں کے زمانہ میں کامل ہو چکے تہے مگر آجکل کے ترجموں سے ہمیں وہ مطلب نہیں ملتا ۔ اسی واسطے ہم ابھی تک کوئی اقرار قطعی درباب مذہبی عقیدے اور مجلسی قوانین کے جو وید میں ہے نہیں کر سکتے ہیں" ۔ اور یہہ بھی لکھا ہے کہ "یہہ سراسر بیجا ہو ۔ اگر ہم یہہ کہیں کہ رگوید میں برہمنوں کے مذہب کے

عقیدون کے بڑی بڑی علامتون کی منظوری نہین پائی جاتی۔ جب تک کہ ہم کل وید کو
مطالعہ نہ کرین"۔ اے ناظرین خدا کے واسطے فرمائیے کہ جس نے ترجمہ کرنے کے وقت چارون وید
پڑھے ہی نہین بلکہ ایک رگوید ہی نہین پڑھا۔ یا مطالعہ نہین کیا۔ کیا وہ ترجمہ کرنے کی
لیاقت رکھہ سکتا ہے؟ کیا وید ایسی چیز ہے کہ معمولی سنسکرت کی چند کتابون کا مطالعہ کرنے
والا اُسکا ترجمہ کرے؟ ہمین نہایت افسوس ہے اُن لوگون کی عقل پر جو اوسکو سنسکرت کا
پروفیسر یا کوئی اور خطاب دیوین اور اُسکے فرضی ترجمہ کو (جو سنسکرت سے انگریزی اور انگریزی
سے اُردو مین کیا گیا ہے) قابل قدر جانین جو بالکل غلط اور نامکمل اور غیر قابل اعتبار ہے۔ بلکہ
وہ خود ہی بیان کرتے ہین کہ "ہمکو کوئی بات آیندہ معلوم ہو اور وہ اُس کے خلاف ہو
تو ہماری راے بدل سکتی ہے"۔ اب تو اُنکے کل ترجمون کی غلطیان بطور پر زردید ہو گئی ہے اور
تمام دنیا مین **نوٹس** دیے گئے ہین جس سے غالباً پروفیسر کی راے بھی بدل
گئی ہوگی۔ علاوہ بران اُنکی راے بدلوانے کے واسطے ہمین **انگلینڈ** سے خط و کتابت
کرنی پڑتی ہے جو **آریہ سماج لنڈن** کے سکرٹری کا ذمہ ہے۔ مگر مرزا صاحب اگر
حق پسند ہین تو اُنکے واسطے ہمین قادیان سے راے بدلوانی آسان ہے کیسی طرح دشوار نہین
سب سے زیادہ عمدگی یہہ ہے کہ وہ سنسکرت سے محض ناآشنا ہین اگرچہ اس حالت مین اون کی
راے کی پہلے ہی کچھ وقعت نہین۔ مگر پھر بھی خدا کرے کہ اس غلط نامادی کی پیروی سے
مرزا صاحب اپنی غلط و بدگمانی ہی کو واپس لیوین اور راہ راست پر آوین ✦

صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے کہ "غالب یہہ ہے کہ وید مین لفظ کیا رو مین کے کچھ اور معنی ہون اور وہ
اب کوئی نہ جانتا ہو"۔ خوب جب وید کے کسی لفظ کے معنے اوسمین جو کوئی اب نہ جانتا ہو۔
تو لغات اور نروکت اور برہمن گرنتھ کس کام کے ہین۔ وید مین ایسا لفظ کوئی نہین جسکے
معنی کتب قدیم سے دریافت نہو سکتے ہون وجہ بڑی بھاری یہہ ہے کہ وید مین مہمل یا
غیر معنی لفظ کوئی نہین۔ فاضلان لغات وید نے نہایت عمدگی سے اس خدمت کو سرانجام

کیا ہے۔ مگر بغیر لیاقت اور لغات وغیرہ دیکھنے کے حاصل ہونا محال ہے۔ ہان اگر یہہ خیال ہے کہ جس بات کو مترجم نہ سمجھے اُسکے معنی کون جانتا ہوگا۔ بیشک یہہ صرف دعوی تو ہی مگر اُس سے کوئی آریہ اتفاق رائے نہین کرسکتا۔ بلکہ ناواقفی کا ایک ثبوت ہی ۔

صفحہ ۴۲ مین لکھا ہے "لیکن ہم یہہ نہین خیال کرسکتے کہ اُنکے مصنفون نے یہہ الفاظ بالیقین موہنہ سے نکالے ہون"۔ حضرت جب اُنہون نے بالیقین موہنہ سے نہین نکالے ہین تو آپکا ترجمہ کرنا اور مرزا غلام احمد صاحب کا رائے دیکر اَور لوگون ناواقفون کو دہوکا دینا۔ کسقدر اودیا کا نشان ہے ۔

صفحہ ۴۳ مین لکھا ہے کہ "سیاناچارج نے جو معنے لگائے ہین اُنمین کہین کہین اعتراض ہوسکتا ہی تاہم بلاشبہ کوئی فرنگستانی عالم ایسا نہوگا جو اُسکی لیاقت کو پہونچ سکے"۔ جب سیاناکے معنے پر مترجم کو خود اعتراض ہے تو مترجم کے معنون پر کسقدر اعتراض کی گنجایش ہے۔ اسحالت مین سرسری غلطی نہین تو کیا ہے۔ اگر ہم یا کوئی اَور حق پسند آدمی ان پر اعتبار وبہروسہ کرے۔ جب سیاناکے ترجمہ پر بہت اعتراض ہین تو اُن فرنگستانی عالمون کے ترجمہ مین (جنمین سے کوئی بہی اُسکی لیاقت کو نہین پہونچ سکتا ہے) کسقدر اعتراض و اغلاط کے ہونے کا یقین ہے۔ اسواسطے سیاناکے ترجمہ کے غلط ہونے سے فرنگستانی عالمون کا ترجمہ جو اُسے خود ہی غلط سمجھتے ہین غلط ہو گیا۔ اور اُن ترجمون سے اسٹر لجہین واس کا ترجمہ کرکر غلط ہوکر مرزا غلام احمد کے اعتراض جو بنا رفاسد بر فاسد پر سدِ فاسد بر سقف فاسد و تعمیر فاسد کا حکم رکھتے ہین وہ کسیطرح قابل اعتبار نہین اور نہ وقار کے لائق ہین اور یہی ثابت کرنا ہمارا فرض تہا۔ جو بفضلہ کامل طور پر ادا ہوا ۔

براہین احمدیہ صفحہ ۳۹۹ سی ۱۰۴ تک حاشیہ نمبر ۳

رگ وید منتہا اشٹک اوّل اُکت ۱۶ کی یہہ شرتی جس مین یہہ لکھا ہے۔ اسے اگنہ

ورترا پر اپنا بجر چلا اور اُسے ایسا ٹکڑے ٹکڑے کر جیسے بوچڑ گائی کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہی - ایک تو یہہ تشبیہ غیر موزون ہے - اور ایک بزرگ کو بوچڑ سے تشبیہ دینا گویا اُسکی ہجو ملیح کرنا ہے جو درجہ بلاغت اور شائیستگی کلام سے بعید اور ایک طرحکی بے ادبی ہی - وغیرہ

جواب

نامہ نگار نے معترض کی صداقت کا متلاشی ہو کر کُل اشٹک اول کا شکست اور پڑتال کیا مگر اِسبات کا کہین نام ونشان نہ پایا - نہین معلوم کہ حضرت کو یہہ بات کہان سے سوجھی لیکن ساتھہ ہی جب دہلی والا ترجمہ اُردو ملاحظہ کیا گیا تو الہامی کی لیاقت ظاہر ہوگئی ناظرین بیشک اُس ترجمہ سے جسکی بابت ہم پہلے لکھہ چکے ہین مرزاجی کو بڑا دہوکا ہوا - اسی نمبر۲ کی نسبت جسکی مرزا صاحب نے نقل کی ہے - شارح حاشیہ پر نمبر۲ کا ٹتا ہے پر لگا کر تحریر کرتا ہے "وید کی رچا مین صرف اِسقدر عبارت ہی ورترا کے عضو کو کانند جدا جدا کرڈالو (باقی عبارت شارح اپنی طرف سے زیادہ کرتا ہے) جیسے دُنیا دار آدمی گوشت کاٹنے والے حیوانون کے اعضا الگ کرتے ہین یہہ بیان واجب الملاحظہ ہی - گو یہہ بات بخوبی عیان نہو کہ شارح جو لفظ لکھتا ہے یعنے وکا یتا کاٹنے والے یا تراشنے والے اسکے کیا معنے ہین شاید یہہ لفظ وکرتیرا ہو جسکے معنے گوشت بیچنے والون یا قصابون کے ہین کچھہ ہی ہو اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ ملک ہی گوشت گائی سی زمانہ سلف کے ہندو متنفر نہ تہے"

معترض نے جگہہ جتنا زہر اُگلا ہی اور جتنا جھوٹھ کہا ہی وہ احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے - اور اسی طرح عقل کے اندہے مرزا صاحب نے اُسکی تقلید کی اپنی عقل کو ذرا بھی دخل نہ دیا - کہ آیا یہہ بات کسقدر بناوٹی اور غلط ہے - غرضیکہ حق و باطل کی تمیز کے واسطے ہم اصل منتر وید کا مع ٹھیک ترجمہ کے تحریر کرتے ہین - تاکہ معترض کی اور غلطیون کی بھی اسی سے اصلیت واضح ہو جاوے اور آیندہ اُسکے دہوکا مین کوئی نہ آوے ◆

अस्मा इदु प्र भरा तूतुजानो वृत्राय वज्रमी

ईशानः कियेधाः गोर्न पर्व वि रदा तिरश्चेष्य-
न्नर्णांस्यपां चरध्यै । ऋ० अ० १ अ० ४ व० ३ मं० १२

(اس سکت (۶ کے کل ۱۶ منتر ہیں - اور یہ تمام سکت متعلق راج دہرم اور ششترو دیا کے ہے - یہ بارہواں منتر بھی سبھاپتی کے متعلق ہے -

ہے سبھا دہکش (کئے وام) کتنے گنوں کو دہارن کرنیوالے (ایشان) الیشرج کمیت (توتو جاناہ) شیگہر کرنے ہارے آپ جیسے سورج (اپام) جلوں کے سنبندہ ہی (ارنانسی) جلوں کے پرواہوں کو (چردہئی) بہانے کے ارتہ (ور ترائی) بادل کیواسطے ورتتا ہے ویسے (اسمی) اس شترو کیواسطے (ترسچا بجرم) ٹہری گتی والی شستر کو (پربہر) اچھے پکار دہارن کر -

(گودن) باتڑیوں کے وبہاگ کے انند (پرو) اُسکے حصہ جدا کرنیکو (اکہین) اچھیا کرتا ہوا (پرادو) ایسے ہی (وردو) انیک پرکار ہن کیجئے -

تشریح

اس منتر میں پرمیشر نے سبھادہکش کے واسطے عمدہ ہدایتیں اُپدیش کی ہیں -

(۱) سبھادہکش گنوان اور ایشریج والا اور تیجسوی ہو - (۲) ششترو دیا سے بھی اچھی طرح ماہر ہو اور موقع استعمال سے من وعن آگاہ ہو - (۳) نشیب و فراز جو انیک پکار کے معاملات سلطنت میں ہوتے ہیں اُن سے بھی واقف ہونا سبھادہکش کیواسطے ایک غرض اصلی ہے (۴) ظالموں کو کیفر کردار کی جلدی سزا دینا غفلت نکرنا اور امن و امان کے قائم کرنے پر مستعد رہنا جو سلطنت کا اصل منشا ہے (۵) جیسے سورج کی کرنیں جلوں کے سنبندہ سے بارش کی پرواہ کو رواں کرنے کے واسطے بادل سے ورتتی ہیں (۶) جیسے باتڑیوں کے وبہاگ کو مختلف استہانوں میں اُسکے چہن بہن کرنے کی اچھیا

کرتے ہین (۱۰) ویسے ہی شسترون کے مقابلہ مین باقاعدہ فوج کو مع شسترون ہتھیار بند
کرکے نشیب و فراز سفر و میدان سے آگاہی حاصل کرکے کامیابی کرنے ۔

خلاصہ

ہے سبہاپتی جیسے معاملات و دریا مین پران وایو سے تالو آدی استہانون مین زبان کو
تاڑن کر بہن بہن اکہیر یا پدون کے وہیاکہ کرتے ہو ویسے شسترون کے بل کو اپنی سینیا
کی باقاعدہ لڑائی سے چہن بہن کرو ۔

ریمارک

جبکہ بقول ولسن صاحب کے وید مین صرف یہی عبارت ہے کہ " ورترا کے عضو گو کی
مانند جدا جدا کر ڈالو" ۔ ورترا میگہہ یعنے بادل کو کہتے ہین اور گو نام ہاڑی کا ہے یعنی بادل
کے عضو کو ہاڑی کی مانند جدا جدا کر ڈالو ۔ افسوس کہ لوگ بغیر کسی قسم کی لیاقت کے
بڑے بڑے دعوے کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین مشارع لکہتا ہے کہ وکاتیا کاٹنے والے
کو کہتے ہین ۔ ہم جہان تک وید مقدس کی اس شرتی کے حرف حرف پر نگاہ دوڑاتے ہین
وکاتیا لفظ بالکل نہین ملتا جس سے ولسن صاحب اور ستیانند قصائی اور گوشت کاٹنے
والے کے معنے نکالتے ہین ۔ اور ہمارے الہامی دوست بغض باطنی و کدورت روحانی
سے بوچڑ کے معنے لگاتے ہین ۔ جب یہ لفظ ہی اس منتر مین نہین ہے ۔ پس اعتراض بہی محض
جہوٹہ اور بے بنیاد ہو گیا ۔ ہم یہان پر ولسن صاحب اور مرزا صاحب یا کسی اور ان کے
ہوا خواہ بلکہ الہام لانے والے کو بہی چیلنج کرتے ہین کہ وہ یا تو وید مقدس کی اس شرتی
سے جو ہمنے اوپر درج کی ہے وکاتیا لفظ نکالکر بتلا دین اور قصائی یا بوچڑ ہونے کی تصدیق
کرا دین ۔ ورنہ اس خونخواری اور بدکاری کا علاج فرماکر اسکی تکذیب چہپوا کر شائع فرما دین ۔
اور آئندہ ان اوباشانہ دعوؤن سے باز آوین ۔ ہم دوبارہ پہر اس بات کو دوہراتے ہین
اور ناظرین کو جتلاتے ہین کہ اسکا ثبوت و جواب کوئی بہی کسی طرح ہاپرلے تک نہین دیسکیگا

کیونکہ نیستی سے ہستی کسی طرح نہیں ہو سکتی اسی طرح جو ویدوں میں نہیں ہی اُسکا اُن سے نکالنا بھی محال بلکہ ناممکن ہے۔ مرزا صاحب کے تمام غلط دعاوی اور ترجمہ اُردو کی نسبت یہ ہماری طرف سے اتمام حجت ہے جو اُنکے ایسے ہی تمام کو اس کے ہوائے آساس کو ستیاناس کرنے کے واسطے **هل من معارض** کی التماس ہے۔

براہین صفحہ ۲۰۴ حاشیہ ۳

قوله ایک جگہ بھی مونہہ کھولکر وید نے بیان نہیں کیا کہ مخلوق پرستی سے باز آجاؤ۔ آگ وغیرہ کی پوجا مت کرو۔ بجز خدا کے اور کسی سے مرادیں مت مانگو۔

اقول۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ مرزا صاحب آئیے اور ان پوتر شرتیوں کو آنکھیں کھولکر مطالعہ فرمائیے۔ وید مقدس مخلوق پرستی کی بڑی سخت تردید کر رہے ہیں۔

(۱) یہ منتر سام وید کا ہے

न त्वावां अन्यो दिव्यो न पा
र्थिवो न जातो न जनिष्यते अश्वायन्तो मघ
वन्निन्द्र वाजिनो गव्यन्तस्त्वा हवामहे ।
उ॰ प्रपा॰ प्र॰ ६ अ॰ १ मं॰ २२ ।

ہے سرو ویشور کے مالک سب کے جیون مُول پرماتما آپ جیسا دیو لوک یا پرتھوی میں (تینوں کالوں میں) نہ کوئی پیدا ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ اور نہ ہے۔ آپ تمام چیزوں کی آمیزش سے پوتر ہو۔ ہم گھوڑے وغیرہ تمایش اور شیر کے سامان بل کے بڑھانے والے۔ اتنا کہ اور شریک کلیان اور ضروریات کی خواہش رکھنے والے آپ ہی کی شرن میں آتے ہیں اسلئے ہمکو سوا ہمارا مالک کوئی نہیں۔

(۲) یہہ رگ وید کا منتر ہے

य आत्मदा बलदा यस्य

विश्व उपासते प्रशिषं यस्य देवाः यस्य छाया
मृतं यस्य मृत्युः कस्मै देवाय हवि
षा विधेम। ऋ० अ० ८ अ० ७ व० ३ मं० २

جو جگدیشور اپنی کرپا سے ہی اپنے آتما کا وگیان دینے والا ہے۔ جو سب ودیا اور سب سکھوں کی پراپتی کا ہیتو ہے۔ جسکی اوپاشنا سب ودوان لوگ کرتے آئے ہیں اور جسکی انوشاسن کو سب اوتم لوگ کرتے ہیں۔ جسکا آشرے کرنا ہی موکش سکھ کا کارن ہے۔ اور جس سے غفلت میں رہنا ہی جنم مرن روپ دکھوں کا دینے والا ہے۔ جسکی آگیا کا پالن ہی سب سکھوں کا مول ہے۔ جو سب سنسار کا پتی ہے۔ اُسی پرمیشور کی ہم اُپاسنا کریں۔

(۳) یہہ یجروید کا منتر ہے

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसं
भूतिमुपासते ततो भूय इव ते तमो य उ
सम्भूत्यां रताः यजुर्वेद। अ० ४० मन्त्र ९।

جو اسنبھوتی (یعنے پرکرتی کی برہم کے استھان میں اوپاشنا کرتے ہیں وے اندھکار اِرتھات اگیان اور دکھہ ساگر میں ڈوبتے ہیں۔ اور جو سنبھوتی یعنے پرتھوی آدی کرِدن اوشدھی ستان اور درخت اور انسان وغیرہ کی شریروں کی اوپاشنا برہم کے استھان میں کرتے ہیں وے اُس اندھکار سے بھی زیادہ دکھ میں پڑتے ہیں۔

(۴) ایضاً

भयादस्याग्निस्तपति भयात्तपति
सूर्यः भयादिन्द्रश्च वायुश्च मृत्युर्धावति प
ञ्चमः। य० क० अ० २ व० ६ मं० ३।

پرماتما کی ربوبیت کے جلال سے ہی سورج چمکتا ہے اور اُسی کے فیضان سے آگنی جلاتی ہے۔ اُسی کی برکت سے ہوا اور پانی چلتی ہے اور اُسکی ہی کرپا سے بلدش برق وغیرہ اپنے اپنے کام کرتے ہیں۔ مرتیو یعنے کال اُسکے کامل گیان اور ارشاد سے تمام جگت کی فنا میں مصروف ہے

(۵) یہہ بھی یجروید کا منتر ہے तदेजति तन्नैजति तद्दूरे तद्वन्तिके तदन्तरस्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य बाह्यतः । यजु० अ० ४० मं० ५ ।

پرمیشور سب جگت کو یتھا یوگ اپنی اپنی چال پر چلا رہا ہے مگر آپ نہین چلتا ایک رس سرب بیاپک ہے ادہرمیون وہ بہت دُور اور دہرم سے بہت ہی قریب ہی (یعنے ادہرم سے اُسکا جاننا ناممکن ہے اور دہرم سے اُسکی پراپتی سُگم ہے) وہ سب کا انترجامی یعنے ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے۔ اُسی کے جاننے سے کلیان ہوتی ہے نہ کسی اور سے۔ وغیرہ صدہا منتر ویدون مین پرماتما کی وحدانیت کے موجود ہین۔

اب مرزا صاحب خود ہی انصاف فرماوین کہ ویدون نے مخلوق پرستی سے کس قدر ممانعت کی ہے۔ تمام وید ہاے مقدس مین کسی فانی یا مخلوق چیز کی عبادت یا پرستش کا حکم نہین ہے سواے اد وتی پرمیشور کے۔ اور نہ کوئی آریہ کسی قسم کی مخلوق پرستی کرتا ہی۔

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۷ سے ۱۴۴ تک حاشیہ در حاشیہ

(معترض نے ۸ ورقون کے حاشیہ نمبر ۳ مین اُسی غلط ترجمہ اردو وید کا اسی حساب مفصل حال پہلے بیان کر آئے ہین) اگنی۔ سورج۔ چاند۔ متر۔ ورن۔ آندر وغیرہ کو آریون کا پرمیشور جانکر یاد دلوتا کر دو انکر اعتراض کئے ہین کہ یہہ مخلوق پرستی ہے اِسقدر شرتیون سے جنکا ایک ذخیرہ کلان یہان لکھکر کئی صفحے سیاہ کئے ہین۔ کیا کچھ خُدا کا بھی پتہ ملتا ہے۔

جواب باصواب

مُعترض نے اپنی تمام کتاب مین ہر جگہ بلا دلیل زبان درازی کی ہی۔ اور کہین بھی ٹہیک حوالہ و پتہ نہین بتلایا اُسکو واجب تھا کہ اول وید منتر لکہتا۔ بعدہ اُسکا ترجمہ کرتا اور مفصل حوالہ

دیتا۔ تاکہ اُسکی زبان درازی کی ماہیت معلوم ہوتی۔ اور اگر یہہ لیاقت نہین تھی اور نہ ہے تو عبث خامہ فرسائی کی۔ مگر خیال کیا ہوگا۔ کہ ان دنون جو آفتاب وید اظہر من الافق ہوکر تمام دنیا پر روشنی پھیلا رہا ہی۔ ادہر جگہ آیہ سماجین ہوتی جاتی ہین۔ جہان پر اہل اسلام بنام کنندہ نکونامے چند ہوکر پشت دکھا دکھا مباحثہ سے بھاگ رہے ہین۔ مرزا صاحب نے ایسے وقت مین مجبوراً ضروری جانا۔ اور قرضداری نے بھی ضروریات کا موہنہ کہانا شروع کیا۔ ایسے موقعہ پر قرآنی خدا کو اپنے متلواری دین کے بچاؤ کی فرشتون سے مشورت کرنی پڑی اور اسی حالت مین مرزا نے سوچا کہ ہم بھی کچھ ہاتھ پانو ہلاوین۔ اور پیشگوئیات و الہامات و کرشمات بعید از اثبات کو گہر بیٹھے منادی کرادین۔ تاکہ مشہور ہووے یارون مین ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین۔ امام مناظرہ۔ مجدد وقت۔ ملہم کلام ربانی۔ مسیح ثانی۔ محمدیون کی زبان پر ہمارا نام بھی ورد ہو جائے اور بیٹھے بٹھائے ایسے داؤ پیچ مین عقل کے اندھون اور غرضمندون سے کچھ روپیہ بھی ہاتھ مین آئے۔ بقول ؎

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

یکے حمایت قوم و دگر حصولِ معاش

وید مقدس مین کسی مخلوق یا ملوک پیپکی پرستش قطعی نہین ہے۔ اور نہ کسی مصنوعی یا اختراعی چیز کی پوجا درج ہے۔ بلکہ صاف و انکشاف طور پر معقولیت و کمالیت کے ساتھ اُن کی پرستش کی ممانعت موجود ہے۔ مگر کیا کیا جاوے آنکھ والیکو آدمی دکھلا سکتا ہے اور کان والے کو سنوا سکتا ہے۔ جسکے دونون نہین وہ معذور ہے۔

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے حسود را چہ کنم کو ز خود برنج دراست

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست کہ از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست

بھائیو! ظاہری دو آنکھ اور دو کان والے تو کروڑون آدمی موجود ہین۔ مگر ان مین بہت سے ایسے ہین جنکی آنکھین تعصب نے اندھی کردین اور جنکو کان ہٹ دہرمی کی گرمی سے بہرے

ہوگئی اُنکے واسطے ہمارے پاس کوئی علاج نہین - وہی حال مرزا صاحب کا ہی - سنسکرت ودیا
کیا بلکہ اُسکی حرف شناسی سے بھی محض اُمّی ہین - وید مقدس کی آجتک پرمیشور جانتا ہے
شکل بھی نہین دیکھی - آریہ سماج کی کتابین مطالعہ فرمانے سے تعصباً نفرت ہی کسی آریہ
کی ملاقات کرنے اور اُسکا اُپدیش سننے سے وہ بالکل محروم ہین - پس ایسی حالت مین ہر ایک
بُدھی مان جان سکتا ہی کہ اُنکے خیالی اعتراضات کسقدر درجہ اعتبار سے گرے ہوئے ہین - اگر
وہ کسی واقف کار ممبر آریہ سماج سے ایک گھنٹہ بھی گفتگو کرتے - تو اُن کے تمام وسوسات
باطلہ و توہمات عاطلہ یکلخت دور ہوجاتے مگر یہ بھی اُنہون نے نہین کیا اسواسطے بسبب
محروم رہنے سنسکرت اور پستک وید کے مرزا صاحب اندھے ہین اور کسی آریہ کے اُپدیش کے سننے
یا حالات نہ معلوم ہونے سے مرزا صاحب بہرے ہین ورنہ ایسے شدہ اور پوتر دھرم اور عقاید
کی نسبت ایسے تنگی اور پلید خیال دل سے نہ نکالتے جناب مرزا صاحب **وید مقدس** مین
آگ و ہوا و پانی و خاک و معدنیات وغیرہ سے اوپکار لینا تو ضروری لکھا ہے - جس سے
حوائج انسانی کا رفع کرنا - اور کلاؤن و حکمت و صنعت وغیرہ کی ایجادات کو عمل مین لانا مراد ہے
مگر ان فانی اور غیر مدرک چیزون کو پرمیشور ماننے کی کہین بھی آگیا نہین ہے - الفاظ سورج
چاند - آگ پانی و دھرتی - منترا اندر - باسو ماسون وغیرہ جنکو وید نے ہزارون جگہ مخلوق شدہ
بیان کیا ہے اُنپر معترض بھی مثل جاہل مسلمانون کے اعتراض کرکے فخر حاصل کرتا ہے - مگر
آنرا کہ حساب پاک است از محاسبت چہ باک - ہمکو آپ کے اعتراضات سے کسی طرح کا خوف نہین
ہے اگر خطرہ ہی تو تلوار کے دیندارون کو جنکے قرآن مین ہوبہو یہی اعتراضات موجود ہین جنکو ہم
آگے اسی کتاب مین شرح لکھینگے اور انکے دعاوی کی آیات قرآنی سے شہادت ملا دینگے آپکی
طرح تکرار لفظی کرنا ہمارا اختیار نہین - اور نہ فرضی اور غیر مسلمہ باتون پر قیل و قال - جس طرح کا
وید مخالف بھی آپ اُسبات کی اُس سے شہادت دلاسکتے ہین - اور ثبوت کیواسطے صرف دو بانی
مدعیون ہی کا کلام چاہتی ہین سہ اگر کوشش کنی تا سر شہ جان - نیابی درین سخن ہرگز نشانے

ان بعضے موقعہ پر اگنی وغیرہ نام پرمیشور کے بھی ہین جسکی تشریح ویدک کتب لغات مین مفصل
موجود ہے - بلکہ خود وید مقدس مین اسکا فیصلہ کیا گیا ہے - تاکہ بت پرستی یا آفتاب پرستی یا آتش
پرستی وغیرہ کیطرف انسانون کو رجحان نہو - اور سوامی سچدانند کے کیکو اپنا معبود سمجہا نہین جس سے
ہر ایک طالب حق کے لئے تحقیق ہو جاوی اور کسی طور کا شک نہ آنے پاوے -

علی الخصوص شریمان سوامی جیو مہاراج نے ان باتون کی اس قدر
عمدہ طور سے بیان بین کردی ہے کہ اب ادنی سے ادنی سنسکرت دان بھی انصافانہ طور پر
دیکھنے سے تسلی یاب ہو سکتا ہے - چنانچہ ان وہمون یعنے بھرانتیون کو دور کرنے کے واسطے
سوامی جیو نے ایک پستک علیحدہ بھرانتی نوارن نام بنایا ہی جسنے ایک گمراہ عالم کو راہ راست
دکھایا ہی چنانچہ چند منتر یہان بہی نمونۃً پیش کرتا ہون تاکہ حق و باطل کا کامل اظہار ہووے -

इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यः स सुपर्णो गरुत्मान् एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः। ऋ॰ मं॰ १ सू॰ १६४ मं॰ ४६ — یہہ رگ ویدکا منتر ہے

"جو ایک ادوتی (لاشریک) ست برہم ہے اُسی کے اندر - مِتر - ورن - اگنی - دِویا -
سپرنا - گورتمان - ماترشوا - یم نام بہی ہین" -

منو جیو بہی ادہیار ۱۲ کے شلوک ۱۲۳ مین کہتے ہین -

एतमेके वदन्त्यग्निं मनुमेके प्रजापतिं इन्द्रमेके ऽपरे प्राणमपरे ब्रह्मशाश्वतम्। म॰ अ॰ १२ श्लो॰ १२३

"جو سب کا پرماتما ہی - اُسی کے اگنی - منو - اندر - پرانڑ - پرجاپتی - برہم بہی نام ہین" -

اور اسی طرح یجروید و سام وید و اتہروید سے بہی واضح ہوتا ہی کہ اگنی وغیرہ نام بعضی
جگہہ پر ایشور کے بھی ہین مگر یہہ بہوتک اگنی اور سورج وغیرہ ایشور نہین ہین - بلکہ
اُسکی مخلوق ہین -

اگنی لفظ جو رگ وید مین اکثر جگہ آیا ہے اوس سے کم فہم اور کم علم آدمیون کو مغالطہ ہوتا ہے۔ اول تو خود اُن لوگون کو اتنا مادہ کہان ہے کہ اس لفظ کے اصلی اور حقیقی معانی کو پورا پورا دریافت کر سکین۔ اگرچہ رگ وید کے منتر اور منو سمرتی کے قول سے بھی ثابت کیا گیا ہے کہ اگنی وغیرہ پرمیشور کے نام ہین۔ جس سے غالب یقین ہے کہ کسی حق پسند کو کلام نہین ہے مگر وہ لوگ کہ جنکی چشم تیز کو زمانہ موجودہ کے شعاع شمس العلم نے ایسا خیرہ کر دیا ہے کہ جہالت کے تاریک گوشہ کو اپنا امن خیال کرتے ہین اُنہین سچ کے قبول کرنے مین شرم معلوم ہوتی ہے اگر کبھی طوعاً و کرہاً سر اُٹھاتے ہین۔ تو برقعہ تعصب چہرہ حق پسندی پر ڈال لیتے ہین پھر فرماتے کہ وہ شاہد مراد جو نصف النہار انصاف مین عقل حق بین کے آئینہ حقیقت سے نظر آسکتا ہے۔ وہ انکے دلین یا آنکھون مین کیسے جلوہ گر ہو ہم ناظرین کی خدمت مین لفظ اگنی کے معنے بطور التماس پیش کرتے ہین کہ عنان انصاف کو ہاتھ سے نہ دین اور نتیجہ نیک استخراج فرماوین

अग्र गति ए जनयोः [illegible]ते सत्रि पते वा वेदादिभिः स[illegible] [illegible]

اس دہاتو سے اگنی لفظ ماخوذ ہے اور وید آدک ست شاسترون سے روشن ہو دوان لوگ جسکا ستکار کرتے ہین۔ اور گیان سروپ اور سرب بیاپک ہے وہ اگنی ہے اس کے علاوہ شت پتھ برہمن کے مندرجہ ذیل واکون سے یہہ بات اور بھی زیادہ صاف ہو جاتی ہے کہ اگنی کا ارتھ ایشور کرنا کسی طرحکی تاویل نہین ہے بلکہ واقعی ہے اور پچھلے تمام رشیون نے ایسا ہی مانا ہے اور وید آدی ست شاسترون مین ایسا ہی ارشاد ہے جو بالکل ٹھیک اور نہایت درست اور صرف نحو اور لغات کے مطابق اور ہر طرح معقول ہے اسکو زیادہ واضح کرنیکے واسطے ہم اصلی واکون کو نقل کرتے ہین

ब्रह्माग्निः । श॰ १-४-२-११

आत्मा वा अग्निः श॰ ७-२-३-२

अयं वा अग्निः प्रजाश्च प्रजापतिश्च । श॰ ९-१-
२१२

تحقیق برہم۔ آتما۔ پرماتما اور آگ اگنی لفظ کے معانی و مفہوم مین داخل ہین الغرض مندرجہ صدر حوالون سے یہ امر بخوبی ثابت ہی کہ اگنی لفظ کثیر المعانی ہے اور اس کے بہت سے معانی مین منجملہ ایشور۔ آتما۔ پرماتما کے بہوتک اگنی یعنے آتش ہے۔ اگر اس قسم کے ثبوت موجود نہوتے اور وید مقدس مین خود ہی اسکا کامل تصفیہ نہوتا۔ اور شرتیان متن اور قطع النظر اس کے محض اصول علم معانی و بیان مدنظر رکھکر اگنی شبد کا مفہوم پرماتما بیان کیا جاتا۔ تو بیشک کوئی دانشمند معترض نہوتا۔ عموماً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنی میزان واقفیت مین دوسرون کے معلومات کو تولتا ہے۔ اور خواص حیوانیہ کے غلبہ سے اسکو یہی منظور ہوتا ہے کہ میرا ہی پلہ وزنی رہے۔ ایسے مہاتما بہت تھوڑے ہوتے ہین۔ کہ خواص حیوانیہ کو مغلوب کر ہر بات کو صداقت یا اصلیت سے نیائے کی کسوٹی پر جانچنے اور ٹھیک اور درست نکل آنے پر (گو اُسکے پہلے خیال کے کتنا ہی یا بالکل خلاف ہو) بخوشی خاطر قبول کر لیتے ہین۔ مرزا جی آفتاب خاک اوڑانے سے نہین چھپتا۔ اور ماہتاب شب تاریک مین بھی چمکتا ہے۔ اسیطرح تاویلات اور توجیہات اور اعتراضات سے اصلی معانی مخفی نہین رہ سکتے۔ چونکہ زر کامل عیار محک امتحان سے زیادہ پایۂ اعتبار کو پہنچتی ہی اسلیے اگنی وغیرہ لفظون کی بابت ہمنے اور پر شرح لکھدیا۔ ایشور کے بہت نامون مین سے تقریباً ایک سو کا ارتھ واضح طور پر **ستیارتھ پرکاش** مین موجود ہی جو بالکل ویاکرن یعنے گرامر کے مطابق سنسکرت دہاتو دونون مین درج ہی۔ جس سے کسی بدھی مان کو وزرہ اعتراض بھی نہین ہو سکتا۔ ان مندرجہ منترون کے ترجمہ دیکھنے سے ہر ایک حق پسند صداقت کی داد دے سکتا ہے اور اگر آتش پرستی **ھون یگ** کا کرنا ہے۔ تو یہہ محض انصاف اور علمیت اور فلاسفی کے گلے پر چھری دہرنا ہے۔ پُرانے نبیون کا آگ کو جلا کر بارش کا کرنا۔ قربانی کا جلانا۔ اور خدا کا خوشنود ہونا (جو توریت اور نبیون کے صحیفون مین درج ہے) اور براق پر چڑہکر آسمانون کی سیر کو جانا۔ گنہگارون۔ قاتلون۔ سفاکون ڈاکوؤن

کا صرف شفاعت سے بخشا جانا (جو قرآن اور تفسیرون اور حدیث مین ہے) تو مرزا صاحب
ضرور مانتے ہین۔ اور اُنکا ایمان باعث نجات جانتے ہین۔ مگر ہوم سے بارش اور صحت کا
ہونا نامعلوم دکھائی پڑتا ہے اور اسکو بزعم باطل مخلوق پرستی گمان کیا جاتا ہے بڑی بھاری
وجہ اس تعصب اور حق پوشی کی یہہ ہے کہ وہ باتین پشتہا پشت سے مانتے چلے آتے
ہین اور خصوصاً قرآن مین ہین۔ پس انکار کرنے سے دنیا کے لعن وطعن کا اندیشہ ہے
خیر کچھ ہو ہم اس بارہ مین تھوڑا سا تحریر کرنا مناسب جانتے ہین۔ اگر مرزا صاحب ہمارے اس
بیان کو فلسفیہ محمدیہ سے رد کر دیوین تو اُسوقت ہمین اور دلیل دینے کی حاجت پڑیگی۔
مگر انشاء اللہ تعالی اسی سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ ہو جاویگا اور زیادہ امتحان
کی ضرورت نہ رہیگی۔

اس تحریر کے شروع کرنے سے پہلے یہہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ آیا بارش صرف مرضی خدا پر منحصر
ہے یا کہ اُسکے وسائل بھی ایشور نے بنا چھوڑے ہین۔

جن فلسفہ دانون اور حکمت خوانون کو علم بارش سے آگاہی ہی اُنہین کی اسمین گواہی ہے
کہ بارش کے ہونیکا یہی طریقہ مقرر ہے کہ زمین سے پانی کے بخارات اوپر چڑھکر بارش ہوکر
برستے ہین چنانچہ اسکی تصدیق کیواسطے اکثر فلسفیون نے بارش کا امتحان بھی کرا دیا۔ بلکہ
ایک فاضل فلسفی نے اشتہار بھی دیدیا تھا کہ جس کسی کو خواہش بارش دیکھنے کی ہو۔
مین برکھا کر کے دکھلا سکتا ہون پس اس کل تحریر کا منشا یہہ ہے کہ جس طرح بذریعہ
کونین کے تپ کا افاقہ ہو جاتا ہے۔ اور جلانے سے لکڑی راکھ ہو جاتی ہے کھانے سے
جسم کو تقویت ملتی ہے۔ اسی طرح اگر باقاعدہ بخارات چڑہائی جاوین تو بارش ہو سکتی ہے۔ یہ تو
صاف جہالت ہی کہ محض خدا کی مرضی سے بلا قاعدہ مقررہ کے بارش ہو جاوی۔ پس جبکہ بارش کا
ایک خاص قاعدہ ہی تو اب ہمکو غور کرنا چاہئے کہ کونسا قاعدہ بارش کا مقدم ہے۔ چونکہ محمدی
لوگ بھی ہر ایک امر کو خدا کی مرضی پر اکتفا نہین کرتے۔ روٹی کے واسطے تو محنت مزدوری کرنے

ہین۔ بیماری کیواسطی دوا دارو بھی کہاتے ہین۔ نفسانیت کے خیال سے بیاہ شادی کی بہرمار کرتے ہین کسی امر مین محض خدا کی امید پر بیٹھے نہین رہتی ہین۔ ایسا ہی ہمکو بارش پر غور کرنا چاہئے۔ البتہ یہہ امر تو بہت معقول ہی کہ ہر ایک فعل کے ساتھ پرمیشور کی مدد کا خواہان ہونا لیکن بلا افعال محض خدا کی بہروسہ پر پڑا رہنا کسی قاعدہ کے مطابق روا نہین ہی اب ہمکو بارش کے اصول پر خیال کرنا چاہیے۔

محمدیون اور عیسائیون کی کتابون کے روسی بارش کے لئے یہہ قواعد مقرر کئے گئی ہین کہ مسجدون یا گرجا گہرون مین جمع ہوکر خدا کے آگے التجا کرنا۔

اور آریہ دہرم کے مطابق ہون یگ کے ذریعہ ایشور سے پرارتہنا کرنی کہ آپ دیا مئے ہین دیالتا سے بارش کیجئے۔

اب غور کرنا چاہئے کہ بارش کے لئے کونسا قاعدہ عمدہ ہے آیا محمدیون کا یا عیسائیون کا یا آریون کا۔

اول سوچنا چاہئے کہ یہہ قاعدہ کہ ہاتھ سے کاروبار کرنا اور دل سے ایشور کو مددگار جان روزی کا طلبگار ہونا عمدہ ہے۔ یا یہہ قاعدہ کہ ہاتہہ باندہکر بیٹھے رہنا اور ایشور سے روزی کا طلب کرنا بہتر ہے۔

یقین واثق ہے کہ اخیر کے قاعدہ کو کوئی عقلمند پسند نکریگا اور ہر طرح نحوست بخش اور جہالت آمیز ہوگا۔ اسلئے قاعدہ اول کیصورت ہون کے ذریعہ ایشور کے آگے پرارتہنا کرنے کی ہے۔ کیونکہ ہون قاعدہ قدرت کے مطابق خاص ذریعہ بارش اور صحت جسمانی اور صفائی ہوا کا ہے۔ ہون کا یہہ قاعدہ ہے کہ روغن زرد اور معطر اور مقوی اشیا کو وید کے منترون سے آگ مین بار بار ڈالتی رہنا۔ زمین سے پانی کے بخارات دو طریقون سے میگہہ منڈل مین چڑہ سکتے ہین (۱) سورج کی گرمی سے (۲) آگ کی حرارت سے۔ پس جسوقت آگ جلا کر ہون کیا جاتا ہے تو اسکی حرارت سے گہی وغیرہ معطر اور مقوی اشیا کی بخارات اوپر کو چڑھتے ہین

ہین - یہہ بات بھی عموماً مسلم ہے کہ بعض اشیاء کو سورج کی گرمی حسب ضرورت اوپر نہین اٹھا سکتی - اسلئے ہَوَن کے ذریعہ چڑہائی جاتی ہین - یہہ جو گھی ہون مین ڈالا جاتا ہے اس سے یہہ فائدہ ہی کہ بارش کو بڑی مدد حاصل ہوتی ہے - جو بخارات پانی کے سورج کی حرارت سے اوپر چڑہتے ہین - اُنکو منجمد کرنے کے لئے گھی کے بخارات بطور جاگ کی ہین جیسا کہ ہزار من دودہ مین ایک پاؤ دہی ڈالنے سی تمام کو دہی بنا دیتا ہی - ویسا ہی جسوقت گھی کی بخارات پانی کی بخارات سے ملتے ہین اُنکو منجمد کر دیتے ہین - اور وہی بخارات فوراً بارش کا ذریعہ ہوجاتے ہین اور گھی کی یہ خاصیت ہے کہ وہ سورج کی گرمی سے اوپر نہین چڑہ سکتا - تم غور کرو کہ ہر ایک شئے کو سورج کی گرمی خشک کر دیتی ہے - لیکن گھی ہزار برس پڑا رہے - تو ویسا کا ویسا ہی بنا رہتا ہی ہرگز خشک نہین ہوتا - اسلئے بذریعہ آگ کے اُسکو اوپر چڑہایا جاتا ہے تا کہ بارش مین مدد کری اور ساتھ ہی آگ کے جو مقوی و معطر اشیاء ڈالی جاتی ہین اُنکا بھی یہی فائدہ ہے کہ پانی نفیس او جلدی منجمد ہو کر گرے - کیونکہ جسوقت پانی کے بخارات لطیف ہوتے ہین اسوقت کم منجمد ہوتے ہین - لیکن جب وہ کثیف ہوتے ہین - تو جلد منجمد ہو کر بارش کو کرتے ہین اب معترض یہہ کہینگے کہ جسجگہ ہون نہوگا - وہان بارش نہوگی - یہہ خیال اُنکا درست نہین - کیونکہ بارش کا ذریعہ محض ہون ہی نہین ہے بلکہ اور بھی کئی ایک مثلاً درخت عمدہ ذریعہ بارش کا ہے اور یہہ بھی خیال رکھنا چاہئیے کہ سورج کی گرمی سے جو پانی کے بخارات چڑہتے ہین وہ محض پانی کے نہین ہوتے بلکہ اُنکے ساتھ لطیف بخارات - اور مقوی اور معطر اشیاء کے بھی چڑہ جاتے ہین - اسلئے یہہ سلسلہ برابر جاری رہتا ہے - اور یہہ معاملہ دانائی اور معقولیت کا ہی - مثلاً فرض کرو کہ جنگل مین قدرتی میوے ہزار طرحکے پیدا ہوتے ہین - تو کیا درخت لگانیکی کچھ ضرورت نہین ہی - کوئی دانا اس امر کو پسند نہ کریگا - پس باغ وغیرہ لگا کر عمدہ طور سے میوہ جات بافراط پیدا کرنا قدرتی عملیہ کو باقاعدہ بنانا ہی اسیطرح اگرچہ قدرتی طریقہ خاص بھی بارش کا ہو - لیکن تاہم انسان اسمین کئی طرح کے اعمال سے

اپنی کوشش کا فایدہ اٹھا سکتا ہے اسلئے اگر ہم خاص قاعدہ بارش کے نازل ہونے کا
مدنظر رکھکر اسکے ساتھ ایشر کی مدد کے خواہان ہوتے ہین۔ تو وہ اس نکمے اور بیہودے
اور نامعقول طریقہ سے ہزار درجہ اعلیٰ تر ہے۔

اب اگر محمدیون کا بارش کے واسطے قاعدہ دیکھوگے۔ تو بہر نوع ناکارہ اور بیہودہ ہے
یعنے مسجد مین جاکر کچھ زبان سے کہنا بارش کو کیا مدد کرتا ہے۔ بلکہ سستی و کم ہمتی کا مصداق
ہے۔ اور یہی حالت عیسائیون کی ہے۔

بڑا افسوس ہے کہ جسطرح اور کامون مین محمدی لوگ تعصب نامعقولیت سینہ زوری
کو عمدہ ذریعہ خیال کرتے ہین۔ اس بارش کے بارہ مین بھی وہی الیسی برتتے جاتے ہین
اور عقل و علم کو استعمال مین نہین لاتے۔ اگرچہ اکثر کامون مین محمدی لوگ تدبیر کو بھی کام
مین لاتے ہین مگر بارش کو صرف دم بازیسی چاہتے ہین۔ کیا معاذ اللہ وہ نادان ہے جو
تمہاری دھوکا مین آجاویگا اگر بارش چاہتے ہو۔ صحت مندی کے خواستگار ہو۔ تو
اسکے مقررہ طریقہ ہون کی تعمیل کرو۔ بھائیو! کیا کبھی بلا کام کرنے کے بھی معاوضہ ملتا
ہے؟ جب آپ ایشور کے حکم کی تعمیل کروگے تو وہ تیار کاری اپنی قدرت سے ہر ایک
چیز کو دے سکتا ہے۔ مہاتما کرشن جیو کا قول ہے۔

अन्नाद्भवंति भूतानि पर्जन्यादन्नसंभवः। य
ज्ञाद्भवति पर्जन्यो यज्ञः कर्मसमुद्भवः कर्म ब
ह्मोद्भवं विद्धि ब्रह्माक्षरसमुद्भवम् तस्मात्स
र्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम्। ترجمہ

کہ جسم خوراک سے بنتا ہے اور خوراک بارش سے ہوتی ہے۔ ہون سے بارش ہوتی ہے اور
آہوتی وغیرہ کرم سے ہون ہوتا ہے۔ وید منترون سے آہوتی یعنے کرم پیدا ہوتا ہے۔ اور
وید منتر برہم پرماتما سے پرکاشت ہوتے ہین۔ اسواسطے سب کا مالک برہم ہے اور اسکی

آگیا پالن کرنیکا نام ہتون ہے۔ ایشور کو اپنا مالک اور ہتون کو اُسکا حکم اور جگت اوپکار کا سبب جانکر ہون یگ کرنا چاہئیے"۔ ان تمام مندرجہ بالا اثبات سے ہر ایک دانا جان سکتا ہی۔ کہ جلطرح کوئین کہانا کوئین پرستی نہین۔ آگ سے روٹی پکانا اور اُسمین عمدہ خوشبودار چیزون کا جلانا آتش پرستی نہین۔ بلکہ صحت جسمانی کا سبب۔ درستی ہوا کا کارن اور بارش وغیرہ صدہا سکھہ ایک باتون کا ذریعہ ہے۔ پس کوئی وید کا پیرو آتش پرست یا مخلوق پرست نہین ہے بلکہ ایشور بہگت اور برہم پرست ہین۔

مجھکو مصنف براہین الاحمدیہ کے ایسے خیالات پر کہ جنکی تائید کسی فلسفہ سے نہین ہوسکتی سخت تعجب و افسوس آتا ہے کہ وہ کیون اس گرداب بلا سے خلاصی کی کوشش نہین کرتے۔ بلکہ **ھل من مزید** کا دم بہرتے ہین۔ حجرالاسود کی بت پرستی اور مکہ کی یاترا یا تیرتھ پرستی سے گناہون کا دور ہونا اور کعبہ کو مکان خدا یعنے بیت اللہ سمجھنا۔ اور اُس کے حج سے ثواب آخرت اور نکوئی جاوید ماننا۔ یہہ دونو خاصکر ایسے امر ہین جنکے ماننے سے عقل و علم دونو رخصت ہوتے ہین۔ بقول ایک فاضل کے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
کعبہ بن گاہ خلیل آذر است — دل گذرگاہ جلیل اکبر است

بلکہ مین خیال کرتا ہون کہ جب مرزا صاحب کے ایسے خام خیالات ہین تو انکو آریہ لوگون کی نسبت کسی طرح کا حرف بھی زبان سے نہ نکالنا چاہئیے کیونکہ یہہ داناؤن کا قول ہے "اپنے سر پر صدمن بوجہ نہ دیکھنا۔ اور دوسرون کے بال بہر بلکو باربرداری سمجھنا"

تو بہ اوج فلک چہ دانی چیست
چون ندانی کہ درسرائے تو کیست

مین یقیناً بیان کرسکتا ہون کہ آریہ لوگ کبھی کسی نامعقول بات کو پسند نکرین گے خواہ آپ لوگ اپنے تعصبانہ خیال سے جان سے عزیز اور مقبول خیال کرین۔

اگر وید مین مخلوق پرستی یا بُت پرستی ہوتی تو صدہا پنڈت جنکا سوامی جیو سے مقابلہ ہوا کوئی شرتی پیش کرتے۔ یا آجکل اپنے دعوی کا ثبوت دیتے۔ اور روز بروز کثرت سے آریہ سماجون مین داخل ہوتی۔ مزید برآن واضح ہووے کہ ایک سیٹھ صاحب ساکن شہر بمبی نے عرصہ چھ سال سے ایک اشتہار دیا ہوا ہے کہ جو پنڈت صاحب بمقابلہ آریون کے وید سے بُت پرستی یا مخلوق یا کسی قسم کی شرک پرستی کا نشان دیوے۔ بشرط ثبوت وہ پانچہزار روپیہ کا انعام پاوے۔ مگر آجتک باوجود ہوتے لاکھون ہزارون فاضلون کے (جو ابھی تک کسی خاص سبب سے آریہ سماجون مین شامل نہین ہوئے) کوئی بھی اِسبات کا ثبوت نکر سکا۔ اور وہی راستی کا بول بولا ہوتا رہا اور ہوتا رہیگا۔ اُنہین دنون مین جب وہ اشتہار طبع ہوا تہا اخبار آفتاب پنجاب لاہور وغیرہ اخبارون مین بھی اُسکی اشاعت ہوئی تھی۔

اخبار وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ مطبوعہ ہفتہ دوم جولائی ۱۸۸۲ء حصہ ۳ صفحہ ۱۔ بعنوان "ہمین چاہیے چڑھیون کا دودہ" (مین یہہ مضمون طبع ہوا تہا)"۔ بقول آفتاب پنجاب لاہور۔ بمبی کے ایک متمول بہائی نے پانچہزار روپیہ اُس پنڈت کو دینے کئے ہین جو یہہ ثابت کریگا کہ وید و شاستر بت پرستی کی اجازت دیتا ہے وکٹوریہ پیپر راے دیتا ہے کہ مین ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہون کہ شاستر (وید) خدا پرستی کی اجازت دیتے ہین نہ کہ بُت پرستی کی۔ پنڈت جی کیون جہگڑتے ہین۔ باز آجاوین بیجا اصرار سے۔

ستیاناما اور مسی دہر وغیرہ کے ترجمہ بخلاف لغات (نگھنٹو) اور برہمن پُستکون کے وردوہ ہونے سے قابل پرمان نہین ہین اور اُنہین کی شاگردی کر نیسے میکس مولر اور مونیر ولیم اور ولسن صاحبان کے ترجمہ بھی حق سے برگشتہ ہین اور اُنہین ترجمون کو آپنے (مرزا صاحب) آیت و حدیث مانا ہے جو بالکل غلطی اور جہالت کی بات ہے کیونکہ وید کا ترجمہ وہی صحیح اور درست ہے جو شتپتھ۔ ایتری۔ گوپتھہ۔ سام وداان۔

برہمنوں اور نروکت اور نگھنٹو لغات کے انوسار یعنے موافق ہو۔ اور انہین کے روسے اسکی پوری تائید ہو سکے۔ مہاراج سوامی دیانند جی نے عظیم الشان علمی عمارات سنسکرت کے ویرانہ مین مدتون سرگردان اور پریشان رہکر یہہ جواہر اور دفاین دریافت کئے تھے۔ اور انہین سناتن تفسیرون کے انوسار گلزار وحدت لگا۔ وید کے ترجمہ مین وہ وہ توحید بیانی اور گلفشانی کی ہے جنکے خیالات حقانی اور فہمید معانی اور عالی روانی کی مخالفان دہرم بھی دہ دیتے ہین۔ جب کہ آپ سنسکرت جانتے ہی نہین ہین تو مذاق سنسکرت سے آپکا آگاہ ہونا معلوم۔ بھلا آپ کے ایسے اعتراضون سے جنکی بنیاد ہی غلطی پر ہے ہمارا کیا بگڑ سکتا ہے بقول شخصے کہ "چند اگر کو دیگا تو کیا پہاڑ گرادیگا" مرزا صاحب آپکی تحقیق کی سیڑہی ورجہ صداقت سے چہوٹی ہونے کے سوای نادرست اور کمزور بھی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہر ایک مقام سے پُرزے پُرزے ہوکر ٹوٹ بہی ہے اور آپکو منزل راستی سے پہراکر سرگردان وادیہ جہالت کررہی ہے۔

ہان اگر کسی آریہ کی زبانی سنتے اور وہ مقابلہ مین آپکو یا اُن مین سے کسیکو لایق پرتیش کہتا یا حوالہ دیتا۔ تب جائے اعتراض ہوتی۔ آپ تو بڑہکر ہم اور ہمارے بھائی اس قسم کی روایت کی تردید کررہے ہین اور ہندو مسلمانون کو بُت پرستی قبر پرستی۔ کعبہ پرستی پیر پرستی سے ہٹا رہے ہین جو خدا کے فضل سے روزبروز کامیابی ہے۔ آپ نے سخت دہوکہ کہایا اور بفائدہ کاغذ سیاہ کیا۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے

گو سالہ را پیر شدو گاو نشد

کیا آپکو پہلے کسی نے صلاح نہ دی تہی کہ اسے غافل جس منزل کا راستہ نہین جانتے۔ جب سفر کیو اسطے تمہارے پاس خرچ نہین جس علم سے تمہی محض ہو اُسکی بابت لاف وگذاف مت مارو اور نہ اُسکے دعویدار بنو ورنہ اول و دویم مین حیرانی ونادانی اور سوم مین پشیمانی و سرگردانی ہوگی۔

براہین الاحمدیہ کے صفحہ ۴۰۹ حاشیہ نمبر ۳ کی عبارت

کہ اندر کو سیکا رشی کے پوتر جلدا۔ اور مجھ رشی کو بڑا مالدار کر دے۔ تمام پرانون کے شجرہ مین لکھا ہے کہ کوسیکا کا بیٹا وشوامتر تھا۔ اور سیانا وید کا بہاشکار اسکی وجہ بیان کرنیکو کہ اندر کوشیکا کا کیونکر پوتر ہو گیا۔ یہہ قصہ بیان کرتا ہے۔ جوکہ وید کے تمہ انوکرامنیکا مین درج ہے۔ کہ کوشیکا اپنے اندر ایتھا کے پوتر لینے یہہ دل مین خواہش کرکے کہ اندر کی توجہ سے میرے بیٹا ہو۔ تپ جپ اختیار کیا۔ تب تپ کی جلدو مین خود اندر ہی سے لئے اسکے گہر مین جنم لیا اور آپ ہی اسکا بیٹا بنگیا۔

جواب باصواب

یہان سے صاف واضح ہو گیا کہ معترض یا اسکے ہادی نے وید مقدس کی شکل بھی کبھی نہین دیکھی۔ اور یہی سبب ہے کہ اسکی تحقیق خام ہے۔ افسوس با این بعلمی و ناقہمی دعوی الہام ہے۔

کجا توحید خاص ایزد پاک ✽ کجا افسانہ ہاے عشق بیباک
کجا راز حقیقت معرفت خیز ✽ کجا شرک وجہالت ظلمت انگیز
کجا علم آلہی را خزینہ ✽ کجا وہم وخیالے را دفینہ
کجا امتی کجا آن نور ادراک ✽ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

کہان وید اور کہان پران۔ کہان وحدانیت اور کہان افسانہ جات۔ مرزا صاحب وید قصہ جات نہین اور نہ اون مین کسی راجہ اندر کی داستانین بھری ہین اور نہ کوئی فسانجات اسمین ہین۔ وہ تمام پرانون کا شجرہ کیا ہے کس وید خوان کی تصنیف ہے اور کہان ہے۔ افسوس کہ جہالت و تعصب نے لوگون کی انکھین اندھی کر دی ہین جس سے

راستی کو دیکھنا اور قبول کرنا گناہ متصور ہونے لگا۔ ویدون مین ایسے نام کسی انسان کے نہیین ہین اور نہ کوئی بات وید کی کسی خاص شخص سے متعلق ہے۔ جسطرح ہمارے مرزا نے ویدون کا کوئی منتر ثبوت کیواسطے پیش نہین کیا اسیطرح کوئی پوران کا شلوک بھی معہ حوالہ درج نہین کیا۔ پس دعوی ہر طرح بلادلیل ہے کیونکہ یہ قصہ یا اور کوئی ویدون مین بالکل نہین ہے اب اسکا اصلی ترجمہ عرض کرتا ہون۔

ہمتے سب ودیاؤن کے اُپدیشک اور اُنکے ارتھون کے نزمنتر پرکاش کرنے والے اننہمے پرمیشور سب اُستتی کے یوگ آپ ہی ہین۔ کرپا کرکے ہماری استتی کو گرہن کیجئے اور ہمین تازہ زندگی دیجئے تاکہ ہم لوگون مین اینک ودیاؤن کے پرگٹ کرنے والے رکھی ظہور پذیر ہون اور جگت کا اوپکار کرین" رگ وید منڈل ا۔ انوواک ۲۳ سکت ۔ ۱ منترا کا یہہ ترجمہ ہے جسکو نادانی سے الہامی صاحب نے ایک پورانی فسانہ کرکے لکھا ہے۔ خدا انہین راہ راست دکھائے اور دروغگوئی کی عادت سے بچائے۔

اسی طرح تمام منترون کے ترجمون کی نسبت خیال فرمادین کہ کسطرح جادۂ تسلیم سے پھرے ہوئے ہین وید بھاش مین سوامی جی نے اُنکے (انگریزی دانون کے کیے ترجمون کی) بہت معقولیت سے تردید کی ہے۔ جس کسی کو مرزا صاحب کی تمام تشکی تحریرات کا جو متعلق وید منترون کے ہین صحیح ترجمہ دیکھنا ہو وہ وید بھاش ملاحظہ فرماکر تسلی پاوے۔

چونکہ مرزا صاحب کی غلطیان حد سے افزون ہین اور اُنکا اگر اسی طرح شرح ہم جواب تحریر کرین تو کتاب کے بہت بڑھ جانے کا خوف ہے اور جواب انکا صحیح طور پر چونکہ وید بھاش مین چھپ گیا ہے۔ پس دوہرانیکی کوئی ضرورت بھی نہین معلوم ہوتی ہر ایک طالب حق وید بھاش کو خرید کر یا سماج سے دیکھ سکتا ہے اور حق و باطل مین تمیز فرما سکتا ہے۔

اعتراض مصنف براہین احمدیہ صفحہ ۲۰۴ حاشیہ نمبر ۱۲

لیکن وید کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں۔ اور کیا تحریر میں لاویں جس میں بجای حقایق ومعارف کسے طرح طرح کے گمراہ کرنے والے مضمون موجود ہیں۔ کروڑہا بندگان خدا کو مخلوق پرستی کی طرف کس نے جھکایا۔ وید نے۔ آریوں کو صدہا دیوتوں کا پرستار کس نے بنایا وید نے

جواب باصواب

وید و کت وحدانیت کی ہم مفصل تشریح پہلے کر آئے ہیں۔ اب قرآن کی نقصان رسان تعلیم کا اظہار کرتے ہیں۔

منقول از غیاث اللغات ردیف (ہ) صفحہ ۵۰۴ و ۵۰۶

باید دانست کہ ہمگی ملتہا ہفتاد و سہ اند یکے ازان سنت وجماعت و ہفتاد و دو سوائے آن۔ بدانکہ در اصل شش گروہ اند رافضیہ وخارجیہ و جبریہ و قدریہ وجہمیہ ومرجیہ وہر گروہے از ینہا دوازدہ فرقہ دارد۔

بیان فرقہ ہائے رافضیہ وعقائد ایشان | علویہ کہ حضرت علیؓ را نبی گویند۔ ابدیہ علی را شریک (نبوت) دانند۔ شیعیہ گویند ہر کہ حضرت علیؓ را از جمیع صحابہ دوست تر ندارد کافر است۔ اسحاقیہ گویند کہ نبوت ختم نشدہ است۔ زیدیہ گویند در امامت نماز بجز اولاد علیؓ دیگری را نشاید۔ عباسیہ بجز عباس ابن عبدالمطلب کسے را امام ندانند۔ امامیہ زمین را از امام غیب خالی ندانند و نماز نگذارند۔ مگر پس بنی ہاشم۔ تناسخیہ گویند ہر کہ خود را بر دیگرے فاضل داند کافر است۔ تناسخیہ گویند چون جان از قالب بر آید۔ روا است کہ در کالبد دیگرے در آید۔ لاعنیہ طلحہ و زبیر و عائشہ را لعنت کنند۔ راجعیہ گویند کہ علیؓ بار دیگر بدنیا خواہد آمد و حالا در ابر مے ماند۔ مرتضیہ گویند کہ بجنگ پیش آمدن با بادشاہ مسلمان روا است۔

بیان فرقہائے خارجیہ وعقاید ایشان

ازرقیہ[1] گویند کسے کہ در خواب نکوئی نہ بیند زیرا کہ وحی منقطع شدہ است۔ ریاضیہ[2] گویند کہ ایمان قول صالح و عمل صالح و نیت سنت است۔ ثعلبیہ[3] گویند کہ کارہائے ما حاصل شدہ اند بخواب حق تعالیٰ۔ نہ بقدرت و خواہش او۔ خازمیہ[4] گویند فرضیہ ایمان شناختہ نشدہ است۔ خلفیہ[5] گویند گریختن از مقابلہ کفار کہ دو چند باشند کفر است کوزیہ[6] گویند کہ بدن بدون بسیار مالش پاک نمیشود۔ کنزیہ[7] گویند دادن زکوٰۃ فرض نیست معتزلہ[8] گویند کہ شر بتقدیر الٰہی نیست و نماز بامامت فاسق روا نیست و ایمان از کسب بندہ است و قرآن مخلوق است و مردگان را از دعا و صدقہ نفع نمے رسد و معراج پیش از بیت المقدس نیست و کتاب حساب و میزان ہیچ نیست و فرشتگان از مومنین افضل اند و رویت حق در قیامت نخواہد شد و کرامت اولیا ہیچ نیست و اہل جنت را خفتن و مردن ست و مقتول بموت خود نمے میرد و علامات قیامت مثل دجال وغیرہ ہیچ نیست۔ میمونیہ[9] گویند ایمان بالغیب باطل ست۔ محکمیہ[10] گویند حق تعالیٰ را بر خلق حکم نیست سراجیہ[11] گویند کہ احوال پیشینیان نہ ثابت است و انکار کردن بر آن واجب۔ اخنسیہ[12] گویند نمیرسد جزائے عمل و اجر آن بہ بندہ

بیان فرقہائے جبریہ وعقائد ایشان

مضطریہ[1] گویند کہ خیر و شر ہمہ از خدا است و نیست بندہ را در آن ہر دو اختیار۔ افعالیہ[2] گویند برائے بندہ فعل است ولیکن بدون قدرت و مفروغیہ[3] گویند برائے بندہ فعل و قدرت است بغیر طاقت و اذن خدا تعالیٰ۔ تارکیہ[4] گویند کہ بعد از ایمان چیزے دیگر فرض نیست۔ بختیہ[5] گویند ہر کہ ہست نصیب خود مے خورد پس چیزے دادن کسے را ضرور نیست۔ متمنیہ[6] گویند کہ خیر آن خیر است کہ نفس ما بآن تسلی یابد کسبانیہ[7] گویند ثواب و عقاب زیادہ نمیشود بعمل۔ حبیہ[8] گویند کہ دوست مر خود عذاب نکند دوست خود را۔ خوفیہ[9] گویند کہ دوست ہرگز نترساند دوست را۔ فکریہ[10] گویند کہ فکر در معرفت حق از عبادت بہتر است۔ حسبیہ[11] گویند کہ در عالم قسمت نیست۔ حجتیہ[12] گویند کہ چون کاوہا

بتقدیر خداست بر بندہ ہیچ حجت نیست کہ بدان گرفتار شود۔

بیان فرقہ ہائی قدریہ وعقاید اوشان احدیہ[1] گویند کہ مارا بفرض اقرار است بر سنت انکار۔ ثنویہ[2] گویند کہ نیکی از یزدان است و بدی از اہرمن۔ کیسانیہ[3] گویند کہ افعال ما مخلوق است یا نہ۔ شیطانیہ[4] گویند کہ شیطان را وجود نیست۔ شرکیہ[5] گویند ایمان غیر مخلوق است۔ گاہ باشد وگاہ نباشد۔ وہمیہ[6] گویند کہ فعلہاے مارا مکافات نیست۔ رویدیہ[7] گویند دنیا فانی نیست۔ ناکثیہ[8] گویند خروج بر امام جائز است۔ تبریہ[9] گویند کہ توبہ گنہگار قبول نیست۔ قاسطیہ[10] گویند کہ کسب علم ومال وحکمت وریاضت فرض است۔ نظامیہ[11] گویند کہ حق تعالی را شے گفتن رواست۔ متولفیہ[12] گویند نمیدانم کہ شر مقدر است یا نہ

بیان فرقہ ہای جہمیہ وعقائد اوشان این دوازدہ فرقہ متفق اند بر نیکہ ایمان بالقلب است نہ بزبان ومنکر عذاب قبر وسوال منکر ونکیر وحوض کوثر وملک الموت وکلام حق بموسی اند واختلاف دارند درمیان خودہا۔ معطلیہ[1] گویند کہ اسمائے حق تعالی وصفات او مخلوق اند۔ متربصیہ[2] گویند علم وقدرت ومشیت مخلوق اند وخلق غیر مخلوق است۔ مترافیہ[3] گویند کہ حق تعالی در مکان است۔ واردیہ[4] گویند ہر کہ دوزخ رود باز برون نخواہد آمد ومومن بدوزخ نخواہد رفت۔ حرقیہ[5] گویند کہ اہل دوزخ چنان سوزند کہ از ایشان یک اثر در دوزخ نماند۔ مخلوقیہ[6] گویند کہ قرآن وتوریت وانجیل وزبور مخلوق اند۔ عبریہ[7] گویند کہ محمد رسول اللہ مردے بود عاقل وحکیم نہ رسول۔ فانیہ[8] گویند کہ جنت ودوزخ ہر دو فنا خواہند شد۔ ناوقیہ[9] گویند بود معراج بروح نہ بہ تن۔ وحق تعالی مرئی است در دنیا۔ عالم را قدیم قیامت را منکر اند۔ لفظیہ[10] گویند قرآن کلام قاری است نہ کلام الٰہی گر معنی کلام الٰہی ست۔ قبریہ[11] منکر عذاب قبر اند۔ واقفیہ[12] گویند کہ در مخلوقیت قرآن مارا توقف است۔

بیان فرقہ ہای مرجیہ وعقاید اوشان برین متفق اند کہ پیغمبران برای نظام کار عالم خوف ورجا می نمایند وگرنہ حق تعالی بے نیاز است از عذاب کردن بر بندگان۔ تارکیہ[1] گویند ہیچ چیز

دیگر بعد ایمان فرض نیست۔ شائیہ گویند ہر کہ گفت لا الہ الا اللہ بکند ہر چہ خواہد ہیچ عذاب نیست۔ راجیہ گویند بندہ بطاعت مقبول و بمعصیت عاصی نگردد۔ شاکیہ شک دارند در ایمان خود گویند کہ ایمان روح است۔ نہیہ گویند ایمان علم است ہر کہ نداند جمیع اوامر و نواہی پس آن کافر است۔ عملیہ گویند کہ ایمان عمل ست۔ منقوصیہ گویند ایمان گاہے زیادہ میشود و گاہے کم۔ مستثنیہ گویند ما مومنان ہستیم انشاء اللہ تعالی۔ اثریہ گویند قیاس باطل است صلاحیت دلیل ندارد۔ برغیہ گویند اطاعت امیر واجب است اگرچہ امر کند بمعصیت۔ مشبہیہ[۱۱] گویند حقتعالی آدم را بر صورت خود آفریدہ است۔ حشویہ گویند واجب و سنت و مستحب ہمہ واحد اند" وابو القاسم را ازین ہفت فرقہ دیگر ہم از ایشان بر آوردہ۔ کرامیہ۔ دہریہ[۲]۔ غالیہ۔ باطنیہ۔ اباحیہ۔ براہمیہ۔ اشعریہ و اسمائے بعضے از ایشان سوفسطائیہ و فلاسفہ و سمنیہ و مجوسیہ ہم یافتہ شدہ"۔

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی اپنی تصنیفون مین فرماتے ہین کہ بنیاد ان بہتر[۷۲] فرقون کی چہہ مذہب ہین۔ تشبیہ و تعطیل و جبر و قدر و رفض و نصب۔

عمدۃ المتقدمین شہاب الحق فضل اللہ بن یوسف الشہدی نے لکہا ہی کہ تشبیہان خدا کو نالایق صفتون سے منسوب کرتے ہین اور جوہر اور عرض سے نسبت کرتے ہین۔ اور تعطیلیان خدا کے منکر ہوگئے اور اُسکی صفتون کا نفی کردیا کہ ہمین خدائی کی کوئی صفت نہین ہی بلکہ اصل یہہ ہی کہ اس جہان کا کوئی صانع نہین ہے۔ یہہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ اب ہی اور بعضی بزرگ اُن سے فلاسفی کے اُس عقیدے کے معتقد ہین کہ خدا تعالی تمام دنیا کی چیزون کی علت ہی اور مادہ عالم ہمیشہ اُسکے قبضہ مین ہے۔

جبریہ۔ تمام کامون کا جو انسانون سے صادر ہوتے ہین فاعل خدا کو بتلاتے ہین

اور خود فاعل ہونے سے انکاری ہین **قدریہ** تمام کامون کے فاعل خود ہی کہلاتے ہین اور خالق افعال خدا کو نہین جانتے اور **روافض** علیؑ کی محبت مین بڑھ گئے ہین۔ اور عثمان اور ابوبکر اور عمر کی نسبت بہت بری باتین استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین جو بعد محمد کے علیؑ پر بیعت نہین کرتا وہ مومن نہین ہے اور **نواصب** دوسرون کی محبت مین بڑھکر علیؓ کو برا کہتے ہین اور اُسکے پیرون کو دائرہ ایمان سے خارج جانتے ہین

اموی و یزیدیہ فرقون کا حال مشرق کے پہاڑون مین ایک مشہور سرزمین ہے جسکو شکونہ کہتے ہین۔ حاکم اُس ملک کا معاویہ بن ابی سفیان کی اولاد سے کہلاتا ہے اُس سرزمین کے لوگ بہادر و جنگجو اور نماز گذار ہین۔ اور محمد کی نبوت کے قایل۔ اور معاویہ کی خلافت اور امامت کے پیرو۔ علیؑ کے حق مین لعنت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ خدائی کا دعوی کرتا تہا۔ اور اپنی خدای کی بابت لوگون کو دعوت کرتا تہا۔ اور خطبة البیان سے شہادت لاتے ہین کہ وہ خدای کا دعوی دار تہا۔

انا الله وانا الرحمٰن وانا الرحیم وانا العلی و انا الخالق وانا الرزاق وانا الحنان وانا المنان وانا مُصوّر النطفة فی الارحام۔ ترجمہ علی کہتا ہے مین اللہ ہون اور مین رحمٰن ہون اور مین رحیم ہون اور مین علی ہون اور مین خالق ہون اور مین رزاق ہون اور مین حنان ہون اور مین منان ہون اور مین پیٹون مین نطفہ کا مصور ہون۔ اور ایسے ہی بہت قول اُسکے ہین اور ایسی ہی دعاوی فرعون اور نمرود کے تھے اسی سبب سے وہ خونریز اور بیرحم اور منزل تہا محمد صاحب سے اکثر بے ادبا سلوک کیا کرتا اور یہ آیت قرآن (سورة بقر) کی علی کے حق مین ہے ومن الناس من یعجبک قوله فی الحیوة الدنیا ویشهد الله علی ما فی قلبه وهو الد الخصام۔ ترجمہ اور آدمیون مین کوئی ہے جو تعجب دلاتا ہے تجہے قول اُسکا دربارہ زندگانی دنیا کے اور گواہ لاتا ہے خدا کو اوپر جو اوسکے دل مین ہے حالانکہ وہ سخت جہگڑنے والون سے ہے

اور کہتے ہین کہ حسن اور حسین رسول کی آل سے نہین ہین بموجب اس آیت (سورہ احزاب)
کے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین ترجمہ
محمد کسی آدمی کا باپ نہین مگر رسول ہے خدا کا اور مہر ہے اگلے پیغمبرون کی۔ اور کہتے
ہین کہ حسین بن علی تسخیر ملک کے واسطے عراق مین آیا تھا جس سبب سے یزید کے ہاتھ سے
مارا گیا۔ اور وہ لوگ محرم کی دسوین کو سوار ہوکر بڑے میدان مین نکلتے اور حسین کی صورتین
بناکر اُن پر گھوڑے دوڑاتے ہین اور اُس دن کو مبارک اور فتحمندی کا روز جانتے ہین اور
عیدین سے شادی زیادہ کرتے ہین۔ کیونکہ اُسی روز یزید علیہ السلام نے باغی پر غلبہ
پایا تھا اور اُن مین ایک گروہ کے لوگ شمشیر کشیدہ اُس روز دوڑتے ہین اور علی اور اولاد
اُسکی کو نفرین کرتے ہین اور اسی طور سے روزے جمع کرتے ہین اور انکو سیاف کہتے ہین
انکا اعتقاد یہی کہ پیغمبر ہمارا مارنے اور جلانے پر قادر تھا اور جو کچھ چاہتا تھا کرتا تھا لیکن
وہ امر اُسکے پیروؤن پر جائز نہین۔ مثلاً محمد صاحب حیوانون کو مارتے تھے کیونکہ وہ جلانے
پر قادر تھے اور ہمکو نہین چاہئے کہ کسی جاندار کو بیجان کرین کیونکہ ہم اُسکو زندہ نہین کرسکتے
اور نہ ہماری واسطے پیدا ہوا۔ اور اسی طرح پیغمبر صاحب جسکی جورو چاہتے تھے لے لیتے تھے
کیونکہ جہان اُنکے واسطے ہے۔ لیکن ہمکو واجب نہین ہے کہ کسیکی جورو لے لین۔ اسی
واسطے شکونہ مین جاندار کو نہین مارتے ہین۔ نباتات کے کہانے پر گزارہ کرتے ہین۔
اور شہد اور روغن اور ایسی مقوی چیزین کہا کر عیش سے زندگی گذارتے ہین
اور خونخواری نہین کرتے۔

مذہب اہل شیعہ | شیعہ اعتقاد رکھتے ہین کہ مذہب مستقیم وہ ہے جو توحید اور
عدل اور نبوت اور امامت اور معاد پر ایمان رکھے۔ اور پانچون کی تعیین کرے محمد نے
علیؑ کو چن لیا۔ اور وصی اور خلیفہ اپنا بنایا۔ محمد کے بعد علی تمام پیغمبرون اور اولیاؤن سے
بہتر ہے۔ اور ابوبکر اور عثمان وغیرہ کو جنکا وہ اماموں کا حق غصب کرنے والا جانتے ہین

اور اونکو نفرین کرتے ہین اور بہت سے اُن مین یقین رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ عثمان نے بعض صورتین جو علی اور اوسکی آل کی بزرگی مین تہین قرآن سے نکال دین۔ اور اُن سورتون مین سے ایک یہہ سورۃ ہے جو عثمان نے قرآن مین درج نہین کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ایھا الذین آمنوا آمنوا بالنورین انزلنا ھما یتلوان علیکم آیاتی ویحذرانکم عذاب یوم عظیم ٥ نوران بعضھما من بعض وانا السمیع العلیم ٥ ان الذین یوفون بعھد اللہ ورسولہ فی آیات لھم جنات نعیم ٥ والذین کفروا من بعد ما آمنوا بنقضھم میثاقھم وما عاھدھم الرسول علیہ تقذفون فی الجحیم ٥ ظلموا انفسھم وعصوا لوصی الرسول اولیک یسقون من حمیم ٥ ان اللہ الذی نور السموات والارض بما شاء واصطفی من الملئکۃ والرسل وجعل من المومنین اولیک فی خلقہ یفعل اللہ ما یشاء لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ٥ قد مکر الذین من قبلھم برسلھم فاخذتھم بمکرھم ان اخذی شدید الیم ٥ ان اللہ قد اھلک عادا وثمود بما کسبوا وجعلھم لکم تذکرۃ فلا تتقون ٥ و فرعون بما طغی علی موسی واخیہ ھرون اغرقناہ ومن تبعہ اجمعین ٥ لیکون لکم آیتہ وان اکثرکم فاسقون ٥ ان اللہ یجمعھم فی یوم الحشر فلا یستطیعون الجواب حین یسئلون ٥ ان الجحیم ماویھم وان اللہ علیم حکیم ٥ یا ایھا الرسول بلغ انذاری فسوف یعلمون ٥ قد خسر الذین کانوا عن آیاتی وحکمی معرضون ٥ مثل الذین یوفون بعھدک انی جزیتھم جنات النعیم ٥ ان اللہ لذو مغفرۃ واجر عظیم ٥ وان علیا من المتقین ٥ وانا لنوفیہ حقہ یوم الدین ٥ ما نحن عن ظلمہ بغافلین ٥ وکرمناہ علی اھلک اجمعین ٥ فانہ وذریتہ لصابرون ٥ وان عدوھم امام المجرمین ٥ قل الذین کفروا بعد ما آمنوا طلبتم زینۃ

الحیوۃ الدنیا واستعجلتم بھا ونسیتم ما وعد کم اللہ ورسولہ ونقضتم العھود من بعد توکیدھا وقد ضربنا لکم الامثال لعلکم تھتدون ۝ یا ایھا الرسول قد انزلنا الیک آیات بینات فیھا من یتوفیہ مومنا ومن یتولہ من بعدک یظھرون ۝ فاعرض عنھم انھم معرضون ۝ انا لھم محضرون ۝ فی یوم لا یغنی عنھم شیئ ولا ھم یرحمون ۝ ان لھم فی جھنم مقاما عنہ لا یعدلون ۝ فسبح باسم ربک وکن من الساجدین ۝ ولقد ارسلنا موسی وھارون بما استخلف فبغوا ھرون فصبر جمیل فجعلنا منھم القردۃ والخنازیر ولعنا ھم الی یوم یبعثون ۝ فاصبر فسوف یبصرون ۝ ولقد اتینا بک الحکم کالذین من قبلک من المرسلین ۝ وجعلنا لک منھم وصیا لعلھم یرجعون ۝ ومن یتول عن امری فانی مرجعہ فلیتمتعوا بکفرھم قلیلا فلا یسئل عن الناکثین ۝ یا ایھا الرسول قد جعلنا لک فی اعناق الذین امنوا عھدا فخذہ وکن من الشاکرین ۝ ان علیا قانتا باللیل ساجدا یحذر الاخرۃ ویرجو ثواب ربہ قل ھل یستوی الذین ظلموا وھم بعذابی یعلمون ۝ سیجعل الاغلال فی اعناقھم وھم علی اعمالھم یندمون ۝ انا بشرناک بذریۃ الصالحین ۝ وانھم لامرنا لا یخلفون فعلیھم منی صلوۃ ورحمۃ احیاء وامواتا یوم یبعثون ۝ وعلی الذین یبغون علیھم من بعدک غضبی انھم قوم سوء خاسرین ۝ وعلی الذین سلکوا مسلکھم منی رحمۃ وھم فی الغرفات امنون والحمد للہ رب العالمین ۝ اسی طرح اور بھی صدہا باتوں میں انکا اختلاف ہے۔

علی الہیان کا حال کوہستان شرق میں ختا کے نزدیک ازیل نام ملک ہے اور اسے ارال بھی کہتے ہیں اس ملک کے باشندوں کا اعتقاد ہے کہ جب کوئی خدا کی ماہیت کو نہیں جانتا اسواسطے خدا کو ضروری تھا کہ مجسم ہو کر لوگوں کو اپنے حکم کی تعمیل کراوے

اور اپنے مذہب پر چلاوے اور یہہ بات کسی طرح غیر ممکن نہیں۔ اسواسطے خدا جسمانی ہوسکتا ہے تاکہ دُنیا کا انتظام چلتا رہے اور کفر غلبہ نہ کرے۔ اسیواسطے اُس حکیم مطلق کی حکمت نے اقتضا کیا کہ اپنے آپ کو انسانوں مین ظاہر کرے۔ چنانچہ اس زمانہ مین وہ خورشید سپہر کمال سوائے علی کے اور کہین ظاہر نہین ہوا۔ بلکہ تحقیقاً اتنی پیغمبر ہمارے نے علی کے مبارک وجود کو چندین دانا نبیون کے برابر گنا۔ اور تمام انبیاؤن کی صفات اُسکے مبارک وجود مین موجود دیکھین۔ اور یہی سبب ہے کہ بزرگ لوگ اِس ابوالبشر کی تصویر کو دیکھتے ہین اور اِسی کو نوح کی کشتی کا بچانے والا اور اُسکو ابراہیم کے لباس مین آگ سے کھیلنے والا اور اُسی کو موسیٰ کے قالب مین کلیم اللہ جانتے ہین اور حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ بھی اِسی کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ آدم اولیاؤن کا اور ابوالبشر اصفیاؤن کا سوائے علی مرتضیٰ کے اور کوئی نہین ہے ایک سو ایک نام علی مرتضیٰ کا ہمیشہ صُبح جاپ کرتے ہین اور رایتُ ربّی فی صورۃ امرد کی حدیث کا بھی مشارٌالیہ علی مرتضیٰ جانتے ہین اور بآواز بلند سُناتے ہین **بیت**

غرض ز بُت شکنی احمد این بُود بنی را ۔۔۔ کہ دوش خود بکف پائے مرتضیٰ برساند

اور خانہ کعبہ کو اسی سبب مسجود مانتے ہین اور تناسخ نور حق کے بھی آدم سے علی تک قایل ہین اور عموماً دروا اپنا علی اللہ کرتے ہین اور محمد کو پیغمبر اور بھیجا ہوا علی اللہ کا یقین کرتے ہین یعنے جبکہ خدا نے دیکھا کہ میری پیغمبر سے کام نہین چلتا خود تشریف ارزانی کی۔ اور قالب علی اللہ مین ظہور پذیر ہوا۔ اور کہتے ہین کہ یہہ موجودہ قرآن عمل کے لایق نہین کیونکہ یہہ وہ قرآن نہین جو علی اللہ نے محمد کو دیا تھا۔ بلکہ یہہ ابوبکر عمر و عثمان کی تصنیف ہے۔ بعضے ان سے اِس قرآن کو ناکامل جانکر علی اللہ کی نظم و نثر کو بھی اس صحف مین مکمل کرتے ہین بلکہ اُسکو قرآن پر بہت ترجیح دیتے ہین۔ کیونکہ وہ بذریعہ محمد کے آیا اور یہہ بلا ذریعہ کی خود علی اللہ سے حاصل ہوا اور انمین ایک فرقہ ہے جنکو **علویہ** کہتے

ہین جو اپنے کو علی کی اولاد سے بتلاتے ہین اور موجودہ قرآن کو عثمان کا بنا ہوا ایسا نا یقین
کرتے ہین جسجگہ قرآن کو پاتے ہین نیران غضب سے جلاتے ہین اور یقین کرتے
ہین کہ علی اللہ کا جسم آفتاب سے ملگیا اسواسطے اب آفتاب بجائے اُسکے ہمارا مددگار ہے اور
بیان کرتے ہین کہ علی کے حکم سے آفتاب غروب ہوکر پہر واپس چلا آیا تہا اور اُسکو مین
شمس کہتے ہین اور شمس کو بہی علی اللہ جانتے ہین - اور بڑی بڑی الہام وکرامات معجزون
کے قائل ہین اور گوشت نہین کہاتے بموجب علی اللہ کے اس ارشاد کے لاتجعلوا
بطونکم مقابر الحیوانات یعنے مت بناؤ شکمون کو حیوانوںکی قبرین - اور جو قرآن مین
بعضے حیوانات کا کہانا لکہا ہے وہ گوشت ابوبکر و عمر و عثمان اور اُنکی پیروؤن کا ہے - اور یہہ
ضرور کہانا چاہئے کیونکہ علی اللہ کے مخالف ہین - اور علی اللہ کی مورت کو سجدہ کرنا جائز
ہے اور تناسخ کے قائل ہین - اور ممالک ہونچہ کے باشندگان بہی اسی مذہب کے ہین اور
علی کو اللہ جانتے ہین -

فرقہ صادقیہ کا حال یہہ لوگ محمد اور مسیلمہ دونون کو نبی جانتے ہین اور اپنے کو
رحمانیہ مانتے ہین کیونکہ رحمن مسیلمہ کا نام ہے - اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کا یہی حاصل
کلام ہے یعنے مسیلمہ کا خدا رحیم ہے وہ کہتے ہین کہ ہر مومن پر فرض ہے کہ مسیلمہ کو نبی جانے ورنہ
اُسکا اسلام مشکل ہے - اور اکثر آیات فرقانی † و فاروقی ‡ کو گواہ بتلاتے ہین کہ مسیلمہ
ضرور نبی ہے اور محمد کا شریک - بلکہ برہان قاطع سے بتلاتے ہین کہ شاہد دو حجاب یا اُس سے

† فرقان یعنے جدا کنندہ حق از باطل و این کتابیست کہ محمدیان اورا کلام اللہ گویند و مشہور نام او
قرآن است و تسلیم مے کنند کہ نازل شدہ است بر محمد کہ نبی شان بود -

‡ فاروق یعنے فرق کنندہ میان حق و باطل و این مشتمل بر دو حصہ است فاروق اول و فاروق ثانی
کتابیست کہ صادقیہ اورا کلام اللہ دانند و تسلیم میکنند کہ نازل شدہ است بر مسیلمہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ نبی شان بود -

زیادہ کیونکہ الہام و رسالت جیسا امر خطیر جسقدر مضبوط شہادتون سے مزین ہووے بہتر ہے اور اُسکے فضائل و معجزات بھی مثل محمدیان کے حد سے زیادہ بیان کرتے ہین بلکہ محمدی بھی اُسکے معجزات کے قائل ہین چنانچہ مصنف روضتہ الاحباب لکہتا ہی خوارق عجیبہ کہ برعکس معجزات نبویہ بود حق تعالی بر دست او ظاہر کردیا از برای استدراج دی ویا بنا بر سحر و شعبدہ چاند کو بھی اُسنے بمثل محمد صاحب کے بلایا اور گود مین ٹھلایا۔ اور اُس کے معجزون کے مفصل حالات مدارج النبوۃ رکن چہارم کے صفحہ ۲۰۳ و ۲۲۳ مین بھی درج ہے اور صادقیہ ہزارون لاکہون اُسکے گواہ ہین۔ اور فصاحت و بلاغت اُسکی اس حد تک تھی کہ تمام فصحاے عرب کی زبان اُسکے مقابلہ سے بند تھی خدا نے اُسپر کتاب بھیجی جسکا نام فارق ہی اور وہ بھی عوی فصاحت فاروق کا ابتداے زمانہ نبوت سے (جسکو ۱۳۰۰ برس کا عرصہ ہوا ہی) کرتے ہین اور فاتوا بسورۃ من مثلہ ان کنتم صادقین نہایت جوش و خروش سی پڑہتے ہین کہ اگر سچے ہو تو ایسی سورۃ بناؤ اور میدان مین آو۔ مگر آجتک کوئی بھی نہ بنا سکا۔ صادقیہ کہتے ہین کہ قران اور فاروق کو بغیر محمد اور مسیلمہ کے کوئی [illegible] صدہا اُسکے حافظ موجود ہین۔ بعد وفات محمد کے خدا نے مسیلمہ پر ایک اور کتاب یعنی فاروق ثانی ارسال کی۔ اور یہی سبب ہے کہ بعضی باتین صادقیہ اور محمدیہ کے برخلاف ہین کیونکہ چند امور خدا نے بعد وفات محمد کے منسوخ کردئیے جیسا کہ محمد کے وقت مین بھی بہت سی آیات فرقان سے منسوخ ہوگئین اور کہتے ہین کہ خدا ہاتھ مونہہ وغیرہ سب اعضاء رکہتا ہے۔ مگر نہ مثل مخلوقات کے۔ اور خدا کے دیدار کے بروز قیامت قائل ہین اور مثل محمدیہ کے وہ بھی عقل کو فاروق کی بعضی باتون مین دخل دینا کفر جانتے ہین اور فاروق ثانی مین لکہا ہے کہ قبلہ کی طرف نماز کرنے والی آیت منسوخ ہوگئی ہے اب جسطرف چاہو سجدہ کرو جیسے کہ محمد کی زندگانی مین بیت المقدس والی آیت منسوخ ہوگئی تھی۔ پس اب بروقت نازل ہونے فاروق ثانی کے قبلہ کی طرف متوجہ ہونا کفر ہے

کیونکہ یہ خدا کی نسبت الزام ہے اسواسطے کسی گھر کو یا محراب کو قبلہ کرنا بُت پرستی ہے اور تینون نمازین ایک ہی طرف مونہہ کرکے نہ پڑہے بلکہ مختلف جوانب رُخ کرکے کیونکہ ایکطرف توجہ کرکے نماز پڑہنا بُت پرستی ہے یعنے کسی مکان خاص کا تعین نہ کرے کیونکہ یہہ شرک ہے اور کعبہ کو بیت اللہ نہین کہنا چاہئے کیونکہ خدا کا کوئی گہر نہین۔ اور نمازمین نام پیغمبر کا نہ لینا چاہئے کیونکہ یہہ گستاخی ہے۔ اور نماز تین وقت پڑہنی چاہئے۔ کیونکہ دو وقت کی نماز (عشا بامداد) خدا نے مسیلمہ کی خاطر معاف کردین۔ ابلیس کو جو آدم کے سجدہ کا حکم قرآن مین ہے یہہ کفر ہے فاروق کے رو سے یہہ بات گناہ قرار پاکر منسوخ ہوگئی۔ یہہ حکم خدا کی طرف سے نہ تہا۔ نکاح مین صرف رضامندی فریقین کافی ہے۔ اور چچا اور ماموں وغیرہ کی لڑکی جو محمد کے عہد تک جائز تہی۔ بعد مرنے اُسکے خدا نے حکم بہیجا کہ یہ بات حرام ہے۔ فاروق مسیلمہ مین حکم ہے کہ لڑکی اُسکی لو جس سے سابقہ رشتہ داری نہو ایک عورت سے زیادہ نکاح روا نہین ہے البتہ متعہ جائز ہے۔ مرغ خانگی کا کہانا درست نہین کیونکہ یہہ اوڈنیوالا جانور نہین ہے۔ روزہ رمضان کے منع ہوگئے کہ بجاے روزہ کو مشبہ رکہو۔ آفتاب کے ڈوبنے سے آفتاب کے نکلنے تک کچھہ نہ کہاؤ اور نہ پیو اور نہ جماع کرو۔ اور ختنہ کرانا یہودی ہوجانا ہے اسواسطے منع ہے۔ تمام مسکرات حتی کہ افیون اور جوز بہی حرام ہے۔ مسیلمہ کو خدا نے حکم دیا کہ جب لڑکا پیدا ہووے بہتر ہے عورت سے جماع نہ کرے۔ اور دونون خدا کی یاد مین رہین ورنہ ایکبار رو دے زیادہ صحبت نہ کرے فاروق ثانی مین زنا مباح ہے کیونکہ مثل اور بازاری سوداؤن کے ہے۔ ابوبکر کو بُرا کہتے ہین کہ اُسنے طمع خلافت کیواسطے مسیلمہ کو مروا دیا جیسے یہودا اسکریوطی نے عیسی کو مروا دیا تہا۔ فاروق مسیلمہ کی چند آئتین یہ ہین۔

یا ضفدع نقی الیکم نیقتن ۵ لا الشراب تنشرہاتن ۵ ولا الملاء تسکدرین ولا الطین تفارقین ۵ ولا المعذوبتہ تمغبین ۵ لنا نصف الارض وا لقریش

نصفہ لکن قریش قوم یعتدون ٥ اُسکے واسطے (مسیلمہ کیواسطے) فرقان کی سورۃ **الذریت** کے جواب مین خدا نے یہہ آیتین نازل کین۔

(**از فرقان محمد**) والذریت ذروًا ٥ فالحملت وقرًا ٥ فالجریت یسرًا ٥ فالمقسمت امرًا ٥ انما توعدون لصادق ٥ وان الدین لواقع ٥ والسماء ذات الحبک ٥ انکم لفی قول مختلف ٥ یوفک عنہ من افک ٥ یہ قرآن کی آیتین ہین۔

(**از فاروق مسیلمہ**) والزارعات زرعًا ٥ فالحاصدات حصدًا ٥ فالذاریات قمحًا ٥ فالطاحنات طحنًا ٥ فالخابزات خبزًا ٥ فالثاردات ثردًا ٥ فاللاقمات لقمًا ٥ اھالتہ وسمنا ولقد فضلتم علی اھل الوبر وما سبقکم اھل المدر ٥ (ودیگر) الم تر ان اللہ خلق النساء افراجًا ٥ وجعل الرجال لھن ازواجًا ٥ فنولج فیھن ایلاجًا ٥ ثم نخرج ما نشاء اخراجًا ٥ فینتجن لنا انتاجًا ٥ (ودیگر) الم تر الی ربک کیف فعل بالحبلی ٥ اخرج منہا نسمۃً تسعی ٥ من بین صفاق وحشی ٥ جب[+] ابوبکر خلیفہ نے یہ آیتین سُنین اُسکی بلاغت وفصاحت پر بہت ہی تعجب کیا (کیونکہ عرب مین اُسکی فصاحت اعلی درجہ کی مشہور تھی) اور فرمایا کہ ایسی نفیس کلام اُسنے تمہین سنا کر گمراہ کیا۔

اِسی طرح وہابیہ۔ نیچریہ و شمشیہ وغیرہ اور فقیرون و قلندرون کے صدہا گروہ موجود ہین ماسوای اِسکے اور بھی کئی فرقے ہین جو باوجود مسلمان کہلانے کے ایکدوسرے کے خون کے پیاسے ہین علی ہذا القیاس قرآن کی اسی برخلاف تحریر و دور از انصاف تسطیر سے محمدی مذہب مین ۱۳۰۰ برس ہی سخت طرح کی گڑ بڑ پڑ گئی کوئی کسی زیارت کا پوجاری۔ کوئی کسی روضہ کا مجاور۔ کوئی نگاہی والیکا بندہ۔ کوئی محمد[++] کا پرستندہ۔ کوئی مدینہ کا دیندار۔ کوئی سرور کا سروریہ۔ کوئی شیخ سدو کا صدقہ خور اور متوالا بھنگیا۔ کوئی خاک

+ **فٹ نوٹ**۔ دیکھو روضۃ الاحباب مقصد اول باب دوم اور تاریخ ابوالفدا عربی۔

++ **فٹ نوٹ** دیکھو معارج النبوۃ صفحہ ۲۰۰۷ سطر ۸ رکن چہارم عمر فاروق بعد وفات محمد ابن خطبہ خواند من کان تعبد محمدًا قد مات ومن تعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت یعنی جو محمد کو پوجتے ہین انہین معلوم ہو کہ محمد مر گیا اور جو خدا کو پوجتے ہین جانیں کہ خدا زندہ ہے

کربلا پر قربان ہے۔ کوئی نجف کی تلاش مین سرگردان ہے کوئی خدا کو لاجواب کر رہا ہے
کوئی علی کو خدا مانکر اُسکے نام پر مر رہا ہے کوئی سورج کو خدا جانتا ہے اور کوئی رعد کو۔

اب ہر ایک منصف مزاج بعد ملاحظہ تمام حالات کے حق و باطل مین تمیز کر سکتا ہے
کہ حقیقت کیا ہے اور کسقدر اندہیر ہو رہا ہے۔ کیا کہین معقولات کی تعلیم کا نشان
بھی موجود ہے؟ خلاف اِسکے کہ قرآن ایک خدا کی طرف راہنمائی کرتا۔ یا کفر و بت پرستی
کو اکہیڑتا۔ بالعکس اُسکے دقایق معرفت و حقایق وحدت کو بتلانے مین نہایت قاصر رہا
بالعوض محبت و توحید کے اُس مین طرح طرح کے شرک و خونخواری موجود ہے۔ اِن کہ وڑہا
محمدیون کو خونخوار کس نے بنایا؟ قرآن نے۔ محمدیون کو مکان پرست کس نے بنایا؟ قرآن نے
کبھی بیت المقدس اور کبھی کعبہ کی طرف کس نے بہٹکایا؟ قرآن نے۔ محمدیون کے
ہاتہون سے لہو کا دریا کس نے بہایا؟ قرآن نے۔ علی کو خدائی کی گدی پر کس نے
بٹہایا؟ قرآن نے۔ خدا کو مکار و ٹھٹھہ باز و گمراہ کرنے والا کس نے بتایا؟ قرآن نے
آدم کو فرشتون کا خدا کس نے بنایا؟ قرآن نے۔ آگ کے آگے موسیٰ کو کس نے جہکایا؟
قرآن نے۔ شیطان کو بت پرستی نہ کرنے سے لعنتی کس نے بتایا؟ قرآن نے۔
سورج کو خدا سے بڑا یا خدا کس نے سمجہایا؟ قرآن نے۔ عورتین* تمہاری کہیتیان ہین جاؤ
اپنے کہیت مین جس راستہ سے تمہاری مرضی ہو کس نے ارشاد فرمایا؟ قرآن نے۔
عورتون کو حیوان مطلق سے کم قدر کس نے کرایا؟ قرآن نے۔ خدا کو غافل کس نے بنایا؟
قرآن نے۔ پیر پرستی و لاایک پرستی مین کروڑون کو کس نے مشرک بنایا؟ قرآن نے

* نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (سورۃ بقر) عورتین تمہاری کہیتیان ہین جاؤ اپنے کہیت مین جس راہ سے تمہاری مرضی ہو
تفسیر حسینی [illegible] اسکی تشریح کی ہے کہ انی شئتم یعنی خواہ بطریق دُبر خواہ بطریق قبل عورتون سے صحبت کرو۔ تفسیر حسینی و
امام فخر الدین رازی وغیرہ کا علانیہ ظاہر کرنا ہے کہ بحالت حیض عورتون سے اغلام [illegible] کتاب [illegible] کی [illegible] جائز ہے
[illegible] مصنف [illegible] الکتاب ہے کہ طریقہ شیعہ [illegible] مین علی [illegible] جواب ہے۔

تناسخ کا قرآن سے ثبوت

براہین الاحمدیہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۹۲ حاشیہ نمبر ۱۱

قولہ جو آریہ ہیں وہ خدا کو خالق نہیں سمجھتے۔ اور اپنے روحوں کا رب اُسکو قرار نہیں دیتے۔

اقول جھوٹھ بکتے ہو تمام آریہ ایشور کو سب سنسار کا خالق جانتے ہیں اور اپنی روحوں کا رب بھی مانتے ہیں بلکہ تمام جہان کی روحوں کا رب وہی ہے اُس کے سوا ہمارا سوامی اور معبود کوئی نہیں ہے خدا سے ڈرو اور جھوٹھ بکنے سے پرہیز کرو۔

قولہ اور جو اُن میں بُت پرست ہیں وہ صفت ربوبیت کو رب العالمین سے خاص نہیں سمجھتے اور تینتیس کروڑ دیوتا ربوبیت کے کاروبار میں خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں۔

اقول اگر وہ تینتیس کروڑ دیوتاؤں کو خدا سمجھتے ہیں تب تو آپکی جائے اعتراض ہے ورنہ کسی بُت پرست کا درجہ جامی وغیرہ مومنوں سے کم نہیں ہے وہ جبرائیل میکائیل و عزرائیل وغیرہ فرشتوں کو ربوبیت کے کاروبار میں خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ اور انکا نام ربّ النوع* بتلاتے ہیں یعنی ایک ایک قسم کا رب اور اسی طرح کروڑہا مسلمان پیر پرستی غوث الاعظم پرستی سخی سرور پرستی مدینہ پرستی خاک نجف پرستی علی پرستی شمس پرستی۔ قبور پرستی۔ کعبہ پرستی۔ تابوت+ سکینہ پرستی میں سرگردان اور حور و غلمان

---

* ربّ بالفتح و تشدید با۔ خداوند (سامی) پروردگار (پالنے والا) اصلاح کنندہ (نیکی کیطرف ہدایت کیوالا) رد یکھو غیاث اللغات صفحہ ۲۱۱

* ربّ النوع فرشتہ کہ حق تعالیٰ برای پرورش و حفاظت ہر یک نوع از انواع بیرا آتما دجمادات شجر و زمرد خاکر برائی پرورش ہر نوع فرشتہ علیحدہ است (غیاث اللغات صفحہ ۲۱)

+ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم (سورۃ البقر) یہ کہ تو آوے تمہارے پاس تابوت جس میں اسکی تسکین ہے پروردگار تمہارے سے تفسیر حسینی و الا

کے متوالے ہو رہے ہین اور یا محمد یا علی یا غوث الاعظم یا جبرئیل کا وظیفہ کرتے ہین پس ان سے وہ غریب بُت پرست کسی طرح بُرے نہیں ہین۔

قوله- اور یہ ہر دو فریق خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے بھی انکاری ہین اور اپنے وید کے رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ رحمانیت کی صفت ہرگز خدا تعالیٰ مین نہین پائی جاتی۔

اقول- جھوٹھ بکتے ہو خدا تمہین انکی زبانہ حملون کا عوض دیوے اور اس بُرے اعتقاد کو بچا کر سچائی کیطرف رجوع کرے۔ لعنت اللہ علیہ الکا ذبین پڑھتا و یا سے دیا لو کرپا ندان ہے اور صبر ورہے ہان اگر رحمانیت سے مراد طرفداری و ظلم اور انصاف کا خون کرنا ہے۔ تو اپکا اختیار ہے ہمارا کیا بلکہ سب عقلمندون کا اس سے انکار ہے۔

قوله- جو کچھ دنیا کے لئے خدا نے بنایا ہے۔ یہہ خود دنیا کے نیک عملون کیوجہ سے خدا کو بنانا پڑا اور نہ پرمیشور خود اپنے ارادہ سے کسی سے نیکی نہین کرسکتا اور نہ کبھی کی۔ اسیطرح خدا تعالیٰ کو کامل رحیم نہین سمجھتے۔ کیونکہ اُن لوگون کا اعتقاد ہی کہ کوئی گنہگار خواہ کیسے ہی سچے دل سے توبہ کرے اور خواہ وہ سالہا سال تضرع وزاری اور اعمال صالحہ مین مشغول رہے خدا اُسکی گناہون کو جو اُس سے صادر ہو چکے ہین ہرگز نہین بخشیگا جبتک وہ کئی لاکھ جونون کو بھگت کر اپنی سزا نہ پاوے۔

اقول- افسوس ہم مرزا کی غلطیون کو کہان تک تحریر کرین۔ دیکھو کیا دنیا اسکا روحانی مشن ہی اور گمراہ کرنا اسکا اعلیٰ فن۔ زانی کو نجات جاودانی دینا ظلم کی نشانی ہے اور نیکو کار کی حق مین قہرمانی نہ کہ انصاف ربانی۔ پس بدکار کو سزا اور نیکو کار کو جزا دینا عین انصاف و عدل ہے اس سی منہ موڑنا خدا کی نسبت الزام جوڑنا ہے۔ اسواسطے جو جیسے اعمال کماتا ویسے ہی سزا جزا پاتا ہی۔ مالک و حاکم خدا ہے جسکے قبضہ قدرت مین سزا و جزا ہی۔ ہر ایک دانا مانتا ہے کہ جو مجرم ہو اُسے خواہ مخواہ رستگاری ہی دینی عدالت ایزدی بلکہ انصاف باری ہی ظالم و زانی کو بموجب قانون خداوندی کے نرک

(دوکہہ) مین جانا پڑا اور جابدیا گیانی کو سورگ (سکہہ) مین آنندپانا پرشیدکا خاص ارادہ ہے کسی سے نیکی کرنا محل بلکہ مہمل بات ہے۔ اگر کوئی سبب نہین توسراپا تعصب وطرفداری ہے جو ذات باری کے حق مین الزام بھاری ہے۔ کسی خاص سبب سی ہمین بھی انکار نہین بشرطیکہ عدالت پر نقصان عاید نہو۔ ہم رحیم تو مانتے ہین مگر وہ رحم جو انصاف کی تردید و ترمیم کرے ہمین کسی طرح تسلیم نہین اور نہ معقول طور سے اسکا ثبوت ملتا ہے پس سزا پانا وانی اور بیہودہ ہوس بچانی ہے۔ جسکا نتیجہ دین و دنیا مین سوا پشیمانی اٹھانے کے اور کچھ نہین۔ توبہ کا قبول ہونا بالکل فضول اور نامعقول امر ہے ایک مولوی صاحب فرماتے ہین ؎

توبہ جاھلے دارد خاک بر سر طاعت　　این نماز واین روزہ رسم کتخدائیہاست

جتنا اس توبہ کے مسئلہ نے دنیا مین گناہ پھیلایا۔ شاید اتنا کسی اور مسئلہ سے ظہور مین نہ آیا۔ جسطرح مصری مصری کہنے سے مونہہ میٹھا نہین ہوتا مگر کہانے سے۔ اور پانی پانی کہنے سے جسم کی صفائی نہین ہوتی مگر نہانے سے۔ اسی طرح ؎

توبہ توبہ اگر بگوئی صد سال　　از گفتن توبہ نشوی فارغبال

سالہا سال کی تضرع و زاری اور اعمال حسنہ مین مشغول رہنا ضرور باعث نجات ہے مگر گناہون کے دور ہو جانے سے۔ ورنہ جبتک آلائش گناہ ساتھ ہے۔ تب تک نجات ایک موہومی بات ہے ؎

ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت　　دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست

از مکافات عمل غافل مشو　　گندم از گندم بروید جو ز جو

باقی رہا کئی لاکہ جونون کا بھگتنا یہ ہر ایک کو اسلئے ضروری نہین بلکہ ہر ایک اپنے گناہون کے موافق سزا پائیگا۔ اور بعد بھگتنے کیفر کردار کے پھر قالب انسانی مین آئیگا اور عمل کیا کریگا پھر قاعدہ اگر غور کرو تو مطابق انصاف ہے اور ذرہ بھی متعلق ظلم یا عقل کے خلاف

نہین۔ الا یہی الزام آپ کے قرآن پر عاید حال ہے اور اُسکے مطالعہ سے تمام مفسرین
کی زبان گنگ و لال۔ یعنے قرآن کے روسے جہنم مین جانا سب نیک و بد کیواسطے
لابدی ہے اور اُنکے خوش عقیدی مین فرمان سرمدی۔ **سورۃ مریم** وان منکم الا
واردھا کان علی ربک حتما مقضیا **ترجمہ** اور کوئی آدمی نہین جو دوزخ مین نہ جاوے
ہوچکا تیرے رب پر ضرور مقرر (کہ ایک دفعہ نیک و بد تمام کو دوزخ مین لیجاوی)
پس یہ اعتراض آپکا اس قرآنی آیت کے حق مین موزون ہے جسکے حرف حرف
سے انصاف و رحم کا خون اور توبہ و استغفار و شفاعت کے عدم تسلیم کی رہنمون
ہے اور اسی سبب سے جملہ علما محمدیہ و مفسرین قرآنیہ اسکے جواب مین سرنگون و شرمسار
ہین بلکہ نہ راہی رفتن نہ روی ماندن کے مخمصہ مین گرفتار۔ البتہ جونون کا بھوگنا
ہر طرح قابل پذیرائی ہے اور ہر ایک سلیم العقل کو اُسکا تسلیم کرنا موجب دانائی
ہم قطع النظر اور عقلی دلائل کے قرآن سے اثبات لاتے ہین اور حقانیت اس مسئلہ
کی جتاتے دیکھو

(۱) **سورۃ بقر**۔ ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم
کونوا قردۃ خاسئین **ترجمہ** البتہ تحقیق جانتے تھے تم اُن لوگون کو جو حد سے
بڑھے تم مین سے بیچ ہفتہ کے۔ پس کہا ہمنے اُنکو ہوجاؤ بندر ذلیل"
یہ قصہ ایک قوم کی بابت ہے جو بقول محمدیان کے داؤد کے زمانہ مین شہر ایلیا
مین رہنے والے تھے اُنہون نے شنبہ کے روز برخلاف حکم خدا کے مچھلی کا شکار کیا۔
اس پاپ کے بدلے خدا نے اُس قوم کو بندرون کی جونون مین ڈالدیا۔

(۲) **سورۃ انعام**۔ ومامن دابۃ فی الارض ولا طیر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم
ما فرطنا فی الکتب من شیء ثم الی ربھم یحشرون **ترجمہ** اور نہین کوئی چلنے والا
بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اڑے ساتھ دو بازون اپنے کے مگر اُمتین تمھین مانند

تمہاری نہین کم کیا ہمنے بیچ کتاب کے کچھ چیز پہر طرف پروردگار اپنے کے اکٹھے کی جاوینگی"۔

مصنف قرآن فرماتا ہے کہ جسقدر جاندار زمین پر اور زمین کے بیچ چلنے والے ہین (مثل حشرات الارض ماہی و سانپ وغیرہ اور انسان وحیوان و .ند و چرند وغیرہ) اور جسقدر پرند ہوا پر بازؤن سے اڑنے والے ہین وہ سب مسلمانون کیطرح اگلی پیغمبرون وغیرہ کی اُمتین تھین جو گناہون کے سبب تناسخ کے سلسلہ مین عدالت خداوندی سے مختلف قالبون مین آگئی ہین۔ بعدازان دعوی کرتا ہے کہ یہ سب پہر خدا کیطرف یعنے انسانی قالبون مین آکر عبادت کی طرف اکٹھے کئے جاوینگے۔ اور مینے کوئی بات قرآن مین درج کرنے سے نہین چھوڑی۔

(۳) سورۂ اعراف واذ اخذ ربك من بنی ادم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربكم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیامة انا كنا عن هذا غفلین۔ او تقولوا انما اشرك اباؤنا من قبل وكنا ذریة من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون **ترجمه** اور جب لیا پروردگار تیرے نے بیٹیون آدم کے سے پیٹہون اُنکے سے اولاد اُنکی کو اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی کے کیا نہین ہون مین تمہارا رب کہا اُنہون نے البتہ تو ہے۔ شاہد ہوئے ہم ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تھے ہم اس سے غافل یا کہو سوائے اسکے نہین کہ شرک کیا تہا ہماری باپون نے پہلے اسکے اور تہے ہم اولاد پیچھے اون کے سے۔ کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو ساتھ اُس چیز کے کہ کیا جھوٹون نے"

تفسیر حسینی والا مفسر کہتا ہے کہ حقتعالی ذریت (نسل) آدم را از صلب وے بیرون آورد بر مثال مورچہ ہائے خرد و زرد۔ بعضے گویند سفید یا سرخ و گروہی بر آنند کہ از جانب راست مورچہ سفید و از جانب چپ مورچہ سیاہ۔ و بعضے بر آنند کہ توالد و تناسل از پشت آدم

یکبارگی بوده نه بروجه توالد تناسل روی نموده وحیات وعقل ونطق در ایشان بیا فرید وربوبیت خود را برایشان عرض کرد وایشان قبول کرده گفتند گواه شدیم بر اقرار خود گفته اند چون ذریت آدم بلے گفتند حق سبحانہ ملایکہ را گفت گواه باشید ملایکہ گفتند شہدنا۔ اور معارج النبوة فی مدارج الفتوة کے رکن اول کے باب ۳ کی فصل دوم مین بھی اسکا مفصل بیان موجود ہے اور زیادتی یہ ہے کہ یہ تمام اقرار وشہادتین حجر الاسود کو درمیان رکھکر لی گئی ہین اور قیامت کے روز وہ گواہی دیویگا۔ اسوقت زبان اُسکی بند ہے۔ پس اے ناظرین ایک تو وہ چیونٹیون کے قالب جو انکو پہلے ملے تھے دوسرا اب انسانون کے تیسرے قیامت کے روز ملین گے۔ بموجب قواعد کے دو سے زیادہ جمع ہوتی ہے اس سے بھی تین جونین ثابت ہین ایکبار جنم لینا کسی طرح ثابت نہین۔ اور اس سے محمدیون کا وہ اعتراض بھی بالکل بے بنیاد ہوگیا جو بطور سوال باطلہ کے پیش کیا کرتے ہین اگر تناسخ ہے تو یاد کیون نہین رہتا۔ حالانکہ بموجب قرآن یہ تمام بنی آدم کا دنگل ثابت ہے اور قیامت کے روز اسکی بازپرس بھی ہوگی مگر وہ چیونٹیون کی جونین کسی محمدی کو یا کسی انسان کو یاد نہین ہین اور اُن کے ہونے سے انکار کرنیوالا کافر ہوتا ہے۔

(۴) سورة المائدہ۔ قل هل أنبئكم بشر من ذلك مثوبة عند الله من لعنه الله وغضب عليه وجعل منهم القردة والخنازير وعبد الطاغوت اولئك شر مكانا واضل عن سواء السبيل **ترجمہ** کہہ کیا خبردون مین تمکو ساتھ بدتر کے۔ اس سے جزا مین نزدیک اللہ کے۔ وہ لوگ کہ لعنت کی خدا نے اون پر اور غضب کیا اوپر اون کے اور کئے اون مین بندر اور سور اور جنہون نے پوجا طاغوت (بُت یا دیت یا شیطان) کو یہ لوگ بدتر ہین جگہ مین اور بہت بھکے ہوئے ہین راہ سیدھی سے۔

مفسر لکھتے ہین کہ یہ قوم یہودی تھی جنکو بسبب گناہون کے خدا نے بندرون اور سورون کی جونون مین ڈالدیا تھا - کیونکہ مصنف قرآن اس آیت سے پہلے لکھتا ہے وان اکثرکم فسقون یعنی تم بہت بدکار ہو اسواسطے بدکاری کی سزا یہہ ہے کہ بندرون اور سورون کی جونون مین جاؤگے بدکاری سے پرہیز کرو - چنانچہ اخیر مین یہہ بھی بتلادیا کہ جو لوگ بت پرستی یا جن بھوت پرستی یا نفس و شیطان پرستی وغیرہ مین مصروف ہین وہ اُن سے بدتر جونون مین جگہ پاوینگے کیونکہ وہ بہت ہی راہ راست سے گمراہ ہین - افسوس کہ آجکل کروڑون مسلمان پیرپرستی و قبور پرستی و نفس پرستی مین غرق ہین*۔

(۵) سورۃ الواقعہ مین ہے - وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم و ننشئکم فی ما لا تعلمون ولقد علمتم النشاۃ الاولی فلولا تذکرون ○

ترجمہ اور ہم اسبات سے عاجز نہین کہ بدل دین تمکو مانند تمہارے اور پیدا کرین تمکو دوبارہ اُس صورت اور شکل مین کہ جسکو اسوقت نہین جانتے ہو اور تحقیق جان لی تمنے پیدائش پہلی - پس کیون نصیحت نہین پکڑتے"۔

مصنف قرآن کہتا ہے یعنے خدا سے محمدیان کہ مین اس بات سے عاجز نہین ہون یعنے اس بات کی طاقت مجھ مین ہے کہ تمہین دوسری جونون مین ڈالون اور ایسی جگہ او صورت اور شکل مین پیدا کرون جسکو تم نہین جانتے اور جس سے بالکل غافل ہو - اور کیا تمنے اسے لوگو پیدائش پہلی جان لی ہے کہ پہلے اِس سے تم کس جون مین تھے اگر جان لی ہے اور عقل رکہتے ہو پس کیون نصیحت نہین پکڑتے ہو تم -

(۶) سورۃ نسا قرآن مین ہے ان الذین کفروا بایٰتنا سوف نصلیہم نارا کلما نضجت جلودہم بدلناہم جلودا غیرہا **ترجمہ** یعنی جنہون نے کفر کیا ہماری آیتون سے اونکو ہم آگ مین

*فٹ نوٹ دیکھو قرآن مترجم مولوی عبدالقادر دہلوی کو صفحہ ۱۸ مطبوعہ سنہ ۱۲۰۰ حاشیہ پر لکھا ہے محمد صاحب نے حدیث مین فرمایا ہے کہ اِس امت مین بھی بعضے بندر اور سور ہو جاوینگے -

ڈالین گے (وہان پر) جسوقت گل جاوینگے بدن اُنکے ہم اُنکے بدلے مین دوسری بدن انکو دیتے ہین"۔

مصنف قرآن لوگون کو ڈراتا ہے کہ جنہون نے ہماری آیتین نہین مانی۔ وہ گنہگار دوکہہ مین ڈالے جاوین گے اور جلانے والے دوکھون مین مبتلا ہونگے اور وہان پر دوکھ بھوگ کر ایک قالب کو چھوڑنے کے بعد دوسری قالب پاتی رہینگے اور بار بار مختلف قالبون مین سزایاب ہونگے۔ تاکہ چکھتے رہین عذاب۔

(۷) توریت پیدایش باب ۱۹۔ آیت ۲۶ "مگر اُسکی جورو نے اُسکے پیچھے پھر کے دیکھا اور وہ نمک کا کھمبا بن گئی"۔ یہ لوط پیغمبر کی جورو کی بابت ہے جو گناہ کرنے کے سبب پتھر کی جون مین متناسخ کی گئی تھی۔ اس سے قطع النظر اور جونون کے پتھر وغیرہ تک متنشل القالب ہونا بھی صحیح اور ہر ایک مسلمان کو قبول کرنے کے لایق ہے۔ اور کلام الٰہی سے منکر ہونا کسی طرح واجب نہین۔

(۸) تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ روح شہدا فی سبیل اللہ یعنی جہادی لوگون کی روحین بہشتی جانورونکی قالب مین ہونگی چنانچہ محمد صاحب نے بحالت معراج انکو جنت الماوی کے مرغزار مین دیکھا۔

(۹) حدیث مشارق الانوار مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم کا باپ آذر اور تارہ روز جزا کو ایک ذبون جانور کے قالب (جنم) یا جون مین ڈالے جائین گے۔

(۱۰) حدیث مین لکھا ہی نقلت من اصلاب طیبۃ الی ارحام طاہرۃ (یہ حدیث روضۃ الاحباب کے مقصد اول مین مذکور ہی) محمد صاحب فرماتے ہین کہ مین پاک مردون کی پشتون سے پاک عورتون کی پیٹون (شکمون) مین پڑتا ہوا چلا آیا ہون۔ اور قصص الانبیا۔ و معارج النبوۃ مین ہے کہ "روح پر فتوح حضرت محمد صاحب کا بصورت طاؤس کے ہزار برس رحمت کے دریا مین غریق رہا" غور کرو!

(۱۱) اور تحفہ اثنا عشریہ مین مولوی عبدالعزیز صاحب کہتے ہین کہ "اکثر فریق

اہل تشیع از امیہ وکاتیہ ومنصوریہ وہمیریہ وباطنیہ وغیرہ گویند کہ بدن را معاد نیست ونہ روح را غیر این عالم مقر نیست بلکہ درہمین عالم متناسخ میشود وانتقال مے کند از بدنے بہ بدنے دیگر" یعنے اکثر فرقہ شیعون کے (امیہ اور کاتیہ اور منصوریہ اور ہمیریہ اور باطنیہ وغیرہ) کہتے ہین کہ جسم کو عالم آخرت مین جانا نہین ہے اور نہ روح کے لئے بغیر اس عالم کے کوئی ٹہرنے کی جگہ ہے بلکہ اسی جہان مین پہر جنم (آواگون) مین آتا ہے اور ایک بدن سے دوسرے بدن مین جاتا ہے۔

ان مندرجہ بالا آیات قرآنی واحادیث محمدی وتفاسیر وغیرہ کی شہادتون سے ہر ایک جان سکتا ہے کہ قرآن کے روسے تناسخ ہر طرح قابل یقین ہے اور محمدیون کو اسکا ماننا ہدایت رب المسلمین اور نشان دین ہے اور انکار کرنا موجب کفر وباعث ہزار نفرین۔

قولہ جب ہی کسی نے ایک گناہ کیا۔ پہر نہ وہان توبہ کام آتی ہے اور نہ بندگی۔ نہ خوف الٰہی نہ عشق الٰہی اور نہ کوئی عمل صالح گویا وہ جیتے جی ہی مرگیا اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے بکلی نا امید ہو گیا۔

اقول۔ جہوٹہ بکتے ہو نار غضب مین جلوگے البتہ باستثنائے اور باتون کے آپکی توبہ وہو کہہ کی ٹٹی ہے جسکی آڑ مین لوگون کو گمراہ کر رہے ہو اور گناہ سے نہین ڈرتے خدا کی رحمت سے کوئی نا امید نہین مگر رحمت فریب اور چاپلوسی نہین اور نہ رحمت ہے بندگی خوف الٰہی عشق الٰہی اور عمل صالح کا پہل نجات ہے مگر گناہ کا پہل دو کہہ۔ پس دو کہہ کے بہگتنے کے بعد سکہ کی باری ہے اور یہی عدالت الٰہی کا فرمان جاری ہے مرزا صاحب رشوت وسفارش وشفاعت کی وہان گنجایش نہین اور نہ توبہ وچاپلوسی کی فہمایش ہے باز آؤ ان توبہائے بے معنی سے۔

قولہ۔ علیٰ ہذا القیاس یہ لوگ یوم جزا پر بہی کہ جس سے خدا تعالیٰ مالک یوم الدین کہلاتا ہے صحیح طور پر ایمان نہین رکہتے اور جن طریقون مندرجہ بالا سے انسان اپنی

سعادت عظمیٰ تک پہونچتا ہے یا شقاوت عظمیٰ مین پڑتا ہی اُس کامل سعادت یا شقاوت کے ظہور سے انکاری ہین اور نجات آخری کو صرف ایک خیالی اور وہمی طور پر سمجھ رہی ہین۔

اقول یوم جزا بالکل ایک بناوٹی افترا ہے خدا ہر وقت منصف و عادل و رحیم ہے اور ہمیشہ مالک و رازق و کریم۔ ہم تمہاری طرح اسوقت اُسکو غافل ظالم کاہل جاہل نہین مانتے ہین اور نہ اسوقت کسی اور کو عادل و منصف و رحیم کریم جانتے ہین۔ آپ اس غلط ایمان سے باز آئیے۔ اور خدا کے ہمیشہ موصوف بصفات کامل ہونے پر ایمان لائیے۔ حور و غلمان کے شہوی گمان سے بچکر راستی و صداقت کے گیان کیطرف توجہ فرمائیے۔ تاکہ نجات حاصل ہو۔ ورنہ حورون کی تمنا پر وسمہ لگانا شہوت پرستی کا بڑھانا ہی جو سراپا وہم و گمان اور خیال و جنجال ہے۔ مولانا غالب مرحوم فرماتے ہین۔

خوب معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہہ خیال اچھا ہے

قولہ بلکہ وہ نجات ابدی کے قایل ہی نہین اور انکا مقولہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ کے لئے نہ اس جگہ آرام ہے اور نہ اوس جگہ۔ اور نیز اُنکے زعم باطل مین دنیا بھی آخرت کی طرح ایک کامل دارالجزا ہی جسکو دنیا مین بہت سی دولت دی گئی وہ اُس کے نیک عملون کے عوض مین جو کسی جنم مین اُسنے کئے ہونگے دی گئی ہے اور وہ اباحت کا مستحق ہے کہ اسی دنیا مین اپنے نفس اماره کی خواہشون کے پورا کرنے مین اُس دولت کو خرچ کرے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس جہان مین خداتعالیٰ کا کسی کو اس غرض سے دولت دینا کہ وہ اس دولت کو فی الحقیقت اپنے اعمال کی جزا سمجھکر کہانے پینے اور ہر طرح کی عیاشی کے لئے آلہ بنادے۔ یہہ ایک ایسا ناجائز خطاب ہے جو خداتعالیٰ کی نسبت کرنا نہایت درجہ کی بے ادبی ہے کہ گویا منعوذ باللہ وہ خود آپ ہی لوگون کو بدفعلی اور پلیدی مین ڈالنا چاہتا ہے اور قبل اُسکے جو اُسکا نفس پاک ہو۔ نفسانی

لذات کے وسیع دروازے اُن پر کہولتا ہے اور پہلے جنموں کے نیک عملوں کا اجر اُنکو یہ دیتا ہے کہ پچھلے جنم مین وہ ہر طرح کے اسباب تنعم پاکرا ور نفس امارہ کے پورے پورے تابع بنکر پہر تحت الثرے مین جا پڑتے ہین۔

اقول۔ منداد ماحب آپ دھوکہ مین پہنسکر اَوروں کو گمراہ نہ کیجئے کوئی آریہ وغیرہ آپ کے دام تزویر مین نہ پہنسیگا۔ محدود اعمالون اور محدود نیکیون کے عوض مین غیر محدود نجات اور بے عدد سُکہہ کا غیر منتہی زمانہ تک ہوگنا ایک اسبنہا اور غیر ممکن امر ہے جیسے محدود خوراک کہانے سے محدود زمانہ تک بہوکہ بند ہوتی ہے نہ کہ غیر محدود زمانہ تک۔ حد والے کامون کا پہل غیر محدود ملنا کوئی سلیم العقل تسلیم نہ کریگا جیسے محدود چیز کی کشش محدود ہوتی ہے۔ ویسے ہی محدود روح کے اعمال محدود ہین۔ اور محدود اعمالون کا نتیجہ بیحد نہین ہو سکتا۔ اسواسطے نجات ابدی روح حاصل نہین کرسکتا اور نہ ابدی دوکہ بہوگ سکتا ہے۔ بموجب اعمالون کے عدالت خداوندی سے سُکہ و دوکہ کی سزا و جزا پاتا رہتا ہے اور نیک و بدکرم کرنے مین فعل مختار ہے اور قرآن بھی اسی ویدک اصول کی تائید کرتا ہے مگر خدا جانے کہ صاف کہنے سے کیون ڈرتا ہے۔

سورۃ ہود۔ واما الذین سُعدوا ففی الجنۃ خلدین فیھا مادامت السموٰت والارض الا ماشاء ربك عطاءً غیر مجذوذٍ ترجمہ اور جولوگ کہ نیک بخت کئے گئے ہین بیچ بہشت کہ ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے جبتک کہ رہین آسمان و زمین مگر جو چاہے پروردگار تیرا بخشش نہ نہایت والا ہے۔

اور اسی سورۃ مین ہے۔ فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیرٌ وشھیق خلدین فیھا مادامت السموٰت والارض الا ماشاء ربك ان ربك فعال لما یُرید ترجمہ پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے۔ پس بیچ آگ کہ ہین واسطے اُن کے

بیچ اوس کے چلاتا ہے آواز باریک اور موٹی سے ہمیش رہنے والے بیچ اوسکے جبتک کہ رہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے پروردگار تیرا تحقیق پروردگار تیرا کرنیوالا ہی جواراده کرتا ہی"

ان مندرجہ بالا آیتون سے اگر کوئی ذرہ بھی غور سے دیکھے اور بچارے تو صاف واضح ہوتا ہے کہ لوگ بہشت اور دوزخ میں اُتنا عرصہ رہینگے جب تک آسمان و زمین قایم ہین اور اس سے کوئی مسلمان انکاری نہین کہ آسمان اور زمین ہمیشہ نہین رہین گے۔ پس ضرور بہشت و دوزخ اور حور و غلمان فانی ہین۔ اُن فانی مکانون مین جاودانی نجات والے کسی طرح نہین رہ سکتے اسلئے ضرور واپس آنا ہوگا۔ ہان ہم آسمان اور زمین کی میعاد سے کئی ہزار گنا زیادہ عرصہ نجات کے واسطے مسلم مانتے ہین جس کو مہاکلپ پکارتے ہین۔ آپنے بالکل جھوٹھ بولا اور خواہمخواہ نامہٗ اعمال سیاہ کیا۔ ہم ایسا ہرگز نہین مانتے اور نہ دنیا کو کامل دارالجزا جانتے ہین۔ البتہ نجات کی سوا باقی تمام سزاؤن اور جزاؤن کیواسطے دارالجزا مانتے ہین۔ جو ہر طرح مسلم عقلا ہی اور اعتراضات سے مبرا و معرا۔ حق حقدار کو دینا کسی طرح ناواجب و ناسزا نہین۔ ہان خدا کسی سے برُے کام نہیں کراتا۔ اور نہ شیطان کو کسی کے گمراہ کرنے کیواسطے مقرر فرماتا ہے جیسا قرآن مین لکھا ہے۔

سورۃ اعراف من یھد اللہ فھو المھتدی ومن یضلل فاولیٰٓئک ھم الخٰسرون **ترجمہ** جسکو راہ دکھاوے اللہ پس وہ راہ پانیوالا ہے اور جس کو گمراہ کرے پس وہ لوگ ٹوٹا پانیوالے ہین۔

سورۃ مریم۔ الم تر انا ارسلنا الشیطین علی الکفرین تؤزھم ازًا۔

ترجمہ۔ کیا نہین دیکھا تونے یہ کہ بھیجا ہمنے شیطان کو اوپر کافرون کے بہکاتے ہین اونکو بہکانے کر۔

جو چیز جسکی ہی وہ اُسکے خرچ کرنے مین فعل مختار ہے مجبور و گرفتار نہین۔ ہان

ہر ایک انسان کو ضروری ہے کہ بدیون سے اجتناب کرے اور ثابت قدمی راہ صواب انسان ایسی فعل مختاری کے سبب تو سزا و جزا کا حقدار ہے اور اُس کے بھوگنے مین مجبور ولاچار۔ ورنہ اگر مال مفت ودل بیرحم کے مقولہ پر (بقول آپکے) عملدرآمد ہووے تو موجودہ دولت وغیرہ کو برباد کرے اور بیفائدہ کھووے۔ اور آئندہ سے ہاتھ دھووے ہندُون کا پرمیشور عادل ومصنف حقدار کو حق پہنچانیوالا ہے۔ آپکے خیال کرین کی طرح ظالم وجبار وغافل وخودغرض نہین ہے جو خواہ مخواہ لوگون کو بدفعلی اور پلیدی کا رہنما اور معاذاللہ بدچلنی اور فعل شنیعہ کا خدا ہے اور یہ باتین کسی حق پرست کی طرف سے خدا کے حق مین ہر طرح بُری اور ناسزا ہین اور کسی طرح واجب اور روا نہین۔

قولہ۔ اور ظاہر ہے کہ جس شخص کے خیال مین یہ بھرا ہوا ہے کہ میرے ہاتھ مین جسقدر دولت اور مال اور حشمت اور حکومت ہین یہ میرے ہی اعمال سابقہ کا بدلا ہے۔ وہ کیا کچھ نفس امّارہ کی پیروی نکریگا۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھتا کہ دنیا دارالجزا نہین ہے بلکہ دار ابتلا ہے اور جو کچھ مجھکو دیا گیا ہے وہ بطور ابتلا اور آزمایش کے دیا گیا ہے تا یہ ظاہر کیا جاوے کہ مین کس طور پر اُسمین تصرف کرتا ہون۔ کوئی ایسی شئے نہین ہے جو میری ملکیت اور میرا حق ہو۔ تو ایسا سمجھنے سے وہ اپنی نجات اسباب مدنی دیکھتا کہ اپنا تمام مال نیک مصارف مین خرچ کرے اور نیز وہ غایت درجہ کا شکر بھی کرتا کیونکہ وہی شخص دلی اخلاص اور محبت سے شکر کر سکتا ہے کہ جو سمجھتا ہے کہ مینے مفت پایا۔ اور بغیر کسی استحقاق کے مجھکو ملا ہے۔ غرض آریہ لوگون کے نزدیک خداتعالیٰ نہ رب العالمین ہے نہ رحمان نہ رحیم اور نہ ابدی اور روامی اور کامل جزا دینے پر قادر ہے (صفحہ ۲۹۰ تک حاشیہ نمبر ۱۱)

اقول۔ کسی شخص کا نفس امّارہ کی پیروی کرنا خود اُسکا مجرم ہونا ہے۔ نہ کسی

اوُر کا۔ نیکی کا پھل سکھ ضرور ہونا چاہئیے مگر جو بدی کی جاوے اُسکا پھل دُکھ کے سوا اوُر کیا ہے۔ آزمایش نادان اور جاہل کرتے ہین۔ نہ کہ عالم الغیب پرمیشور۔ دنیا کا صرف دارابتلا ہونا کوئی بیوقوف سے بیوقوف بھی تسلیم نہ کریگا ورنہ گناہون کے بدلے دُکھ اور نیکیون کے بدلے سکھ اس جگہ نہونا چاہئیے حالانکہ ہوتا ہے۔ جس شخص کو یہ خیال ہو کہ جو کچھ مجھکو دیا گیا ہے وہ نہ تو میرا حق ہے۔ اور نہ کوئی سبب خاص بلکہ اتفاقاً غلطی سے میری قبضہ مین دیا گیا۔ خواہ مین ہزار نیکیان کرون یا ہزار بدیان جو کچھ ہونا ہے وہی ہوگا مین مجبور محض ہون

روز با جام گذرتی ہے　　　شب دلارام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے　　　اب تو آرام سے گذرتی ہے

خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا۔ پس اعمال نیک محض وبال ہین۔ بقول **سعدی**۔ شنیدم کہ در روز امید و بیم۔ بدان را بنیکان بجشد کریم؎ "تا بر عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست"۔ ایسا شخص ضرور نیکی سے پرہیز کریگا۔ اور کفر وضلالت کی غار عمیق مین مدہوش رہیگا۔ لیکن برخلاف اِسکے جو یہ جانے گا کہ جو کچھ مجھے ملا ہے یہ میرے ہی اعمال کا بدلا پر ماتما نے عدالت خداوندی سے دیا ہے۔ اگر مین اس سے زیادہ نیکی کرونگا تو زیادہ پھل پاؤنگا۔ اور اگر گمراہی و بدکاری کی طرف بڑھونگا تو اُسکا معاوضہ دُکھ بھرونگا۔ ایسا شخص ضرور نیکی کریگا اور بدیون سے مجتنب ہوگا۔ یہی باعث ہے کہ اہل ہنود یعنے آریہ صاحبان نیکی۔ رحم۔ محبت مین لاثانی ہین اور حقانیت وعبودیت کے بانی۔ برخلاف اِسکے آپکے مسلمان صاحبان مفت را چہ گفت اگر جو چاہتے ہین کرلتے ہین۔ اور خدا کا خوف دل مین نہین دھرتے **افغانستان** کے مسلمان (جو نماز روزہ و قرآن خوانی و اصول مسلمانی سے بہ نسبت ہندوستانی لوگون کے ہزار درجہ زیادہ آگاہ ہین) اُنکا ارشاد ہے اور پختہ اعتقاد۔ کہ موز کوا او لا ر دغا توبہ بوئی کوردے

یعنی نماز کرو اور راستہ مارو توبہ کا گھر کھلا ہے"۔ اسکے علاوہ آپکے مفتی دین سید المرسلین محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی کو انکے والد بزرگوار نے جبکہ وہ قید خانہ مین فرزند دین پسند کے ہاتھون سے اسیر تھے یہ شعر لکھے تھے ؎

آفرین باد ہندوان ہر باب مردہ را مے دہند دائم آب
اے پسر تو عجب مسلمانی زندہ جانم بآب ترسانی

پس ثابت ہوا کہ آریہ لوگ ہر طرح پرماتما کو کامل الصفات و مجمع البرکات صفات مانتے ہین مگر مسلمان لوگ خصوصاً مرزا صاحب کے نزدیک نہ خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اور نہ عادل اور انصاف گزین ہے نہ ابدی اور نہ ازلی۔ نہ اُسکی رحمت عام ہے اور نہ رحمانیت نہ وہ سب کا رازق ہے اور نہ مالک۔ بلکہ معاذ اللہ وہ گمراہ کرنیوالا۔ بہکانے والا شیطان بھیجنے والا۔ ظلم پر کاربند۔ خیانت پسند۔ گناہ کی ترغیب دینیوالا۔ چورون کا یار بدمعاشون کا مددگار ہے اور برخلاف قادر ہونیکے عاجز اور برخلاف عالم الغیب ہونے کے ناواقف اور آزمانے والا ہے۔ حالانکہ آزمایش امر مجہول کا معلوم کرنا ہے جو انسان ہیمدان کا کام ہے نہ کہ خدائی ہمہ دان کا۔ آپ لوگون کے اعتقاد سے صاف ظاہر ہے کہ خدا نے منعم اور اہل دول کو نعمت ورحمت وغیرہ بلا نتیجہ اعمال کے مفت دی ہے۔ پس ہر ایک معمولی عقل والے انسان کے نزدیک بھی اسپر مندرجہ ذیل اعتراض شدید وارد ہوتے ہین (۱) جب خدا نے اپنے دریائے بخشش کو جاری کیا تو ایک جماعت کثیر کو اس سے تشنہ لب یعنے محتاج ومفلس کیون رکھا ہے جس سے اُسکی رحمت عام نہی۔ اور قدرت انصافیہ بھی معطل ہوگئی۔

(۲) تھوڑے آدمیون کو دینا اور کثیر التعداد کو نہ دینا علاوہ تعصب وطرفداری کے لوگون کو گناہ کرنے پر دلیر بناتا ہے وہ ضرور مجبور و ناچار ہوکر گناہان کبیرہ کے مرتکب ہونگے بقول سعدی۔ خداوند روزی بحق مشتغل ۔ پراگندہ روزی پراگندہ دل۔

با گرسنگی قوت پرہیز نماند ✦ افلاس عنان از کف تقوی بستاند

اور محمد صاحب نے اسکی تائید کی ہے الفقر سواد الوجہ فی الدارین یعنے مفلسی دونو جہان کی روسیاہی ہے اور اسکا ثبوت آجکل بہی عیان ہے کہ جماعت بیکاران و ناداران لنڈن نے مالدارون پر لوٹ مچائی اور مکہ کے بدّو ہمیشہ حاجیون کو لوٹتے رہتے ہین۔ اور داناؤن کا اتفاق ہے کہ از دست تہی چہ مروت آید و از معدہ خالی چہ قوت و از پاے بستہ چہ سیر و از دست گرسنہ چہ خیر۔ پس اس ناپاک اعتقاد کے روسے ان تمام برائیون کا بانی مبانی خدا ٹہرتا ہے نعوذ باللہ من الشراقوالہم وانفاسہم واوہامہم یعنے اے پرمیشور ایسے برے قولون اور باتون اور وہمون سے ہمکو پناہ دے۔

سنسکرت کی فضیلت

براہین الاحمدیہ از صفحہ ۳۷۳ تا ۳۸۱ جلد چہارم

قولہ۔ بعض نادان آریہ ایک سنسکرت کو پرمیشور کی بولی ٹہراکر دوسری تمام لبیان جو صدہا عجائب اور غرائب صنع باری سے بھری ہوئی ہین۔ انسان کا ایجاد قرار دیتے ہین۔

اقول۔ اول سب سے یہ ثابت کرتا ہون کہ پیدایش انسانی آریہ ورت مین ہوئی اور اسی جگہ سے تمام دنیا پر پہیلی ہے تفسیر حسینی (جو قرآن کے حاشیہ پر دہلی مین ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ مین طبع ہوئی ہے) کے صفحہ ۱۰۸ پر سورۃ اعراف کے روز میثاق کے وعدہ کی بابت لکہا ہے "در لباب آوردہ کہ اخذ میثاق در دہنا بود

بودہ وآن زمینیست در ولایت ہندو بعد از خروج آدم بودہ از بہشت" اور تفسیر قادری
مین صفحہ ۴۴۳ یہی مذکور ہے۔

در معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ رکن اول صفحہ ۴۴۲ باب ۲ مذکور است
آدم بزمین ہند در کوہ سراندیب فرو آمد وآن کوہے است کہ ذروۂ وے بر آسمان
از ہمہ کوہہا نزدیکتر است۔ الحدیث فی العرائس عن حذیفۃ الیمانی از حضرت رسالت
روایت میکند کہ فرمود چون آدم بزمین فرود آمد بروے اوراق جنت بود کہ ستر ایشان
عورت می نمود بواسطہ تغیر ہواے دنیا آن ورقہا خشک شدہ بتصرف باد در اقطار
زمین متفرق شد نفحات اشجار و روایحہ اثمار جنت در آن مملکت منتشر گشت واثر
آن بماند تا قیامت بہ بوئے عود وصندل ومشک وعنبر از ان نفحات اوراق جنت است
آدم با حوا در آن زمین بفراغ بال بہمایون الطاف خداے ذوالجلال بعد از محنت
مفارقت براحت مواصلت بہرہ مند گشتہ عمر باقی بفراغت ورفاہیت گذرانیدند
و در قبول احکام الٰہی واطاعت فرمان بادشاہی جل ذکرہ اہتمام تمام مرعی میداشتند
وبغیر ایشان در تمام روے زمین دیارے نبود۔ اور ایسا ہی روضۃ الاحباب وغیرہ
مین بھی ذکر ہے کہ آدم ہندوستان مین رہتا تھا۔

پیدایش توریت باب ۱۱۔ آیت ۱ و ۲۔ اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور
ایک ہی بولی تھی۔ اور جب وے پورب سے روانہ ہوے تو ایسا ہوا کہ انھون نے
سنعار کے ملک مین ایک میدان پایا اور وہان رہنے لگے"۔ کوئی آدمی کسی مذہب کا
پیرو ایسا بات سے باوجود سننے اسقدر شہادتون کے انکار نہین کرسکتا۔ کہ سرشٹی کی
ابتدا آریہ ورت مین ہوئی اور جسکو وہ آدم مانتے ہین وہ بھی یہان ہی ہوا۔
دور کیون جائین۔ آدم کی وجہ تسمیہ پر ہی فیصلہ ہوسکتا ہے۔

غیاث اللغات ردیف (ب) مین یہ عبارت درج ہے آدم۔ وجہ تسمیہ

انکہ از ادیم الارض یعنے از روئے زمین است از خاک روئے زمین مخلوق شدہ بود و بعضے گویند کہ او گندم گون بود و درین صورت از اُدمت ماخوذ است و اُدمت بالضم بمعنے گندم است - وجہ اول از تفسیر جلالین و بعض محققین نوشتہ اند کہ لفظ آدم را کہ اسم ابوالبشر است از ادیم یا ادمت مشتق گفتن صحیح نباشد - چراکہ آدم لفظ عجمی است و ادیم و اُدمت عربی است - پس اشتقاق لفظ عجمی از عربی متصور نمے شود - یعنے آدم کا نام لفظ ادیم سے بنا ہے کیونکہ وہ زمین کی خاک سے مخلوق ہوا تھا - پھر کہتا ہے نہیں کہ وہ گندم رنگ تھا اور اُدمت گندم کو کہتے ہیں پس لفظ اُدمت سے بنا ہے مگر پھر خود ہی انکی تردید کرتا ہے کہ یہ دونو لفظ یعنے ادیم اور اُدمت عربی کے ہیں اور آدم عربی کا لفظ نہیں بلکہ زبانہائے عجم کا ہے - پس یہ اشتقاق اور یہ معنے اور یہ وجہ تسمیہ درست نہیں ہے - اب ہمیں تلاش کرنا چاہئے کہ آدم کے معنی کیا ہیں چونکہ مذکورہ شہادتوں سے بحوالہ تفسیر و حدیث و تواریخ کے ثابت کیا گیا ہی کہ آدم ہندوستان (آدیہ وت) میں ہوا پس آریہ ورت کی منزہ و مصفا و مقدس زبان میں جسے سنسکرت کہتے ہیں اِس نام کے معنے ہوئے **आदिम:** یعنے جو آد - میں پیدا ہوو ہی اسکو آدم کہتے ہیں - آد - آغاز کو کہتی ہیں جسکو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے - اور یہ نہایت موزون بھی معلوم ہوتا ہی اسطرح ٹھیک قابل یقین ہے - جب آدم کا نام بھی سنسکرت کا ہے اور سنسکرت سب زبانوں سے قدیم اور ام الالسنہ ہے - پس یہی ایک شستہ و کامل زبان بذریعہ الہام وید کے پرکاش کی گئی - اب اگر نادان کہتی ہو تو توریت والے کو کہو جو کہتا ہے کہ اُسوقت تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی یا حدیث والیکو کہو - پس ثابت ہوا کہ بقول عیسائیوں و محمدیوں کے بھی ابتدا میں صرف ایک ہی بولی دی گئی - کہ آدم سے لیکر نوح کی اولاد اور بابل کے برج

بننے تک جبوقت کہ آدم اور نوح مر بھی چکے تہے یعنے دنیا کی پیدایش سے لیکر مسیح سے ۴۲۴۷ سال پہلے تک آدم اور اُسکی اولاد اور نوح وغیرہ تمام سنسکرت بولتے تہے اور دوسری کسی بولی کا نام ونشان بہی نہ تہا۔ تو اے ناظرین اس سے منکر ہونا صداقت پرماتما اور پرور دگار سے بے ایمان ہونا ہے جو بخت ناوانی اور کور باطنی کی نشانی ہے ہر ایک دانا کو اس بات پر یقین ہے کہ خدا ہر صفات ہماری سے بہتر ہے۔ پس جس زبان مین اُسکا الہام ہو وہ زبان بہی نہایت کامل اور آراستہ و پیراستہ اور مہمل باتون سے معرا اور محاورات علمی و لفظا مین نہایت مصفا ہو اور ایسی کامل ہو کہ کوئی فقرہ معنی سے خالی نہو۔ چنانچہ مصنف آبحیات فرماتے ہین۔ "آریون نے اس سبب سے تاکہ بزرگون کی زبان ہمیشہ خالص رہے) اسواسطے کہا کہ ہماری زبان آلہی ہے اور الٰہی عہد سے اسیطرح چلی آتی ہے چنانچہ اُسکے قواعد اور اصول باندھے اور ایسی جانچکر باندھے جس مین نقطہ کا فرق نہین آسکتا۔ اُسکی پاکیزگی نے غیر لفظ کو اپنے دامن پر ناپاک دہبہ سمجھا۔ اس سخت قانون نے بڑا فائدہ یہ دیا کہ زبان ہمیشہ اپنی اصلیت اور بزرگون کی یادگار کا خالص نمونہ نمایان کرتی رہیگی"۔ جب مسلمان حملہ آور ہند پر آئے اور زبانون کو باہمی ملاوٹ ہونے لگی اُسوقت کی بابت آبحیات مین لکہا ہے کہ اُدہر سنسکرت تو دیو بانی یعنے زبان آسمانی تہی۔ اُس مین ملکشون کو دخل کہان۔ البتہ برج بھاشا نے اس بن بلائے مہمان کو جگہ دی"۔

پس یہ ہر طرح ثابت ہوگیا کہ اول مین صرف سنسکرت تہی اور وہی بموجب توریت کے تمام دنیا کی بولی تہی۔ چنانچہ خود آدم کا نام بہی زبان سنسکرت کا ہے نہ کسی اور زبان کا۔ پس پرمیشور کیطرف سے یہی ایک بولی انسانون کو آدمین دی گئی اور وہ کل زبانون کی ماں سنسکرت ہے۔

قولہ۔ گویا انسان کے ہاتھ مین بہی ایک قسم کی خدائی ہے کہ پرمیشور نے تو صرف

ایک بولی ظاہر کی۔ مگر آدمیون نے وہ قوت دکہلائی کہ بیسون بولیان اُس سے بہتر ایجاد کین۔
اقول۔ کفر کے کلمے کیون استعمال کرتے ہو اور خدا سے نہین ڈرتے۔ خدا نے آدمی کو مجبور و مقید پیدا نہین کیا بلکہ فعل مختار اور دنیا مین سوچنے سمجہنے کیواسطے۔ ترقی کرنیکے واسطے فائدہ دینے اور حاصل کرنے کے واسطے بموجب انصاف قدیم کے پیدا کیا۔ اور ساتھ ہی ترقی کرنیکا آلہ یعنی الہام بھی دیدیا جو نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ اُن پہلے انسانون کے لئے (جنکے واسطے کوئی مدرسہ یا مکتب یا سکول نہین تھا اور نہ کوئی اُستاد تھا) کوئی رفیق شفیق نہ تھا جو انکو بولنا سکہلاتا اور گنگ محل سے نکالکر تہذیب و تادیب و علمیت کے مرتبہ عالی تک پہونچاتا۔ پس وہ صرف پرماتما یا برہم پرمیشور ہی تھا جسنے اناد ی گیان اور شدہ عرفان سے تمام حوائج انسانی و ضروریات جسمانی و روحانی کے پورا کرنے کیواسطے لامبدل کلمات اسد کامل اور غیر متغیر گیان عنایت فرمایا پہر سلسلہ تعلیم و تدریس کا جاری ہوکر تمام عالم مین بمقدار آبادی کے ترقی پکڑتا اور رواج پاتا گیا۔ غرضکہ تہوڑی عقل والا آدمی بھی جانسکتا ہے کہ حقیقتاً و واجباً ابتدا مین پرمیشور کیطرف سے الہام و اُپدیش کی ضرورت تھی مگر آیندہ انسان اپنی حاجتون و ضرورتون کو اُسی الہام کے فیض و برکت سے ہمیشہ حل کرتا ہی اور تہوڑے تہوڑے تغیرات پر تبدلات کرتا ہوا ایجادات کر کے ترقیات کرتا جاتا ہے مگر اُس کامل گیان سے مونہہ موڑکر کچھ بھی نہین کرسکتا جو فاضل لوگ غیر متعصب ہوکر سوچتے ہین یا جنہون نے زبانون کی حالتون پر غور کی ہے وہ عموماً رای دیتے ہین کہ سب زبانین ایک ہی زبان سے نکلی ہین اور اُن سب کا مخرج سنسکرت ہی۔ چنانچہ ابتک بھی بہت سی زبانین سنسکرت سے صاف نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہین۔ کوئی زبان سنسکرت کے مساوی کامل نہین چہ جاکہ بڑہکر۔ بلکہ تمام زبانین فصاحت بلاغت و وسعت مین اُس سے کمتر ہین مگر آپ جیسے نادان محض سنسکرت کی فضیلت سے محروم مطلق ہین اور سچ بھی ہے کسے

قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری　　　شیشہ گر نادان چہ داند مے فروشد سنگہا

قولہ - بھلا ہم آریہ لوگون سے پوچھتے ہین کہ اگر یہ سچ ہے کہ سنسکرت ہی پرمیشور کے مونہہ سے نکلی ہے اور دوسری زبانین انسان کی صنعت ہین اور پرمیشور کے مونہہ سے دور رہی ہوئی ہین - تو ذرہ تبلاؤ تو سہی کہ وہ کون سے کمالات خاصہ ہین جو سنسکرت مین پائے جاتے ہین - اور دوسری زبانین اُن سے عاری ہین کیونکہ پرمیشور کی کلام کو انسان کی مصنوع پر فضیلت ہونی چاہئے - کیونکہ وہ اُسی سے خدا کہلاتا ہے کہ اپنی ذات مین اپنی صفات مین اپنے کامون مین سب سے افضل و بیمثل و مانند ہے -

اقول - آپ بیجا زبان درازی کو عمدہ بتاتے اور مسلمات پر اعتراض کرتے وقت مونہہ بناتے ہین مگر یہ بات شایان شان عقلمندی نہین - پرماتما حوائج فانی اور مونہہ ناک زبان وغیرہ اعضاء جسمانی کا محتاج نہین البتہ سنسکرت کو اُسنے اپنے کامل گیان کی بذریعہ الہام وید مقدس پرکاش کیا ہے - زبان سنسکرت کو دیگر تمام دُنیا کی زبانون پر وہ فضیلت ہے جو والدین کو فرزندون پر یا اُستاد کو شاگردون پر یا مرشد کو مریدون پر یا آدمی کو بیروان پر - ہان سنسکرت مین بہت سے کمالات خاصہ ہین جنسے دوسری زبانین محض عاری ہین - ہم اُن فضائل کو بھی محققین کی شہادتون سے تبلاتے اور آپکے اعتراض کی بطالت کرتے ہین -

(۱) زبان سنسکرت کو اِن لوگون (آریون) نے ایسا مانجھا ہے کہ دُنیا کی کوئی زبان اسکی برابری نہین کرسکتی - اور یورپ کے بڑے بڑے فاضل جنہون نے اسکی تحصیل مین بڑی کوششین کی ہین اُسکو سب زبانون سے وسیع اور فصیح اور کامل بتاتے ہین - (قصص الہند حصہ اول سال ۱۸۷۱ء صفحہ ۸)

(۲) مخزن العلوم مطبوعہ شہر دہلی جلد ہفتم کے نمبر ۱۱ مین مولوی الطاف حسین صاحب حالی ممبر دہلی سوسائیٹی نے سنسکرت زبان کی نسبت فرمایا ہے "سنسکرت زبان کی نسبت ایک بہت محقق کا قول ہے کہ یہ زبان یونانی زبان سے زیادہ کامل اور رومی

سے زیادہ وسیع اور دونوں سے بڑھکر فصیح اور بلیغ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندؤن کے
بزرگون نے اس زبان کی تکمیل اور تہذیب مین جیسی چاہئے۔ ویسی ہی توجہ کی ہے۔ لکھا
ہے کہ اس زبان کی صرف و نحو ایسی مکمل ہے کہ تمام دنیا مین کلام انسانی کے اصول اس سے
زیادہ قایم نہین ہو سکتے"۔ اگر کوئی زیادہ ثبوت چاہے تو یوروپ کے محققین کی راے
ملاحظہ فرماوین۔

قولہ۔ اگر ہم یہ فرض کرلین کہ سنسکرت پرمیشور کا کلام ہے جو ہندؤن کے باپ دادون پر
نازل ہوا ہے اور دوسری زبانین دوسری لوگون کے باپ دادون نے بوجہ اسکے کہ
وہ ہندؤن کے باپ دادون سے زیادہ زیرک اور دانا تھے آپ بنالی ہین مگر کیا ہم یہ
بھی فرض کرسکتے ہین کہ وہ لوگ ہندؤن کے پرمیشور سے بھی کچھ بڑھکر تھے۔ جنکی قدرت
کاملہ نے صدہا ہی زبانین بناکر دکھلادین۔ اور پرمیشور صرف ایک ہی بولی بناکر
رہ گیا۔

اقول۔ آپکو بغض باطنی سے فرض کرنیکی مرض ہے مگر حق و صداقت سے کسی طرح
کی غرض نہین۔ جیسا کہ ہم پہلے تشریح کر آئے ہین کہ سب انسانون کے باپ دادا آریہ
ہی تھے اور سب کی زبان بہت دراز عرصہ تک ایک ہی تھی۔ یعنی وہ قدرتی بچے جو ابتدائے
آفرینش سے دایۂ قدرت کی گود مین پلے وہ آریہ تھے اور وہ قدرتی زبان جو قادر مطلق نے
قدرتی کارخانہ کے انصرام و اہتمام کے لئے کارکنون کو بتلائی وہ سنسکرت تھی۔ وہ
قانون جسپر عملدرآمد اور جسکے مطابق کارروائی کرنے کا ارشاد فرمایا وید مقدس ہین۔
اُن (آریون) کی دانائی اور دیرکی ایک عالم مین ضرب المثل ہے اُن کی حقانیت
و صداقت و شجاعت دنیا مین بے بدل ہے۔ جنکو آپ عمدہ تبلا رہے ہین یعنی زبانین
خجالت سے سر نہین نکال سکتی ہین۔ اور اپنی ثقالت و ناکاملیت کی معترف
ہوکر اُس مادر مہربان کی قدمبوس ہو رہی ہین۔ چنانچہ عربی زبان کے ثقیل اور

غیر موزون ہونے کی نسبت خود قرآن کی شہادت کافی ہے (سورۃ المزمل) انا سنلقی علیک قولا ثقیلا یعنے اے محمد عنقریب ہم تیرے پاس قول ثقیل نازل کرینگے چنانچہ عین غین کر ادا کرتے وقت زبان نکالنا۔ حائے حطی کر وقت مونہہ پھاڑنا اور ق کے زبان پر لانے سے کراہیت جتلانا اور مونہہ بنانا خود عربون کی شہادت سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ ثقیل اور غیر مانوس زبان ہے اور غوغائے شتران سے ہم الحان۔ بقول سعدی ع اشتر بشعر عرب در حالت ست وطرب۔

مرزا صاحب تعصب کا علاج ہدایت حقیقی کا محتاج ہے۔ اسی پرماتما کے کامل الہام (وید مقدس) سے دنیا مین گیان کا نور چمکا۔ اسی سچی کتاب سے تمام مکتب جاری ہوئے۔ اسی چراغ عرفان سے ظلمت کدہ روشن ہوئے۔ اسی ہادی کامل کی برکت سے سب نے راہ پائی۔ اور اسی ایک کامل زبان سے لوگون کو بولنے کی طاقت ملی۔ اُسکی ہی حلاوت معانی نے دنیا کو زباندانی سکھلائی۔ اگر آپ سنسکرت سے ذرہ بھی آگاہ ہوتے تو ایسے الفاظ اور بیجا کلمات ہرگز مونہہ سے نہ نکالتے۔

قولہ جن لوگون کے تار پود مین شرک گھسا ہوا ہے۔ انہون نے اپنے پرمیشور کو بہت سی باتون مین ایک برابر درجہ کا شخص سمجھ رکھا ہے۔ کیون نہو انادی جو ہوئی خدا کے شریک جو ٹھہرے۔

اقول۔ یہ وہم جو آپ کا اندرونی کفر ہے تا مرگ آپ کے رگ وریشہ سے نہ نکلیگا ؎

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ... نرود جز بوقت مرگ از دست

کوئی آریہ کسی بات مین برابری کا دعوی (معاذ اللہ) نہین کرتا بلکہ خادمیت اور بندگیت عبودیت کا دعوی ہم ضرور رکھتے ہین اور یہ دعوی بلکہ عرضداشت ہماری انادی زمانہ سے ہے

شرک تو آپ کرتے ہین جو اُسے انسانون کی طرح مونہہ ہاتھ ناک کان والا تخت پر بیٹھا ہوا۔ چراغ کی مثال روشن۔ ساق سیمین والا۔ رشوت لینے والا۔ مکانون مین رہنیوالا دوست دشمن والا۔ وکالت سفارش والا۔ آدمی کی شکل والا۔ بالاخانہ پر بیٹھنیوالا۔ جمعہ کے روز مسجدون مین آنیوالا۔ ایک طرف والا۔ فریب کہیلنیوالا۔ شیطان سے ڈرنیوالا مانتے ہین۔ کیون نہو غیر فانی جو ہوئی۔ گناہ کرنے پر مجبور جو ہوئی۔ خدا کی شاہوکار جو ہوئے

قوله۔ اور اگر کسی کے دل مین یہ وہم پیدا ہو کہ خدا نے ایک بولی پر کیون نہ کفایت کی۔ یہ وہم بھی قلت تدبر سے ناشی ہے۔ اگر کوئی دانا اقالیم مختلفہ کے اوضاع متفاوتہ اور طبائع متفرقہ پر نظر کرے تو بیقین کامل اُسکو معلوم ہوگا کہ ایک ہی بولی ان سب کے مناسب حال نہ تھی (پہر مرزا صاحب نے چند سطرون کے بعد لکھا ہے) کہ کیا مناسب تہا کہ وہ جدا جدا طبیعتون کے لوگون کو ایک ہی بولی کے تنگ پنجرہ مین قید کر دیتا"۔

اقول۔ اِسکے طبعزاد و بے بنیاد ستنزاد کا ہم توریت سے مقابلہ کرتے ہین اور اس اختلاف السنہ کے مسئلہ کو ناظرین کے آگے دہرتے ہین۔ توریت پیدایش باب ۱۱۔ آیت ۳ سے ۹ تک۔ اور آپس مین کہا آؤ ہم اینٹ بناوین اور آگ مین پکاوین سو انکو پتھر کی جگہ اینٹ اور گچ کی جگہ گارا تھا۔ اور اُنھون نے کہا کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناوین اور ایک برج جسکی چوٹی آسمان تک پہنچے اور یہان اپنا نام کرین ایسا نہو کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جاوین۔ اور خداوند اُس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اوترا۔ اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہی اور اُن سب کی ایک ہی بولی ہے۔ اب وے یہ کرنے لگے۔ سو وے جسکا ارادہ رکہین گے اُس سے نہ رک سکینگے آؤ ہم اوترین اور آنکی بولی مین اختلاف ڈالین تا کوئی ایکدوسری

کی بات نہ سمجھیں۔ تب خداوند نے اُن کو وہان سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔ سو وے اُس شہر کے بنانے سے باز رہے۔ اِسلئے اُسکا نام بابل ہوا۔ کیونکہ خداوند نے وہان ساری زمین کی زبانون مین اختلاف ڈالا اور وہان سے خداوند نے اُن کو تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔

اِسکے برخلاف اب قرآن مین دیکھو وہان لکھا ہے۔ سورۃ الروم۔ ومن اٰیتہ خلق السمٰوات والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذالک لاٰیٰت للعلمین ٥ اور نشانیون اُسکی سے ہی پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور اختلاف بولیون تمہاری کا۔ اور رنگون تمہاری کا۔ تحقیق بیچ اُسکے نشانیان ہین واسطے لوگون کے"۔

محمدی لوگ توریت اور قرآن دونو کو خدا کی زبان مانتے ہین۔ مگر افسوس کہ اُن مین اسقدر اختلاف ہے۔ توریت سے ظاہر ہے کہ اُسوقت لوگون کا بڑا اتفاق تھا اور نفاق سے نفرت تھی اور نہایت محبت و پیار سے گذران کرتے تھے خدا کو اُنکی حالت پر رشک آیا اور اُنکا اتفاق اُس آسمانی باپ کو نہ بھایا نفاق کا نشان جمایا اور غصہ کی مارے برج کو گرایا تاکہ اتفاق نکرسکین اور باہم میل ملاپ سے رُک جائین اور برخلاف اسکے قرآن بیان طراز ہے کہ آسمانون اور زمین کا پیدا کرنا جیسا نشان ہے ویسا ہی بولیون کا اور رنگون کا اختلاف بھی ایک نشان ہے ہر ایک دانا اور اہل علم جانتا ہے کہ آسمان صرف ایک وہم وگمان ہے اور حد نظر کا نشان نہ کہ کوئی سقف دار مکان۔ اُنکی سات پر تقسیم ہر ایک مذہبی مان کو غیر تسلیم ہے اور زمانہ جہالت کی تعلیم۔ جسطرح آسمان کوئی چیز نہین اُسطرح اُسکو نشان سمجھنا بھی ایک صریح بطلان ہے۔ بیشک زمین کا پیدا کرنا خدا کا نشان ہے اور اُس سے کوئی حق بیان منکر نہین بولیونکا بیشک خدا سے ماننا اُسکو یقیناً نفاق پسند گردانتا ہے۔ اور آدمی کو مجبور محض جاننا اور یہ اعتقاد اُن لوگونکا ہی جو کہتے ہین سے خود بمیر شد و پیام آورد۔ گشت خود

کا فرو ملحد انکار - یہ اعتقاد وحدت الوجودیون کا ہے جو ہمہ اوست کو مانتے ہین ہمارا
یہ اعتقاد نہین اور ہم اُنکو دلائل ذیل سے رد کرتے ہین -

(۱) اگر سب بولیون کا موجد خدا ہے تو سانسیون کی بولی جس سے وہ لوگون کو
لوٹتے اور قتل کرتے ہین - دلالون کی بولی جس سے وہ خریدارون کے گلے پر چھری
پھیرتے ہین - ٹھگون کی بولی جس سے وہ لوگون کے زر چھڑاتے ہین طوائفون اور
کنجرون کی بولی جس سے وہ فعل شنیعہ کیواسطے داؤ پیچ کرتے ہین بھی خداکیطرف
سے ماننی پڑیگی - جس سے خدا چورون اور راہزنون اور طوائفون و کنجرونکا ہادی
و معلم بھی تسلیم کرنا پڑیگا جو بالکل ناسزا ہے -

(۲) ہر ایک صحیح العقل و سلیم الفکر پر روشن ہے کہ پرمیشور اپنی ذات و صفات
و افعال مین ایک ادوتی (لاثانی) ہے پس جسکو ودیا اور شکتیون مین سب سے
زیادہ او بینظیر مانتے ہین اُسکی شکتیون کے پرکاش کو بیچون و چرا جاننا ضروری ہے
غور کرنیکا مقام ہے - کہ گیان کی قدر و منزلت گیانی کی لیاقت و بزرگی کی شہادت
ہے ناواقف اور نادان بچہ کا گیان اُس گیان سے پرمیشور سے جو صداقت کا چشمہ
ہے اور علمیت کا منبع کسی طرح مقابلہ نہین کیا جا سکتا یعنے جو گیان اور ودیا مین کامل اور
علمی او عقلی طاقتون مین افضل ہے اُسکے فیض اور گیان کی کمالیت و معقولیت اور
فضیلت بھی سب سے زیادہ تر ہونی چاہئے - جب یہ بخوبی وجہ ثابت کیا گیا ہے - کہ
ابتدا مین قادر مطلق کیطرف سے گیان کا پرکاش بذریعہ وید مقدس ہوا اور جو زبان
دی گئی وہ سنسکرت تھی - پس انسان کی علمی طاقتین خدا کی علمی طاقتون سے ہرگز
برابری نہین کرسکتی ہین اور جو ودیا مین اعلی اور ادنی - فاضل اور جاہل - قوی
او ضعیف - سروگیہ اور الپگیہ کا تفاوت ہوتا ہے وہی فرق سنسکرت اور غیر زبان
اور دیگر کتابون اور وید مین ظاہر ہے - پس یہ غیر زبانین اور غیر کتابین اُس کامل گیان سے

اور وید یا مے سے نہین ہین بلکہ اُسی کے فیض کامل سے اُنہین بہی قدر ہی زباندانی اور
تعلیم ملی ہے اور انکا موجد حسب ضروریات کے انسان ہے نہ کہ وہ سرب گیان سے
سرب سکتیمان پرماتما۔

باقی رہا رنگون کا اختلاف یہ آب و ہوا و سردی و گرمی موسم و ملک کے متعلق ہے
ہان انکا مدار انتظام قدرت پر ہی اقالیم مختلفہ کے اوضاع اور انسانون کے متفرق طبائع
مختلف ملکونکی آب و ہوا سے بہت سی متغیر نظر آتے ہین مگر آغاز دنیا مین ایسے نہ تھی اور نہ ان
دلون تعلیم تھی۔ قدرت کیطرف سے ترقی و انصرام ضروریات کے سامان جو ہی گئے جب انسانون نے
موقعہ بموقعہ کارروائی کی۔ ایک ہی بولی ابتداء مین سب کے حسب حال تہی اور اگر رہتی تو کچھ
ہرج بہی نہین تہا۔ مگر خیر ہم کسی بولی کو برا بھی نہین کہتے لیکن اُس پاک و کامل و شدہ زبان
کے مقابل مین قدر و منزلت کے لائق نہین جانتے اور اسپر ہر ایک فاضل غیر متعصب
اتفاق کر سکتا ہے۔

مرزا صاحب سنسکرت زبان ایک تنگ پنجرہ نہین ہی بلکہ ایک وسیع تر اعظم
یا عظیم الشان اور ناپیدا کنار سمندر ہے جسمین بود و باش اور شناوری کرنے سے
کسیطرح کی رکاوٹ نہین ہے۔ تنگ پنجرہ تو عربی زبان ہی جسکے اندر بضرب شمشیر
ظلم۔ عاجز مرغیون کو ذبح کے خوف سے بند کیا گیا ہی اور اب اُن کی نسلین بعلوت
طبیعت ثانی کی پابند ہو کر اُسکو (مثل مرزا صاحب کے) اپنی زبان یا وطن مالوفہ یا الہامی
جان رہی ہین۔ غالب یقین ہے جبدن حق و باطل کی تمیز یا صداقت کی تحقیقات
عزیز ہوئی تعصب کو ناچیز جانکر ست ودیا کا گرہن کرینگے اور دامن آرزو گوہر مراد
سے بہر لین گے۔ پرمیشور کرے کہ وہ دن جلد آوے +



قرآن کی تعلیم کا فوٹوگراف

ہمارے مرزا صاحب اکثر اس بات کا فخر کرتے ہین کہ قرآن مین حقایق معارف بہت ہین اور کسی بات سے وہ قاصر نہین اور کوئی تعلیم اُس مین ادھوری نہین - مگر جب کبھی تبلانے کا موقعہ ہوا تب سوائی گالیون اور برا بہلا کہنے کے کوئی ثبوت نہ دیسکے - ہم انکی سقط کلامی سے آزردہ نہین ہوتے کیونکہ یہہ اسلامی تعصب صداقت ہے اور دانائون نے کہا بھی ہے - "از کوزہ ہمان تراود کہ در وست" - لیکن ہم اس کتاب مین ضروری جانتے ہین کہ اصلیت و ماہیت قرآن کا بیان قرار واقعی کرین - اسواسطی ہم سب سے پہلے تمام قرآن کا فوٹوگراف تیار کرتے ہین - اور اُسکو حق و باطل کی پرکھیا اور انصار کے واسطی ناظرین کے روبرو دہرتے ہین ●

نمبر	نام سورۃ	خلاصہ مضمون اور مشہور قصہ یا کوئی خاص یادداشت
۱	فاتحہ	شروع مین دعا ہے کہ اے خدا مجہے گمراہی سے بچا اور اگلے نیک لوگون کے ہمقدم چلا -
۲	بقر	آدم و حوا و شیطان و خدا و ملایکہ کا مباحثہ و مجادلہ - سامری کی گوسالہ پرستی اور موسیٰ کا حال - اول بیت مقدس کی طرف سجدہ کرنیکا حکم پہر مکہ کی طرف
۳	آل عمران	عیسیٰ اور آل عمران اور ابراہیم کے کل قصہ جات اور حرام حلال کا بیان اور عیسیٰ کا حرام چیزون کو حلال کرانا -
۴	نساء	مسلمانون کو واسطی چار چھوتون کے نکاح کرنے کا حکم اور لونڈیان

		کے ساتھ بھی علاوہ انکے۔ اور ایک منکوحہ عورت سے کوئی بدلنا چاہے تو بدلا سکتا ہے۔
۵	مائدہ	جانورون کے حرام و حلال کی تشریح اور موسیٰ کا ذکر اور بنی اسرائیل کے قول و اقرار کی تکرار توریت و انجیل کی تصدیق اور عیسیٰ کا حال۔
۶	انعام	اس مین بھی حرام و حلال اور ابراہیم کا ستارہ و ماہتاب و آفتاب کو خدا ماننے کا فسانہ برخلاف توریت کے قرآن کا مکہ والون کے ڈرانے کے لئے نازل ہونا۔
۷	اعراف	اس مین پھر شیطان اور آدم اور خدا کا مباحثہ ہے اور کافرون کے واسطے آسمان کے دروازون کا نہ کہولنا اور خدا کا آسمان و زمین بناکر عرش پر بیٹھ رہنا۔
۸	انفال	غنیمت یعنی ڈکیتی کے مال کی تقسیم کرنے کی بابت ہدایتین کہ اتنا حصہ خدا کو دو اتنا رسول کو دو۔ اور لوٹ مار کی ہدایت اور خدا کا مکر کرنا۔ اور خدا کا مسلمانون کو کافرون کے مقابلہ پر جانیکے واسطے تخفیف کرنا کہ اب بجائے ... کے دس گنا زیادہ کافرون سے جنگ نکرو۔ بلکہ ایکسو مسلمان دوسو سے جنگ کرو! افسوس!!
۹	توبہ	کافرون کے ڈرانے اور دہمکانے کا ذکر مسلمانون کو جنگ سے نہ بھاگنے کی دلیری اور توبہ کا بیان اور حرام مہینون کی اجازت اور حرام و حلال اور کافرون سے بد اخلاقی کرنے کا بیان۔
۱۰	یونس	قدرتی نصیحت اور یونس پیغمبر کا مچھلی کے پیٹ مین جانیکا قصہ اور خدا کا آسمان و زمین بناکر عرش پر جاکر تدبیر کرنا اور خدا کا مکر کرنا اور موسیٰ اور فرعون اور ہارون کا قصہ۔

۲ ہارون فاضل حلوائی ... [illegible]

۱۱	ہود	خدا کی روح کا پانی پر تیرنا۔ اور نوح کی داستان اور کشتی کا بنانا۔ اور تنور سے طوفان کا پانی اُبلنا اور ثمود وصالح کی حکایتین ۔ اور شعیب اور لوط کا قصہ
۱۲	یوسف	خلاصتاً تمام یوسف وزلیخا اور عزیز مصر کی داستان اور انکے عشق و محبت کا بیان اور زنا کا ارادہ اور قید ہونے کا ذکر اور اسی مین یہ بھی ذکر ہے کہ اپنے چھوٹے بھائی پر چوری کی تہمت لگائی۔ اور جھوٹھ بولنے کا بیان۔
۱۳	رعد	خدا سے مخبریان اس سورہ مین رعد یعنے کڑک کو ایک فرشتہ بیان کرتا ہے کہ وہ خدا کی تسبیح پڑھتا ہے
۱۴	ابراہیم	اس مین ابراہیم پیغمبر کا خلاصہ حال اور پیغمبرون کا بھی مجمل حال ہے اور نمرود کا دور از عقل فلسفہ اور اسکا آسمان پر جانا۔
۱۵	حجر	ایک قوم کی کہانی ہے جسپر خدا نے مہربان ہو کے پتھرونکا مینہہ برسایا تھا اور شہاب ثاقب کے گولہ مارنا فرشتون کا شیطانون پر جو خدا کی باتین سُننے اوپر جاتے ہین تاکہ اوپر نہ آوین۔
۱۶	نحل	کچھ ہدایت اور کچھ حرام وحلال کا انفصال اور زمین کے ہلنے کا بیان اور خدا کا پہاڑون کو بمنزلہ میخون کے ٹھونکنا تاکہ کہین ہل نہ جاوے اور زمین کا غیر متحرک ہونا۔
۱۷	بنی اسرائیل	بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان اور داؤد بادشاہ کا ذکر اور محمد صاحب کو مکہ سے بیت المقدس تک ایک رات مین خدا کا لیجانا اور مفسرون کا باہمی سخت اختلاف اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے دینا۔
۱۸	کہف	اصحاب کہف کا ذکر اور کتے کا بیان جو کئی ہزار برس سے آجتک

۰	۰	بلکہ قیامت تک سو رہے ہین اور نہین جاگتے اور آفتاب بھی وہان سے چال بدل جاتا ہے۔ سکندر کا قصہ اور لوہے اور روئین کی دیوار بنانا اور یاجوج وماجوج کی دوراز قیاس داستان اور سکندر کا تمام دنیا تسخیر کرنا۔
۱۹	مریم	عیسیٰ اور مریم کا ذکر اور فرشتہ کا اوترنا اور اُسکے حاملہ ہونے کا بیان۔
۲۰	طٰہ	طویٰ نام ایک میدان کا ہے۔ موسیٰ کی داستان اور طوی کے جنگل کا بیان اور اگنی دیوتا کی پرستش یعنی خدا کا آگ مین حلول فرمانا اور اُس آتشی خدا کی پرستش۔
۲۱	انبیاء	قصہ ہائے داؤد و سلیمان و زکریا و یحیےٰ و یعقوب و موسیٰ و ابراہیم و ہارون و لوط و اسحاق کے بطور خلاصہ۔ اور خدا کا آسمانون سے اوتر کر زمین پر آنا۔
۲۲	حج	ذکر قوم نوح اور قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ کا جنکو خدا نے غرق کیا اور حج کے آداب یعنے تیرتھ یاترا کی تشریح اور بہشت کے لباسون اور زیورون کا ذکر۔
۲۳	مومنون	نوح کے طوفان کا ذکر اور مسلمانون کی بابت زکوٰۃ وغیرہ کی ہدایتین اور خدا کا اپنی کتاب مین لوگون کا حساب رکہنا۔
۲۴	نور	زنا کی بابت سزا وغیرہ اور بی بی عائشہ کے اتہام (زناکاری) کا قصہ اور الہام کا اوترنا اور چار گواہون کا مانگنا۔ خدا کا نور ایسا ہے کہ جیسے طاق مین چراغ ہے کیسی معقول مثال ہے۔
۲۵	فرقان	حضرت موسیٰ اور حضرت نوح نبیون کے قصہ جات اور کچھ قرآن کی تعریف اور کافرون کا سوال کہ کیون قرآن اکٹھا نہ اوتارا اور خدا کا صرف یہی غیر معقول جواب کہ ہم تیرے دلکو ثابت کرین تہم تہم کر۔ یہہ ہنسی کی بات ہی

″	″	کوئی تفسیر والا اسکا جواب معقول نہین دیتا ہے
۲۶	شعراء	حضرت موسی اور فرعون کا ذکر اور اسی طرح نوح کے طوفان کا بیان اور کچھ شاعرون کی بابت گفتگو اور خدا تعالی کا ایک پہاڑ کو اُٹھا کر لوگون کے واسطے سائبان بنانا۔
۲۷	نمل	حضرت موسی اور سلیمان اور داؤد کے قصے اور حضرت سلیمان اور سبا کی عورت ملکہ بلقیس کا عشق آمیز فسانہ اور سلیمان کا مراسلہ بنام ملکہ سبا اور مورچگان کے واقعات۔
۲۸	قصص	مجموعہ وخلاصہ قصہ جات موسیٰ وفرعون کا ہے۔
۲۹	عنکبوت	عنکبوت یعنی مکڑی کا قصہ اور کچھ نصیحت اور معجزہ سے انکار۔ اور بہشت کا ذکر۔
۳۰	روم	قوم روم کے مغلوب ہونیکا قصہ اور خدا کا لوگون کے دلون پر حق کیطرف سے پھر نیکے واسطے مُہر لگانا اور ابراہیم کی پیروی کرنیکا حکم۔
۳۱	لقمان	حکیم لقمان کا قصہ اور آسمانون کو خدا تعالی کا بغیر ستونون کے کھڑا کرنا اور لقمان کا نصیحت نامہ بیان کرنا اپنے بیٹے کو۔
۳۲	سجدہ	تھوڑا ذکر سجدہ کا اور باقی عذاب وثواب اور بہشت ودوزخ کے حالات خدا آسمان سے اوتر کر زمین پر کام کرتا ہے اور پھر چڑھ جاتا ہے اور بھول جانا خدا کا۔
۳۳	احزاب	اُن عورتون کا حال جو نفس اپنا پیغمبر کو بخشدیوین اور اُسکی تشریح اور کفار کے لشکر سے عہد وپیمان کا بیان اور نوح موسیٰ ابراہیم وغیرہ کے قصہ جات۔
۳۴	سبا	خدا کا اپنی ناک ٹپک مین لوگون کا حساب لکھنا۔ اور پہاڑ دن کا

"	"	باتین کرنا داؤد کے ساتھ اور گیت گانا۔
۳۵	فاطر	کچھ ہدایت ہے اور فرشتون کے دو دو تین اور چار چار پرون کا بیان اور سورج اور چاند کا دن رات مین چلنے کا حال
۳۶	یٰسین	اسرافیل فرشتہ کا ذکر۔ اور اُسکی کرنا (نرسنگا) پھونکنے کا حال جو قیامت کے روز پھونکیگا۔ اور خدا کا قرآن کی قسم کہانا۔ اور بہشت دوزخ کا بیان۔
۳۷	صافات	خدا کا فرشتون کی قسم کہانا اور لوگون کا قرآن کو کلام الٰہی جاننے کا حال اور الیاس پیغمبر کا قصہ اور شیطان کا لوح محفوظ کی باتون کو دیکھنے کے واسطے جانا اور خدا کا شہاب ثاقب مارنا۔
۳۸	ص	خدا کا قرآن کی قسم کہانا۔ اور داؤد اور سلیمان کا ذکر۔ اور آدم و شیطان کی حکایت اور خدا کا دونون ہاتھون سے آدم کا بنانا۔
۳۹	زمر	جو قرآن کو نہ مانے اور دلیل مانگے اُسکے واسطے عذاب سزا کا بیان یعنے گالی گلوچ۔ اور خدا کا جسکو چاہنا گمراہ کرنا اور جسکو چاہنا راہ دکھلانا اور بہشت کی زمین کا بیان۔
۴۰	مومن	مسلمانون کی بابت عذاب دوزخ سے خوف اور خدا کی تخت کو فرشتون کا اُٹھانا اور خدا کا جلد حساب کرنا۔
۴۱	حم السجدہ	خدا کا قرآن عربی مین ارسال کرنا واسطے اُنکے جو عربی جانتے ہین۔ اور قوم ثمود کا ذکر اور موسیٰ اور محمد کی ہدایتین اور خدا کے نزدیک کان اور ہاتھ اور آنکھون کا گواہی دینا۔
۴۲	شوریٰ	آسمانون کے پھٹنے کا زمانہ قریب ہے اور قرآن عربی کا آنا اسواسطے ہے تاکہ تو اے محمد مکہ والون کو ڈرادے اور مکہ کے قریب والون کو قیامت کے خوف سے اور خدا کا پردے کے پیچھے باتین کرنا۔ اور محمد صاحب کا

"	"	چالیس سال تک ایمان کا نہ جاننا کہا ہے۔
۴۳	زخرف	قرآن عربی میں اسواسطے ہوا تاکہ جنکی بولی ہے وہ سمجھیں اور موسیٰ اور عیسیٰ کے قصوں کا خلاصہ اور خدا کا لوگوں کے ساتھ ایک ایک شیطان چپکانا تاکہ گمراہ ہوں۔
۴۴	دُخان	قیامت کے روز آسمان دہوان بن جاویگا اُسکا ذکر اور بنی اسرائیل اور فرعون کا ذکر۔
۴۵	جاثیہ	قیامت کے روز کی کارروائی کا ذکر اور اعمال ناموں کا ملاحظہ کرنا اور یقین کا پیش ہونا۔ بنی اسرائیل کا قصہ اشارۃً اور خوف دوزخ کا ذکر۔
۴۶	احقاف	قوم عاد کا ذکر اور کچھ ماباپ کی بابت نصیحتیں سب کے ڈراکوں ظالموں کے واسطے عربی قرآن کا نازل ہونا۔
۴۷	محمدؐ	بہشت کا نقشہ اور حلیہ اور محمد صاحب کا حال اور انکی بابت (بقول محمد میاں) خداتعالیٰ کا شہادت دینا۔
۴۸	فتح	محمد صاحب کی گنہگاری کا حال اور جنگ کی فتح اور لوٹ کر مال کی تقسیم اور غیر قوموں کے ساتھ بیرحمی کا بیان اور خواب کا جو خدا نے بتلائی تھی محمدؐ کو وہ جھوٹھ ہوئی۔ اور آیت اُترنی۔
۴۹	حجرات	محمد صاحب کی عزت کرنے کا بیان اور اسی طرح اور عزت والوں کا ذکر اور جہاد کرنے والوں کی تعریف اور مبارکبادی۔
۵۰	ق	خدا قرآن کی قسم کہاتا ہی اور محمد کی پیغمبری کی قسم کہاتا ہی کہ میں نے دُنیا کو چھہ روز میں پیدا کیا ہی اور خدا اپنی یاد داشت کے واسطے کتاب لکھی ہوئی ہے تاکہ بہول نہ جاوے۔
۵۱	ذاریات	خدا ہواؤں کی قسم کہاتا ہے اور رستے والے آسمان کی بہی قسم کہاتا ہے

نمبر	سورت	مضمون
،،	،،	اور ابراہیم کے مہمانون کی کیفیت اور فرعون اور موسیٰ کی حکایت۔
۵۲	طور	خدا اس سورت مین کوہ طور کی اور کتاب قرآن کی اور مکہ کی اور دریا کی قسم کہاتا ہے اور بہشت کا ذکر۔
۵۳	نجم	اس مین محمد صاحب کا (بسواری براق) آسمانون پر جانیکا ذکر ہے اور خدا اُسپر گواہی دیتا ہے تا کہ کسی طرح لوگ یقین کرین اور موسیٰ اور ثمود اور عاد کے قصہ جات ہین۔
۵۴	قمر	چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی شعبدہ بازی اور حضرت لوط علیہ السلام کے اہلخانہ کی حکایت۔
۵۵	رحمان	اس مین جنات کا بیان اور بہشت کے دو باغون کی توصیف اور یاقوت اور مرجان کی حورون کا دلفریب اور ہوشربا واقعہ۔
۵۶	واقعہ	اس مین بہشت کی نہرون و حورون و مکانون کا ذکر کیا گیا ہے اور اصلی قرآن کا کسی اور کتاب مین پوشیدہ ہونے کا بیان اور زمین اور پہاڑ ہلائے اور اُڑائے جائین گے۔
۵۷	حدید	نوح اور ابراہیم کے قصہ جات۔ اور بہشت اور دوزخ مین کافرون اور مومنون کی تقسیم درجات۔
۵۸	مجادلہ	حضرت محمد صاحب اور ایک عورت کا باہمی شکایت نامہ
۵۹	حشر	قیامت کے خوف سے ڈرانا۔ اور مسلمانون کو جنگ کے واسطے دلیری دینا۔
۶۰	ممتحنہ	کچھ مسلمان دین اسلام سے پھر کر کافرون (یعنے اپنے اصلی ایمان) کیطرف چلے گئے تھے۔ اُنکو ڈرانے اور باقیون کو آزمانے کی بابت
۶۱	صف	عیسیٰ اور موسیٰ کے واقعات کو تمثیلاً بیان کر کے صف بستہ اتفاق کرنیکی

″	″	بابت تاکہ نفاق نہ ہو جاوے۔
۶۲	جمعہ	یہودیوں سے موت مانگنے کا قصہ اور اُمیتوں کے پاس اُمّی پیغمبر کا آنا اور جمعہ کے دن کی بزرگی۔
۶۳	منافقون	منافق لوگوں کی بابت ہدایت اور ترغیب
۶۴	تغابن	روز غبن (یعنے قیامت) کا ذکر کرکے بہشت کی تحریص اور قدرے نصیحت اور خدا کا لوگوں سے بذریعہ محمد صاحب کے قرض مانگنا اور دُگنا دینے کا اقرار۔
۶۵	طلاق	عورتوں کی بابت طلاق دینے کا بیان اور سات زمینوں اور سات آسمانوں کا پیدا کرنا اور بہشت کا بیان۔
۶۶	تحریم	خاص محمد صاحب کی عورتوں کی بابت ہدایتیں اور انتظام۔ حضرت نے شہد اپنے پر حرام کردیا تھا (جب نہ رہ سکے) یہ آیت پڑھی کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے حلال کیا۔
۶۷	ملک	سات آسمان اور جہنم اور چراغوں کا ذکر کرکے قدرے نصیحت اور خدا کا آسمانوں میں ہونا۔ اور شیطانوں کو شہاب ثاقب مارنا جو در اصل ستارے ہیں۔
۶۸	قلم	خدا قلم کی قسم کہاتا ہے اور ایک باغ والے کا قصہ اور خدا کا اپنی پنڈلی قیامت کے روز دکھلانا اور مکر کرنا۔
۶۹	حاقہ	خدا کا تخت فرشتوں نے اُٹھایا ہوا ہے اور آپ خدا مہربان ہے اور قیامت کا ذکر اور دوزخ کا ڈراوا۔
۷۰	معارج	قیامت کا ذکر اور اُسکی میعاد کہ پنجاہ ہزار سال تک ہے کی خدا کا زینہ لگانا اور فرشتوں کا اوپر سے نیچے اترنا۔

۷۱	نوح	نوح کا قصہ ہے۔
۷۲	جن	محمد صاحب کا قرآن پڑھنا اور جنون بھوتون کا فریفتہ ہونا اور مسلمان ہوجانا اور خدا کا قرآن کی آیتون کو وحی کے ساتھ بحفاظت چوکیداران کے ارسال کرنا۔
۷۳	مزمل	قرآن کے پڑھنے کی بابت ہدایات اور دوزخ اور قیامت کا ذکر بحوالہ ذکر فرعون کے۔
۷۴	مدثر	ذکر اونیس فرشتون کا جو دوزخ کے موکل ہین
۷۵	قیامت	خدا قیامت کی قسم کہاتا ہے ۔
۷۶	دھر	زمانہ اور ایک آدمی کیحالت کا ذکر اور قرآن خوانی اور بہشت کا ذکر۔
۷۷	مرسلات	خدا اُن ہواؤن کی قسم کہاتا ہے جو بہیجی گئی ہین۔
۷۸	النبا	اس مین بھی ذکر زمین اور آسمان کا کرکے علم لدنی سے بیان کیا جاتا ہے کہ زمین بچھونا ہے اور پہاڑ میخین ہین اور سات آسمان اور اُن کے دروازون کا بیان ہے ۔
۷۹	نٰزعٰت	فرشتون کے باہمی جھگڑے اور نزاع کا ذکر ہے اور موسیٰ اور جنگل طویٰ کا ذکر ہے۔
۸۰	عبس	ایک نابینا جو محمد صاحب کے پاس آیا اور اُنہون نے اُسے مکروہ سمجہا اوسکا قصہ ہے۔
۸۱	تکویر	بیان پر قسمون کا خدا طوفان اُٹھاتا ہے ۔
۸۲	انفطار	آسمان کے پھٹنے کی بابت اور قیامت کے ظہور کا ذکر اور کراماً کاتبین دو فرشتون کا مقرر ہونا آدمی کی اعمال نویسی کے واسطے۔
۸۳	تطفیف	کم وزنون کی بابت ذکر ہے اور بہشت مین شراب نوشی کی بابت خوشخبری

نمبر	سورة	بیان
"	"	اور باغ کا بیان
۸۴	انشقاق	اِسمین بھی آسمان کے پھٹنے اور قسموں کا زور شور سے بیان ہے۔
۸۵	بروج	اِسمین خدا آسمان کے برجون کی قسم کہاتا ہے۔
۸۶	طارق	زمین کی قسم - اور آدمی کی پیدایش باپ کی پشت سے بیان کی ہے اور خدا کا مکر کرنا۔
۸۷	اعلیٰ	پُرانے صحیفون کا حوالہ دیکر خدا کی بزرگی کا ذکر ہے۔
۸۸	غاشیہ	اس مین بھی قیامت کا ذکر ہے اور بہشت کی تحریص۔
۸۹	فجر	خدا فجر کے وقت کی قسم کہاتا ہے اور جفت و طاق کی بھی قسم کہاتا ہے اور خدا کا آنا فرشتون کی صف باندہکر اور فرعون و ثمود کا قصہ۔
۹۰	بلد	خدا (بلد) یعنے شہر مکہ کی قسم کہاتا ہے۔
۹۱	شمس	خدا سورج اور چاند اور دن کی قسم کہاتا ہے۔
۹۲	لیل	خدا رات کی قسم کہاتا ہے۔
۹۳	ضحیٰ	خدا دن کے وقت کی قسم کہاتا ہے۔
۹۴	انشراح	خدا محمد صاحب کو حوصلہ دیتا ہے تاکہ گھبراوے نہین۔
۹۵	تین	خدا انجیر کے درخت اور زیتون کے درخت کی اور طور سینا پہاڑون کی قسمین کہاتا ہے۔
۹۶	علق	خدا بیان کرتا ہی کہ آدمی کی پیدائش خون ہی سے ہے اور اکثر مسلمانون کا اعتقاد ہی کہ یہ سورة سب سی پہلے خدا نے آسمان سے نازل کی ہے۔
۹۷	قدر	شب قدر کی رات کا ذکر ہی کہ اس رات کو فرشتے اور روح اوترتے ہین۔
۹۸	بینہ	قرآن و نماز و زکوة کی بابت ذکر ہے۔
۹۹	الزلزال	زلزلہ کی بابت اور زمین کا باتین کرنا۔

۱۰۰	عادیات	خدا گھوڑون کی قسم کھاتا ہے۔
۱۰۱	قارعہ	قیامت کی بابت
۱۰۲	تکاثر	طمع کی بابت نصیحت ہے۔
۱۰۳	عصر	خدا زمانہ کی قسم اُٹھاتا ہے
۱۰۴	ھمزہ	عیب پکڑنے کی ممانعت ہے تاکہ کوئی اعتراض نہ کرے۔
۱۰۵	فیل	فیلون اور ابابیلون کا قصہ درج ہے
۱۰۶	قریش	خاص قوم قریش کی بابت (جسمین سے محمد صاحب پیدا ہوئے تھے) ذکر ہے۔
۱۰۷	ماعون	برتنے کی چیزون کے استعمال کرنیکا بیان۔
۱۰۸	کوثر	حوض کوثر کی بابت ہے (یہ حوض کہتے ہین کہ آسمانون کے اوپر جنت مین ہے) اس حوض پر بیٹھ کر محمد صاحب شہیدون کو پانی پلائینگے۔
۱۰۹	کافرون	کافرون سے سوال و جواب جنہون نے انکی پیغمبری پر ایمان نہ لایا۔
۱۱۰	نصر	مسلمانون کی (دل بڑہانیکے واسطے) فتحمندی کا ذکر۔
۱۱۱	لھب	مسمّی ابی لہب (جو کہ محمد صاحب کا بڑا سخت مخالف تھا) کی بابت خدا صاحب اور محمد صاحب کا بد دعا اور گالیان دینا۔
۱۱۲	اخلاص	خدا کی تعریف ہے۔
۱۱۳	فلق	دعا ہے اور شرارت سے پناہ مانگی گئی ہے۔
۱۱۴	الناس	آخری دعا اور شیطان سے بچنے کے واسطے خدا سے پناہ مانگی گئی ہے۔



خلاصہ تعلیم قرآن

نمبر شمار	تعداد سورۃ	قسم مضمون و قصہ جات	تعداد آیت
۱	۴۰	قصہ جات گذشتہ پیغمبرون اور بادشاہونکی بابت	۱۰۰۰
۲	۱۶	لوٹ کھسوٹ ڈاکہ زنی جنگ و جہاد و جانور کشی وغیرہ	۱۱۵۰
۳	۲۰	بد دعاؤن اور دوزخ اور قیامت کی بابت اور کعبہ پرستی وغیرہ	۲۰۶۶
۴	۱۵	بابت قسمون سوگندون کی جو خدا سے محمدیان بار بار کھاتا ہے وغیرہ	۲۰۰
۵	۱۴	بابت عورتون کی اور حضرت محمد صاحب کے خانگی امورات مین۔	۵۰۰
۶	۵	بابت بہشت اور حورون اور غلمانون اور نہرون اور مکانون کے وعدے جو جنگجو اور جہادی مومنون سے کئے گئے ہین	۱۶۵۰
۷	۴*	بابت دعا اور عبادت الٰہی کے	۱۰۰
		میزان	۶۶۶۶

* حاشیہ غیاث اللغات ردیف ق۔ قرآن بالضم و مد الف (باعتقاد محمدیان) کلام اللہ
و آن صد و چہار دہ سورہ است و شش ہزار و شش صد و شصت و شش آیت و پانصد و چہل
رکوع و مجموع آیات مذکورہ بروایت عبداللہ زمخشری صاحب کشاف (یکہزار آیت) قصص است
و یکہزار و شش صد و [illegible] یکہزار وعید و یکہزار امر و یکہزار نہی و یکہزار وعدہ و پانصد حلال و حرام
و یکصد دعا و شصت و شش ناسخ و منسوخ و لفظ قرآن مصدر است بمعنی خواندن کہ مستعمل شدہ بمعنی مفعول۔

اس فوٹوگراف کو جو انصاف کی نگاہ سے مطالعہ مین لاوینگے کچھ شک نہین کہ وہی اسکی اصلیت کو پاوین گے۔ اب تہوڑا سا اُسکی قسمون کی بوچھاڑ کا بہی اظہار کرتا ہوان کہ اُن سے کسقدر معقولیت آشکارا ہو رہی ہے۔

سورۃ الفجر۔ والفجر ہ ولیالٍ عشر ہ والشفع والوتر ہ والیل اذا یسر ہ هل فی ذالك قسم الذی حجر ہ

سورۃ البلد۔ لا اُقسم بهذا البلد ہ وانت حل بهذا البلد ہ ووالد وما ولد ہ لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ہ

سورۃ الشمس۔ والشمس وضحها ہ والقمر اذا تلها ہ والنهار اذا جلها ہ والیل اذا یغشها ہ والسماء وما بنها ہ والارض وما طحها ہ ونفسٍ وما سوها ہ فالهمها فجورها وتقوها ہ

سورۃ الیل۔ والیل اذا یغشے ہ والنهار اذا تجلے ہ وما خلق الذکر والانثے ہ ان سعیکم لشتے ہ۔

سورۃ الضحی۔ والضحی ہ والیل اذا سجی ہ ما ودعك ربك وما قلی ہ وللاخرۃ خیر لك من الاولی ہ ولسوف یعطیك ربك فترضے ہ الم یجدك یتیماً فاوی ہ ووجدك ضالاً فهدی ہ ووجدك عائلاً فاغنی ہ فاما الیتیم فلا تقهر ہ فاما السائل فلا تنهر ہ۔

سورۃ التین والتین والزیتون ہ وطور سینین ہ وهذا البلد الامین ہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہ ثم رددنه اسفل سافلین ہ

سورۃ الطور۔ والطور ہ وکتب مسطور ہ فی رقٍ منشور ہ والبیت المعمور ہ والسقف المرفوع ہ والبحر المسجور ہ ان عذاب ربك لواقع ہ۔

سورۃ العدیٰت۔ والعدیٰت ضبحًا ہ فالموریٰت قدحًا۔ فالمغیرات صبحًا۔ فاثرن بہ نقعًا ہ فوسطن بہ جمعًا ہ ان الانسان لربہ لکنود ہ و انہ علی ذلک لشہید ہ وانہ لحب الخیر لشدید ہ افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور ہ وحصل ما فی الصدور ہ ان ربہم بہم یومئذ لخبیر ہ

سورۃ القریش لایلف قریش ہ الفہم رحلۃ الشتآء والصیف فلیعبدوا رب ھذا البیت ہ الذی اطعمہم من جوع وامنہم من خوف ہ۔

سورۃ الکوثر۔ انآ اعطینک الکوثر ہ فصل لربک وانحر ہ ان شانئک ھو الابتر ہ

سورۃ الکفرون۔ قل یایہا الکفرون ہ لا اعبد ما تعبدون ہ و لا انتم عبدون ما اعبد ہ ولا انا عابد ما عبدتم ہ ولا انتم عبدون ما اعبد ہ لکم دینکم ولی دین۔

سورۃ اللھب۔ تبت یدا ابی لہب وتب ہ ما اغنی عنہ مالہ و ما کسب ہ سیصلی نارًا ذات لہب ہ وامراتہ حمالۃ الحطب ہ فی جیدہا حبل من مسد

سورۃ المرسلات۔ والمرسلات عرفًا ہ فالعصفت عصفًا ہ والنشرات نشرًا ہ فالفرقت فرقًا۔ فالملقیت ذکرًا ہ عذرًا او نذرًا انما توعدون لواقع۔

ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ

سورۃ الفجر۔ قسم ہے مجھکو صبح اور دہ گانہ راتون کی۔ اور قسم ہے مجھکو جفت اور طاق کی اور قسم ہے رات کی جب روانہ ہووے آیا اس مقدمہ مین گواہی معتبر ہے عقلمند کو

سورۃ البلد۔ مین قسم کہتا ہون شہر مکہ کی۔ اور تو حلال ہو جاویگا اس شہر مین۔ اور قسم کہتا ہون مین جننے والیکی اور جو جنا ہے اسکی۔ تحقیق مینے ہی آدمی کو پیدا کیا ہے شقت مین۔

سورۃ الشمس۔ قسم ہے آفتاب کی اور اسکی روشنی کی۔ اور قسم ہے اُس چاند کی جو بعد آفتاب کے نکلتا ہے اور قسم اُس دن کی ہے جب آفتاب کو ظاہر کرتا ہے اور قسم رات کی جو آفتاب کو چھپاتی ہے اور قسم آسمان اور اُس کے بنانیوالے کی اور قسم زمین کی اور خدا کی اُسکی درستی کرنیکی اور قسم آدمی کے نفس کی اور خدا کے درست کرنیکی۔ اور قسم اُسکے دل مین تقویٰ اور گناہ ڈالنے کی۔

سورۃ الیل۔ قسم رات کی جو چھپاتی ہے۔ اور قسم دن کی جو ظاہر کرتا ہے اور خدا کی جسنے نر و مادہ کو پیدا کیا اسوجہ سے کہ تمہاری سعی مختلف ہے۔

سورۃ الضحیٰ قسم سورج کے کہانیکے وقت کی اور قسم ہے رات کی جو چھپاتی ہے۔ تجھکو نہ چھوڑا تیرے پروردگار نے اور تیری آخرت تحقیقاً دُنیا سے بہتر ہوگی اور البتہ نعمت دیویگا تیرا پروردگار تو خوشنود ہو جاویگا۔ تجھکو یتیم دیکھا جگہہ دی اور گمراہ دیکھا رستہ دکھلایا۔ تنگدست دیکھا۔ تونگر کیا۔ پس جو یتیم ہو پس مت قہر کر اور جو مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ۔

سورۃ التین۔ قسم ہے انجیر کے درخت اور زیتون کے درخت کی اور قسم ہے سیناکے پہاڑ کی اور قسم ہے اس شہر (مکہ) امن والے کی۔ ہر آئینہ مینے آدمی کو پیدا کیا ہے اچھی صورت مین۔

سورۃ الطور۔ قسم ہے کوہ طور کی۔ اور قسم کتاب لکھی ہوئی کی کشادہ کاغذ مین اور قسم ہے بنے ہوئی گھر کی۔ اور قسم بلند چھت کی۔ اور قسم بہری ہوئے دریا کی تحقیقاً تیرے پروردگار کا عذاب ہونیوالا ہے۔

سورۃ العٰدیٰت ۔ قسم ہے مجھکو گھوڑون کی جو تیز دوڑتے ہین ۔ اس سبب سے کہ دم سے پُر ہو جاتے ہین ۔ پس قسم ہے اُن گھوڑون کی جو آگ سے نکالتے ہین اپنی سُم ۴ سے جبکہ پتھر پر لگتے ہین ۔ پس قسم ہے گھوڑون غارت کرنے والون کی ۔ جبکہ صبح کے وقت آتے ہین اور اُسوقت دھوڑ (گرد) اوڑاتے ہین ۔ پس اُسوقت وُہ دشمنون کی جماعتون مین آتے ہین ۔ تحقیقاً آدمی مال کے دوست رکھنے مین مبالغہ کرنیوالا ہے ۔ آیا نہین جانتا کہ جب پریشان ہوگا جو قبرون مین ہے اور ظاہر ہوگا جو سینون مین ہے ۔ تحقیقاً خدا اُن کے اُس روز سے خبردار ہے ۔

سورۃ القریش ۔ واسطے شکر الفت دینے قریش کے (جو محمد صاحب کی قوم تھی) واسطے الفت دینے اُن کے زمستان کے سفر مین اور تابستان مین ۔ چاہئے کہ عبادت کرین مکہ کے گھر کی خدا کی ۔ جس نے ان بھوکھون کو طعام دیا ۔ اور ڈرنیوالون کو امن دیا ۔

سورۃ الکوثر ۔ ہمنے تجھکو (اے محمد) کوثر کا چشمہ بخشدیا ۔ پس اس احسان کو یاد کر ۔ اونٹ کو قربانی کر تحقیقاً تیرا دشمن وہی دُم کٹا ہوا ہے

سورۃ الکافرون ۔ کہہ اے کافرو مین نہین پوجتا ہون جسکو تم پوجتے ہو اور تم نہین پوجتے ہو جسکو مین پوجتا ہون ۔ نہ مین تمہاری چیز کو پوجونگا اور نہ تم میری چیز کو پوجوگے ۔ واسطے تمہارے تمہارا دین اور واسطے میرے میرا دین ۔

سورۃ اللہب ۔ ہلاک ہووین دونون ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ ابی لہب کچھ نفع نکیا اُسکو اُسکے مال نے جو اُسکے تھے اور جو کچھ پیدا کیا ہوا تھا ۔ آویگا آگ شعلہ والی مین اور عورت اُسکی بھی آویگی ۔ مراد رکھتا ہون مین اُٹھا دینگی لکڑی کو اُسکی گردن مین ایسے ہی کھجورون کے لیف سے ۔

سورۃ المرسلات ۔ قسم ہواؤن کی جو نرمی سے بھیجی گئی ہین ۔ پس قسم

ہواؤن کی جو تیز چلنے والی ہین- اور قسم ہواؤن کی جو ابر کو اٹھاتی ہین پھر جدا کرنیوالون کی پھر اُن فرشتون کے گروہ کی قسم تحقیقاً جو وعدہ مکرو نگا ہونیوالا ہے"۔

نتیجہ

اگرچہ اسی طرح اور بہت سی آیات موجود ہین مگر اُن کو بخیال طوالت کے چھوڑ دیا عام وخاص قاعدہ ہے کہ قسمین تین قسم کی اُٹھائی جاتی ہین- اول اپنے سے بڑے کی- دوم اپنے مساوی کی- سوم اپنے سے چھوٹے کی یا عزیز کی- مگر یہان ان تینون مین سے کسیکی بھی تمیز نہین کی گئی اور نہ تفریق بتلائی گئی ہے کہ کیون اسقدر قسمون کی بوچھاڑ ہو رہی ہے- اور کسنے خدا محمدیہ کو اسقدر قسمین اُٹھانے اور سوگند کہانے پر مجبور کیا تھا- جو یہ ضرورت پڑی- اور اسقدر قسمون کی حاجت کیا تھی؟ ایک فاضل فلاسفر کا قول ہے کہ "جو جتنا قسمین زیادہ اُٹھاتا ہے وہ اُتنا ہی زیادہ کاذب کہلاتا ہے اور اُسکا اعتبار جاتا رہتا ہے"- خلاصہ ان تمام قسمون کا اسطور پر ہے کہ خدا کہتا ہے کہ مجھکو صبح بہ رات کی قسم اور جفت وطاق کی قسم اور رات کی قسم ہے کہ تیرے اس مقدمہ مین گواہی معتبر ہے- غالباً جوا کھیلتا ہوگا ورنہ جفت وطاق کی قسم کے اور کیا معنے ہین-

شہر مکہ کی قسم عورت حاملہ کی قسم اور اُسکے جنین کی قسم ہے کہ مینے ہی آدمی کو پیدا کیا ہے وائے نادانی کہ بنیاد یہ قسمون کی بوچھاڑ ہو کر انصاف و تمیز کی خون ریزی ہو رہی ہے اور خواہ مخواہ اپنا و چھاپن جتلایا جاتا ہے جو اُسکے جلال اور استغنا کے برخلاف ہے-

سورج دیوتا اور اُسکی روشنی کی قسم چاند دیوتا اور اُسکے حسن کی قسم دن اور رات کی قسم- آسمان دیوتا کی قسم اور دھرتی کی قسم- آدمی کے نفس کی قسم کہ مین سچ کہتا ہون وہ نہین ہین اسے خیال کرین! واللہ آپ جو بڑے کہتے مین- آپ کی ہستی

کا ثبوت کیا ہے؟ دعویٰ بے دلیل قابل تسلیم نہین۔

قسم ہات اور قسم دن کی اور خدا کی قسم جسنے نر و مادہ کو پیدا کیا کہ تمہارے اعمال مختلف ہین۔ اے خدا محمدیان! وہ خدا کون ہے جسکی آپ قسم کہاتے ہین (اے محمدیو خود سے سوچو) اور یہ کون سی مشکل بات ہے کہ ہمارے اعمال مختلف ہین یہ تو ہر ایک آدمی جانتا ہے واہ واہ آپکی غیب دانی اور دوراندیشی۔ اگر سچ مچ قسم کہانی ہی تھی تو کوئی عمدہ بات فرماتے۔ نرکہ کندن کوہ وبرآمدن موش دُم بُریدہ۔

روٹی کے کہانے کی قسم۔ رات کے چہپانیکی قسم ہے کہ تجہ گمراہ کو رستہ دکہلایا تیری آخرت بہتر ہوگی۔ مثل مشہور ہے سالے کہ نکوست از بہارش پیداست۔ اگر خداتعالیٰ اُسکو راہنمائی کرتا تو دنیا مین خون کی ندیان کہان سے بہتین۔ لاکھون زن و مرد کیون آوارہ ہوتے۔ عورات کو مویشی کی طرح کیون جائز رکہتا کہ گلہ بہرا جاوے یہ تمام رب الملک کی راہنمائی ہے۔ جس سے مخلوق کیواسطے شامت بلکہ قیامت آئی ہے۔

؎ قیامت باعمال عالم صورت نادر گرفت۔

قسم ہے انجیر کے درخت کی اور کہجور کی لکڑی کی قسم۔ قسم سینا پربت کی قسم مکہ کے رہنے والون کی کہ ہمنے آدمی کو پیدا کیا ہے۔ کہ سینا اور انجیر اور زیتون کی قسمین کہانا کوئی دلیل نہین ہے کہ ہمنے آدمی کو پیدا کیا ہے۔ واہ عالم کل کمتر کی قسم اور اعلیٰ کی صداقت کا ثبوت عمدہ فلاسفی کی بنیاد نکالی ہے ؎

چہ نامی کہ مولائے نام توام　　بحیرت ز قسم و کلام توام

قسم تیز گہوڑون کی اور قسم اُنکے دوڑنے کی۔ قسم اُنکے ہانپنے کی قسم اُسکی نعلبندی کی۔ لوٹ پر جانیوالے گہوڑون کی قسم تحقیقاً آدمی ناشکرگذار ہے۔

واہ رے رسالدار میجر۔ آپ نے تمام جنگی قواعد کی قسمون مین تکمیل کرادی ہمنے مانا کہ آپ جنگجو ہین۔ اور قہار بہی ہین ؎

قسم کوہ طور کی۔ قسم کتاب کی۔ قسم گھر کی۔ قسم چیت کی۔ قسم ٹین دیوتا کی۔ قسم اُسکے جلد چلنے کی۔ اور قسم اُسکے بدلی لانیکی۔ اور قسم تمام دیوتاؤن کی تحقیقاً جو مین وعدہ کرد نگا ہوئیوالا ہی ۔ جناب! ہمکو تو آپ پر اعتبار نہین ہے آپ نے جو موسیٰ سے وعدہ کیا تھا اُسے بھی پورا نکیا۔ آپ نے جو قابین سے وعدہ کیا تھا اُسے بھی بھلا دیا۔ اور نہ آپ نے نوح کے طوفان کے بعد ایفاء وعدہ کو کام فرمایا۔ آپکے قول وفعل پر ہمین اعتبار نہین ہے۔ آپ نے مسیح کے مصلوب ہونیکے وقت مددگاری نکی۔ اور نہ ذکریا کے سر پر آرہ چلانے کے وقت آپ نے سہاتیا کی۔ بیگناہ حضرت ایوب کا گہر شیطان کی بہکانے سے خراب کیا۔ پہر اُسنا کردہ گناہ کے جسم جان و مال پر عذاب کیا۔ شیطان کو جہان کے گمراہ کرنیکے لئے مقرر کیا۔ مین آپ پر کسطرح اعتبار کرون۔ آزمودہ را آزمودن خطاست۔

ترمذی مین اسطرح پر لکہا ہے حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مینے رسولؐ سے سنا کہ جسنے خدا کے بغیر کسی اَور کی قسم کھائی اُسنے شرک کیا۔

قرآن مین جب منسوبہ بالا خدا۔ چاند سورج وغیرہ کی قسمین کہاتا ہے۔ اور آپکا پیغمبر ایسے قسم کہانے والون کو مشرک ٹہراتا ہے۔ اب ہم کیا کہین کہ دونو مین سے کون سچا ہے۔ ناظرین خود ہی انصاف فرماوین۔

حرام وحلال کا بیان از روئے قرآن

اب ہم قرآن کی کمزوری کا بیان اور مسئلہ حرام وحلال کے نقصان وزیان عرض کرتے ہین کہ مصنف قرآن کسقدر قاصر البیان اور ناواقف اور انجان ہے

سورۃ النحل۔ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر الله بہٖ فمن اضطر غیر باغ ولا عادٍ فان الله غفورٌ رحیم۔ ترجمہ سوای اسکے نہین کہ حرام کیا اوپر تمہارے مُردار اور لہو اور گوشت سور کا اور وہ چیز کہ آواز بلند کیا جاوے واسطے غیر خدا کے ساتھ اسکے پس جو کوئی بے بس ہو۔ نہ حد سے نکل جانیوالا اور نہ اوروں سے چہین لینے والا۔ پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان۔

(۲) پہر سورۃ النحل مین ہے۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی الله الکذب ان الذین یفترون علی الله الکذب لا یفلحون ترجمہ اور مت کہو واسطے اس چیز کے کہ بیان کرتی ہین زبانین تمہاری جہوٹہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ تو کہ باندہ لو اوپر اللہ کے جہوٹہ تحقیق جو لوگ کہ باندہ لیتے ہین اوپر اللہ کے جہوٹہ نہین فلاح پائینگے۔

(۳) سورۃ بقر مین ہے۔ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہٖ لغیر الله فمن اضطر غیر باغ ولا عادٍ فلا اثم علیہ ان الله غفور الرحیم ترجمہ ۔سوای اسکے نہین کہ حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ پکارا جاوے اوپر اسکے غیر اللہ کے پس جو کوئی بے بس ہو نہ حد سے نکل جانیوالا اور نہ چہیننے والا۔ پس نہین گناہ اوپر اُسکے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۴) سورۃ المایدہ مین ہے۔ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر الله بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع الا ما ذکیتم وما ذُبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشون الیوم اکملت لکم دینکم

واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم فان اللہ غفور رحیم ترجمہ حرام کیا گیا اوپر تمہاری مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ پکارا جاوے سوای اللہ کے ساتھ اُسکے اور گلا گھونٹے اور لاٹھی ماری۔ اور اوپر سے گر پڑے اور سینگ مارے اور جو کہا گیا درندہ مگر جو ذبح کرو تم۔ اور جو ذبح کرو اوپر تھانون کے۔ اور یہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھ تیرون کے یہ فسق ہے آجکے دن نا امید ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئے دین تمہارے سے۔ پس مت ڈرو اُن سے اور ڈرو مجھ سے۔ آجکے دن پورا کیا مینے واسطے تمہاری دین تمہارا۔ اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی۔ اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام دین۔ پس جو کوئی بے بس ہووی۔ بیچ بھوک کے نہ جھکنے والا طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان۔

(۵) سورۃ انعام مین ہے وقد فصل لکم ما حرم علیکم۔ ترجمہ تحقیق مفصل بیان کر دیا واسطے تمہاری جو کچھ حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے۔

قرآن بنانے والے نے سوای سور اور لہو اور مردار وغیر مذبوح جانور کے سب حیوانات اور پرند اور دریائی جانور اور حشرات الارض اور کیڑے مکوڑی حلال کر دئیے کیونکہ آیت نمبر ۱ و ۲ و ۳ مین فقط سور اور لہو اور مردار اور غیر مذبوح جانورونکی سوا سبکو حلال کر دیا اور چُھری چلا دی اور آیت ۴ و ۵ مین نہایت صاف لفظون مین بیان کیا کہ جو کچھ حرام ہے وہ مفصل بیان کر دیا مگر علمائی اسلامیہ نے جب اور مہذب قومون کا اچار و چار دیکھا تو پھر قرآن کی اس تعلیم پر قائم نرہی کیونکہ اس سی کتا۔ بلا۔ آدمی کا گوشت اور نیز ہاتھی اونٹ وغیرہ جانورونکی کھانیکی اجازت ہوکر وہ حلال و طیب قرار پاگئے تھے اور بلحاظ دور اندیشی کے قرآن کی اس تعلیم کو برخلاف علمائی اسلامیہ نے تین درجہ قرار دئیے اور یہ تمیز انکو محمد صاحب کو مرنیسے کئی سو برس بعد نصیب ہوئی (۱) حلال (۲) مکروہ (۳) حرام لیکن اسپر بھی علمائی اسلامیہ کا اتفاق نہو سکا اور بہ بہاری اختلاف ہوگیا۔ نمونہ اسکا ذیل میں دکھلاتا ہون

نام جانور	امام مالک	امام حنفی	امام حنبل	امام شافعی	امامیہ شیعہ	خطابیہ
سنگ پشت	مکروہ	حرام	"	"	"	"
[illegible]	مکروہ ادنیٰ	"	"	"	"	"
[illegible]	حلال	"	"	"	"	"
[illegible]	حلال	"	"	"	پتہ نہیں ملا	حلال
[illegible]	مکروہ	حرام	"	"	"	"
[illegible]	حلال	"	حرام	اس کی رائے کا پتہ نہیں ملا	حرام	حلال
[illegible]	حلال	"	اس کی رائے کا پتہ نہیں ملا	حرام	"	پتہ نہیں ملا
[illegible]	حلال	حرام	حلال	"	حرام	حلال
[illegible]	حلال	"	"	"	حرام	حلال
[illegible]	حلال	"	"	"	"	حرام
[illegible]	مکروہ	حرام	اس کی رائے کا پتہ نہیں ملا	حرام	"	پتہ نہیں ملا
[illegible]	پتہ نہیں ملا	حرام	حلال	"	حرام	پتہ نہیں ملا
[illegible]	بعض کے نزدیک …	حلال	"	"	بعض کے نزدیک مکروہ	حلال
[illegible]	مکروہ	حرام	"	"	مکروہ	پتہ نہیں ملا
[illegible]	حلال	حرام	"	"	"	"
[illegible]	حلال	حرام	"	حلال	حرام	"
[illegible]	حلال	حرام	"	"	"	"
[illegible]	مکروہ	حرام	"	"	"	"
[illegible]	حلال … دو قسم	حرام	"	وحشی حلال	حرام	"
[illegible]	مکروہ	حرام	"	"	"	"

بستو اور فیل سب میں حلال ہے مگر شافعی نجس کہتا ہے

اے ناظرین عنفوان جس حالت مین حرام کی تشریح مفصل قرآن مین آچکی اور قطعی ممانعت ہوگئی کہ اب اُور افترا نکرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ تو علما نے کیون قرآن پر اکتفا نکیا اور وہ چیزین جو قرآن نے حلال کر دی تھین۔ اُنمین سے بعضون کو کیون اپنی اپنی عقل کے موافق حرام اور بعضون کو مکروہ ہونیکا فتوی دیا۔ اور پہر بہی آجتک اس کاٹ پر اتفاق نکر سکے اور من گھڑت تاویلین کرنے لگے حالانکہ مصنف قرآن نے آیت نمبر ۱۹۵ مین بطور دعوی کے کہدیا کہ مینے حرام وحلال کا بیان مفصل کر دیا ہے۔ پہر اُس مین ترمیم کرنے کی کیون ضرورت پیش آئی کیا وہ اپنے خدا سے زیادہ سیانے پیدا ہو گئے ؟ کیا خدا کی عقل اُن سے کم تھی ؟ سچ تو یہ ہے کہ قرآن کی اس تعلیم سے محمدی لوگ غیر قومون مین شرمندہ ہوتے ہونگے۔ اور ان کتا۔ بلا۔ گدھا۔ بندر۔ کرگس وغیرہ کے کہانے سے غیر قومین ان سے نفرت کرتی ہونگی اسلئے یقین ہوتا ہے کہ علمائے اسلامیہ نے مآل اندیشی سے اپنی عقل کے موافق قرآن کی اُس تعلیم کی اصلاح کی۔ اور غالباً شروع مین یہی وجہ ان سے اس سخت نفرت کی ہوئی ہوگی جو آجتک چلی آتی ہے۔ حقیقت مین اگر انسان تعصب نکرے تو اس بارہ مین قرآن کی تعلیم نہایت ہی مکروہ ہے اور جنگلی وحشیون کے آچار کے موافق جس سے آدمی تک کہانا حلال وطیب وپاک وحکم خدا قرار پاگیا۔ بہلا کوئی مہذب قوم ایسی تعلیم کو خدا سے مان سکتی ہے ؟ ہرگز نہین ایسی پر غور کرلو کہ آریہ ورت مین جو مسلمان لوگ آباد ہین وہ اب تک بہی بہت سے ایسے مکروہ جانورون کے کہانے سے نفرت کرتے ہین۔ مگر یہ نہین سوچتے کہ علمائے قرآنی اور خدائے آسمانی کو ان چیزون کے بتلانے سے کیون کراہیت نہ آئی ایسی ہی بہت سی باتین جو برخلاف عقل وحکمت وشائستگی کے تہین لوگ غلط سمجہکر خود بخود چہوڑتے جاتے ہین۔ دیکھو ختنہ یعنے سُنت کا مسئلہ ابراھیم نے

قائم کیا۔ عیسائی لوگ جو ابراہیم کی نبوت کے قایل ہین اور یہ بھی مانتے ہین کہ ختنہ کا حکم ابراہیم کو خدا سے ملا تھا۔ اور احکام ایزدی کے تنسیخ کے بھی قایل نہین ہین۔ مگر تاہم اُنہون نے بمقتضائے ننگ عار انسانیت کے اِس مسئلہ کو چھوڑ دیا (دیکھو رومیون کا خط باب ۲۔ آیت ۲۶ سے ۲۹ اور باب ۳ کی پہلی آیت) لیکن عرب کی جنگلی لوگون مین بدستور قائم ہے۔ یہانتک کہ عورتونکا بھی ختنہ کراتی ہین اور اُسکو سُنت سارہ بتلاتی ہین معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ (مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۷۵ء) کی صفحہ ۱۳۲ سطر ۱ تا ۱۰۔ رکن اول باب، فصل امین اسطرح مذکور ہے (سارہ) از غایت قلق و اضطراب سوگند یاد کرد کہ عضوی از اعضای ہاجرہ را قطع کند و تغیر خلق او نماید۔ ہاجرہ ہمین را دانستہ از سارہ بگریخت و در زاویہ متواری شد۔ ابراہیم از سارہ شفاعت نمودہ التماس کرد کہ تا خاطر از کدورت او صافی کند و برای تحلۃ القسم نرمہای گوش ہاجرہ را سوراخ کند و از اندام نہانی او چیزی قطع نماید و سارہ بقول ابراہیم عمل نمود و این سنت در میان زنان باقی گذاشت اور لغات مین لکھا ہے ختان بالکسر سر فرج بریدن در وقت ختنہ کردن از کشف رولیف خ صفحہ ۲۰۰ ختانہ سر فرج بریدن آنقدر کہ سنت باشد (از کشف رولیف خ صفحہ ۲۰۰)

ای ناظرین دیکھنا چاہئے کہ یہ کتنی شرم کی بات ہے اور اِس مین کس قدر خرافات بھرا ہے۔ ہندوستان کے مسلمانون نے اگرچہ طوعاً و کرہاً مردون کا ختنہ جور و ستم سے مان لیا ہے مگر عورتون کے ختنہ کو مارے شرم کے تاہنوز نہین مانا اور مانتی کسطرح کیونکہ ایک عربی کی مثال ہے الحیا من الایمان حیا داری ایمان ہے حیا کے چلے جانے سے ایمان بھی کوچ کر جاتا ہے۔ ہمارے ایک فاضل مہربان نے ہمین اطلاع دی۔ کہ ملتان اور اُسکے آس پاس و نواح کی طرف ختنہ زنان بدستور جاری ہے اور علی العموم شب زفاف کو اِس سنت کی باری ہے یعنے مومنات ختنہ پاتی ہین۔ اور مقابل مختون کی خاتون بنائی جاتی ہین۔

خطاب بمرزا

مرزا کیوں مبتلا ہے قرآن کا ۔۔۔ تجھکو سودا ہوا ہے قرآن کا

تو اسی پر گھمنڈ کرتا تھا ۔۔۔ دیکھ فوٹو کھچا ہے قرآن کا

مکر کرتا ہے اور فریب و دغا ۔۔۔ خوب جعلی خدا ہے قرآن کا

خادع و ماکر و مضل نازل ۔۔۔ واہ کیا کبریا ہے قرآن کا

آسمان سقف و کوہ میخ زمین ۔۔۔ فلسفہ کھلگیا ہے قرآن کا

فانی اشیاء کی کھائی ہیں قسمیں ۔۔۔ اعتبار اُٹھ گیا ہے قرآن کا

آدم و کعبہ سجدہ گاہ کئے ۔۔۔ شرک یہ برملا ہے قرآن کا

بیم جان۔ طمع مال غارت کی ۔۔۔ یہی دام بلا ہے قرآن کا

پھنس گئے ایمن و شبان عرب ۔۔۔ سخت جور و جفا ہے قرآن کا

چھن گئی قتل عام کی تلوار ۔۔۔ زور مارا گیا ہے قرآن کا

اب تو ہے عدل و امن قیصر ہند ۔۔۔ ترک کرنا روا ہے قرآن کا

دین گبر و یہود سے ابلیس ۔۔۔ خالق شر بنا ہے قرآن کا

خوف شر سے اُسی کے خالق خیر ۔۔۔ عرش پر جا بسا ہے قرآن کا

اُسکے حملوں پہ روز تیر شہاب ۔۔۔ وہ خدا مارتا ہے قرآن کا

دیکھو خناس کی شرارت پر	خاتمہ کر دیا ہے قرآن کا
وہم سے نکل اے غلام احمد	کیون بہر سا رکھا ہے قرآن کا
اب قرآن کوئی دم کا مہمان ہے	خاتمہ ہو چلا ہے قرآن کا

سوامی جی کی نسبت مرزا صاحب کے اعتراضون کا جواب وغیرہ براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۳۵ سے ۱۳۷ تک

قولہ - مین ڈرتا ہون کہ آپ لوگون کا ایسا انجام نہ ہو جیسا کہ پنڈت دیانند آریون کے سرگروہ کا انجام ہوا - کیونکہ اس احقر نے انکو انکی وفات سے ایک مدت پہلے راہ راست کی طرف دعوت کی - اور آخرت کی رسوائی یاد دلائی - اور انکے مذہب اور اعتقاد کا سراسر باطل ہونا براہین قطعیہ سے اُن پر ظاہر کیا - اور نہایت عمدہ اور کامل دلائل سے باوجود تمام اُن پر ثابت کیا گیا کہ دہریون سے بعد تمام دنیا مین آریون سے بدتر اور کوئی مذہب نہین -

اقول - جیسا سوامی جی کا انجام ہوا وہ ایک عالم پر روشن ہے - ہزارون لاکھون کو مسلمان و عیسائی ہونے سے بچایا - وید کا بھاشیہ کرکے ایک عالم کو راہ راست دکھلایا - بت پرستی و مخلوق پرستی و پیر پرستی و کعبہ پرستی کی مہلک تاریکیون سے بذریعہ داروے اُپدیش و گیان - مریضان آریہ ورت کو شفا دی - گمگشتگان کی آہ و زاری کو ویدک تسلی بخش ہدایت سے دور کرکے ست دھرم کا پرکاش کیا - نفاق پسند ہندوستان کو اتفاق سے آریہ ورت بنایا - قرآنی گرانی نہون

کے سفارشی ڈھکوسلوں سے آریہ ورت کی روحون کو بچایا۔ ع۔ گل ست سوامی
درچشم دشمنان خاراست۔

مرزا صاحب! جب آپ خود گمراہ ہین تو اور لوگوں خصوصاً سوامی جی کو (جو
ابر رحمت یزدان اور دریائے علم و عرفان تھے) کیا ہدایت کر سکتے تھے ع۔ این
گذاف تست با خورشید لاف بوم شوم۔ آخرت والے فقرے کا جواب میرے پاس
اور کچھ نہین۔ مگر صرف یہ کہ جھوٹھ بولنے کے عوض تم خود رسوا ہو گئے۔ اُنکے مقابلہ
سے دُم دبائے رہے روبرو آنے سے برقعہ مین مونہہ چھپاتے رہے اور اب باتین
بناتے ہو خدا سے شرماؤ اور جھوٹھ کہنے سے باز آؤ۔ آپکا قرآنی خدا خود دہریہ ہے جو
سورۃ العصر مین زمانہ کے تصدق جاتا اور اُسکی قسمین کھاتا ہے۔ حدیث مشکات و بخاری
مین محمد صاحب کی زبانی منقول ہے ولاتقولوا یاخیبۃ الدہر فان اللّٰہ ہو الدہر
ترجمہ "اور نہ نکھو ناامیدی زمانہ کی اس لیے کہ تحقیق اللہ وہی ہے زمانہ" حدیث نبوی
اور قرآن دونون سے ہر طرح ظاہر ہے کہ دہریون اور محمدیون مین ذرہ تفاوت
نہین بلکہ روحانی رفاقت کیونکہ زمانہ ہی ان کا خدا ہے اور دہر ہی ان کا کبریا۔
پس دہریت اور اسلام باہمی توام ہین جس مین کسی کو کلام نہین۔

آریون سے زیادہ خیرخواہ آپکا نامعلوم ہے مگر خدا جانے آپکے سینہ پر کینہ مین
غم و الم کا کیون ہجوم ہے۔ حضرت! قطع النظر مبلغ علیہ الرحمۃ و برکتہ کے ہم آپکے
مخالف نہین بلکہ آپ کی بہتری کے طالب ہین۔ تاکہ آپ سیدھی راہ پر آوین
اور جہالت سے نجات پاوین۔ دہریہ تو عدم ثبوت کے سبب لاچار ہین۔ مگر
آپ مانکر بھی جہالت مین گرفتار ہین۔ خدا کو عرش پر محدود مانتے ہو اور ہر جگہ
موجود نہین جانتے۔ قتل و خونریزی کو زینت ایمان گردانا ہے اور سفارش و شفاعت کو
اُسکے حضور جائز جانا ہے۔ جہان کو گمراہ کرنیوالا اُسے ٹھیرایا ہے اور ضلالت کا بانی مبانی

اُسے بنایا۔ پس وہریوں سے تمہیں کوئی فضیلت نہیں بلکہ ہر طرح رذیلت ہی۔ اُنکا نہ سمجھنے کے سبب انکار ہے اور آپ سمجھکر جہالت مین گرفتار ہو۔ ع

ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

قولہ۔ کیونکہ یہ لوگ خداتعالیٰ کی سخت درجہ پر تحقیر کرتے ہین کہ اُسکو خالق و رب العالمین نہین سمجھتے اور تمام عالم کو یہان تک کہ ذرہ ذرہ کو اُسکا شریک ٹھہراتے ہین۔ اور صفت قدامت اور ہستی حقیقی مین اُسکے برابر سمجھتے ہین۔

اقول۔ خداتعالیٰ کی تحقیر تو قرآن کرتا ہے جو کہتا ہے سورۃ آل عمران مین ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین ترجمہ مکر کیا اُنہون نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بڑا مکار ہے سورۃ انفال مین ہے۔ یمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین ترجمہ مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ اور اللہ بڑا مکر کرنیوالا ہی سورۃ بقر مین ہے۔ اللہ یستہزی بہم ویمدھم فی طغیانہم ترجمہ اللہ ہنسی کرتا ہے اُن سے اور بڑھاتا ہے اُنکو سرکشی مین۔ سورۃ الدہر مین ہے وانا نخاف من ربنا یوما عبوسا ترجمہ ڈرتے ہین ہم پروردگار اپنے سے اُسدن کہ جسدن مونہہ بنانیوالا ہوگا۔ سورۃ اعراف مین ہے افامنوا مکر اللہ ترجمہ۔ پس بیخوف ہوگئے خدا کے مکر سے سورۃ ابراہیم مین ہے فللہ مکر جمیعا ترجمہ واسطے اللہ کے ہے مکر تمام۔ سورۃ اعراف مین ہے واملی لہم ان کیدی متین ترجمہ فرصت دونگا اُنکو بلاشبہ میرا مکر مضبوط ہی۔ سورۃ یونس مین ہے اللہ اسرع مکرا۔ ترجمہ۔ اللہ بہت جلد مکر کرنیوالا ہے۔ سورۃ بقر مین ہے یخادعون اللہ والذین آمنوا۔ ترجمہ۔ فریب دیتے ہین اللہ کو اور لوگون کو جو ایمان لائے ہین۔ سورۃ یوسف مین ہے۔ کذالک کدنا لیوسف ترجمہ۔ اسی طرح ہمنے مکر کیا یوسف کے لئے۔

مرزا صاحب! ہم تو اُسکو سب خداوندی کی صفتوں سے موصوف اور قدیم مانتے ہین۔ تمام دنیا کا خالق و رب العالمین جانتے ہین۔ مگر قرآن کیطرح بہت سے خالق نہین ٹہرانتے اور نہ خدا کو احسن الخالقین یعنے خالقون مین سے اچھا گردانتے ہین۔ ہم ذرہ ذرہ کو اُسکے تابع فرمان سمجھتے ہین اور کسی چیز کو اُسکے حکم سے باہر (جیسا کہ قرآن شیطان کو جانتا ہے) یا روگردان یا اُسکے قبضۂ قدرت سے دور نہین ٹہرلتے اور قدیم زمانہ سے سب چیزون کو احاطہ قدرت قدیم مین تبلاتے ہین اور دلائل معقول سے شہادت لاتے ہین۔

قولہ۔ اگر انکو کہو کیا تمہارا پرمیشور کوئی روح پیدا کر سکتا ہے۔ یا کوئی ذرہ جسم کا وجود مین لا سکتا ہے۔ یا ایسا ہی کوئی اور زمین و آسمان بھی بنا سکتا ہے یا کسی اپنے عاشق صادق کو نجات ابدی دے سکتا ہے اور بار بار کتا۔ بلا بننے سے بچا سکتا ہے یا کسی اپنے محب خالص کی توبہ قبول کر سکتا ہے۔ تو ان سب کا یہی جواب ہے کہ ہرگز نہین۔

اقول۔ روح اور ذرہ کی پیدائش کی بابت ہم شروع مین جواب دے چکے ہین مگر صرف ایک فقرہ یہان کہتے ہین کہ نیا پیدا کرنا ایک تو خدا کے گہر مین کمی کا الزام ہے دوم وہ محتاج ثابت ہوتا ہے۔ جسطرح وہ جاہل نہین ہو سکتا۔ بندہ نہین بن سکتا۔ بہولتا نہین وغیرہ اسیطرح اُسکے گہر مین نیستی و ناداری نہین ہے اور نہ روحون اور ذرون کی کمی ہے۔ پس موجودگی مین پیدا کرنا یا پیدا کرنے کی خواہش فعل عبث سے زیادہ نہین ہے۔ ان پیدا کرنے کے معنے اگر یہ لو کہ ظاہر کرنا تو بیشک روحون اور ذرون کو جو اُسکے پاس موجود ہین۔ انادی زمانہ سے مختلف قالبون مین ظاہر کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ اور آسمان و زمین کا پیدا کرنا۔ آسمان لفظ تو فضول ہے۔ مگر زمین کا پیدا کرنا اگر حاجت پڑے تو پیدا کر سکتا ہے مگر حاجت معدوم۔

ہان سلسلہ انادی سے جیوؤن کی حاجت کے مطابق سرب شکتی ماتما سے پیدا
کرتا ہے۔ خدا کوئی مجلہ نشین معشوقہ نہین ہے جسکے لوگ عاشق ہون اور آسمانون
پر ملاقات کرنے زینہ لگا کر جاوین۔ البتہ وہ سب کا مالک و سوامی ہے۔ اُسکی عبادت
ضروری ہے اُسکے بھگت اُس سے ناواجبی درخواست نہین کرتے۔ اور نہ بیہودہ عذر
دہرتے ہین۔ بھگتون سنتون۔ رکہیون کو پرماتما کی شناگت ہونے سے بُری جُونون مین
نہین جانا پڑتا۔ مگر زانیون بدچلنون بدمعاشون گوشت خورون شرابیون وغیرہ گنہگارونکو ان
بُری جونون مین جانا پڑتا ہے نہ کہ مہاتماؤن کو۔ تو یہ صرف دہوکہ دہی ہے۔ پس آپکا تمام
اعتراض و الزام صرف وسواس خام ہے۔

قولہ۔ مگر افسوس کہ پنڈت صاحب نے اِس نہایت ذلیل اعتقاد سے کشتی
اختیار نہ کی اور اپنے تمام بزرگون اور اوتارون وغیرہ کی اہانت اور ذلت جائز
رکھی مگر اِس ناپاک اعتقاد کو نہ چھوڑا اور مرتے دم تک اُنکا یہی ظن رہا۔ کہ گو
کیسا ہی اوتار ہو رامچندر ہو یا کرشن ہو یا خود ہی ہو جسپر وید اوترا ہو پرمیشور کو
ہرگز منظور ہی نہین کہ اُسپر دائمی فضل کرے بلکہ وہ اوتار بنا کر پہر بھی اُنہین کو کیڑے
مکوڑے بناتا ہی رہیگا۔

اقول۔ مین آپکے نہایت ذلیل اعتقاد اور اہانت و ذلت اور ناپاک بنیاد کا
کچھ جواب نہین دیتا ناظرین خود ہی آپکی اصالت جان لینگے۔ پرماتما دانائے
کُل ہے اُسکا کوئی کام گیان و کاملیت سے خالی نہین۔ اُسکی کوئی صفت
دوسری صفت کی متضاد نہین۔ اور سب صفتون کا باہمی کامل تعلق ہے عدالت
و صداقت کے حضور سفارش و خود غرضی کا آنا سراپا محال ہے۔ اور کوئی منصف
مزاج منظور نہین کر سکتا۔ مگر رشوت خور۔ پس بے فائدہ فضل یا بلا سبب رحمت یا
بے اندازہ عدالت یا اسی طرح قہر و رحمت و ظلم غرضیکہ یہہ تمام کام سوائے کسی

ناہم ومجنوط الحواس کے صحیح العقل سے ظہور پذیر نہین ہوسکتی کرشن جی مہاراج خود فرماتے ہین۔

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ।
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परंतप ॥ अ० ४ । ५ ॥

آے ارجن میرے اور تیرے جنم بہت سے گذر چکے ہین۔ مگر اُن سب جنمون کی کیفیت کی مجھکو یاد داشت (بسبب یوگی ہونیکے) ہے۔ لیکن تجھکو نہین ہے"۔ ایسے ہی خود رامچندر جی مہاراج بالمیکی رامائن وغیرہ مین بھی جنمون کے پانیکا اقبال کرتے ہین۔ پس وہ مہاتما تھے اور ہمیشہ ایسے مہاتما جگت اُپکار کے واسطے جنم لیتے ہین نہ بُری جونون مین نہین جاتے۔ یہ آپکا وسواس شیطانی سراپا نادانی ہے۔ ان یہی عرض اسلامی بزرگون کی نسبت عائد ہے۔ شیخ سعدی کہتا ہے ؎

پسرِ نوح با بدان بنشست خاندانِ نبوتش گم شد
با بدان یار گشت ہمسرِ لوط خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحابِ کہف روزی چند پئے نیکان گرفت و مردم شد

مفصل حال اسکا قرآن اور توریت مین موجود ہے اور ہر ایک غیر متعصب کے سے باعثِ نصیحت۔ آپ جھوٹھ بولنے سے اجتناب فرماوین کسی آریہ کا آپکے مطابق اعتقاد نہین ہے۔ مگر بموجب قرآن وید مقدس کے۔

قولہ۔ وہ کچھ ایسا سخت دل ہے کہ عشق اور محبت کا اُسکو ذرا پاس نہین اور ایسا ضعیف ہے کہ اُس مین خود بخود بنانے کی ذرا طاقت نہین۔ یہ پنڈت صاحب کا خوش عقیدہ تھا۔

اقول۔ مرزا صاحب آپکا خدا بیشک ایسا ہی قہار ہے اور اسی طرح کا جبار وہ ایسا ہی سخت دل ہے۔ اور مخلوق کا قاتل۔ دیکھو قرآن کی سورۃ لہب تمام۔ اور سورۃ توبہ کی یہ آیت یا ایہا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار

ولیجدوا فیکم غلظۃ ترجمہ اے مسلمانو لڑو قتال کرو اُن لوگون سے کہ پاس تمہارے ہین کافرون مین سے اور چاہئیے کہ پاوین بیچ تمہارے سختی۔ اور سورۃ انفال کی یہہ آیت۔ یاایہا النبی حرض المؤمنین علی القتال ترجمہ یعنے اے نبی شوق دلا مسلمانون کو قتال کا۔ اور سورۃ توبہ کی یہ آیتین۔ و اللہ لایھدی القوم الکفرین۔ و اللہ لایھدی القوم الفسقین ترجمہ اور خدا نہین ہدایت دیتا کافرون کی قوم کو۔ اور اللہ نہین ہدایت دیتا فاسقون کی قوم کو۔

بیشک مسلمانون کے خدا کو عشق اور محبت کا ذرا پاس نہین۔ ایوب کا خانہ خراب کیا شیطان کی اغوا سے۔ زکریا کو سر پر آرہ چلایا ابلیس کے ارشاد سے۔ محمد صاحب کے دو دانت شہید کرائے اور خاک مین ملائے خواہ حارث کے ورغلانے سے۔ غرضیکہ عشق اور محبت کا اُسے ذرا پاس نہین شہادت کے واسطے دیکھو ایوب کی کتاب باب ۲ سے ۴۲ باب تک اور قرآن اور معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ رکن چہارم باب ششم صفحہ ۷۰ اجنگ احد۔ خود بخود بنانا ایک سہل بات ہے۔ ہان تمام دنیا کو بغیر مدد کسی انسان حیوان و ملایک وغیرہ کے بنا سکتا ہے اور بناتا ہے البتہ بقول محمدیان کے اپنا جگر کاٹ کے نہین بناتا اور نہ اپنے ٹکڑہ کرنیکی (ناجائز) طاقت رکھتا ہے۔ یہی پنڈت صاحب کا خوش عقیدہ تھا اور یہی پسندیدہ عقیدہ ویدک دہرم مین آریہ کا ہے مگر نہین معلوم کہ آپ کس جہل باطنی کے سبب اس سے کشیدہ خاطر ہین۔ خدا آپکو ہدایت دیوے۔

قولہ۔ جبکہ پُر زور دلایل سے رد کر کے پنڈت صاحب پر یہ ثابت کیا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ ہرگز ادھورا و ناقص نہین بلکہ مبدا ہے تمام فیضون کا اور جامع ہے تمام خوبیون کا اور مستجمع ہے جمیع صفات کاملہ کا۔ اور وحدہٗ لاشریک ہے اپنی ذات مین اور صفات مین اور معبودیت مین۔

اقول۔ مرزا صاحب زبان درازی نکرو پنڈت صاحب کے مقابلہ سے ہمیشہ اسطرح مونہہ چہپاتے رہے جیسے آفتاب سے چمگادڑ۔ اور یہی حال آجتک ہے مقابلہ مین نہین آتے۔ قرآن مین تو انکار و نذارد ہے مگر ذرا اُن مسلمانون کے عقائد کو تو پہلے رد کرو جو بطالت اسلام سے متنفر ہو کر آریہ دہرم پر آ گئے ہین بعد ازان کوئی بات کسی آریہ پر ثابت کرو۔ بیشک ان صفات کو آریہ لوگ مانتے ہین اور یہی وید مقدس کا ارشاد ہے۔ مگر قرآن ان سے روگردان ہے۔ قرآن خدا کو مکار بتلاتا ہے اور گمراہ کرنیوالا بتلاتا ہے۔ اُسکے سوا اور بہت سی خالق اور رب پوجواتا ہے۔ کعبہ کیطرف جہکاتا ہے اور بیت الحرم کو سجود کراتا۔ سنگ اسود سے گناہ بخشواتا اور شفیع المذنبین ٹہراتا ہے اگر در خانہ کس است ہمین بس است۔

قولہ۔ اور پھر اُسکے بعد دو دفعہ بذریعہ خط رجسٹری شدہ حقیقت دین اسلام سے بدلائل واضح انکو متنبہ کیا گیا اور دوسری خط مین یہ بھی لکھا گیا۔ کہ اسلام وہ دین ہے جو اپنی حقیقت پر دوہرا ثبوت ہر وقت موجود رکہتا ہے۔ ایک معقول دلائل سے جن سے اصول حقہ اسلام کی دیوار روئین کی طرح مضبوط اور مستحکم ثابت ہوتی ہین۔ دوسری آسمانی نشانات وربانی تائیدات اور غیبی مکاشفات اور ربانی الہامات ومخاطبات اور دیگر خوارق عادات جو اسلام کے کامل متبعین سے ظہور مین آتی ہین۔ جنسے حقیقی نجات اِسی جہان مین سچے ایمان دار کو ملتی ہے یہ دونون قسم کے ثبوت اسلام کے غیر مین ہرگز نہین پائی جاتی۔ اور نہ انکو طاقت ہے کہ اُسکے مقابلہ پر کچھ دم مار سکین۔

اقول۔ آپ شیخی مارنیکو تو شیخ چلی سے بھی بڑہکر ہین اور ہے بھی سچ اگر آپ اس شیخت سے کام نہ لین۔ تو گذارہ کہان سے چلے۔ آپ نے پرنس بسمارک وزیر اعظم سلطنت جرمن کو رجسٹری بہیجی۔ آپ نے مسٹر گلیڈ اسٹون کو

دعوت کی - آپ نے نیویارک مین لارڈ صاحب کو خط لکھا وغیرہ ایسے ہی بہت صاحبان کی پاس آپکی رجسٹری پہونچی - جسمین آپ نے لکھا تہا کہ ایک سال تک اگر میرے پاس ٹہرو یا خوارق عادات و آسمانی نشانات تبلاؤن گا ورنہ دو سو روپیہ ماہواری کے حساب سی تنخواہ بطور ہرجانہ یا جرمانہ کے دون گا - آپ مسلم الرحمان تیس مارخان بلکہ پچاس مارخان ہین وہ حقیقت دین اسلام والے خط کیون طبع نکرائے - کہان چہپا رکہی - مینے آپکو اسقدر خط لکہے اور طبع بہی کرائے اور آپ حیلہ حوالہ فرماتے رہی - اُسوقت وہ حقیقت اسلام کا دوہرا ثبوت کہان تختہ تابوت کی طرح پڑا تہا - جب مین دو ماہ قادیان مین رہا آپ کے بالاخانہ (بیت المقدس) ہی مین ہی شرائط مباحثہ کے واسطی حاضر ہوا - وہ دوہرا ثبوت کس لاہوت مین گیا تھا اور کیون ظاہر کیا - کرامات کی متعلق جسقدر الفاظ آپ نے جمع کرکے قافیہ باندھا ہے - اُن سبکا جواب معجزات کی تردید مین آچکا ہے - زیادہ سوائے فضولیات کے اسمین اور کچھ نہین ہے - مگر نکتہ دانون کیواسطے ایک یادداشت لکہتا ہون

یادداشت - جمشید کے وقت مین جب انگشتری کی ایجاد ہوئی بادشاہ نے اُسکو دست چپ مین پہنا - حکیمون نے اعتراض کیا کہ دست راست مین چاہئی تہی بادشاہ نے جوابدیا کہ راست را راستی بس است" آریہ دہرم کو معجزون اور شعبدون کی ضرورت نہین الا اَور مذہبون کو ہے آریہ دہرم کو آریتو ہی کافی و وافی ہے ؎

نہین محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی　　فلک پر کیسے خوش لگتا ہے دیکہو چاند بن گہنے

جسطرح سورہ کہف والی ذوالقرنین کی دیوار روئین دنیا مین نہین ہے اسیطرح اصول حقہ اسلام کی دیوار روئین بہی جانئیے - دونون کا مخرج قرآن ہے اگر ایک سچ نہین ہے تو دوسری کی صداقت کا کیا ذکر ہی بلکہ صریح البطلان ہے

زردشت والی معجزات دُنیامین لاثانی ہین۔ مسیلمہ کی خوارق علوات کی بابت مسلمانون کی بھی حق بیانی ہے۔ محمد صاحب سے بڑھکر سب کے معجزات ہین اور طمطراق اسقدر کہ گویا چشمدیدہ مشاہدات ہین۔ جتنے الفاظ آپ نے استعمال فرمائے ہین اِن سے صدہا درجہ بڑھکر اُنکے پیرو اپنے نبیون کیواسطے لائے ہین۔ آپ کا قرآن محمد صاحب کی معجزات سے انکاری ہے۔ مگر حدیثون مین معجزون کی تار جاری سنسکرت کی ایک مثال ہے मूलेनाशोकुतोशाषा ॥

یعنے "جسکا مول نہین اُسکی شاخین کہان سے آگیئن"۔ اقلیدس کا نہم علوم متعارفہ ہے کہ کُل بڑا ہوتا ہے اپنی جُز سے۔ پس محمد صاحب تمام دین اسلام کے کُل ہین۔ اگر اُنکے پاس معجزہ بالکل نہین جیسا کہ ہم دلائل قرآنی سے ثابت کر چکے۔ کہ وہ بے معجزہ تھے۔ پس غلام احمد مین یا کسی اور اسلام کے کامل متبعین مین بھی معجزہ کا آنا بحکم و متعارفہ کے ناممکن ہے۔ اور نہ اونکو طاقت ہے کہ اس قسم کی باتون مین دم مار سکین۔

قولہ۔ لیکن اسلام مین وجود اسکا متحقق ہے۔ سو اگر ان دولون قسم کی ثبوت مین سے کسی کے ثبوت مین شک ہو تو اِسی جگہ قادیان مین آکر اپنی تسلی کرلینی چاہئے اور یہ بھی پنڈت صاحب کو لکھا گیا کہ معمولی خرچ آپ کی آمدورفت کا اور نیز واجبی خرچ خوراک کا ہمارے ذمہ رہیگا۔ اور وہ خط اُن کے بعض آریون کو بھی بتایا گیا۔ اور دو لو رجسٹرلون کی اُنکے دستخطی رسید بھی آگئی۔

اقول۔ ہمین شک تھا اور اب بھی شک بلکہ دروغ جانتے ہین کہ یہ آپ کا افترا محض ہے۔ ہم قادیان مین بھی گئے مگر آپ نے کسی طرح کی تسلی نہین کی۔ اور نہ کوئی معجزہ تبلایا۔ جب اُنکے ایک شاگرد سے بھی عہدہ برآ نہو سکے۔ تو اُنکو دعوت کرنی صرف ایک کاذبانہ شرارت تھی۔ آپ میان مانگتے اور باہر کہڑے درویش

یہ ایک پنجابی مثال ہے اور بالکل آپکے حسب حال ہے۔ خود قرضدار اور گذارہ سے لاچار۔ مگر اسقدر اشتہاری روپیون کے دعویدار ہین خلاصہ یہ ہے کہ آپ کاغذ پر تمام ہندسہ کی رقوم لکھ سکتے ہین مگر نقد ندارد ہی ہے قرض نے مرزا الکنا کر دیا۔ ورنہ تم بھی آدم تھے کام کے۔

لطیفہ۔ "جب مرزا صاحب کی شادی (جسکی خدا کی طرف سے منادی آئی تھی) دہلی مین ہوئی تو مشہور کیا کہ نواب ناصر کے گھر مین میری برات جاویگی قادیان کے چند ہندو برات مین گئے مگر مسلمان ندارد تھے۔ یہ وہان جاکر حیران ہوے کہ نہ ریاست۔ نہ ملک نہ فوج۔ نہ حشمت صرف نواب ناصر ہین۔ بہت سے اُنکے جاہل مرید۔ اسکو کرامات جانتے تھے۔ مگر جب آخر کو نواب ناصر صرف میان ناصر نکلے تو تمام قلعی کھل گئی"۔ چونکہ آپ نے بعض آریون کا نام (جنکو خط تبلایا گیا تھا) نہین لکھا۔ پس دعوی تشکی ہے قابل اعتبار نہین۔

قولہ۔ پر اُنھون نے حب دُنیا اور ناموس دُنیوی کے باعث سے اسطرف ذرا بھی توجہ نہ کی۔ یہان تک کہ جس دُنیا سے اُنھون نے پیار کیا۔ اور سر بط بڑہایا۔ آخر بصد حسرت اسکو چھوڑکر اور تمام درم و دینار سے جبر۔ ہی جدا ہوکر اس دار الفنا سے کوچ کر گئے۔ اور بہت سی غفلت او ضلالت اور کفر کے پہاڑ اپنے سر پر لیگئے۔

اقول۔ وہ تو فقیر تھے اُنکی نسبت تو ان باتون سے ایک بھی موزون نہین ہو سکتی اور نہ ہے۔ نہ دُنیا سے اُنکا پیار تھا اور نہ درم و دینار سے۔ وہ تو لوگون کو غفلت او ظلمت او ضلالت اور کفر سے نکالکر صداقت۔ حقیقت۔ وحدانیت معقولیت کیطرف رجوع کرا گئے اور صدہا محمدیون کو تعصب و خونریزی شرکت وجہالت سے بچا گئے۔ باقی ان گالیون کا جواب میری بابت نہین ہے۔

قولہ۔ اور اُنکے سفر آخرت کی خبر بھی کہ جو اُسکو تیس اکتوبر ۱۸۸۳ء مین پیش آیا۔ تخمیناً تین ماہ پہلے خداوند کریم نے اس عاجز کو دیدی تھی۔ چنانچہ یہ خبر بعض

آریہ کو بھی بتلائی گئی تھی۔ خیر یہ سفر تو ہر ایک کو درپیش ہی ہے اور کوئی آگے اور کوئی پیچھے اس سافرخانہ کو چھوڑنیوالا ہے۔ مگر یہ افسوس ایک بڑا افسوس ہے۔ کہ پنڈت صاحب کو خدا نے ایسا موقعہ ہدایت پانے کا دیا۔ کہ اس عاجز کو اُنکے زمانہ مین پیدا کیا مگر وہ باوصف ہر طور کے اعلام کے ہدایت پانے سے بے نصیب گئے۔ روشنی کیطرف انکو بُلایا گیا۔ مگر اُنہون نے کم بخت دنیا کی محبت سے اُس روشنی کو قبول نہ کیا۔ اور سر سے پاؤن تک تاریکی مین پھنسے رہے۔ ایک بندۂ خدا نے بارہا اُنکو اُنکی بھلائی کے لئے اپنی طرف بُلایا۔ مگر اُنہون نے اسطرف قدم بھی نہ اُٹھایا۔ اور یون ہی عمر کو بیجا تعصبون اور نخوتون مین ضائع کر کے حباب کی طرح ناپدید ہو گئے۔ حالانکہ اس عاجز کے دس ہزار روپیہ کے اشتہار کے اول نشانہ وہی تھے۔ اور اسی وجہ سے ایک مرتبہ رسالہ برادر ہند مین بھی انکے لئے اعلان چھپوایا گیا۔ مگر انکی طرف سے کبھی صدا نہ اُٹھی۔ یہانتک کہ خاک مین یا راکھ مین جا ملے۔ سو اے بھائیو تمہین پنڈت صاحب کے حال سے نصیحت پکڑو۔

اقول۔ اگر انکی وفات کی خبر رب العرش نے قادیان مین آکر آپ کو دی تھی۔ تو آپ نے کیون تین ماہ کے اندر یا اُسکے بعد اشتہار طبع نکرائے۔ کیون عام بازارون مین منادی نکرائی۔ تا کہ ہزارون لوگ آپ کی (معاذ اللہ و نعوذ باللہ) صداقت سے آریہ دہرم کو چھوڑ دیتے۔ اور حجت قایم ہو جاتی۔ اور کیون خیانت مجرمانہ کر کے سال ۱۸۸۴ء مین یہ چالاکی سے درج کیا؟ کیون لاہور یا امرتسر کے آریہ سماج مین خط نہ لکھا؟ اور کیون اس جلد سال ۱۸۸۴ء مین بھی کسی آریہ کا نام نہ لکھا؟ اور کسواسطے سوامی جیو کو رجسٹری شدہ چٹھی نہ ارسال کی؟ اور کیون اُنکی رسید نہ منگوائی؟ چونکہ ان باتون سے آپ نے کوئی کارروائی نہین کی۔ اسواسطے آپکا معجزہ باطل ہوگیا اور ہمین کہنا پڑا۔ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔ پنڈت جی کی ہدایت کا حال آفتاب

تمثال ایک دنیا پر روشن ہوگیا۔ مگر آپکی بابت بڑا ہی افسوس ہے کہ جسطرح آپکے حمید بھائی حق پر آگئے ہیں اگر آپ بھی کفر و ضلالت سے نکلکر خدا کو مکار اور فریبی کہنے سے بچکر بیت الحرام کی پرستش چھوڑ کر حجر الاسود پرستی اور تابوت سکینہ کے آگے ماتھا رگڑنے اور خدا کو راشی و متعصب ماننا ترک کر حقانیت و وحدانیت وید دھرم کیطرف رجوع ہوجاتے تو کسقدر دنیا کو فائدہ پہونچتا۔ اور آپ کا بھلا ہوتا۔ اگرچہ وہ ہادی برحق تشریف لا[illegible]ے۔ مگر

ہنوز آن ابر رحمت دُر فشان است
صداقت را ہمان ذکر و بیان است

آیئے تسلی فرمائیے۔ ہم آپکے خرچ و خوراک کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ [illegible] ہوا ہے۔ اور فضا بازی ہی میں مت رہیے۔ آپکے پاس وہی شب معراج والی روشنی ہے یا کوئی اور۔ یہ روشنی ابتک تاریک ثابت ہوگئی ہے اور اس روشنی سے جہان میں جو خونخوار طوفان بے تمیزی پھیل گیا ہے یہ آپکی روشنی دوات کی روشنائی ہے۔ اور کمینہ زنگی کا نام کافور [illegible] بنائی ہے۔ آپ خدا کے بندے نہیں ہیں "غلام احمد" محمد صاحب کے بندہ ہیں۔ بقول مولوی عبید اللہ کے

؎ نار دوزخ کے ارادے ٹھن گئے
جو کوئی بندون کے بندے بن گئے

دوزخ کے باشندے ہیں"۔ اگر آپ خدا کے بندے ہوتے تو خداوند تعالیٰ پر اسقدر الزام نہ لگاتے اور اتنے اتہام نہ پھیلاتے۔ بلکہ تاریکی سے نکلنے کی کوشش فرماتے۔ مگر آپ نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ہم آپکو خدا کا بندہ کسطرح جانیں۔ آپ تو نفس پرست اور نفس کے بندے ہیں اور روپیوں اور نوٹوں کو جمع کرنے کے لئے ہر طرف پھندے لگا رہے ہیں۔ مولوی رومی آپ کے حق میں کہتا ہے

اہل دنیا کافران مطلق اند

دس ہزار روپیہ کا اشتہار آپکا سراپا جھوٹھ اور فریب اور جعل ہے۔ آپکی منقولہ اور

غیر منقولہ کسی قسم کی جائداد اس قیمت کی نہین ہے۔ تمام قصبہ قادیان کے ہندو مسلمان۔ آریہ وغیرہ میرے گواہ ہین۔ بلکہ تمام ضلع گورداسپور کے لوگ آپ کی قلاشی اور وجہ معاش سے آگاہ۔ برادرِ ہند کا رسالہ سوامی جی کے مطالعہ مین نہین آتا تھا۔ کیونکہ وہ فارسی اردو نہین جانتے تھے۔ اور پنڈت شیو نرائن برادرِ ہند کا اڈیٹر سنسکرت نہین جانتا۔ پس وہ اشتہار محض بے سود و مردود تھا۔ ہان اگر بھارت متر اخبار کلکتہ یا کسی اور اخبار ناگری مین چھپواتے تو بھی ایک بات تھی۔ مگر اُن مین نہین چھپوایا۔ تعجب یہ ہے کہ آپکو خدا نے ٹکڑے جیساکہ اُسوقت عربی مین الہام ارسال کیا تھا۔ سنسکرت مین کیون الہام نہ بھیجا تاکہ سوامی جیو سے سنسکرت مین مباحثہ کرکے فتحیاب ہوتے۔ اور اُن کے مرنے کے بعد اسقدر نہ روتے۔ اور نہ بیہودہ غم و غصہ مین زندگی کھوتے۔ مگر ایک خیال گذرتا ہے۔ کہ سوامی جیو کے اُپدیشون سے جب بہت سے محمدیون نے نہایت ذلیل اعتقاد سے دستکشی کی۔ تو ایسی ایسی باتین سنکر مرزا صاحب نے جو چلہ کشی کر رہے تھے رحمٰن العرش کے حضور درخواست کی ہوگی کہ تمہارے بزرگون کے نام کی شرم رکھ ہمارا تلواری خزانہ مفت مین برباد ہو رہا ہے۔ کچھ لایعنی خرافات اور واہی اعتراضات لکھکر اُس کے روکنے کا بندوبست کر۔ اور اُسکو کسی طرح ممانعت دلا تاکہ غلامون سے ہم محروم نرہین۔ مگر آفتاب صداقت اُن دلون نصف النہار پر تھا جسنے تھوکا اُسکے اپنے مونہہ پر گرا۔ اور جو مقابلہ مین آیا مونہہ کی کھائی۔ اور ویدک دھرم پر ایمان لایا۔ خدائے محمدیان نے اپنی پاکٹ بک یعنے لوح محفوظ مین دیکھا ہوگا اور عرش پر گھبرایا ہوگا۔ اور اپنے معشوق کی امت کم ہوتی دیکھکر رمل ڈلوایا ہوگا کہ اُس مہاتما کی میعادِ زندگی کسقدر باقی ہے۔ سوامی جیو کے انتردھیان ہونے کے بعد ربّ المسلمین و ربّ العرش و ربّ المکہ و ربّ القادیان

کو انکی موت کی خبر ملی ہوگی۔ تو بہشت فاختہ یا کبوتر بنکر قادیان میں اُترا ہوگا۔ اور سلام علیکم کہکر حال بتلایا ہوگا۔ سوائے ایسی بات کے ہم مرزا صاحب کے دعوی کو اپریل فول سے زیادہ عزت نہیں دے سکتے۔ خدا انہیں ہدایت دیوے۔ اور ویدک دھرم کی طرف رجوع کریں۔

اب ہم محمد صاحب اور سوامی دیانند صاحب کی زندگی کا مقابلہ دکھلاتے اور اُن کے چال چلن و خداشناسی کے بارہ میں فضلاء اسلام کی شہادتیں لاتے ہیں خدا کرے کہ ناظرین حق و باطل میں تمیز فرماویں۔

محمد صاحب اور سوامی صاحب کی زندگی کا مقابلہ

محمد صاحب	سوامی صاحب
انکے والدین بُت پرست تھے۔ اور مکہ کے مندر کے پوجاری۔ قرآن میں لکھا ہے۔ سورۃ والضحیٰ ووجدک ضالا فھدی۔ "اے محمد تو گمراہ تھا پس تجھے ہدایت دی"۔ ۲۵ سال کی عمر میں یہہ خدیجۃ الکبریٰ ایک مالدار بیوہ عورت سے مبلغان قرض لیکر اگماشتے بنکر ملک شام کے ملک میں سفر تجارت کے واسطے گئے اور جب وہان سے واپس آئے تو اسی	آپکا سال پیدایش سمت ۱۸۸۱ بکرمی اور جنم بھومی علاقہ راجہ موروی ملک کاٹھیاواڑ ہے آپ کے والدین مورتی پوجک اودیچ گوت کے برہمن معزز خاندان تھے۔ سن تمیز سے برہم چریہ آشرم یعنے حصول علم میں مصروف ہوئے۔ ابتدا میں چند مرتبہ آپکے والد آپکو بھی شوالہ میں لیگئے۔ مگر ہمیشہ سے اعتراض پیدا ہوا کرتے تھے غرضیکہ ایک رات شوراتری کو اِن کے والد نے انکو

محمد صاحب

خدیجہ عورت سے جسکی عمر ۴۰ سال کی تھی حضرت نے شادی کی اور مالدار ہو گئے جب تک وہ زندہ رہی دوسری شادی نہین کی ۲۵ سال تک یہی ایک عورت رہی کیونکہ دولتمند تھی۔ جب وہ مرگئی تو ۵۰ سال کی عمر مین جو پیغمبری کا دسوان سال تھا اول سودہ۔ دوم عائشہ۔ سوم زینب۔ چہارم ام سلمہ۔ پنجم زینب بنت جحش۔ ششم جویریہ۔ ہفتم ام حبیبہ۔ ہشتم صفیہ۔ نہم حفصہ۔ دہم میمونہ کو تصرف مین لائے۔ یہ معہ خدیجہ کے کل گیارہ (۱۱) ہوئین۔ بعضے مصنف ان سی زیادہ تبلاتے ہین۔ معارج النبوۃ کی صفحہ ۴۸ رکن چہارم مین لکھا ہے کہ "عائشہ بوقت شادی ۶ سالہ ہوئی" اور خدا نے ایک فرشتہ کے ذریعہ دو مرتبہ عائشہ کی تصویر حریر مین نقش کروا کر محمد صاحب کو خواب مین دکھلائی تھی قبل شادی کے اور اُسی روز عائشہ سے زفاف (ہمبستری) کی۔ یہ تمام حال معارج النبوۃ کے صفحہ مذکورہ مین درج ہے۔

سوامی صاحب

بھی بت رکھا یا۔ اور جب رات کو شب زندہ داری کے لئے بیٹھے تو اُنہون نے پتا سے شکوک رفع کرنے شروع کئی مگر وہ شکوک ایسے نہ تھے جو ترک ہو جاوین۔ شک اوّل یہ تھا کہ شیو کیا چیز ہے؟ اور کہان رہتا ہے؟ شک دوم یہ تھا کہ اس پوجا سے ہمین کیا فائدہ ہوگا؟ اِنکے والد شریف نے کوئی جواب معقول نہ دیا۔ البتہ یہ کہا کہ یہی مورتی آواہن کرنے سے چیتن ہو جاتی ہے۔ اور موہن بھوگ وغیرہ کو کھاتی ہے۔ آدھی رات کو جب اُس مورتی پر چوہے دوڑنے لگے اور مورتی نے کچھ حرکت یا شکست نہ دکھلائی تو آپکی طبعیت بت پرستی سے قطعی بیزار ہو گئی اور مورتی پوجا سے اُسی دن کنارہ کش ہو گئے ہان بحثون سی لاجواب ہو کر والد نے بھی انکو ودیا پڑھنے کی طرف آزاد چھوڑ دیا۔

اس ریاضی سختی کے ایام مین انکی والدہ محترمہ انکی مددگاری کیا کرتی۔ چنانچہ ۱۵-۱۶ سال کی اوستھا تک نہ صرف معمولی طور پر سنسکرت کی کتابین پڑھی تہے۔ اسی

*** اسکے ساتھ دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند کا مطالعہ کرو۔

محمد صاحب	سوامی صاحب
حضرت امام غزالی صاحب کیمیای سعادت بصفحہ ۲۴۱ فرماتے ہین۔ "رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر شبے نزدیک زنے بودی و عائشہ را دوست تر داشتے وگفتی بار خدایا آنچہ بدست من ست جہد میکنم اما دل بدست من نیست واگر کسے از یک زن سیر شدہ باشد ونخواہد کہ پیش وے رود باید کہ اورا طلاق دہد در بند ندارد۔ و۔ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سودہ را طلاق خواست دادن کہ بزرگ شدہ۔ گفت من نوبت خود بہ عائشہ دادم مرا طلاق مدہ۔ تا روز قیامت از جملہ زنان تو باشم۔ اورا طلاق نداد۔ و دو شب نزد عائشہ بودی و نزد دیگران یک شب"۔ اے صاحبان اس مقام پر قرآن کی سورۃ طلاق کو ذرہ غور سے پڑھو جہاں یہ لکھا ہے۔ واتقوا اللہ ربکم لا تخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ وتلک حدود اللہ فقد ظلم نفسہ۔ ترجمہ ڈرو	اثنا رمین آپ کے چچا اور ہمشیرہ صاحبہ فوت ہوگئے (جنسے سوامی جیو کو زیادہ الفت تھی) انکے وفات پانیسے اِن کے دل پر زمانہ کی بے ثباتی بہمہ نوع ثابت ہوگئی۔ اور دُنیا رفانی سے دل اُچک گیا۔ ہمیشہ طبیعت اوداس رہنی لگی۔ اسی تقریب پر والدین نے انکی شادی کا بندوبست کرنا شروع کیا مگر انہون نے اول تو اس خیال سے کہ ابہی برہم چرج آشرم پورا نہین ہوا۔ شادی کرنی مناسب نہین۔ دوم تحصیل علم کا شوق بدستور روز بروز ترقی پر تھا۔ سوم پابندی عیال و اطفال سے انکی مزاج مین ویراگ آگیا تھا۔ الحاصل ۲۱ سال کی عمر کے بعد بارادہ تحصیل علم گھر سے نکلے۔ راستہ مین ایک فقیر نے ان سے کپڑہ ولوٹا وغیرہ ٹھگ لیا غرضیکہ شیوراتری کی رات سے (جس مین آریہ ورت کی ترقی و بہبودی کا مبارک پودا بویا گیا تھا) دن مین اپنے گوہر مقصود کی تلاش مین غواص کی مانند پہرتے تھے۔ انکے والد نے خبر پاکر ایکدفعہ

محمد صاحب	سوامی صاحب
اللہ پروردگار اپنے سے مت نکالدو عورتونکو	اِنکو اگرچہ پکڑ بھی لیا تہا مگر وہان سے بھی بھاگ
اُنکے گھرون سے اور نہ نکل جاوین وہ	گئے ۔ اور پہر ملک بہ ملک اور شہر بہ شہر پہرکر
مگر یہ کہ کرین بیحیائی ظاہر اور یہہ ہین حدین	ست وِدیا کی تلاش مین سرگرم رہے ۔
اللہ کی ۔ اور جو کوئی نکل جاے اللہ کی	کہین کسی مہاتما سے نیار یعنے منطق سیکھا
حدون سے پس تحقیق ظلم کیا اُسنے جان	کہین کسی ست پرش سے ویاکرن یعنے
اپنی کو (افسوس کہ محمد صاحب نے اِس خدائی حد	صرف و نحو مین کمال حاصل کیا ۔ کسی
کو توڑ ڈالا)۔	سے سانکھ اور کسی سے ویدانت اور کسی
کیمیائی سعادت کے صفحہ ۲۰۰ سطر	سے جوتش کسی سے میمانسا اور کسی سے
۱۲ مین لکھا ہے ۔" در غرایب الاخبار است	وشیشکہ کی تحصیل کی ۔ ہمالیہ کی غارون
کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم گفت در خود	اور بدرک آشرم کی گپھائون مین رشیون
ضعف شہوت دیدم ۔ جبرئیل علیہ السلام	تپشیون سے ملکر تمام عقدے حل کئے اور
مرا ہریسہ بخوردن فرمود و سبب آن بود	پرماتما کے گیان دہیان مین بھی خوب ملکہ
کہ او نہ زن داشت و ایشان برہمہ عالم	حاصل کیا ۔ اُس سے فراغت پاکر ویدون
حرام شدہ بودند و امید ایشان از ہمہ عالم	کی حضوری حاصل کرنے کو مہرشی اور
گسستہ ۔ ترجمہ ۔ غرایب الاخبار مین	ست وادی ویدوکتا ۔ فاضلِ اجل سوامی
لکھا ہے کہ رسول نے کہا مینے اپنی مین ضعف	برجانند سرستی جی کی خدمت مین
شہوت کا دیکھا اور جبرئیل ع سے ذکر کیا یعنے	بمقام متھرا انیاز حاصل کیا ۔" ہونہار
علاج پوچھا ۔ جبرئیل نے کہا کہ ہریسہ کھایا	بروا کے چکنے چکنے پات " ۔ اُنہون نے بھی
کرو ۔ حضرت کے ضعف شہوت کا سبب	اِن کی شاگردی کو آریہ مدت کے سدہار کا
یہ تہا کہ حضرت کی ۹ عورتین تھین اور وہ	ذریعہ سمجہا ۔ اُنہون نے بھی شب و روز

محمد صاحب	سوامی صاحب
اَور لوگون پر حرام ہوگئی تھین اور اونکی	کی محنت سے چند سالون مین ہی ویدون
امید سب جہان سے ٹوٹ گئی یعنے وہ اَور	مین عبور حاصل کیا۔ جب تعلیم سے فارغ
کسی کے نکاح مین نہین آسکتی تھین"۔	ہوچکے۔ تو رشی فاضل نے ان سے
یہی ذکر حدیث مین ہی اور خصوصاً ابوہریرہ سے	گرو دچھنا مانگی۔ انہون نے عرض کی کہ
روایت ہی اور زیادہ صرف یہی عبارت ہے کہ	جو میرے پاس ہے دل و جان سے دینے
ہریسہ مین چالیس آدمی کی قوت ہے۔	کو حاضر ہون۔ انہون نے فرمایا کہ ہم صرف
صفحہ ۲۸۳ جلد دوم معارج النبوۃ	یہ مانگتے ہین۔ کہ ملک کا بھلا کرو۔ اور ودیا کو
مین لکھا ہی کہ ایک عورت مسماۃ میمونہ بنت	بڑھاؤ۔ وید ودیا کو پھیلاؤ۔ مخلوق پرستی
الحارث اونٹ پر چڑہی ہوئی جارہی تہی اُسپر	سے خلقت کو بچاؤ۔ انہون نے معمولی عذر
حضرت کا دل مفتون ہوا۔ اور فتوے جاری	و معذرت کے بعد بسر و چشم منظور کیا۔
کیا۔ کہ اونٹ اور اونٹ والی میری ہے	فاضل ہادی نے جسقدر اَور بہی سرمایہ
چنانچہ اُسکے ساتھ وہان ہی مجامعت کی۔	علم موجود تھا وہ بھی انکے سپرد کیا۔ آخری
اور اسکو اپنے ساتھ گہر مین لائے اور اونٹ کو	رخصت کا سمت ۱۹۲۰ کے بعد سے پھر
بہی بیت المال مین رکہا۔ اور اُسی وقت یہ	نفس کشی اور من جیتنے کے خیال سے عرصہ
آیت بیان فرمائی۔	تک ہردوار کی پاس یوگ ابھیاس مین
(سورۃ احزاب) وامراۃ مومنۃ	مصروف رہے۔ جب ہر طرح کامل تعلیم یافتہ
ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد	(آتمک و شریرک شانتی پاکر) ہوچکنے تو
النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک	ملک کی بہبود پر کمر ہمت باندہی اور ہندوستان
من دون المؤمنین۔ ترجمہ	کو آریہ ورت بنا دیا۔ دنیاوی عیش و عشرت
حلال ہے وہ ایمان والی جو بے نکاح اپنا	کو بمقابلہ ملکی برائیان دور کرنے کے ناچیز

محمد صاحب	سوامی صاحب
نفس نبی کو بخشدی۔ اگر نبی بھی اُسکو اپنے نکاح مین لانا چاہے۔ یہ خاص تیری واسطے حکم ہے"۔ مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ مسماۃ زینب جو اُسکے پسر متبنٰی زید کی جورو تھی اُس سے بھی حضرت نے بلا نکاح مجامعت کی اور عندالاستفسار فرمایا کہ خدا نے آسمان پر میرا اور زینب کا نکاح پڑھا ہے اور جبرئیل گواہ ہے۔ چنانچہ مفصل حال تفسیر حسینی مین اسطور پر درج ہے۔ (سورۃ احزاب) فلما قضی زید منہا وطراً زوجنکہا لکی لا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیا یہم اذا قضوا منہن وطراً وکان امر اللہ مفعولاً۔ ترجمہ۔ پس جب ادا کرلی زید نے اُس سے حاجت ہمنے اُسکو تیری زوجہ کردیا۔ تاکہ نہ ہو بعد تیرے مسلمانون پر حرج لے پالکون کی عورتون کے حق مین جب ادا کرلین اُن سے حاجت اور ہے حکم اللہ کا کیا گیا تفسیر سید عالم صلعم	جا نگر الیشور کی توحید کا نقارہ تمام ملک مین بجا دیا اور تمام عمر نفسانی خواہشون کو ترک کر گمراہی و بت پرستی کا داغ دامن آریہ ورت سے مٹا دیا اور ظلم و جور کی تلوار چلانے کے عوض ست دہرم کی اُپدیشون کے نسخہ جات سے اگیان۔ اَوِدیا۔ آندہکار کی ہلاک بیماریون کو جڑون سے اکھیڑ دیا صداقت طبیعت مین کوٹ کوٹ کر بھری تھی اور حق پسندی سے مزاج کو روحانی الفت تھی صدہا ناستکون کو الیشور کا قائل کرایا۔ ہزارون خود پرستون (ویدانتیون) کو پرمیشور کا بندہ بنایا۔ لاکھون بت پرستون کو نرانکار (غیر جسم) پرماتما کا ساجد کرایا۔ اور اگیان کے عمیق گڑھے سے نکال نکال کر جگدیشور کے آگے جھکایا۔ تین ہزار برس کی قائم شدہ بت پرستی کی لاٹھ کو ست ویدون کے اُپدیش سے نہایت کامل شجاعت سے سخت بخشین کر کے ایک زلزلہ عظیم ڈال کر بالکل اکھاڑ دیا۔ ملک بہارت نے جو کتب مین پانچ تصویرین بہم

محمد صاحب

(محمد صاحب) بعد از نزول این آیت بخانہ
زینب رفت بے دستور سے۔ زینب گفت
یارسول اللہ بے خطبہ وگواہ۔ حضرت فرمود
کہ اللہ المزوج وجبرئیل الشاھد"
و زینب (از این سبب) بر سائر زنان فخر
میکرد۔ کہ اللہ تعالیٰ مرا تزویج کرد بر پیغمبر
و متولی تزویج شما اولیائے شما بودہ اند"۔
لالچ و تیغ کے زور سے مذہب چلایا۔ قرآن
سورۃ بقر کی آیت ماجعلنا القبلۃ التی
کنت علیہا پر جلالین والا مفسر کہتا ہے
- وکان صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
الیھا فلما ھاجر امر باستقبال
بیت المقدس تالفاً للیھود فصلی
الیہ ستۃ او سبعۃ عشر
شھراً ثم حول - ترجمہ یعنے
محمد صاحب پہلے کعبہ کی طرف موںہہ کرکے
نماز کیا کرتے تھے جب مکہ سے مدینہ گئے تو
یہودیوں کی رضامندی کو بیت المقدس
کیطرف نماز کرنے لگے۔ ایک برس یا ستو
(پندرہ) مہینے بیت المقدس کیطرف نماز کرتے رہے

سوامی صاحب

اول اُن چاروں کو اِن کو نقش ثانی لکھدیا
غرضیکہ آریہ ورت کا سدہار کرتے ہوئے ۱۸۸۳ء
کے اخیر ریاست جودھ پور مین تشریف لیگئے اور بہت کچھ
ست دھرم پھیلایا مگر طبیعت اعتدال پر نرہی اور بیمار ہوگئے
مہاراجہ صاحب نے انکی بیماری اور خصوصاً اس بات سے
کہ انکی ریاست مین سوامی جی بیمار ہوئے نہایت آزردہ
تھے چنانچہ وقت رخصت سوامی جی کی پالکی کی ہمراہیت
دور تک پیادہ پا تشریف لاکر افسوس کا اظہار کیا وہان
سے بتقریب تبدیل آب و ہوا کوہ آبو پہ گئے پہر اجمیر چلے
آئے مگر افاقہ نہوا۔

چنانچہ بروز دیوالی یعنی اماوس ماہ کارتک وقت
شام نہایت انند و بشاشت مین گائتری کا جاپ کرکے
با الفاظ ایشور تیری اِچھا پوری ہو کہکر انتقال فرمایا اور
اُسی جگہ ویدک قاعدہ سے سنسکار کیا گیا۔ تاریخ ہوئی

غروب مہر در اجمیر گو بی
۱۹۴۰ بکرم

اب چند غیر متعصب مسلمانوں کی رائے تحریر
کرتا ہوں۔

مولوی امجد علی صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ
ملتان کی رائے

منقول از اخبار دیش اپکارک صفحہ ۵ نمبر ۸۳ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۸۸۳ء
ای آریہ ورت تیری بدقسمتی پہ مجھ رونا آتا ہے

محمد صاحب	سوامی صاحب
پہر اوہر سے پہر گئے اور اُسی کعبہ کیطرف سجدہ کرنے لگے (ذرہ غور سے مطالعہ کرو) مسلمان ہونے کے واسطے روپیہ اور اونٹ وغیرہ بھی دیتے تھے۔ لوٹ میں جو لوگوں کی عورتیں پکڑ لاتے تھے وہ فوجی سپاہیوں کو بھیڑ بکری کیطرح انعام ملتی تھیں (دیکھو قرآن سورۃ نساء) والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتب اللہ علیکم ترجمہ حرام ہیں تم پر نکاح بند ہیں عورتیں مگر جو تمہارے ہاتھ آجاویں۔ (لڑائی میں تو حرام نہیں) حکم ہوا اللہ کا تیسرے مترجم عبدالقادر فائدہ ہفتم میں بحاشیہ قرآن صفحہ ۸۰ لکہتا ہی کہ کافر مرد اور عورت میں نکاح تہا۔ اور عورت (مسلمانوں کی) قید میں آئے جبکو پہنچی اُسکو حلال ہے۔ لوٹ کے مال کی ترغیب دیکر بہتوں کو گرویدہ کیا اور اُنہوں نے اُسی لوٹ مار کو دین مسلمانی جانا اور اُس لوٹ کے مال	ای آریہ ورت تیری ہیتی پر پیارا دل خون ہوتا ہے ای آریہ ورت تیری بیکسی پر مجہکو غیرت آتی ہے ای آریہ ورت تیری بے پروبالی پر پیارا دل کملایا جاتا ہی۔ کیسی جلد تیری تیاری کے سرچشمہ کو بند کردیا گیا۔ ایخدا کیا تجھے منظور نہ تہا کہ ہم شیرخوار پرورش پائیں؟ ای خدا کیا تجہی منظور نہ تہا کہ ہم دنیا کی رفتار کے ساتھ اُٹھنا سیکھیں؟ ایخدا کیا تجہکو منظور نہ تہا کہ ہم ان واہی تباہی پہندوں سے نکلیں؟ ایخدا کیا تجھے یہ منظور نہ تہا کہ ہم بے جا بے وجہ بے ضرورت اور بے سود قیود سے رہائی پاویں؟ ایخدا کیا تجھے منظور نہ تہا کہ ہم ان واہیات رسمیات کے بندوں سے نجات پائیں؟ اے خدا کیا تجھے یہ منظور نہ تہا کہ ہم آپس کے نفاق کو دور کریں؟ اے خدا کیا تجھے یہ منظور نہ تہا کہ ہم اپنی اپنی نوع کو اپنا بہائی سمجھ کر اُن سے محبت کرنا سیکہیں؟ ایخدا کیا تجہکو یہ منظور نہ تہا کہ ہم علوم علویہ کی تحصیل کریں؟ اے خدا کیا تجھے یہ منظور نہ تہا کہ ست دہرم کو

محمد صاحب	سوامی صاحب
سے اپنا اور خدا کا حصہ بھی ٹھہرایا دیکھو قرآن سورۃ انفال ۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین وابن السبیل ۔ ترجمہ اور جان رکھو کہ جو لوٹ (غنیمت) لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اسمین سے پانچوان حصہ اور رسول کے اور قرابت والے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے ۔ مترجم قرآن صفحہ ۱۸۰ پر حاشیہ چڑھاتا ہے "جو مال کافرون سے لڑکر لیوین وہ غنیمت ہے اسمین پانچوان حصہ (خمس) اللہ کی ہے واسطے خرچ رسول کے کہ رسول کو خرچ ہے اپنی ذات کا اور قرابت والون کا اور حاجتمند مسلمانون کا اور بعد حضرت کے بھی خرچ ہوتی ہین مذکورہ ۔ پھر غنیمت مین چار حصے رہے سو لشکر کو تقسیم کرین سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک اور جو [illegible] صلح سے لیا وہ سارا خرچ مسلمانون کا ۔ افسوس ! [illegible] [illegible] صفحہ [illegible] تو کیا	بہت دیکہی ہین ؟ ایخدا کیا تجہے یہہ منظور نہ تہا کہ ہم اپنا کہویا ہوا نام حاصل کرین ؟ ایخدا کیا تجہے یہ منظور نہ تہا کہ ہم کس ست دہرم کو سیکہہ کر تیری ان اعلیٰ نعمات کی کیفیت اُٹہائین ۔ جو تو نے اپنے بندون کے واسطے مخصوص کی ہین ؟ نہین ! ایخدا یہ سب کچہ تیری مرضی کے مطابق اور تیرے منشاء کے موافق ہوتا تہا ۔ پہر کیون اے خدا تو نے ہمکو یکلخت اسطرح بیسروسامان اور بے امان کر دیا ۔ یعنی ہمارے پیچہے آدی سری سوامی جی مہاراج دیانند سرستی کو جو ہمین سب کچہ سکہاتے تہے ۔ ۳۰ اکتوبر ۱۸۸۳ء ۶ بجے شام کے بلایا ۔ دیوالی کی رات کو مصنوعی چراغون سے روشن ہے لیکن حقیقی آفتاب عالمتاب غروب ہو گیا ہم بالکل نادان تہے وہ ہمین ہر ایک چیز کی شناخت کراتا تہا ۔ ہم کہ [illegible] نہین سکتے تہے ۔ وہ ہمین [illegible] سکہاتا تہا ہم نے [illegible] عزت [illegible] نہین [illegible] تہے

محمد صاحب	سوامی صاحب
ہمارا نفس امتہ ۔ کوگر ہمارا تو کیا ہمارا	وہ ہمین لڑنا سکہاتا تھا ۔ ہم ایک دلدل
اگرچہ خون کا کہانا پینا قرآن مین حرام ہے	عظیم مین پھنسے ہوئے تھے وہ ہمین اُس
مگر جنگ احد مین جب حضرت کا خون جاری ہوا	مین سے نکالتا تھا ۔ انہونکو سیدھی پر لاتا تھا
تو مالک ابن سنان نے جو ابو سعید خدری کا باپ	ہم رسومات کی بیڑیان پیرون مین اور
ہے انکے زخم پر مونہہ لگا کر خون نوشجان کیا اور محمد	تعصب کی ہتہکڑیان ہاتھون مین دیئے
صاحب نے فرمایا یہ آدمی بہشتی ہے اور اکثر صحابہ لوگون کو	ہوئے تھے ۔ وہ ہمکو ان سے نجات دیتا
اپنی تہوک پلایا کرتے تھے (دیکھو شفاء قاضی	تھا ۔ ہم اپنے بھائیون سے عداوت کرتے
عربی صفحہ ۲۲ سطر ۱۴ و ۱۵)	تھے وہ ہمکو رفاقت سکہاتا تھا ۔ ہم اپنی
مدارج النبوۃ کے باب اول مین اسطرح مذکور	آنکھون پر پردے اور دلون پر مُہرین
ہے ۔ کہ ام ایمن لونڈی نے حضرت کا پیشاب	رکھتے تھے وہ انکو اُٹھاتا تھا ۔ ہم اپنے ہمہ
پی لیا اور حضرت نے اُسکو اُس نالائق حرکت	کچھ اپنے تئین سمجھے ہوئے تھے ۔ وہ ہمین
سے منع نہ کیا بلکہ ہنسکر کہا کہ اب تیرے شکم	بتاتا تھا کہ ست دہرم کے واسطے ظاہری
مین کبھی درد نہ ہوگا ۔ اور درد نہ ہونے یا	جاہ فضول ہے ۔ ہم اُس غلط امتیاز
کُلی کرنیکا بھی حکم نہ دیا ۔	کو ثواب جانتے تھے اُس نے اسکو عیب
دوسری بار ایک عورت برکہ نے انکا پیشاب	ثابت کر دیا ۔ ہم نے اپنا ننگ و ناموس
نوش کر لیا اُسکو بھی حضرت نے خوش ہو کر خدا سے	گنوا دیا تھا ۔ وہ ہمین پھر دلانا چاہتا تھا
تبلا دیا کہ تو کبھی بیمار نہوگی اور ایک لڑکے نے بھی	ایشور ہم تجھ سے بہت دور ہو گئے تھے
ایکبار حضرت کا پیشاب پیا تھا ۔ (دیکھو شفاء	وہ ہمکو تجھ سے ملانا چاہتا تھا ۔ لیکن اے
قاضی عربی صفحہ ۲۱۲ سطر ۲۰)	خدا تو ہی جانتا ہے تیرے دل مین کیا آئی کہ
ایک حجامی حجام نے حضرت کا خون	تو نے اُسکو ہم سے اتنی جلدی جدا کر دیا

محمد صاحب

بیاری کا نکلا ہوا پیا تھا حضرت نے اُسے ارشاد فرمایا کہ اب تو کبھی بیمار نہوگا۔ حالانکہ خود اُسی مفسد خون سے بیمار تھے۔

اسی طرح کسی مرض کے سبب حضرت نے پچھنے لگوا کر خون نکلوایا تھا اُسکو عبد اللہ ابن زبیر پی گیا محمد صاحب نے فرمایا کہ ای عبد اللہ اب تو دوزخ مین نہ جاویگا (دیکھو شفاء قاضی عیاض صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۰)

حضرت نے ایکبار پانی کے پیالہ مین منہ دھویا اور اُس پانی مین تھوکا اور یارونکو پینے کیواسطے دیا جسکو بلال اور ابو موسیٰ نے اور ام سلمہ زوجہ آنحضرت نے بھی پیا۔

مدارج النبوۃ اور شفاء مین ہے کہ حضرت کا پاخانہ زمین نگل جایا کرتی تھی جب بی بی عائشہ نے پوچھا تو فرمایا کہ نبیون اور رسولون کا پاخانہ زمین نگل جایا کرتی ہے (دیکھو شفاء قاضی [illegible] فصل [illegible] سطر [illegible])

قاضی عیاض نے شفاء مین لکھا ہے کہ اہل علم کی ایک جماعت قائل ہوئی ہے۔ محمد صاحب کے پاخانہ اور پیشاب کے پاک ہونے پر۔ سیرۃ [illegible] شافعیہ کا ہے کہ حضرت محمد صاحب کا پاخانہ اور پیشاب پاک تھا [illegible]

سوامی صاحب

تیری باتین تو ہی جانے ۔

مولوی محمد مراد علی صاحب اڈیٹر راجپوتانہ گزٹ کی رائے

منقول از اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۲۹۶

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار کوہ نور تسلیم آپکا اخبار صداقت شعار کوہ نور مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۸۳ء جو میرے روبرو رکھا ہوا ہے جسمین آپ نے کمال دانائی اور دور اندیشی کے ساتھ سری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج بیکنٹھ باشی کی یادگار کے بارہ مین کر فنڈ [illegible] کے اظہار فرمائی ہے۔ بحمد للہ مجھے بھی اُسی روز سے جبکہ سوامی جی مہاراج نے ہمارے شہر مین انتقال فرمایا۔ انہین باتون کا بہت بڑا خیال ہو رہا ہے۔ اور بارہا اس عرصہ مین کچھ نہ کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھایا لیکن پھر یہی خیال ہے کہ دیکھین اہل الرائے علے الخصوص آریہ بھائی جناب ممدوح کی یادگار [illegible]

محمد صاحب

اور ظاہر تھی اور جناب مولوی عبد العلی صاحب قادری امرتسری نے بھی اپنی کتاب مین جو بصفاش [illegible] ولپور کے طبع کرائی ہی اس بات کی اچھی طرح تصدیق کی ہی آفرین! اسی سے عرب کی جہالت اور اصحاب کی عقلمندی کو جان لینا چاہیے۔

مذاق العارفین لمعہ یازدہم صفحہ ۹۴ مین لکہا ہی کہ محمد صاحب جب مرض الموت مین مبتلا ہوئی ہر روز انکی چارپائی ایک ایک بیوی کے گھر جاتی تھی۔ آخر یہ قرار پایا کہ حضرت کو بی بی عائشہ سے زیادہ رغبت ہی انکی چارپائی اُس ہی کے گھر مین رہی۔ اور یہ کہ حضرت نے ان دنون مین بیبیون سے مباشرت کی۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین لکھا ہے اور یہی کہ منہاج النبوۃ مین بھی ہی رکن چہارم صفحہ ۲۸ آتشمہ از فضائل عائشہ۔ دیگر آنکہ وحی الٰہی جل وعلا بغیر بستر وے نازل مے شد۔ یعنی محمد صاحب کے پاس وحی تب ہی آتی تھی جبکہ حضرت بی بی عائشہ کے لحاف مین ہوتے تھے۔ اور ایسلیے تواریخ حبیب اللہ مین بھی رقم ہے [illegible] ہے کیون نہ یہ ایک تہمت ہے

سوامی صاحب

چندہ جمع کرنے کی تجویز کرتے ہین یا نہین۔ اور جو کرتے ہین تو اس چندہ سے کیا یادگار قائم کرنیکی تجویز کرتے ہین۔ چونکہ سب سے پہلے پیرا ۲ مین آپ نے عمدہ اور صحیح [illegible] ظاہر فرمائی ہے۔ جسکو مین بھی ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ یہ تو سب پر ظاہر ہے کہ سوامی جی ممدوح ایسے بزرگ کی کوئی نہ کوئی یادگار قائم ہونی ضرور چاہیے۔ کیونکہ سوامی جی مرحوم جیسے بزرگ بار بار اس سنسار مین پیدا نہین ہوتے۔ اگرچہ ہم لوگ انکی یادگار قائم کرنے مین دل و جان سے کوشش کر رہے ہین اور کرینگے مگر پھر بھی آپ خوب یاد رکھین کہ اگر سوامی جی مرحوم کی یادگار اُن کے پیرو کار نہ بھی قائم کرین تب بھی سوامی جی ایسے نہ تھے کہ اُن کی یادگار اس دنیا کے رہنے والون کے دلون سے فراموش ہو جائے۔ بلکہ میرا خیال ہے جسکو مین نہایت صحیح سمجھتا ہون کہ سوامی جی مہاراج کی یادگار دم قیامت تک لوگون کے دلون مین رہیگی۔ بلکہ [illegible]

محمد صاحب	سوامی صاحب
اور تواریخ حبیب اللہ کی صفحہ ۶۶ فصل ۳	مسلمانون وغیرہ کے سوا خود اُن لوگون کی
(مطبوعہ نولکشور ۱۸۷۱ء) مین لکھا ہے کہ	کتابون اور ویدون مین بھی سوامی جی کی یادگار
مرتے وقت روح نہین نکلتی تہی۔ بہت	ہزارون برس حتے کہ قیامت تک
گہبرا رہی تھے۔ آخر الامر بی بی عائشہ کی جوٹھی	رہیگی۔ جو اُن سے اس دنیا مین جھگڑتے
مسواک اُنکے مونہہ مین چبائی گئی۔ تب	رہے ہین اور ہمیشہ اُن کی مخالفت مین
روح نکلا۔ اور یہی ذکر معارج النبوۃ	سعی کرتے رہے ہین۔ وجہ یہ کہ مسلمانونکی
فی مدارج الفتوۃ رکن چہارم باب سیزدہم	تیرہوین صدی اور انگریزون کی اٹھارہوین
صفحہ ۴۴۳ مین لکھا ہے۔	اور اُنیسوین صدی مین ہندوؤن کے
قصحت سیدہ ہم از صدیقہ رضی اللہ	مت کا کوئی عالم فاضل ایسا نہین گذرا
عنہا کہ گفت در حالت نزع سر مبارک آنسرور	جیسا کہ سوامی دیانند جی مہاراج
درکنار من بود۔ عبد الرحمن بن ابی بکر	تھے بلکہ اگر میرا خیال صحیح ہے۔ تو سوامی
در آمد در دست او مسواک سبز از چوب	تلسی داس جی مہاراج مشہور ہندی شاعر اور
اراک بود حضرت رسالت در آن نظر کرد	سوامی کبیر داس کے بعد سوامی دیانند
چنانکہ من دانستم کہ آن مسواک را میخواہد۔	سرستی ہی ایک ایسے وید مقدس کے
پرسیدم کہ یا رسول اللہ مسواک میخواہی	عالم متبحر گذرے ہین۔ جنکو سوامی تلسی داس
بسر مبارک اشارت فرمود کہ آرے	اور کبیر داس پر بھی ترجیح دین تو جائز ہے
مسواک از دست برادر خود گرفتم و بآب	کیونکہ جو کام سوامی دیانند جی مہاراج کی ذات
دہن خود تر ساختم و بآن حضرت دادم	بابرکات سے ظہور مین آئے۔ وہ
بستد و بتعجیل مسواک کرد ہمچنانکہ روی	اُن دونو بزرگون کے خواب وخیال مین بھی
بسینہ من بود۔ نظر بسقف خانہ می انداخت	نہین آئے۔ اگر ہم سوامی دیانند جی مہاراج

محمد صاحب	سوامی صاحب
روح مطہرش بدار البقا رحلت کرد"۔ روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ ایک یہود دن کے گہر مین روٹی کہانیکو گئے اُسنے کہانے مین زہر ڈالدیا اُسی زہر کی تاثیر سے بہت عرصہ بیمار رہکر فوت ہوئے۔ بابت گدی نشینی کے آخری وقت کچھ کہنا چاہتے تہے قلم دوات مانگی۔ عمر نے کہا اسوقت پیغمبر کے ہوش ٹہکانے نہین کچھ کا کچھ کہہ رہا ہے اسکے قول پر اعتبار نہین ہے۔ موت کے درد و غم مین اسیر ہے خلاصہ یہ کہ خلافت کی بابت کوئی بندوبست نکر سکے۔ مرنے سے پہلے بڑا سخت بخار آیا اور درد سر پیدا ہوا۔ آخر بی بی عائشہ کے زانو پر سر رکھکر انتقال فرمایا۔ عمر ۶۰ یا ۶۳ سال کی تہی۔ مدینہ مین دفن ہوئے۔ روضۃ الاحباب مین عادات آن حضرت (بازوجات) کی بابت لکہا ہے۔ میگفت خیرکم خیرکم لاہلہ و انا خیرکم لاہلی و با ایشان در غایت مدارا بود و اگر التماس امری بیگانہ از یکے	کو تعلقات دنیاوی سے بالکل جدا نہین بتلا سکتے۔ تو یہ بہی نہین کہہ سکتے کہ وہ لوبہ یا موہ کے بس مین تہے۔ پس جسقدر لوبہ یا موہ دنیاوی معاملات سے انکو تہا۔ وہ اسی لئے تہا کہ خلق اللہ خصوصاً اہل ہنود کو اپنے جوہر علمی سے فایدہ پہونچادین۔ اگر سوامی دیانند جی مہاراج سنیاس لیکر دنیا کو ترک (گو کہ اب بہی وہ تارک الدنیا تہی) کر بیٹھتے۔ اور مثل بعض مہاتماؤن کے کسی سے واسطہ نرکہتے۔ تو آجکے روز یہ فوائد جو گروہ ہنود کو پہونچ رہے ہین۔ کہان سے پہونچتے پس یہی وجہ ہے کہ دیانند جی مہاراج نے دنیا کو ایسا تیاگ نہین کیا کہ اُس سے بالکل جدا ہو بیٹھتے۔ اور اُن کا فضل و کمال یون ہی پوشیدہ رہکر صرف اُنہین کے آتماؤن کو نفع پہونچاتا۔ ہمارے نزدیک اُس قسم کے سنیاس سے ایسی سنیاس جس مین سوامی مہاراج نے اپنی عمر کو بتا کردیا ہزار درجہ بہتر ہے اہل کمال کی پوری قدردانی اُنکے مرنے کے بعد ہوا

محمد صاحب	سوامی صاحب
از ایشان واقعہ شدی و در آن معذوری	کرتی ہے۔ پس اب دیکھنا ہے کہ سوامی دیانند
بنمودے آن مبذول داشتے و بہ ثبوت	جی کے فیض کو جس سے ہزارون آدمی آئے
پیوستہ کہ گاہی عائشہ صدیقہ از کوزہ آب	دن سیر ہوتے تھے۔ انصاف پسند اور دانا
خوردے حضرت آن کوزہ را از وی بگرفتے	لوگ یاد کرکے کسقدر، وہین حضرت ہمارا دل
و از موضعے کہ آن آب خوردہ بود آب خوردی	تو سوامی جی کے لئے اسقدر روتا ہے کہ بیان
و چون از استخوان بندان بازمیگرفتی حضرت	نہین ہوسکتا۔ ایسے باکمال بار بار کہان پیدا
استخوان را از وی بستدی۔ و از موضعہ دہان	ہوتے ہین۔
وی گوشت بخوردی۔ و در حالیکہ عائشہ	پس اگرچہ انکی زندگی کے واقعات ہماری
حائض بودے۔ سر در کنار او نہادہ گاہی	یادگار کی محتاج نہین۔ تو بھی آریہ بھائیون پر
بر وے تکیہ زدہ قرآن خواندے و در سفر	فرض ہے کہ اس معاملہ مین وآمی قدمے
دو نوبت با عائشہ دویدن مسابقت نمودہ	رکھنے سے بہت جلد کوشش کرین۔ تاکہ
بار اول عائشہ از وی درگذشت۔ و نوبت	ممالک غیر کے باشندے اور آیندہ آنیوالی
دوم عائشہ فربہ شدہ بود آنحضرت از عائشہ	نسلین بھی سمجھ لین کہ ہمارے بزرگ اپنے
درگذشت۔ پس فرمود ھذا بذالک یعنی	اہل کمال مرشدون اور ریفارمرون کی
این سبقت در مقابل آن سبقت واقع شد	کسقدر خاطر و عزت کرتے تھے اور کیسے دل و
کہ تو برگرفتہ بودی۔ و گاہ بود کہ بحضور مجمع	جان سے معتقد تھے۔ ایسے کامون مین
ازواج دست بر کسے از ایشان نہادے	ہمت اور قومی اتفاق کے ثبوت کے علاوہ
و مزاح فرمودے۔ و بسیار بود کہ در یکشب	دینی گرمجوشی کا بھی پورا اظہار ہوتا ہے
یا در یک روز بر مجموعہ حرمہائے خانہ طواف	اب رہی یہ بات کہ سوامی دیانند جی
فرمودے و اکتفا بیک غسل نمودی و گاہ	مہاراج کی یادگار کس قسم کی ہونی چاہئے

محمد صاحب	سوامی صاحب
برہم طواف کردی و در عقب ہر مجامعتے غسل نمودے باوے گفتند چرا برائے ہمہ یک غسل نمیکنی فرمود این طریقہ ازکی و اطہر و اطیب است - ام سلمہ گوید رسول صلے اللہ چون بازنی از زنان خویش صحبت داشتے - چشم مبارک برہم نہادی و جامہ برسر پوشانیدے و بآن زن بگفتے تملیث بالسکینہ والوقار - و صحبت پیوستہ کہ آنحضرت را در جماع قوت سی مرد از اقویا دادہ بودند - لاجرم او را حلال بود کہ ہر چند زن خواہد نکاح کند - نہ یا زیادہ برنہ و پیغمبر فرمود حبب الی من دنیا کم النساء والطیب واجعل قرۃ عینی فی الصلوۃ روضۃ الاحباب مقصد اول باب ۲ مین لکہا ہی - روایتے از عائشہ آنکہ گفت من ندیدم ہیچ احدی را کہ مرض بروی صعب تر بودے از پیغمبر - رسول اللہ در مرض موت بسیار اضطراب مینمود و در فرش خویش منقلب میشد - روضۃ الاحباب مقصد اول باب ۳	اس امر مین آپکی رای سے مجہکو کلی اتفاق ہے سوامی جی کی وہی یادگار انکی موت کے بعد قایم کرنی لازم ہی - جسکو زندگی مین وہ دل و جان سے پیار کرتے تہے - اور نہ صرف پیار بلکہ اُسکے پورا کرنے مین اپنی تمام طاقت کو صرف کر رہی تہے وہ کیا ہے ؟ وید کا ترجمہ اور تفسیر جسکو سوامی جیوکی چارون جگ مین آجتک کسی عالم نے نہین کیا - کرنا تو کیا ارادہ بہی نہین ہوا - ہوتا کیونکر ؟ یہ کام کچہ ایسا ویسا تو تہا ہی نہین - اور ظاہر ہے کہ اس یادگار سے تمام آریہ لوگون کو فایدہ عظیم قیامت تک پہونچتا رہیگا - اور آریہ کی علاوہ تمام قومین اس چشمۂ فیض سے ابدالاباد تک سیراب ہوتی رہینگی - اور جب ان تفسیرون کو اپنی رو برو دیکہینگے - تو وہی لطف حاصل ہوگا جو سوامی جی مہاراج کی گفتگو کرنے اور انکے وعظ مبارک سننے مین حاصل ہوتا تہا - اب فرمایئے کہ اسکول یا اور کوئی یادگار بنانے مین یہ لطف کب ملسکتا ہے - راقم محمد مراد علی بیمار از اجمیر

محمد صاحب

فصل اول - از سوزنبت المکاشف روایت کنند کہ گفت من و رسول خدا بودیم و جنب بودیم پس آب از ظرف برداشتم و غسل نمودم مقدارے آب از آن ظرف باند رسولؐ از آن بقیہ آب غسل نمود گفتم من ازین جا غسل کردہ بودم فرمود - لیس علی الماء جنابتہ

روضۃ الاحباب مقصد اول باب ۲ از وصیت نامہ - روز پنجشنبہ کہ مرض پیغمبر اشتداد یافت - با یاران فرمود بیائید بنزد من تا برائے شما نوشتہ بنویسم کہ بعد از من گمراہ نشوید - پس میان اصحابہ اختلاف واقع شد و با یکدیگر منازعت کردند بعضے از اصحاب گفتند شان او چیست و در چہ حال است - آیا این سخن از وے مثل آن سخنان است کہ مردم در مین اشتداد میگویند - عمر خطاب گفت وجع بر پیغمبر غلبہ کردہ و قرآن درمیان شما ہست - حسنا کتاب اللہ - پس خصومت و منازعت نمودند - و چون لغو و اختلاف

سوامی صاحب

آنریبل مولوی سید احمد خان صاحب علیگڈہ کالج کے مہتمم کی رائے منقول از اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ سال ۱۸۸۳ء صفحہ ۴۹۰

نہایت افسوس کی بات ہے کہ سوامی دیانند سرستی صاحب نے جو زبان سنسکرت کے بہت بڑے عالم اور وید کے بہت بڑے محقق تھے تیسوین اکتوبر ۱۸۸۳ء کو ۶ بجے شام کے اجمیر میں انتقال کیا علاوہ علم و فضل کے نہایت نیک اور درویش صفت آدمی تھے - انکے معتقد انکو دیوتا جانتے تھے - اور بے شبہ اسی لائق تھے - وہ صرف جوتی سروپ نرنکار کے سوا دوسرے کی پوجا جائز نہیں رکھتے تھے - ہم سے اور سوامی دیانند سرستی مرحوم سے بہت ملاقات تھی - ہم ہمیشہ انکا نہایت ادب کرتے تھے کیونکہ ایسے عالم اور عمدہ شخص تھے کہ ہر مذہب والیکو انکا ادب لازم تھا - شاید ہماری

محمد صاحب	سوامی صاحب
از حد گذرانیدند فرمود برخیزید از پیش من کہ سزاوار نیست نزد من پیغمبرے با آنکہ فرمود نزد من۔ مرویست کہ عبداللہ بن عباس گفت بدرستیکہ بزرگ مصیبت آن بود کہ نگذاشتند کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم وصیت نامہ بنویسد۔ مرتے وقت فرقت عائشہ سے گریان تھے اور اُنکے حسن و خوبصورتی پر نگران۔ خدا نے اُسکا بُت بناکر جنت مین دکھلایا تب دلِ بےچین کو قرار آیا۔ چنانچہ مدارج النبوۃ مین ہے رسول خدا فرمود بتحقیق آسان کردہ شد برمن موت زیرا کہ دیدم بیاض کفِ دست عائشہ را در بہشت و معلوم شدہ است کہ محبت عائشہ مر آنحضرت را بغایت مرتبہ کمال بود تا آنکہ صبر نمیتوانست کہ از وی پس متمثل ساختہ شد عائشہ	سمجھ کی غلطی ہو۔ مگر ہمکو خیال ہے کہ سوامی صاحب پیشتر بینے ادمی کو جیسے وہ ایلے سے تعبیر کرتے تھے قدیم ازلی مانتے تھے۔ اگر انکا یہ خیال نہوتا تو نسبت ذات باری کے انکا اور مسلمانوں کا عقیدہ بالکل متحد تھا۔ بہرحال ایسے شخص تھے جن کا مثل اِسوقت ہندوستان مین موجود نہین ہی اور ہر شخص کو اُنکی وفات کا غم کرنا لازم ہے کہ ایسا بےنظیر شخص اُنکے درمیان سے جاتا رہا **تاریخ وفات سوامی صاحب طبعزاد مولوی** **عبدالرحیم صاحب مدرس مدرسہ دیرہ وال** منقول از اخبار آریہ ماتر امرتسر مطبوعہ (۲۸) جنوری سنہ ۱۸۸۴ عیسوی نمبر ۴ جلد (۱) بگو عبدالرحیم این سانحہ پُر درد و غم افزا کہ این آشوبِ محشر زا چسان افتاد در دنیا بماہِ کاتک و روزِ دیوالی سنی ۳۰ اکتوبر غبارِ تیرہ شد از سمت اجمیر انچنان پیدا کہ شد یوم الضحیٰ لیل الدجےٰ در دیدۂ مردم مگر گوئی کہ گردید آفتاب از چرخ ناپیدا

محمد صاحب

براے وی در جنت تا آسان شود
بروے موت۔ بجہت آن زیرا کہ
زندگانی خویش در اجتماع محبان
است"۔

جبلوگ جور و ظلم سے دین چلایا۔ اُن سے
اگرچہ کوئی عقلمند بھی ناواقف نہیں مگر پھر
بھی ایک خاص واقعہ کیطرف توجہ دلاتا ہوں ۔ سعدی

شنیدم کہ طی در زمان رسول۔ نکردند منشور ایمان قبول
فرستاد لشکر بشیر و نذیر۔ گرفتند ازیشان گروہی اسیر
بفرمود کشتن بشمشیر کین۔ کہ ناپاک بودند و ناپاک دین
زنے گفت من دختر حاتم۔ بخواہید ازین نامور حاکمم
کرم کن بجای من اے محترم۔ کہ مولائے من بود از اہل کرم
بفرمان پیغمبر پاک راے۔ گشادند زنجیرش از دست و پا
در آن قوم باقی نہادند تیغ۔ کہ رانند سیلاب خون بے دریغ

(بوستان باب ۲)

غرضیکہ اسی طرح صد سالہ خونریزی اور لشکر کشی سے
عرب۔ شام۔ روم۔ ایران و مصر کی ولایت
یا عرب مغلوب ہوکر جبراً دین محمدی قبول کیا
(دیکھو سیرت الرسل اور تاریخ ابوالفدا و کتاب
خامس)

اب ہم ناظرین با انصاف پر چھوڑتے ہیں خود ہی حق و
باطل میں تمیز کر سکتے ہیں ہم کو چھوڑ دو۔

سوامی صاحب

ز ہر جانب صداے گریہ و احسرتا خیزان
بلند از ہر طرف افسوس و آہ و درد و واویلا
بدل گفتم مگر محشر بپا شد ہاتف گفت
کہ نشنیدی سفر کرد از جہان آن زبدۃ الحکما
مہاراج سوامی دیانند آن فخر اشراقین
کہ در زمی شان شد ہدایت بخش در دنیا
بہندوستان چو شمع آریہ مذہب منور کرد
چراغ مشرب توحید انت ہم افروخت در دنیا
شدم اندوہگین زین خبر وحشت اثر غم پرور
شدم در فکر تاریخ وفات آن مقدس را
چو پرسیدم ز ہاتف سن عیسی سمت بکرم (۱۸۸۳)
بسن یکہزار و ہشتصد ہشتاد و سہ گفتا (۱۹۴۰)
مگر گفتمش تاریخ سن عیسوی گفتے
مگر از سمت بکرم دگر تاریخ ہم فرما
بخندہ گفت سن عیسی است از ظاہرش ظاہر
ز اعداد حروفش سمت بکرم شود پیدا
بہ این صنعت کہ از یک مادہ دو تاریخ حاصل شد
بصد آفرین چشم انصاف است از اہل نہی را

تکذیب براہین الاحمدیہ کا خاتمہ بالخیر

اے ناظرین صداقت قرین! جسقدر مرزا صاحب نے اپنے الہامی اور قرآنی معجزانہ سمجھی اور خیالی اعتراض کئے تھے اُنکے جواب باصواب اوّل مرتبہ یکم اکتوبر ۱۸۸۲ء کو روبرو ایک جماعت کثیر کی آریہ سماج گورداسپور مین سنائے گئے تھے اور باعث اسکا صرف یہی تہا کہ شاید کتاب دیر سے طبع ہووی جہان پر باوجود فاصلہ قریب کی اشتہار ارسال کرنے پر بہی مرزا صاحب مباحثہ کے واسطے تشریف نہ لائے۔

دوسری مرتبہ قادیان مین جاکر تمام باشندگان قادیان کو جواب براہین الاحمدیہ کا اوّل مرزا صاحب کی کتاب سے اعتراض پہر اپنی کتاب سے اور زبانی جواب سنائے گئے جس سبب سے اُس گرد نواح کا بچہ بچہ اُنکی مکاری و عیاری سے خبردار ہوگیا۔ قادیان جانے کے وجوہات ذیل مین ہین۔

اوّل۔ مرزا صاحب نے اشتہار دیا تہا کہ جو آریہ ہمارے پاس آوے اور ایکسال ہے اگر اس عرصہ کے اندر خوارق عادات و کرامات و صداقت دینِ اسلام سے مشرف نہووے تو ہم اُسکو دوسو ماہوار کے حساب سے ہرجانہ یا جرمانہ دیوینگے۔

دوم۔ وہان سماج بہی نہین تہی اسکا قیام بہی اُس نواح مین ضروری جانا گیا۔ چونکہ مرزا صاحب نے جواب معقول دینے سے انکار کیا اسواسطے نامہ نگار سفر دور دراز کی تکالیف اُٹہاکر قادیان مین گیا۔ اور کامل دو ماہ وہان رہا نہین دنون مین پرماتما کی کرپا سے سماج بہی قائم ہوگئی۔ ہر روز وید مقدس کا اُپدیش ہوتا رہا۔ مرزا صاحب کو کسی شرط پر قائم کرانے کے واسطے تین مرتبہ الہامی کوٹھہ (مرزا جی کے بالاخانہ) پر بہی گیا۔ مگر مرزا صاحب کسی شرط پر نہ ٹہرے۔ ایکدن سے لیکر دو سال تک

رہنے کی شرائط کو بھی منظور کیا مگر مرزا صاحب کسی اقرار پر نہ جمے۔ اگر کچھ کرامات کا نام نشان بھی ہوتا تو ٹھہرتے۔ مگر وہاں تو آسمانی نشان کا نام و نشان ندارد ہے۔ ہاں! خدا کے فضل سے اتنا ضرور ہوا کہ آنکی آمدنی کے تمام ناجائز وسائل بند ہو گئے کیونکہ مین بیٹھ کر دور دراز شہروں سے مسافروں کا پیر صاحب کی زیارت کو آنا اور نذرین چڑہانا قطعی مسدود ہوا۔ آخر نوبت باینجا رسید کہ تمام جمع کی ہوئی سرمایہ کو کھا چکے اور کچھ روپیہ قرض لیکر انبالہ کی طرف ہجرت کر گئے ہ

ہاں زبان سے نکالی نبت قرآن نے	زمین جہین سے آتاری ستم کہانی نے
ہزاروں چوچلے کرتا رہا قسم کے ساتھ	نہ اک بھی پورا کیا منکر زمانی نے
دکہا کے ناز کرشمہ جہان کو پھسلایا	بہت ستایا ہے لوگون کو قادیانی نے
سبھوں کو دیتا تھا بیٹے پر اُسکی بدقسمت	نہ چھوڑا اُسکو صحیح حمل کی گرانی نے
نجومی لوگوں کو بتلاتا تھا فلک کے حال	بلا مین ڈالا اُسے قہر آسمانی نے
بُرا جو بول ہے ہر ایک کو گراتا ہے	رلایا مرزا کو بھی اُسکی لن ترانی نے

افسوس! کہ باوجود اسقدر دعاوی کے مرزا صاحب نے کسیکو بھی بپایہ صداقت نہ پہونچایا۔ اور ہمیشہ منداً لاستغفار مکر و فریب کو کام فرمایا۔ قادیان کے لوگ بچے سے بوڑھے تک سبھی آنکی حیلہ پردازیوں اور روبہ بازیوں سے آگاہ ہوکر میری بابت تمہید کے گواہ ہین۔ جسقدر معترض نے آریہ دہرم پر اعتراض کئے تھے اُنکے جواب باصواب مع حوالجات وید و قرآن کے تحریر کر دیئے بسبب غلط اندیش آریہ دہرم اور سفر دور دراز کے کتابون کا ساتھ رہنا مشکل ہے ہاں سہو سے بھی خیر ہوتی ورنہ کبک کی طبع ہوجاتی مگر پھر بھی بقول۔ ویر گیر دسخت گیر د مرترا - دیرآید درست آید۔ پر عمل ہوکر مفصل حوالجات تحریر کئے گئے۔

بہت سے مسلمان بھائیون کو بھی اسکے مطالعہ سے فائدہ پہونچا۔ اور قلمی کتاب کی

نقلین بھی بدو ردو بدل گئی ہین یہ تکذیب براہین الاحمدیہ کے ہر چہار حصون کے
جواب مین حصۂ اول ہے جو ہر طرح عقلی و نقلی شہادتون سے مکمل ہے اگر مرزا
صاحب کچھ اور بولینگے تو ہم بھی قرآن کی باقیماندہ قلعی کھولینگے۔ ورنہ اہل حق کے
واسطے یہ کافی بیان ہے۔ بلکہ اگر سچ پوچھو تو آئینہ قرآن ہے ہر ایک محمدی بھائی سے
گذارش ہے کہ مطالعہ فرمانے سے پہلے بغض اور کینہ کو خزینۂ سینہ سے کندہ کرلوین اور حق کی
قبولیت کیواسطے ایشور سے پرارتھنا کرین تب یقین کامل ہے کہ گوہر مراد حاصل کرینگے

گر نیاید بگوش رغبت کس ❊ بر رسولان بلاغ باشد و بس



اے محمدی بھائیو اور ہمارے بچھڑے ہوئے دوستو!

آریہ ستان کے ٹکڑو اور بھارت کے لخت جگرو!! ہندوستان
کے پیارو!!! پرماتما نے آپکو اور ہمکو ایک ہی قسم کے
عناصر خمسہ سے پیدا کیا۔ ایک ہی دانہ پانی ہمارے لئے
مستعمل ہے۔ ایک ہی ہوا پر ہماری گذران ہے ایک ہی
زمین ہماری استراحت کو ہے۔ مگر باوجود انہمہ ہم

کیوں ایکدوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ بھائیوں کو قصائیوں سے برتر مخالف جانتے ہیں۔ باوجود قدرتی تعلقات کے ہم بعد المشرقین کی مسافت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس گذارش سے جو میرا مدعا ہے اُسے غور سے پڑھو۔ سُنو بچارو۔ سوچو۔ مطالعہ کرو۔ دل میں جگہ دو۔ بعد ازاں جو چاہو سو کہو۔ تخمیناً سات سو سال کا عرصہ گذرا کہ ہم دو نو قومیں ایک ہی تھیں۔ ہمارا دھرم ایک تھا۔ ہمارے کرم ایک تھے ہمارے باپ دادا ایک ہی سلسلہ میں تھے۔ ہماری خوراک ایک ہی تھی۔ اور پوشاک بھی ایک ہی تھی۔ ہمارے خون ایک ہی تھے۔ اور ہماری حرکتیں بھی ایک ہی اُسوقت آپ جانتے ہیں کہ ہماری اور آپکی تفریق نہ تھی۔ اور نہ کسی طرح قومی نفاق تھا۔ جب مغرب کی طرف سے تیغ کا طوفان آیا۔ اور جبر و اکراہ سے تلوار چلانے اور جور و ظلم کمانے لگے ایسے وقت میں فاتح اور مفتوح کی جو حالت ہوتی ہے۔ وہ

کسی تواریخ دان انصاف پسند سے مخفی نہیں ہے۔ پس
اس بادشاہ گردی کے زمانہ میں جب جسکی لاٹھی اسی کی
بھینس کی نوبت تھی۔ اور ہر ایک کو جان و مال کی حفاظت
کی تشویش پڑ رہی تھی۔ باپ بیٹے کے اور بھائی بھائی کے
خبر گیراں بلکہ خیر خواہی کے خواہاں کم رہے۔ محمود غزنوی
کے جور و ظلم۔ اورنگ زیب کے کشت و خون۔ محمد شاہ
اور نادر شاہ کے زمانہ کی قتل عام۔ احمد شاہ ابدالی اتیمور
وغیرہ کی خونریزیاں جنکے ہاتھوں سے اتہیاس یعنے تواریخ
خون رو رہی ہے وہی زمانہ تھے جن سے آپکی اور ہماری
جدائی کی نامبارک بنیاد رکھی گئی۔ وہی دور تھے جب کہ یہ
نفاق کی برائی کا بیج بویا گیا۔ وہی وقت تھے جبکہ پھوٹ
کے پودے بوے جانے کا آغاز ہوا۔ پست ہمت اور بزدل
اولاد جنہوں نے جان پیاری کی یا طمع نفسانی کے داو
پیچ میں شہوت جوانی کے سبب ہمت ہاری۔ وہی لوگ

خواہ زور یا ناجائز طور سے دینِ مسلمانی پر مجبور ہوئے۔

فخرِ قوم آریہ حقیقت رائے کی داستان جس قدر قابلِ افسوس اور حسرت ناک ہے اس سے کوئی مسلمان بھائی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ اور جسقدر ظلم سے اُس طفل رستم دِل کی جان لیگئی۔ اہلِ درد و منصف مزاجوں کے دل اُس کے واسطے تاہنوز آنسو بہاتے ہیں۔ غرضیکہ اس قسم کے جور و جفاؤں اور ظلم اور دباؤں سے آپکے بزرگوں کو دینِ اسلام قبول کرایا گیا۔ اور ہزاروں لاکھوں بزرگ اُس طفل معصوم کی طرح اُن (حملہ آوروں) کے ہاتھوں اور تلواروں سے شہید ہوئے۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد وہ جوش ذوالفقاری بیقراری پر آیا اور سلطنت نے پلٹا کھایا۔ داناؤں نے سچ کہا ہے ؎

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھو شمشیر کا

پرمیشور نے اُنکے قہرِ سُلطانی سے بچانے کے لئے کمپنی کو تجارت ہند کے لئے مُستعد بنایا۔ جسنے اُن ظالموں کے پنجوں سے علم اور تدبیر سے اور عقل اور شمشیر سے ہندوستان کے اسیروں کو چھوڑایا۔ لوگ امن و چین سے زندگی گذارنے لگے اور بیقرار دلوں کو قرار آیا۔ بعد ازآں جب کمپنی کے ٹھیکہ کی میعاد منقضی ہوئی تو جناب **ملکہ معظمہ قیصرِ ہند و انگلینڈ** دامت سلطنتہا نے عنانِ حکومت قبضۂ خود میں لاکر علم و عقل کا پھیلانا شروع کیا۔ جسکی برکت و اقبال سے ہر طرف امن و امان ہو کر چوروں کے ظلم اور اوچکوں کے تشدد کی تباہی رفع ہوئی لوٹیروں سے اہلِ ملک نے نجات پائی اور سبھی اپنی اپنی حالتوں کو سنبھلنے لگے۔ جب علم نے انکھیں کھولیں اور ظلم کی تلوار ٹکڑے ہو گئی۔ تب بہت سے دانا دلوں اور بزرگوں کے خون پر فدا ہونے والوں نے

پراشچت کی تجویز کی - مگر ہمارے برہمن بھائی خوف و رعب
گذشتہ سے واپس کرنے پر راضی نہوئے چنانچہ وہ اسوقت
غلطی ہا کیسی خاص مصلحت سے شدہ نہ کئے گئے - مثل مشہور
ہے کہ سو برس کے بعد خدا کوڑی کی بھی سنتا ہے۔ ہندوستان
کی بری حالت نے بھی پلٹا کھایا اور آفتاب صداقت و دہرم
نے طلوع فرمایا - یعنے جب زمان نحوست اور ایام برائی منقطع
ہوئے تو شریمان پرم سبحان سوامی دیانند سرستی جیو
رونق افروز ہوئے - جو اور لوگوں سے طمع اور تلوار سے نہ
ہو سکا - وہ دلایل و براہان اور نصیحت و اپدیش سے کر دکھلایا -
اسوقت تک قریباً ڈیڑہ ہزار ۱/۲ اکے مسلمان و عیسائی شدہ
ہندو بھائی بعد پراشچت و ست اپدیش کے آریہ دھرم میں
واپس گئے گئے - اور صدق دل سے انہوں نے بھی
ضلالت سے نکلکر وید مقدس پر ایمان لایا - اور نہایت محبت
و پریم سے ہمارے برہمن بھائیوں نے بھی انہیں بھائی

سمجھ برادری میں شریک فرمایا اور گذشتہ قصورات معاف فرمائے
کیونکہ وہ غلطی اور ظلم پر مبنی تھے۔ تمام آریہ ورت کے فاضل
پنڈت اُس مہاتما کے شکر گذار ہو کر دھنواد دے رہے ہیں۔
بنارس۔ جموں۔ امرتسر۔ لاہور کے مہاتما پنڈتوں نے اِس
مبارک کام میں فتویٰ دیدیئے۔ جوق در جوق لوگ شُدھ
ہو رہے ہیں۔ اور عربی کی یہ مثال ورأیت الناس یدخلون
فی دین اللہ افواجا۔" اور دیکھے تو لوگوں کو داخل ہوتے ہیں
پرماتما کے سچے دھرم میں گروہ گروہ" یعنی کثرت سے سچا
دھرم پھیل رہا ہے اور لوگ بھولے ہوئے پرا سچت
کرا رہے ہیں۔ آپ میں اگر بزرگوں کے خون کا ذرہ نشان
باقی ہے۔ اگر اُن پُرشوں کے تسلسل قومی کا کچھ اثر ہے
اگر ملکی و قومی ہمدردی نام تک موجود ہے۔ اگر زندگی کی
سچائی کی کچھ تاثیر رکھتے ہو۔ اگر پرماتما سے محبت کی حقیقی
التجا ہے۔ اگر علمی خزانوں سے مستفیض ہونا چاہتے ہو

اگر اُس پاک زبان کے مخفی جواہروں کی چمک سے دل منور کرنا چاہتے ہو۔ اگر ظلم وستم اُٹھانے کے عادی نہیں ہوئے اگر تواریخ سے کچھ بھی سبق سیکھا ہے۔ اگر اخلاق و محبت کا دماغی اثر رکھتے ہو۔ تو اے پیارو و عزیزو بھائیو! آؤ ملو!! پریم سے سوچو بچارو!!! جسکو غلط سمجھو چھوڑ دو۔ حقیقی جوش سے چھوڑ دو۔ سچی زندگی کے لئے چھوڑ دو۔ دلی ایمان سے چھوڑ دو۔ خدا کے واسطے چھوڑ دو۔ کفر کو دل میں مت رکھو۔ ہٹ دھرمی کو مت چھپاؤ۔ بغض و تعصب کے نزدیک مت جاؤ۔ کس نے ڈھونڈھا؟ جسے نہ ملا۔ اور کس نے چاہا؟ جسے نہ دکھائی دیا۔ صداقت اور پیار سے اسکو مطالعہ کرو۔ تاکہ نفاق دور ہو کر ہم اور آپ بھائی بنیں۔ خدا آپکو توفیق دیوے ۞ اے پرماتما ہماری التماس ہمارے محمدی بھائیوں کے دلوں میں عموماً اور مرزا صاحب کے دل میں خصوصاً جاگزین کر تاکہ نفاق کا ستیاناس ہو اور دھرم کا پرکاش ۞

الملتمس

خیر خواہِ ملک وقوم آریہ مسافر لیکھ رام

ضمیمہ کتاب ھذا متعلق خطوط و اشتہارات

خط و کتابت

نمبر (۱)

جناب مرزا صاحب ہادی اسلام خدا ہدایت دیوے بعد آداب و ثنا کے گذارش ہے۔ آپکا خط مطبوعہ مطبع مرتضائی لاہور بلا تاریخ آج میرے مطالعہ سے گذرا۔ خدا آگاہ ہے کہ جب سے آپ نے براہین احمدیہ کا ابتدائی اشتہار سفیر ہند اخبار میں طبع کرایا تھا اُس روز سے آجتک جسقدر آپ نے خامہ فرسائی کی ہے سب کو بغور ملاحظہ کرتا رہا اور ہمیشہ مشتاق ملاقات کا رہا خط کے مضمون کو کما ینبغی پڑہا۔ یہ خط جسکے لکھنے کی آپکو بقول آپکے بمضمون خدا کیطرف سے اجازت ہوئی ہے کہ ہم آریہ لوگون اور غیر مذہب والون کو بھی آپ دین اسلام کی طرف مدعو کرین اور جو کوئی ہم مین سے اس منشا سے بشرطیکہ آپکے پاس ایک سال تک رہے کہ اگر وہ کوئی نشان آسمانی یا کرامات صداقت دین اسلام و قرآن شریف کو نہ دیکھے۔ اور تسلی پا کر مسلمان نہو دے۔ تو آپ اُسکو دو سو روپیہ ہرجانہ یا جرمانہ ماہوار کے حساب سے دینا منظور کرتے ہین۔ پس آریہ سماج کے مبارک اُصول نمبر ۴ کے بموجب جسکا مطلب یہ ہے کہ سچ کے اختیار کرنے اور جھوٹھ کے چھوڑنے مین ہمیشہ مستعد رہنا چاہئیے۔ راقم الحروف آپکی خدمت مین بنا بر دریافت نشان آسمانی معجزات و صداقت دین اسلام کے حاضر ہونیکو بموجب آپکے وعدہ کے مستعد ہے۔ مگر باین شرط کہ آپ اول بحساب دو سو روپیہ ماہوار کے کل ۲۴۰۰ روپیہ یکسال کا داخل خزانہ سرکار فرما دیوین اور اقرار نامہ تحریر کر دیوین کہ اگر ایک سال تک آپکی ہدایت اور آسمانی نشانات و معجزات وغیرہ سے تسلی نہ پا کر آپکے دین کو قبول نہ کرون تو وہ ۲۴۰۰ روپیہ بطور ہرجانہ کے بلا عذر و حیلہ خزانہ سرکار سے مجھکو دلا دے اور وہ روپیہ بالانقضاے ایکسال کے خزانہ سرکار مین داخل رہیگا جسکے واپس لینے کا آپ کو اختیار نہوگا۔ جواب اس عریضہ نیاز کا اندر میعاد ایک ہفتہ کے بمقام آریہ سماج لاہور میرے پاس ارسال فرماوین۔ اگر سب شرایط مطبوعہ جناب کے یہہ شرایط آپ قبول یا منظور نفرماوینگے تو سمجھا جاوے گا کہ آپ نے یہہ تحریرین لغو بتلا کر اپنے

* فٹ نوٹ - منقولہ ضمیمہ ہذا سے خطوط نمبر ۲ کے اخبار کوہ نور لاہور و آفتاب پنجاب نیز خیرخواہ پنجاب مین شائع ہو چکے ہین

خلاف دعوی کو ثابت کرنا چاہتا ہے اور اسی سے آپکے دعویٰ کی تکذیب بھی لازم آویگی۔ اور عام و خاص مین مشتہر کیجاویگی۔ اگر آپ اپنے دعوے مین سچے ہین تو مندرجہ بالا تحریر کو منظور فرما کر بندوبست کرین مجھے ایک سال تک آپ کی شاگردی سچے دل سے منظور ہے۔ بروقت آنے کامل جواب کے اور داخل ہوجانے مبلغان ہرجانہ کے اور تجویز ہوجانے شرایط اقرارنامہ کے بندہ بلا عذر حاضر خدمت ہوجاوے گا۔ ۴۔ اپریل ۱۸۸۵ء

پنڈت لیکھرام پردہان آریہ سماج پشاور از مقام امرتسر

(۲) جواب۔ از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بطرف پنڈت لیکھرام صاحب۔ بعد ما وجب آپ کا خط ملا۔ آپ لکھتے ہین کہ خط مطبوعہ مطبع مرتضائی لاہور میرے مطالعہ سے گذرا لیکن مین سمجھتا ہون کہ ابھی تک یہ خط آپنے مطالعہ نہین کیا کیونکہ تحریر آپکی شرایط مندرجہ مذکورہ بالا سے بکلی برعکس ہے۔ اول اس عاجز نے اپنے خط مطبوعہ کے مخاطب وہ لوگ ٹھہرائے ہین کہ جو اپنی قوم مین معزز علماء اور رشی ہوں اور مقتدا ہین۔ جنکا ہدایت پانا ایک گروہ کثیر پر مؤثر ہو سکتا ہی مگر آپ اس حیثیت اور مرتبہ کے آدمی نہین ہین۔ اور اگر مین نے اس رای مین غلطی کی ہے اور آپ فی الحقیقت مقتدا و پیشوائی قوم ہین۔ تو بہت خوب مین زیادہ تر آپ کو تکلیف دینا نہین چاہتا صرف اتنا کرین کہ پانچ آریہ سماج مین یعنے آریہ سماج قادیان۔ آریہ سماج لاہور۔ آریہ سماج پشاور۔ آریہ سماج امرتسر۔ آریہ سماج لدھیانہ مین جسقدر ممبر ہین سب کیطرف سے ایک اقرارنامہ بلفظ اس مضمون کا پیش کرین کہ جو پنڈت لیکھرام صاحب ہم سب لوگون کے مقتدا و پیشوا ہین۔ اگر اس مقابلہ مین مغلوب ہوجاوینگے اور کوئی نشان آسمانی دیکھ لینگے تو ہم سب لوگ بلا توقف شرف اسلام سے مشرف ہوجاوینگے پس اگر آپ مقتدای قوم ہین تو ایسا اقرارنامہ پیش کرنا آپ پر کچھ مشکل نہین ہوگا بلکہ تمام لوگ آپکا نام سنتے ہی اقرارنامہ پر دستخط کر دینگے کیونکہ آپ پیشوا قوم جو ہوئے لیکن اگر آپ اپنا مقتدای قوم ہونا ثابت نہ کر سکین اور ایسا اقرارنامہ مرتب کرکے دو ہفتہ تک میری پاس نہ بھیجین تو آپ ایک شخص عوام الناس سے سمجھے جاوینگے جو قابل خطاب نہین یہہ بات آپ پر واضح رہے کہ اس معاملہ مین خط مطبوعہ مین شرط بہی درج ہی کہ مقتدای قوم ہو دیکھو سطر دوم خط مطبوعہ) اب مقتدا ہونا بجز معتقدین کی اقرار کے کیونکر ثابت ہو اور یہ بات کہ مین نے اپنے خط مین یہہ شرط لازمی کیون رکھی کہ شخص ممتحن مقتدائے قوم ہو عوام الناس سے

نہو اس شرط کی وجہ یہہ ہی کہ عوام الناس میں جو کہ یکو غلوبیت امقابل کرنا دوسرون پر موثر نہین ہو سکتا بلکہ نیز شخص کے تجربہ کو خواص لوگ سادہ لوحی اور عدم بصیرتی پر حمل کرتے ہین اور بجائے اسکے کہ کوئی گروہ اُنکا اتباع کرکے راہ بہت پر آوے حق کی ہدایت یابی کو کسی غرض نفسانی پر مبنی سمجھہ لیتے ہین۔ ماسوا اسکے ان خطوط مطبوعہ کے بھیجنے سے میری غرض تو یہہ ہی آخر اتمام حجت پوری ہو کر حصہ پنجم مین اُس اتمام حجت کا حال درج کیا جائے لیکن ایک عامی آدمی کے قایل اور مسلمان ہوجانے سے قوم پر کیونکر حجت پوری ہو جائیگی عامی کا عدم قوم کے نزدیک برابر ہی کیا اس جگہ کے بعض آریہ سماج کے ممبرون کی شہادت سے جنہون نے بچشم خود بعض نشانون کو دیکھا ہے آپ لوگ مسلمان ہو سکتے ہین ؟ تو پھر کیون کر اُمید رکھین کہ آپکی شہادت قوم پر موثر ہوگی حالانکہ آپ قادیان کے بعض آریون سے جنہون نے بعض نشانون کو مشاہدہ کیا ہی حیثیت اور عزت اور لیاقت مین زیادہ نہین ہین بہر حال ہمکو اُس خط مطبوعہ پر عمل کرنا لازم ہی جسکو آپ بنظرِ سرسری دیکھہ چکے ہین۔ اگر قوم کے مقتدا مخاطب ہونیکے لئے مخصوص نہ ہون تو یہہ سلسلہ قیامت تک ختم نہوگا مناسب ہے کہ آپ بہت جلد اسکا جواب لکھین کیونکہ اگر آپ مقتداء قوم کے قرار پاگئے تو دوسرے مراتب اسکے بعد طے ہونگے اور جو مبلغ دو سَو روپیہ ماہواری کے حساب سے دو ہزار چار سو روپیہ سال بصورتِ مغلوبیت دینا تجویز کیا ہی یہہ بہی اُسی لحاظ سے مقتدائی قوم کی وجہ سے قرار پایا ہی خواہ وہ مقتدا تمام روپیہ آپ لے یا قوم جو اقرار نامہ پر دستخط کرینگے اپنے اپنے حصہ ٹھہرا لین۔ اب خلاصہ کلام آپ یہہ یاد رکھین کہ ہمنے تین ماہ تک حصہ پنجم کا چھپنا ملتوی کرکے ہر ایک قوم کے سرگروہ کو خطوط مطبوعہ بصیغہ رجسٹری بہیجے ہین کیونکہ قوم کے سرگروہ کل قوم کا حکم رکھتے ہین عوام الناس سے ہمکو کچہہ سروکار نہین اور نہ اس طور سے بحث کا سلسلہ کبھی ختم ہو سکتا ہی۔

جو شخص ہمارے مقابل پر آنا چاہی (آپ ہون یا کوئی اَور ہو) اول اُسکو یہہ ثبوت دینا چاہیے کہ وہ درحقیقت وہ مقتدای قوم ہی اور اسکی قوم کے لوگ اس بات پر متفق ہین کہ اُسکے قایل اور اقراری ہو جانے سے بالحجت وہ بلا دین اسلام مین داخل ہو جائینگے۔ سو مناسب ہے کہ آپ بہی اور کوشش کرکے پانچ آریہ سماج کے جسقدر ممبر ہون اُن سے حلفاً اقرار نامہ لیں اور نام بنام اون سے دستخط کرائین اور اس اقرار نامہ

پچیس یا بیس متفرقہ مسلمانوں اور بعض پادریوں کے دستخط بھی ہوں تاکہ وہ اقرار نامہ مع آپ کے اقرار
اور ہمارے اقرار کے چند اخباروں میں چھپوایا جاوے لیکن جب تک آپ اس طور سے اپنا سرگروہ
ہونا ثابت نہ کریں تب تک آپ عوام الناس میں سے محسوب ہونگے ہمارے خط کو غور سے دیکھو اور اسکے
منشا کے مطابق قدم رکھو ان خطوط سے اصل مطلب تو ہمارا یہی تھا کہ قوموں کے سرگروہوں کو قائل یا لاجواب
کرکے کل قوموں پر (ہندو ہوں یا عیسائی) اتمام حجت کیا جاوے پس جو لوگ سرگروہ ہی نہیں ان کے
لاجواب یا قائل کرنے سے ہمارا مطلب کیونکر پورا ہوگا اور حقیقہ یہ تتمہ کے چھپنے کی کب نوبت آویگی - اور اگر خدا
توفیق دیوے تو اپنے آریہ بھائیوں کی شہادت کو بھی کافی سمجھو کیونکہ وہ بھی آخر تمہارے ہی بھائی ہیں۔

والدعا۔ خاکسار **غلام احمد** از قادیان ضلع گورداسپور ۱۰ - اپریل ۱۸۸۵ء

۳ - (جواب الجواب) مرزا صاحب - آپکا خط بجواب میرے نیاز نامہ کے آج ۱۹ اپریل ۱۸۸۵ء
کو موصول ہوا - اسکے پڑھنے سے وہی کیفیت نظر آئی - سچ ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے
اور ہوتے ہیں اور دکھلانے کے اور - میرا خیال تھا کہ آپ بموجب مضمون خط کے وعدہ کے بھی ویسے ہی
سچے ہونگے - مگر وہ غلط نکلا - بیشک آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ گرم آن شد کہ دنبال دعا نہ رفت -
مگر آریہ سماج والوں کا اعتقاد بالکل اسکے مختلف ہے - آریہ سماج والے لکیر کے فقیر نہیں ہیں - اور نہ کسی بشیر و نذیر
کے دام میں اسیر ہیں ہر ایک شخص بصحت عقل و درستی حواس و صفائی باطن آریہ سماج کا سبھاسد ہے اور وید مقدس
کا پیرو ہے ہم کسی انسان کے بندے نہیں ہیں اور نہ کسی مردہ یا زندہ کے گرویدہ ہماری پاک سوسائٹی
کا اصل یہی ہے کہ [illegible] کے ارادے سے بن گئے جو کوئی بندوں کے بندے بن گئے - آپ بقول
شخصے - آب ندیدہ موزہ از پا کشیدہ پر عمل کر رہے ہیں - مگر قبل از مرگ واویلا خوب نہیں ہے بعد ازاں تو
بالفرض محال کسی ایک آریہ کا دین اسلام قبول کرنا - وید مقدس اور دھرم سناتن پر کسی طرح کا حرف نہیں
لاسکتا - مہاراج ان طرفوں کے دین اور یہاں کے دین جہاد کے دین اور اتحاد کے دین میں جس طرح کے ایمان اور صداقت
کے بیان میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے - ایک منکر کے ایمان لانے سے جاہل قوم مائل ہو جاتی ہے -
مگر عاقل و مہذب قوم اس ازنہ دہندہ کا رسوائی سے شرماتی ہے غضب اس بیہودہ چال سے

ہیں اور جہالت سے نفور ہے گاہ باشد کہ کودک ناداں ۔ بغلط بر ہدف زند تیرے ۔ وقتی از حکیم روشن رای ۔ برنیاید درست تدبیرے ۔ آپکا یہ تحریر فرمانا کہ آریہ سماج قادیان ۔ آریہ سماج لاہور ۔ آریہ سماج پشاور ۔ آریہ سماج امرتسر ۔ آریہ سماج لدھیانہ میں جسقدر ممبر ہیں سب یکطرف سے ایک اقرارنامہ حلفاً اس مضمون کا پیش کریں جو پنڈت لیکھرام صاحب جو ہم سب لوگوں کے مقتدا و پیشوا ہیں اگر اس مقابلہ میں مغلوب ہو جائینگے اور کوئی نشان آسمانی دیکھ لینگے تو ہم سب لوگ بلاتوقف شرف اسلام سے مشرف ہو جائینگے ۔ انتہٰی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ میلہ چراغاں کا بیان میں اوپر تحریر کر چکا ہوں کہ ہم آریہ دہرم والے صداقت کے کیسے ہیں اس طرح کے شہید نہیں ۔ کیا آپ مندرجہ ذیل معزز و محقق مسلمانوں کے آریہ ہو جانے سے وید وکت دہرم کو گرہن کرنے کے لیے مجبور ہو سکتے ہیں ۔ نام اُن بزرگوں کے یہ ہیں جنہوں نے لیاقت علمی و صداقت باطنی اور روشنی روحی سے تحقیقات کامل کرکے آریہ دہرم کو اختیار کیا ہے ۔ اگرچہ وہ تعداد میں کئی ہیں مگر چند بھائیوں کے نام درج کرتا ہوں ۔ مولوی محمد عمر صاحب ۔ مولوی عبداللہ صاحب ۔ مولوی غلام شاہ صاحب ۔ قاضی نظام الدین صاحب ۔ حافظ غلام مصطفیٰ صاحب ۔ وغیرہ پس یہاں گیتا کا قول درج کردوں تو میں مناسب ہے کہ اگر خدا آپکو توفیق دیوے تو اپنے مسلمان بھائیوں کی شہادت کو کافی سمجھو کیونکہ آخر وہ بھی تمہارے بھائی ہیں ۔ الخ

مرزا صاحب اپنے گھر میں کچھ کا کچھ سمجھ لینا شایانِ شان عقلمندی نہیں ہے ۔ بالفرض محال اگر آپ آریہ ہو جاویں ۔ تو کیا آپ کے بھائی رشتہ دار وغیرہ موضع قادیان کے رہنے والے اہل اسلام آریہ دہرم کو قبول کرینگے کبھی نہیں پس اس معاملہ میں زیادہ تحریر واجب نہیں جانتا ہوں مگر صرف اتنا لکھنا ضروری ہے ست با ماندہ بود باید نمود خجالت نبرد آنکہ نمود و بود ۔ مرزا صاحب ادعائے بیجا سے سوائے خجالت کے اور کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے جیسے اگر آپ بعد کامل تحقیقات کے آریہ ہو جاویں تو آریہ دہرم کی صداقت کا عمدہ ثبوت ہے ویسا ہی ایک میرے جیسے کا خدانخواستہ مسلمان ہو جانا دین اسلام کی خوارق عادت کا ایک بہتر و برتر معجزہ ہوگا ۔ چونکہ مجھکو آریہ سماج قادیان کے ممبروں سے آپکے کراماتی مایہ کی قلعی کھل چکی ہے پس آزمودہ را آزمودن جہل است ۔ علاوہ برآن وہاں کوئی ایسی سماج بھی نہیں ہے ۔ صرف دو تین ممبر

آمد خیال والے رہتے ہیں۔ آپکا یہہ تحریر فرمانا کہ خواہ وہ معتقد اتمام روپیہ آپ ہی کو یا قوم جو اقرارنامہ پر دستخط کرینگی اپنے اپنے حصہ ظہرالیں۔ الخ

یہہ درحقیقت آپکی خوش فہمی ہے ورنہ آریہ سماج والوں کا یہہ اعتقاد و خواہش ہرگز نہیں ہے۔

پس اب آخری خلاصہ عرض ہے کہ آپکا یہہ تحریر کرنا کہ ہر پانچ سماجوں کے ممبروں سے اقرارنامہ حلفاً تحریر کرا کر ارسال کریں صرف ٹال مٹال و حیلہ پردازی و ظاہرآرائی معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ جس طرح سے چاہیں آپ براہ راست یا میری معرفت وغیرہ وطرہ تسلی کر سکتے ہیں کہ میں اس طمع نفسانی سے پاک ہوں اور نہ آپکے گنج قارون کے حاصل کرنے کی کسیطرح کی تمنا ہے صرف تحقیق حق منظور ہے مگر افسوس کہ آپ بالکل پہلوتہی فرما رہے ہیں۔ ہاں یہہ تو میں خود بھی کہتا ہوں کہ عوام آریہ سماج نہیں ہیں بلکہ خاص سے ہوں۔ پس **مصرعہ**

جو اس پر بھی نہ سمجھے پھر تو اس بت سے خدا سمجھے۔ اگر جواب کامل اسکا ایک ہفتہ تک نہ آیا۔ تو مفصل حال آپ کے دعوے کا اخباروں میں طبع کیا جاوے گا۔ ۹- اپریل ۱۸۸۶ء

نیازمند لیکھرام پردھان آریہ سماج پشاور۔ از مقام لاہور

(۴) ردّ جواب مشفق پنڈت لیکھرام صاحب۔ بعد ما وجب آپ کا خط مرقومہ ۹ اپریل ۱۸۸۶ء مجھکو ملا۔ آپ نے بجائے اسکے کہ میرے جواب پر انصاف اور صدق دل سے غور کرتے ایسے الفاظ دور از تہذیب و ادب اپنے خط میں لکھے ہیں جو میں خیال نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی مہذب آدمی کسی سے خط و کتابت کرکے ایسے الفاظ لکھنا روا رکھے پھر آپنے اسی اپنے خط میں تمسخر اور ہنسی کی راہ سے دین اسلام کی نسبت توہین اور ہتک کے کلمات تحریر کئے ہیں اور بغیر سوچے سمجھے کسی ہجو طبع کی طرح مکروہ اور نفرتی باتوں کو پیش کیا ہے اگرچہ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپ کیسے طالب حق ہیں۔ لیکن پھر بھی میں نے مناسب سمجھا کہ آپکی سخت اور بدبودار باتوں پر صبر کرکے دوبارہ آپکو اپنی منشاء سے مطلع کروں کیونکہ یہی خیال گذرتا ہے کہ شاید آپ نے میرے پہلے خط کو غور سے نہیں پڑھا اور اشتعال طبع مانع تفکر و تدبر ہو گیا۔ سو اب میں پھر اپنی اسی جواب کو دوہرا کر تحریر کرتا ہوں۔ صاحب میں نے جو پہلے خط میں لکھا تھا اسکا خلاصہ مطلب یہی ہے جواب میں گذارش کرتا ہوں یعنے ان دونوں میں اتمام حجت کی غرض

سے مجھے یہہ مناسب سمجھا کہ سات سو خط چھپوا کر اُن مخالفین مذہب کی طرف روانہ کرون جو اپنی اپنی قوم کے
سرگروہ اور رئیس مجلس ہین اور یہہ قرار پایا کہ چونکہ ہر ایک قوم مین اوسط اور ادنی درجہ کے آدمی ہزارہا بلکہ لکھوکہا
ہوا کرتے ہین اسلئے یہہ مناسب ہے کہ یہہ خطوط مطبوعہ اُن چیدہ چیدہ اور اعلے درجہ کے لوگون کیطرف روانہ
کئے جائین کہ جو خواص اور قلیل الوجود آدمی ہین پھر ساتھہ ہی یہہ بھی سوچا گیا کہ ایسے لوگ اگر قادیان میں
ایک برس تک ٹھہرنے کے لئے بلائے جائین تو انکی دُنیوی عزت اور آمدنی کے لحاظ سے ۲۰۰ روپیہ ماہواری انکے
لئے شرط مقرر کرنا مناسب ہوگا کیونکہ یہہ خیال کیا گیا کہ وہ لوگ جسقدر اپنے اپنے مکانات مین بذریعہ نوکری یا
تجارت وغیرہ وجوہ معاش حاصل کرتے ہین وہ غالباً اسی اندازہ کے قریب قریب ہوگا۔ غرض جو ۲۰۰ روپیہ
کی رقم کی گئی وہ بنظر اندازہ وجوہ معاش اُن اعلی درجہ کے سرگروہون کی مقرر ہوئی تا وہ لوگ یہہ عذر پیش
نکرین کہ قادیان مین ٹھہرنے سے ہمارا ۲۰۰ روپیہ کا حرج متصور ہے اور اسی غرض سے خطوط مطبوعہ مین یہی
اندراج پایا کہ اگر ۲۰۰ روپیہ ماہواری کسی صاحب کی حیثیت دُنیوی سے کم ہو تو جہان تک ممکن ہو اُن کو
۲۰۰ روپیہ سے کچھہ زیادہ دیا جائیگا۔ اب آپ جو تحریر فرماتے ہین کہ وہ ۲۰۰ روپیہ کہ جو اعلے درجہ کے
لوگون کے لئے بلحاظ حیثیت دُنیوی اُنکے خطوط مطبوعہ مین اندراج پایا ہے اُسیقدر روپیہ لینے کی شرط پر
مین قادیان مین آتا ہون سو آپ خود انصاف فرما لیوین کہ آپ کیونکر اسقدر روپیہ پانے کی شرط
کر سکتے ہین۔ ہان اگر آپ کسی جگہ ۲۰۰ روپیہ ماہواری پاتے ہین تو پھر اس صورت مین مجھکو کسی طور سے
عذر نہین ہے آپ باہر یہہ ثابت کر دین کہ مین اسی حیثیت کا آدمی ہون۔ اور اگر ایسا ثابت نہ کر سکین تو
پھر آپکے لئے یہہ منظور کرتا ہون کہ جسقدر آپ نوکری کی حالت مین تنخواہ پاتے ہین وہی تنخواہ حسب
شرائط مندرجہ خطوط مطبوعہ آپ کو دونگا لیکن آپ خود انصاف کر لیوین کہ جو تنخواہ اعلے درجہ کے لوگون
کے لئے اُنکی ماہواری آمدنی کے لحاظ سے اور اُنکے ہر جہ کثیر کے خیال سے خطوط مطبوعہ مین لکھی گئی ہے وہ
کیونکر اُن لوگون کو دیجائے جو اس درجہ کے آدمی نہین ہین۔ اور اگر ایک ادنی و اعلے کے لئے
۲۰۰ روپیہ ماہواری دینا تجویز کرون تو اس قدر روپیہ کہان سے لاؤن آپ تھوڑا سا بھی غور کریں
اور جو مینے خطوط کے چھاپنے کیوقت انتظام کیا ہے اُسکو خوب سوچ لیوین۔ اور میری نزدیک بہتر یہہ ہے کہ آپ

دو تین روز کے لئے قادیان مین آجائین اور بالمواجہ گفتگو کر کے اس بات کا تصفیہ کرین ہمکو یہہ ہی منظور ہے کہ دو تین شریف اور معزز آریہ جیسے منشی جیونداس لاہور مین ہین وہ مجہہ سے ملاقات کر کے جو اس بارہ مین تصفیہ کرین وہی قرار پا جائے مین ناحق کی ضد کرنا نہین چاہتا نہ کوئی حیلہ بہانہ کرنا چاہتا ہون اب منظور ہی ہیرے خط کو پڑھ مین اور یہہ جو آپ نے اپنے خط کے اخیر پر لکھ دیا ہے کہ قادیان کے آریہ لوگون سے آپکی کرامات کی قلعی کہل چکی ہے یہہ الفاظ بھی منصفین کے سامنے پیش کرنے کے لائق ہین جس حالت مین قادیان کے بعض آریہ جو میرے پاس آمدورفت رکہتے ہین ابتک زندہ موجود ہین اور اس عاجز کے نشانون اور خوارق کے قائل و مقر ہین تو پہر نہ معلوم کہ آپ نے کہان سے اور کس سے سُن لیا کہ وہ لوگ منکر ہین - اگر آپ سچے طالب تہے تو مناسب تہا کہ آپ قادیان مین آکر میرے روبرو اور میرے مواجہہ مین اُن لوگون سے دریافت کرتے تا جو امر حق ہے آپ پر واضح ہو جاتا - مگر یہہ بات کس قدر دیانت اور انصاف سے بعید ہے کہ آپ دور بیٹھے قادیان کے آریون پر ایسی تہمت لگاتے ہین - ذرا آپ سمجہین کہ جس حالت مین مین نے اُنہین آریون کا نام حصہ سوم و چہارم مین لکہکر اُنکا شاہد خوارق ہونا حصص مذکورہ مین درج کر کے ہزارہا آدمیون مین اس واقعہ کی اشاعت کی ہے تو پہر اگر یہہ باتین دروغ بے فروغ ہوتین تو کیونکر وہ لوگ اب تک خاموش رہتے بلکہ ضرور تہا کہ اس بیہودہ جہوٹ کے رد کرنے کے لئے کئی اخبارون مین اصل کیفیت چہپواتے اور مجہکو ایک دنیا مین رسوا اور شرمندہ کرتے سو منصف آدمی سمجہہ سکتا ہے کہ وہ لوگ باوجود شدت مخالفت اور عناد کے اسی وجہ سے خاموش اور لاجواب رہے کہ جو جو مین نے شہادتین اُن کی نسبت لکہین وہ حق محض تہا - اور آپ پر لازم ہے کہ آپ اس ظن فاسد سے خلصی حاصل کرنے کے لئے قادیان مین آکر اس بات کی تصدیق کر جائین - تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد جواب سے جلد تر مطلع کرین - والدعا ئے -

راقم مرزا غلام احمد از قادیان - ۱۶ - اپریل ۱۸۸۵ء

(۵) حد جواب مہربان من مرزا غلام احمد صاحب تسلیم - آپکا خط مورخہ ۱۶ - اپریل ۱۸۸۵ء بہت انتظاری کے بعد ۲۳ - اپریل ۱۸۸۵ء کو مجھے پشاور مین ملا - چونکہ پشاور آریہ سماج کا چوتہا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ ۲۷ اپریل ۱۸۸۵ء کو تہا اسواسطے مجھکو لاہور سے ۱۹ - اپریل ۱۸۸۵ء کی گاڑی مین پشاور

آنا ہوا - ۵ و ۶ روز کثرت کار جلسہ کے سبب فرصت نہ ملی - آج عند الفرصت جواب عنایت نامہ کا تحریر خدمت
کرتا ہون - اسقدر دیری کو معاف فرمایئے - یہ خط آپکا بھی مینے غور سے پڑھا اور تامل سے بچارا اور ساتھ ہی اپنے خط
نمبر ۲ کو حرف بحرف مکرر مطالعہ کیا مگر کوئی حرف یا کلمہ دائرہ تہذیب وادب اُسمین نہین دیکھا - نہین معلوم
کہ آپ نے اس خط سے اسقدر باتین کہان سے نکال لین - ہان اگر جواب معمولی سے ہی مزاج مبارک برافروختہ ہوتی
ہے تو تحقیق حق و باطل و تصدیق صدق و کذب سراپا محال ہے - افسوس کہ اپنے خط نمبر ۲ کی تادیب و تہذیب
پر تو بیان نہین دینی ہوا - میرے صاف خط کو بھی بہانہ بانہ نہین بتلاتے - اگر اس سے اسلامی حکم جتلانا
مراد ہے تو علیحدہ امر ہے - ورنہ اسمین کوئی امر مانع اخلاق نہین ہے - جسطرح آپنے اتمام حجت کی غرض سے خطوط
ارسال کئے ہین اُسی طرح مین نے بھی تردید حجت پر کمر باندھی ہے - آپ کے پہلے خط مطبوعہ کا مطلب اور ہی اور
خط مورخہ ۷ - اپریل ۱۸۸۵ء سے کچھ اور ہی ظاہر ہوتا تہا اور اس خط محررہ ۱۲ - اپریل ۱۸۸۵ء سے کچھ
اور ہی نتیجہ نکلتا ہے ۔

واللہ اعلم آپ اپنی تحریرات سے کیون پلٹ جاتے ہین خط مطبوعہ کے برخلاف یا اُسکی اندرونی تائید
کیواسطے بہت باتین آپنے دل ہی دل مین پوشیدہ کہین - اور غالباً اب بھی بہت باتین مطلب براری
کیواسطے پوشیدہ ہونگی - آپکا خیال نہین ہے ؎ نے باشد مخالف قول و فعلِ راستان باہم - کہ گفتارِ قلم
باشد نہ رفتارِ قلم پیدا - جو نتیجے آپکی مختلف تحریرون سے برآمد ہوتے ہین وہ کسی عاقل کے نزدیک کبھی تسلیم کے
لایق نہین ہین اور نہ کوئی اُنہین عزت کی نگاہ سے دیکھیگا ۔

بماہ ستمبر ۱۸۸۵ء جب مین تقریب جلسہ آریہ سماج امرتسر کے گورداسپور گیا تہا [illegible] کی نسبت
کہ آپ نے جو دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا ہے - درحقیقت کس حیثیت کے آدمی ہین - دریافت کی گئی تو ایک
معزز آدمی کی زبانی جو آپکا پورا واقف تہا معلوم ہوا کہ آپ اس قدر جایداد بھی نہین رکھتے ہین - بلکہ مقروض
ہین - اب اسکی تصدیق آپ کی ہی تحریر سے ہوگئی کہ "اگر ہر ایک کے لئے ۱۲ روپیہ ماہواری دینا تجویز کرون تو اسقدر
روپیہ کہان سے لاؤن" ۔

مرزا صاحب! اس سے اوجشتیاب کو بقول آپ کے "نبی اسرائیلی کی طرز پر اصلاح خلق کے لئے

معلوم کیا ہے قادیان کے آریہ بھائیوں کی نسبت یعنی تہمت نہیں لگائی اور اپنے دعوے کا نہایت قوی اور مدلل ثبوت رکھتا ہوں جو براہین الاحمدیہ کے جواب تکذیب براہین الاحمدیہ میں درج ہو کر عنقریب چھپنے والا ہے ۔ علاوہ اُن کی خط و کتابت ہی انکو تہمت آپنے لگائی ہے کہ انکو سینے کرامتیں بتلائی ہیں جو بالکل صداقت سے خارج امر ہے میں آپکے روبرو بھی آنیکو مستعد تھا مگر ایک لائق آریہ برادر کی زبانی جو آپکی ملاقات کو گیا تھا معلوم ہوا کہ آپ زود رنج اور غصہ ور آدمی ہیں ۔ تو خیال گذرا کہ شاید انکی سخت درشت باتوں کو میں برداشت نہ کر سکوں ۔ اسواسطے ارادہ ملتوی کیا ۔ ملاوامل شرمپت بداے نے شاید آپکے دعوے کی تکذیب بھی برادر ہند یا ودیا پرکاش میں کی تھی مگر افسوس کہ مجھے اسوقت اچھی طرح یاد نہیں ہے ۔ اور اسمیں میرے بھائی باوا نرائن سنگھ جی نے بھی ودیا پرکاش میں بہت مشرح لکھا ہے ۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ ۔

اور جو باتیں اپنے پہلے خطوں میں تحریر کر چکا ہوں یا جو باتیں مذہبی یا عقلی بیان کی گئی ہیں سب کے ثبوت مسلمان میرے پاس موجود ہیں ۔ ایک مولوی صاحب ساکن لاہور جو علم دینی و دنیوی و طب میں عمدہ دستگاہ رکھتے ہیں انہوں نے بھی آپکی کراماتوں کی مفصل فہرست پیش کی تھی کہ آپ جاہلوں کے آگے بہت کچھ دسترس رکھتے ہیں چونکہ مجھکو تحقیق حق منظور ہے اور بفضل ایزدی چاہتا ہوں کہ اُن لوگوں کو جو راہ راست سے بیخبر ہیں صراط مستقیم یعنے ہدایت وید مقدس کی تعلیم دوں قرآن و انجیل و توریت و زبور وغیرہ کتب ملے اور ادیان مختلفہ کو بخوبی مطالعہ کیا ہے ۔ اور دلایل عقلی و نقلی سے انکی بابت بحث کرنے کو موجود ہوں اور میرے اکثر دوست مسلمان جو آپکے براہین احمدیہ کے خریدار ہیں یا جنکو آپ تبرکاً یا کسی اور طور پر کتاب دیتے ہیں ۔ بسبب منکر کرامات ہونے کے ہی لوگ بھی آپ کی عنایتوں کا شکوہ کرتے رہتے ہیں ۔ مگر زیادہ طول دینا مجھے پسند نہیں ہے صرف آخری گذارش ہے کہ اگر آپ حقیقت میں مدعی کے سچے اور حق کے محقق اور راستی کے طالب اور اصلاح خلق کے مشتاق ہو رہے ہیں ۔ تو بموجب مضمون میرے پہلے خط کے جواب ملا ہوا اسکے کل دو ہزار چار سو روپیہ ایک سال کا داخل خزانہ سرکار فرماویں اور اقرارنامہ لکھ کر دیویں کہ اگر ایک سال تک آپ کی ہدایت اور آسمانی نشانات معجزات سے میری تسلی ہو جاوے اگر آپکے دین کو قبول نکروں تو وہ مبلغ مجھکو مل جاویں اور وہ روپیہ فقط ماہوار ایک سال کے خرچ سرکاری میں کھول ہو سکے واپس لینے کا آپکو حق نہ ہوگا ۔ اگر آپ

حضرت قادر مطلق جل شانہ کیطرف سے بقول آپکے مامور ہوئے ہیں۔ تو اس قدر نامردانہ خیال سے کیوں گریز کیوں فرماتے
ہیں جبکہ پلے کو تو ملا نہیں اور آپکو اپنی کراماتی سکہ پر اُمید ہے کہ قلب نہیں ہوگا کل عذر و معذرت و حیلہ جوئی بیکار
ہے جب خدا نے پیشگوئی فرمائی۔ اور علاوہ بریں آپنے کئی مرتبہ آزمائی۔ تو ہمکو لازم و لاجواب مغلوب ہی ہونا پڑیگا۔
خدا نے وعدہ آپ سے فرمایا۔ اور آپ ہی وعدہ پورا کرنے سے پہلو تہی فرماتے ہیں جیسا کہ آپ کے خطوطات سے
ظاہر ہے پس کسطرح مانا جاوے کہ اُسمیں تخلف کا امکان نہیں ہے جبکہ آپ کو بھی اسکا کامل امتحان نہیں صرف دعویٰ
کرنا اتمام حجت کا اور اشتہار دینا کہ جس روز آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا مسلمان اعتبار کرینگا آپ جیسے کی عقلمندی
کو بٹہ لگا رہا ہے بسبب اسی آپکے تخلف وعدہ کے کوئی آریہ بھائی آپ کے پاس آنا نہیں چاہتا مکرر شتہ کر تحریر
کرتا ہوں کہ کراماتی زر کے آزمانے کیواسطے اپنی طبع کو محک امتحان بنانا چاہتا ہوں اور ایک سال تک آپکی
شاگردی اور قادیان کی حاضرباشی صدق دل سے منظور کرتا ہوں۔ اگر اس دفعہ بھی وہی طول طویل عبارت
اور طلب حیلہ حوالہ ہے تو زیادہ خط وکتابت بے فایدہ ہوگی۔ زیادہ نستے۔

راقم

۹ اپریل ۱۸۸۵ء پنڈت لیکھرام پردہان آریہ سماج پشاور حال مقام پشاور

عـ۶

خطِ مرزا صاحب بجواب خط نمبر ۵

مشفقی پنڈت لیکھرام صاحب بعد ماوجب۔ اگرچہ اس خاکسار نے آپ کے اُن خطوط کے جواب میں جن
میں آپ نے قادیان میں ایکسال تک ٹھہرنے کی درخواست کی تھی یہہ لکھا تھا کہ چوبیس سو روپیہ لینے کی شرط
پر ایسی درخواست کرنا آپکی عزت اور حیثیت عرفی کے برخلاف ہے لیکن چونکہ آپ ابتک اسی بات پر اصرار کئے
جاتے ہیں کہ میں آریہ سماج کے گروہ میں ایک بڑا عزت دار آدمی ہوں اور بزرگوار اور عالی مرتبت ہونے کی وجہ
سے تمام آریہ سماجوں میں مشہور و معروف ہوں بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے اسی دعوی کو بعض اخباروں میں
چھپوا کر جابجا مجھے بدنام کرنا چاہا ہے اور یہہ لکھا ہے کہ جس حالت میں میں ایسا عزت دار آدمی ہوں اور پھر
طالب حق تو پھر کیوں مجھے آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور اسلام کی حقیقت مشاہدہ کرانے سے محروم رکھا جاتا
ہے اور کیوں چوبیس سو روپیہ دینے کی شرط پر مجھکو قادیان میں ایک سال تک ٹھہرا کر آسمانی نشانوں کے

اڑانے کے لئے اجازت نہین دیجاتی سو آپ پر واضح ہو کہ ہم نے جو اب تک آپکی درخواست منظور کرنے مین توقف کیا تو اسکی یہی وجہ تھی کہ ہم اپنے خط مطبوع مین یہہ شرط درج کر چکے ہین کہ ہمارا مقابلہ عوام الناس سے نہین ہے بلکہ ہر قوم کے چیدہ اور منتخب اور صاحب عزت لوگون سے ہے اور ہر چند ہم نے کوشش کی مگر یہہ ثابت نہین ہوا کہ آپ اُن معزز اور ذی مرتبت لوگون مین سے ہین جو بوجہ حیثیت عرفی اپنی کے دو سو روپیہ ماہواری خرچہ پانیکے مستحق ہین مگر چونکہ آپکا اصرار اپنے اس دعوی پر غایت درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ فی الحقیقت مین ایسا ہی عزت دار ہون اور پشاور سے بنبئی تک جسقدر آریہ سماج ہین وہ سب مجھکو معزز اور قوم مین سے ایک بزرگ اور سرگروہ سمجھتے ہین - اسلئے آپکی طرف لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ سچ مُچ ایسے ہی عزت دار ہین تو ہم آپکی درخواست منظور کر لیتے ہین اور جہان چاہو چوبیس سو روپیہ جمع کرانے کو تیار اور مستعد ہین لیکن جیسا کہ آپ شرائط مندرجہ خطوط مطبوعہ سے تجاوز کر کے اپنی پوری پوری تسلی کرنے کے لئے مجھسے چوبیس سو روپیہ نقد کسی دوکان یا بنک سرکاری مین جمع کرانا چاہتے ہین تو اس صورت مین مجھکو بھی حق پہنچتا ہے کہ مین بھی آپکے اس اقرار کو کہ بدیکھنے کسی آسمانی نشان کے بلا توقف قادیان مین ہی مسلمان ہو جاؤنگا - آپ ہی کے اعتبار پر چھوڑ دون بلکہ جیسے آپ روپیہ وصول کرنے کے باب مین اپنی پوری پوری تسلی کرینگے - ایسا ہی مین بھی آپکے مسلمان ہونے کے لئے کوئی ایسی تدبیر کر لون جس سے مجھے بھی پورا پورا یقین اور کامل تسلی ہو جائے کہ آپ بھی در حالت انکار اسلام اپنی عہد شکنی کے ضرر سے محفوظ نہین رہ سکین گے سو عدالت کی بات جس مین میں اور آپ برابر ہین یہہ ہے کہ ایک طرف یہہ خاکسار چوبیس سو روپیہ حسب منشا آپکے کسی جگہ جمع کرا دے اور ایک طرف آپ بھی اسیقدر روپیہ حسب منشا اس عاجز کے بوجہہ تاوان انکار اسلام کسی مہاجن کی دوکان پر رکھوا دین تا جسکو خدا تعالی فتح بخشے اُسکے لئی یہہ روپیہ فتح کی ایک یادگار رہے یہہ تجویز کسی فریق پر ظلم نہین بلکہ فریقین کے لئے موجب تسلی و سراسر انصاف ہے کیونکہ جیسے آپکو یہہ اندیشہ ہے کہ آپ بصورت مغلوب ہونے اس عاجز کے چوبیس سو روپیہ جبراً وصول نہین کر سکتے +

علے ہذا القیاس مجھکو بھی یہہ فکر ہے کہ مین بھی بحالت مغلوب ہونے آپکے آپکو جبراً مسلمان نہین کر سکتا سو یہہ انتظام حقیقت مین نہایت عمدہ اور مستحسن ہے کہ ایک طرف آپ وصول روپیہ کے لئے اپنی تسلی کر لیں اور ایک

طرف میں بھی ایسا بندوبست کرلیں کہ درحالت عدم قبول اسلام آپ بھی شکست کے اثر سے خالی نہ جاوین
اور اگر آپ اسلام کے قبول کرنے میں صادق النیت ہیں تو آپکو روپیہ جمع کرنے میں کچھ نقصان اور اندیشہ نہیں
کیونکہ جب آپ بصورت مغلوب ہونے کے مسلمان ہو جائینگے تو ہمکو آپ کے روپیہ سے کچھ سروکار نہیں ہوگا
بلکہ یہ روپیہ تو صرف اس حالت میں بطور تاوان آپ سے لیا جاویگا۔ کہ جب آپ عہد شکنی کر کے اسلام کے قبول
کرنے سے گریز یا روپوشی اختیار کرینگے سو یہ روپیہ بطور ضمانت آپ کیطرف سے جمع ہوگا۔ اور صرف عہد شکنی کیصورت
میں ضبط ہوگا۔ نہ اور کسی حالت میں۔ رہا یہ امر کہ آپ اس قدر روپیہ کہاں سے لائینگے تو اسکا فیصلہ تو آپ
ہی کے اقرار سے ہو گیا۔ جب کہ آپ نے اقرار کر لیا کہ میں بڑا عزت دار آدمی اور قوم میں مشہور و معروف
ہوں کیونکہ جس حالت میں آپ اتنے بڑے عزت دار ہیں تو اول یہ روپیہ آپ کے آگے کچھ چیز
ہی نہیں۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ آپ کے دولتخانہ میں جمع ہوگا۔ اور اگر کسی اتفاق سے آپ پر افلاس
طاری ہے تو قوم کے لوگ ایسے معزز اور سرگروہ سے امداد وغیرہ کے بارے میں کب دریغ کرینگے بلکہ وہ تو سنتے ہی ہزارہا
روپیہ آپ کے قدموں پر رکھ دینگے اور صرف آپ کی ایک زبان کے اشارہ سے روپیوں کا ڈھیر جمع ہو جائیگا خدا
نخواستہ ایسا کیوں ہونے لگا کہ آریہ سماج کے دولتمند اور ذی مقدرت لوگ آپکو چند روز کے لئے بطور امانت روپیہ
دینے سے انکار کریں اور آپکی دیانت داری اور امانت گذاری میں اُن کو کلام ہو کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ادنے
ادنے آدمی جیسے چوہڑے چمار یا سانسی اپنی قوم میں کچھ ذرا سا اعتبار رکھتے ہیں وہ بھی اپنی برادری میں اسقدر
مسلم العزت ہوتے ہیں کہ قوم کے ذی مقدرت لوگ کسی مشکل کے وقت صدہا روپیہ سے بطور قرضہ
وغیرہ اُنکی مدد کرتے ہیں اور آپ تو بقول آپ کے بڑے ذی عزت آدمی ہیں جن کی عزت ساری آریہ سماجوں میں
تسلیم و قبول کی گئی ہے۔ ماسوا اسکے یہ روپیہ صرف کچھ مدت کے لئے امانت کے طور پر آپ کے ہاتھ میں
دینگے یہ نہیں کہ وہ روپیہ آپ کی ملک کر دیں گے قصہ کوتاہ یہ کہ آج ہم یہ خط رجسٹری کرا کر آپ کی خدمت
میں بھیجتے ہیں۔ اور اگر بیس دن تک آپ نے ہمارا جواب نہ بھیجا اور قادیان میں آکر ایک سال تک ٹھہرنے
کے لئے بات نہ ٹھہرا لی اور ان شرائط کو جو عین انصاف اور حق پرستی پر مبنی ہیں قبول نہ کیا تو پھر بعد گذرنے
بیس روز کے یہ حال کنارہ کشی آپکا چند اخباروں میں شائع کرا کر لوگوں پر ثابت کیا جاوے گا

کہ آپکا ایک سال تک قادیان میں ٹھہرنے کے لئے مجھسے دریافت کرنا سراسر لاف وگزاف پر مبنی تھا نہ آپ کی نیت صاف و درست تھی نہ آپکی ایسی حیثیت و قدرت تھی جسکا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ اب ہم اس خط کو ختم کرتے ہیں اور مدت مقررہ تک صبر و آپ کے جواب کے منتظر رہینگے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدے ✦

از قادیان ضلع گورداسپور۔ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء　　خاکسار غلام احمد

(۷) بجواب خط مرزا صاحب (محررہ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء)

مشفقی جناب مرزا صاحب۔ بعد از شوق ملاقات بموجب خط مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء کے لکھا جاتا ہے کہ میرے اور آپ کے خط و کتابت کے سلسلہ کی بنیاد فقط آپکا وہ اشتہار ہے جو آپنے مطبع مرتضائی لاہور سے بتاریخ طبع کراکر شائع کیا تھا اور جس میں آپنے نہایت صاف الفاظ میں یہہ دعویٰ کیا تھا کہ بجانب اللہ آپکو یہہ حکم ہوا ہے کہ سب غیر مذہب والوں کو دین اسلام کی دعوت کریں اور جو کوئی شخص آپکے پاس ایک سال تک قادیان میں رہے اور نشان آسمانی و خوارق عادات وصداقت دین اسلام مشاہدہ نہ کرے اور تسلی نہ پاکر مسلمان نہ ہوجاوے تو آپ مبلغ ما راہوار کے حساب سے کل مبلغ دو ہزار چار سو روپیہ بابت سال تمام کے اس شخص کو ہرجانہ یا جرمانہ دیوینگے جسپر میں نے معقولیت کے ساتھ آپ کی خدمتمیں التجا کی تھی کہ میں ایک سال تک آپکی خدمت میں رہنے کو طیار ہوں بشرطیکہ آپ زر موعودہ امانتاً سرکاری خزانہ میں داخل کر دیویں۔ اب اس ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء کے خط میں آپ ایک نئی حجت پیش کرتے ہیں یعنے یہہ کہ دو ہزار چار سو روپیہ میں بھی بالمقابل آپ کے امانتاً داخل کروں تاکہ اگر آپ کے نشان آسمانی یا معجزہ مشاہدہ کر کے اور تسلی پاکر دین اسلام کو قبول نہ کروں تو اس چوبیس سو روپیہ کے جو میں داخل کرونگا آپ مستحق ہو دیں۔ صاحب من۔ آپ اپنے عہد مشتہرہ پر کیوں قایم نہ رہے اور کس واسطے آپ نے جادۂ انصاف سے کنارہ کیا کیا دینداروں یا راستبازوں کے یہی کام ہوتے ہیں؟ اور زیادہ تر لطف یہہ ہے کہ آپ اپنی اس عرض تعلیہ کو نہایت عمدہ اور مستحسن فرماتے ہیں جزاک اللہ فی الدارین۔ اب انصاف یہہ ہے کہ آپ پہلے اس بات کا اشتہار دیدیں کہ جو آپ نے اول اشتہار دیا تھا وہ بوجوہ ذیل باطل ہوا (۱) اس ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء

کے خط مین آپ ۲۴۰۰ روپیہ راقم سے بھی بالمقابل امانت مین داخل کرانا چاہتے ہین تا کہ اگر باوجود مشاہدہ
نشان آسمانی کے اسلام سے انکار کیا جاوے تو زر امانت داشتہ راقم آپ لے لیوین - حالانکہ اشتہار مین
بالمقابل روپیہ داخل کرنا شرط نہین - اب برخلاف اسکے لکھتے ہین اسلئے پہلا اشتہار قایم نہ رہا (۳) جبکہ
آپنے معجزہ کا دعوے بذریعہ اشتہار کے شائع کیا تو آپکا یقین نہایت مضبوط ہونا چاہئے تھا کہ ضرور معجزہ دکھاوینگے
اور تاثیر اسکی تیر بہدف ہوگی اور مشاہدہ کنندہ بھی ضرور اسلام قبول کریگا کیونکہ معجزہ کے لغوی معنے عاجز
کرنے کے ہین - اگر کسی کو عاجز نہین کیا تو وہ اعجاز نہین ہوسکتا - اسلئے آپکو اپنے دعوے پر خود ہی شک پیدا
ہوگیا کہ مین آپکے معجزہ سے عاجز نہین ہوسکتا اور اسلام قبول نہین کرونگا اسکے عوض آپنے روپیہ مدخلہ
میرے کے لینے کی تمنا کی ہے - دروغ گو را تا بدروازہ باید رسانید - آپ کے اس ۱۱ جولائی سنہ ۹۰ء کے خط
مین جو آپ نے نئی حجت اٹھائی ہے مین اسکے واسطے بھی حاضر ہون جس وقت آپ چاہین ۲۴۰۰
روپیہ مین داخل کرسکتا ہون مگر مجھکو آپکے استقلال پر شک ہے - اسلئے اس امر کی بھی صراحت ہونی چاہئے
کہ کونسا نشان آسمانی آپ مجھکو دکھلاوینگے - آسمانی نشان تین یعنی سورج - چاند ستارے ہین پس علاوہ
ان قدرتی نشانات کے آپ کوئی ذیل کا آسمانی نشان دکھلاوین یعنی دوسرا آفتاب جسکا طلوع غرب سے
اور غروب شرق کو ہو - یا شق القمر سا معجزہ جسکا اشارہ حدیث مین ہے اور جو عقلا کے نزدیک غیر مسلم اور آپکے
خیال مین حق ہے - پس اگر اسی کو اعادہ کرکے دوبارہ دکھلاوین یعنی پورنماشی کی رات کو برخلاف عادت
موجودہ چاند کے دو ٹکڑے ہوجاوین - دوسرا چاند کامل اماوس کی رات کو جیسا کہ پورنماشی کو مہتاب ظاہر ہوتا ہے
ان مین سے کل کو یا جس ایک کو آپ دکھلا سکین - اور تاریخ اور وقت معجزہ کے دکھلانے کا بھی آپ مقرر
کرین تاکہ وہ عام مین مشتہر کرایا جاوے - اور مین سمجھونگا کہ چوبیس سو روپیہ خرچ کرکے مینے دنیا کو ایک تماشا
دکھلوا دیا - اگر اب بھی آپ نے اس خط کا جواب صاف الفاظ مین بلا حجت بازی کے دیا - تو تصور کیا
جاوے گا کہ ایسے بے بنیاد و لغو دعاوی کا وہی باعث ہے جو عام عقل کا آدمی سمجھ سکتا ہے - اور مین بعد اس کے
خط وکتابت بند کرونگا - اور چونکہ آپنے اس ۱۱ جولائی ۹۰ء کے خط مین جو طرز تحریر اختیار کی ہے وہ تہذیب سے
گری ہوئی ہے مگر اس کی مین پرواہ نہین کرتا ہون بلکہ اسکو بھی آپ کے ذیل مین سمجھتا ہون جس مین

آپ کے اور دعاوی ہین اور اسکا باعث بھی وہی ہی جو عام آدمی سمجھہ سکتے ہین۔ اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ ستیہ کا پرکاش اور اسَت کا ناش ہووے۔ جواب اسکا ایک ہفتہ تک آنا چاہئے ورنہ بعد ازان اشاعت کی جاویگی۔ ۲۰ جولائی ۱۸۸۵ء

الراقم۔ نیازمند لیکھہ رام از آریہ سماج امرتسر

یادداشت

(۸) جو خط مرزا صاحب کا (بجواب خط نمبر ۷) آیا تہا وہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور سے پس وپیش ہوگیا ہے اور تلاش سے دستیاب نہوا مگر اُسکا خلاصہ مطلب یہہ تہا کہ ہم یہہ شرائط نہین کرسکتے اور نہ مطلوبہ نشانات بتلاسکتے ہین بلکہ ہمکو معلوم نہین کہ کیا کچھہ ظاہر ہوگا یا نہوگا غرضیکہ اس بہانۂ ناگہانی (دعوے کرامات) سے پلہ چھوڑانا چاہا۔ بہت سا حصہ اس خط کا جواب ۹ مین ہی موجود ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرماوین۔ (مصنف)

(۹) جوابِ خطِ مرزا صاحب مرقومہ ۳۱ جولائی ۱۸۸۵ء

مشفقی مرزا غلام احمد صاحب۔ بجوابِ خط مرقومہ ۳۱ جولائی ۱۸۸۵ء آپکے عذرات اور بمقابلہ ہر ایک عذر کے تردید مدلل لکھتا ہون۔ عذر اول پہلے اشتہار مین ۲۴۰۰ روپیہ دینے کا وعدہ ضرور ہوا ہے مگر پیشگی جمع کردینے کی شرط نہین کی تہی چونکہ آپ نے میرے وعدہ کو معتبر نہ سمجہا اور یہہ زاید شرط لگائی کہ روپیہ وہ کسی بنک سرکاری مین جمع کردیا جاوے۔ اس صورت مین میرے لئے بہی برخلاف اُس اشتہار کے استحقاق پیدا ہوگیا کہ ۲۴۰۰ روپیہ بالمقابل پیشگی امانت رکہاؤن۔ تردید دفعہ ۱۔ آپکو واجب تہا کہ پہلے ہی اشتہار مین صاف لفظون مین شرط باندہتی کہ بطور قمار بازان کے ۲۴۰۰ روپیہ دو بدو لگایا جاویگا۔ تاکہ شرائط کی ترمیم و تنسیخ نہ کرنی پڑتی۔ پس یہہ سراسر بہول آپکی ہے۔ ورنہ اگر صاف طور پر لکھا ہوتا تو کوئی عام عقل کا آدمی بہی ایسی قمار بازی کا جواب تک نہ دیتا۔ چہ جائیکہ راقم اس تکلیف کو گوارا

کہ آپ سے خط وکتابت کرتا مگر افسوس کہ آپ بجائے خجالت اُٹھانے اپنی بھول کے حجت کرتے ہیں۔

دفعہ ۲۔ آپ کے وعدہ پر اعتبار نہ کرنے کا یہہ سبب ہے کہ اگرچہ مجھکو منظور نہیں تھا کہ آپ کی حیثیت کی قلعی کھل جاوے مگر آپ کی بیجا لاف وگزاف وبے بنیاد دعاوی نے مجبور کر دیا کہ مجملاً آپکی استطاعت کا ضعف بیان کروں کہ آپ نہ کوئی اہلکار نہ جاگیردار نہ پنشن خوار نہ تجار نہ حرفت کار نہ کارخانہ دار نہ زمیندار نہ صاحب جایداد والے ہیں۔ ہاں موضع قادیان جو ایک گانوں ہے اُسکی ملکیت زمینداری کے بہت حصہ داران میں سے ایک حصہ دار ہیں۔ تو ایسی حیثیت عام لوگوں کی ہوتی ہے حیثیت تو یہہ اور لاف وگزاف یہہ کہ بارہ ہزار دوسو چالیس خطوط بطور اشتہار بنام اکثر معززان وریسان وعلما وفضلا جاری کر دیئے۔ کہ جو کوئی شخص ایک سال تک موضع قادیان میں رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نکرے بحساب ۲۰۰ ماہوار المشتہر بابت سالانہ تمام کے پاویگا اسکا حساب لگایا گیا تو قریب دو کروڑ روپیہ کے ہوتا ہے۔ اُسپر خرافات یہہ کہ اپنی کتاب براہین احمدیہ کے سرورق پر اپنے اسم مبارک کے القاب میں رئیس اعظم قادیان دام اقبالہ لکھہ دیا۔ مزید برآن طرہ یہہ کہ جو کوئی اسکا رد لکھیگا دس ہزار روپیہ انعام پاویگا۔ خیال کرنا چاہیے کہ اسقدر ملک وسیع سے سو دو سو اشخاص بھی جُدا گانہ رد لکھینگے تو لکھہا روپیہ چاہیے۔ دفعہ ۳۔ جبکہ آپ ایک ایسے گنج قارون کے مالک ہیں تو اپنی کتاب کی اشاعت کیواسطے ہندوان اور مسلمانان سے بھیکھ کیوں مانگتے ہیں۔ اور طرفہ تر یہہ ہے کہ باوجود دریوزہ گری پانچ سال کے انطباع کتاب کا خرچ بھی بہم نہ پہونچا سکے۔

دفعہ ۴۔ سچ تو یہہ ہے کہ آپ نے اس لاف زنی سے ایک ذریعہ معاش کا پیدا کر لیا جیسا کہ پنجابی کی مثال ہے کہ "روٹی کہائیے شکر سے دنیا کہائیے مکر سے"۔ نظر بحالت مذکورہ جو میری طرف سے درخواست پیشگی زر بیہودہ کی ہوئی تو کچھہ بیجا نہیں ہے اور نہ کوئی منصف مزاج بیجا کہیگا۔ دفعہ ۵۔ آپکا یہہ گمان غلط تہا کہ بسبب سختی شرائط کے آپ کے پاس ایک گانوں میں درمیان دہقانان وبے ہنران کے ایک سال تک قید بے زنجیر رہنا کوئی آدمی قبول نکریگا تو بصورت خاموشی معترضان کے آپکا دعوی بطور ڈگری یکطرفہ ثابت ہو جاویگا مگر جبکہ آپکے ابطال دعوے پر بندہ استادہ ہو گیا اور بوجوہ شرط مصدرہ زر بیہودہ پیشگی امانت رکھانا چاہا تو آپ نے برخلاف اشتہار کے ایک نیا حیلہ اختراع کیا یعنے مجہہ سے بھی بالمقابل اسٹامپ ہذا۔

مانگا۔ بندہ نے اپنے ارادہ پر ثابت قدمی کرکے اسی حیلہ جدید کی راہ سے بھی آپ کو بھاگ جانے کی فرصت دی
یعنی اشتہار مرجع کرانا منظور کرلیا۔ پس جبکہ زر شروط طرفین سے مساوی جمع ہوگا تو شرائط بھی مقبول و مساوی
طرفین ہونی واجب ہوئین منظر برآن آپکے اس دعوے پر کہ نشان آسمانی خوارق عادات مشاہدہ کراوینگے
میری طرف سے نہایت مناسب یہہ سوال پیش ہوا کہ آسمانی نشان قدرتی تین قسم کے موجود و مشہور ہین۔
سورج چاند ستارے۔ انکی نسبت خرق عادت یعنے خلاف قانون قدرت کوئی معجزہ مشاہدہ
کرادو بھی اور معجزہ نمائی کا کوئی وقت تجویز کرکے مشتہر کیجئے۔ اسکے جواب مین جو عذرات آپنے لکھے ہین بمقابلہ ایک ایک
عذر کے تردید لکھتا ہون۔ عذر اول اخیر پر آپ اسی قسم کے نشانون کو قبول کرتے ہین۔ کہ ستارون
آفتاب و ماہتاب کے تغیر یا تبدل وغیرہ پر مشتمل ہو تردید۔ حضرت آپ نے اشتہار مین صاف
الفاظ مین لکھا ہے کہ اس عاجز کی صحبت مین ایک سال تک رہ کر آسمانی نشانون کو بچشم خود مشاہدہ
کرلین۔ تو اگر چاند سورج ستارے موجودہ نشانون مین خرق عادت نہین دکھاوینگے۔ یا علاوہ انکے دوسرا
سورج یا دوسرا چاند یا اعادہ معجزہ شق القمر نہین دکھاوینگے۔ تو پہر آسمانی نشان چہ معنی دارد۔ کیا آسمان سے
اپنے جھوٹے دعوے پر خاک دہول برساوینگے۔ عذر دوم۔ پنڈت صاحب ہمارا کام یہہ ہرگز نہین کہ ہم
جس طور سے کوئی شخص زمین و آسمان مین انقلاب پیدا کرانا چاہے اُس طور سے انقلاب کرکے دکھاوین
تردید **دفعہ ۱**۔ جبکہ آپ اس قسم کے لائق نہین تو مشاہدہ نشان آسمانی کا جھوٹا دعوے کیون
لکھہ مارا۔ چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ آپ نے سمجھا ہوگا کہ جسطرح آپ عقل سے کام نہین لے
سکتے سب کا ایسا ہی حال ہوگا۔ اور کوئی نہ پوچھیگا **دفعہ ۲**۔ جبکہ آپ نے آسمانی نشانون کا
مشاہدہ کرانا لکھا تو یہی بحث کی گئی وہی نشان مانگے گئے۔ اگر زمین کے نشان یا اربعہ عناصر سے
یا موالید ثلاثہ سے کسی قسم کی چیز پر خرق عادت کا دعوی ہوتا تو اسی پر بحث ہوتی اور اسکے مطابق
سوال کیا جاتا۔ اگر زمین و آسمان کا انقلاب آپ ناممکن سمجھتے تھے تو آسمان کا لفظ کیون لکھا تھا۔ سچ ہے
؎ دروغ آدمی را کند بیفروغ ۔ مگو اے برادر تو ہرگز دروغ۔ کراماتون کے ادعاے بے معنے سے سوائے
پشیمانی کے اور کیا نتائج نکلتے ہین۔ عذر سوم۔ ہم صرف بندہ مامور ہین ہمین کچہہ معلوم نہین کہ

خدا تعالیٰ کس طور کا نشان ظاہر کریگا **تردید دفعہ ۱** - اس کلمہ سے کہ ہم صرف بندہ مامور ہیں اور زیادہ تر
آپ کے اشتہار کی سطر اول و دوم کے مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے پیغمبری کا دعوی کیا ہے اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام مبارک لکھکر اُن کے برابر آپکو ظاہر کیا ہے - اس سے زیادہ دعوی نبوت کی کیا صراحت ہونی چاہیے - اس موقع پر
بیجا نہ ہوگا کہ اگر ہم حضرات علماء اسلام سے داد خواہی کریں یعنی خاص و عام اہل اسلام اظہر من الشمس ہے کہ حضرت
رسالت پناہ ختم المرسلین ہیں علیہ السلام ایسے دعویدار پر تعزیر شرعی کا فتوے کیوں نہیں لگاتے کیونکہ وہ غرض خانگی
سخت خرابی لاتے ہیں - اور گھر کے بھیدی لنکا ڈھاتے ہیں - اور اگر صداقت قرآن شریف و اتمام حجت اسلام کا دعوی ہے
تو بھی نعوذ باللہ کیا قرآن شریف فی نفسہ اپنی صداقت میں مکمل نہیں ہے - بہرحال یہ بات بھی خلاف شرع ہے - اور کہیں
قادیان میں الہام ربانی اترنے کا اشارہ پایا جاتا ہے پس یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے - ز گفتن شنیدن احتیاطیست

تردید دفعہ ۳ - یہ عذر کہ ہمکو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کس طور کا نشان ظاہر کریگا نہایت بیجا ہے جبکہ آپ ایک
خاص اور اہم کام پر مامور ہوئے ہیں تو اس کام کے سب اسرار سے آگاہی کیوں نہیں اور جب معلوم نہیں کہ کس طرح کا
نشان ظاہر ہوگا تو بدون ارشاد الہی نشان آسمانی کا دعوے زبانی کیوں کہا لہذا صرف نشان کا لفظ کافی تھا -
جبکہ آپکے الہام کی بسم اللہ ہی غلط ہے تو آگے کیا کام کرینگے - آپ کو جب تھا کہ وحی آسمانی سے جو آپ کے
پاس قادیان میں نازل ہوتی ہے نشان آسمانی کا صحیح صحیح پتہ معلوم کر کے اشتہار میں لکھدیتے - باینہمہ وہ بھی
اعلےٰ ترین درجہ نبوت پر مامور کرنا خدائے ہمہ دان کا کام نہیں ہو سکتا بلکہ ماورائے خدا تعالیٰ کے کسی اور کا کام ہے

عذر چہارم ہم جانتے اور سمجھتے ہیں کہ نشان اسی شے کا نام ہے کہ انسانی طاقت سے بالاتر ہو +
تردید - پہلے بھی ایسے ہی نشان مانگے تھے جو طاقت انسانی سے بالاتر ہیں - ورنہ نہیں مانگے مگر اس سے بھی آپ
گریز کر گئے کہ انقلاب زمین و آسمان نہیں ہو سکتا ہے - شامل اس تردید کے عذر دوم کی تردید دفعہ ۲ بھی
مطالعہ کرنی چاہیے - **عذر پنجم** - ہمارا دعوے صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ ضرور ایسا نشان دکھلائیگا جسکے
مقابلہ سے انسانی طاقتیں عاجز ہوں - تردید - اب آپنے اپنے دعوی کا نصف حصہ چھوڑ دیا کہ نشان آسمانی
سے صرف ایک جزو نشان کا باقی رکھا اور وہ دوسرا حصہ یعنی لفظ نشان بھی بے نشان و معدوم کر دیا - کیونکہ
آپکو معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ کیا اور کیسا ہوگا پس گویا آپ کا دعوی ٹوٹ گیا - شکر ہے - کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے -

عذر ششم سلطان شان کو اپنی اصطلاح مین معجزہ قرار دیکر یہہ تعریف لکھتے ہو کہ اسکے مقابلہ سے انسانی طاقتین عاجز ہون تو واقعی یہہ معنی معجزہ کے درست ہین کہ شاہدین فوراً عاجز ہو کر شاہدہ کرانے والے پر ایمان لاوین - اور دور تک مؤثر ہووے - غرضیکہ اظہر من الشمس ہونا چاہئے تردید - باوجود اپنے مندرجہ بالا فقرہ کے معلوم کہ یہہ عذر کیون پیش کرتے ہو کہ آپکے معجزہ پر اثبات یا نفی کی رائے دینے کے لئے منصفان مقبول الطرفین جو زینہار کے مذہب سے الگ ہون مقرر ہونے چاہئین عموماً ظاہر ہے کہ جو کوئی مقدمہ یا کوئی امر مجہول الکیفیت اور مہمل پیش ہوتا ہو تو اُسکے واسطے ضرورت منصفان کی ہوا کرتی ہے اور وہ منصفان بھی تیر و تاریکی چلاتے ہین کیونکہ غیب دانی بشریت سے بعید ہے پس اگر آپکا معجزہ بھی ایسا ہی مجہول الکیفیت ہوگا - تو اپنے گانو کے ہینڈا یا بھی چرا نیوالون کو تبلایا کرین - ہم آپکی لاف زنی کے معجزہ کو دیکھکر خاموش رہنا بہتر سمجھتے ہین - میں باز آیا محبت سے اُٹھالو پاندان اپنا مگر آخری اپنا فرض دوستانہ ادا کرنا بھی واجب جانتا ہون - وہ یہہ ہے کہ سچا مذہب جو خدا کیطرف سے عالمگیر ہے اور جسکی صداقت کی شعاعین ہمیشہ آفتاب کیطرح جہان کو روشن کرتی ہین وہ آریہ دہرم ہے اور وہ کتاب الہی جو بالکل مکمل و مفصل و معقول ہے اور جسکے احکام ہمیشہ رد و تبدل و تنسیخ و ناکاملیت سے پاک و مبرا ہین اور جو اپنی صداقت پر ہمیشہ چو مہر ویعنے چہار گانہ ثبوت رکھتی ہین اول وحدانیت دوم قدامت سوم صداقت چہارم کاملیت وہ **وید مقدس** ہین - پرم آتما پاربرہم بلا سفارش و شفاعت غیرے کے ملانے والا گیان یا عرفان وید مقدس کے سوا کہین نہین پس بخیال نیک نیتی کے دعوت کیجاتی ہے کہ جسطرح اور کئی علما و فضلا دین محمدی اچھی طرح سوچ سمجھ کر وید مقدس پر ایمان لائے ہین آپکو بھی اگر صراط المستقیم پر چلنے کی دلی تمنا ہے تو صدق دل سے آریہ دہرم کو قبول کرو اور دل کو تعصب نفسانی سے پاک کرو - اگر بوقت پہونچنے اس اطلاع کے توجہ نکروگے تو خدا کا مواخذہ آپ پر رہیگا اور حقیقی سرور اور صداقت کے نور سے ابد الآباد تک مہجور و دور رہوگے اور جس قسم کی تسلی روحانی یا دنیوی آپ کرنا چاہین بندہ حاضر و مستعد ہے اور کئی آریہ برادران بھی جنکا کام صداقت کا اعلام اور جہالت کا انہدام ہے حاضر و موجود ہین خدا آپ کو صداقت حقیقی کے چشمہ سے (جو وید مقدس ہے) سیراب کرے

نصیحت بجائے خود کردیم ٭ روزگارے درین بسر بردیم ٭ گر نیاید بگوش رغبت کس ٭

بر سولان بلاغ باشد وبس ۱۲

راقم

لیکھرام از آریہ سماج امرتسر - تحریر ۵ اگست ۱۸۸۵ء

یادداشت

اس آخری خط کا جواب جب عرصہ تین ماہ تک کوئی نہ آیا تو پھر ہمنے ایک پوسٹ کارڈ بطور یاددہانی کے ارسال کیا۔ جسکے جواب میں مرزا جی کا کارڈ آیا۔ اگر قادیان کوئی دور تو نہیں ہے - آن کر کے ملاقات کر جاؤ - امید کہ یہان پر باہمی ملنے سے شاید طے ہو جاویگی"

غور طلب

یہ خطوطات ملاحظہ فرماکر مرزا صاحب کے الہامی دعوون و خوارق عادات و معجزات نبوت و شرطیہ انعامات و دولتمندی و جاگیرداری و زبان درازی و حیلہ سازی و لفاظی اشتہارات کی نسبت رائے لگانے اور نتیجہ نکالنے کے تصفیہ کو ہم تکذیب براہین احمدیہ کی ناظرین پر چھوڑتے ہین ؂

اشتہار

(۱) مطبوعہ مطبع قانونی هند امرتسر

اشتہار صداقت اظہار

تحقیق حق کے واسطے باطل کو چھوڑ کر ۔ چاہتے ہیں ہم کہ تواریخ ششہ قریب سے ناظرین پر واضح
ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب سکنہ قادیان ضلع گورداسپور نے یہہ دعوے کیا ہے کہ میں مجدد وقت اور
ملہم اور صاحب کرامات ہوں اور حضرت قادر جلشانہ کی طرف سے مثیل مسیح کے طرز پر کمال مسکینی و
فروتنی و غربت و تذلل و تواضع سے اصلاح خلق کے لئے مامور ہوا ہوں ۔ اور میرے حق میں یہہ آیت نازل ہوئی
ہے انا انزلناہ قریبا من القادیان بالحق نزل صدق اللہ و رسولہ و کان معقولا ۔
اور ہر وقت یہی دعا کرتے ہیں کہ میں بہت تنگ ہوں اور کتاب براہین احمدیہ میری تصنیف کی امداد و مصارف
میں مسلمان بھائی جہاں تک ہو سکے توجہ فرمائیں بلکہ تعمیر مساجد و حج اور زکوۃ اور خیرات وغیرہ شرائع
اخراجات سے کتاب براہین احمدیہ کی امداد میں جو شخص روپیہ بھیجے اسکو ثواب عظیم اور نجات عقبے حاصل
ہوگی ۔ اور اپنے اشتہارات میں یہہ بھی دعوے کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص میرے الہامات کی صداقت پر بدظن
ہے تو اسکو چاہئے کہ قادیان میں آکر تحقیق کرے چنانچہ اپنے دعوی کی مضبوطی کے لئے چوبیس سو روپیہ حرجانہ
بحالت عدم مشاہدہ الہام دینا مقرر کیا ہے ۔ جائے غور ہے ۔

اول ۔ تو مرزا صاحب کو اپنے ملہم ہونے پر بھروسا نہیں ہے کیونکہ اگر ہوتا تو جن شخصوں نے تحقیق کے
واسطے درخواستیں کی تھیں ان سے تو انکار کرتے نہیں تساہل کرتے ۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام پشاوری اور مسلمان
پشاور و منشی ملاوامل سکرٹری آریہ سماج قادیان و جسکو مرزا غلام احمد صاحب نے بھی گواہ الہامات مشہور کیا ہے
وغیرہ طالب صادق تھے مگر مخطوط بر مشاہدہ نشانات آسمانی ہرگز نہیں ہوئے بلکہ جواب معقول

آجتک بجز پہلوتہی اور حیلہ حوالہ کرنے کے نہ دیا بلکہ منشی ملاوامل نے اپنی دلی جوش سی یہانتک بہی کہا کہ ایسی
کرامت کا مین خواستگار نہین ہون جو آپ کے نزدیک ناممکن اور قانون قدرت کے خلاف ہو مین چاہتا ہون
اور اقرار کرتا ہون کہ آپ خواہ کیسی ادنے کرامت اور خرق عادت کا مشاہدہ کرا دین جو طاقت انسانی اور علوم کی
رسائی سی باہر ہو بعد مشاہدہ کے مین آپ کی منشاء اشتہار کو پورا کرونگا ۔ اور عدم ثبوت کی حالت مین ہم حرجانہ
کے خواہان بہی نہین ہوتے نہین معلوم کہ باوجود اس قدر مضبوط دعاوی معترضین کے کس لئے تحقیق نہین کراتے
اور کیون کر چوبیس سو روپیہ دینے کا دعوی کیا تہا +

دوم یہی شام لال کو جو مرزا غلام احمد نے روزنامچہ نویس الہامات کا لکہا ہی اُس کی عمر بوقت ملازمت
مرزا صاحب کے تخمیناً ۱۰ سال کی تہی مگر وہ پرلے درجہ کا بے تمیز اور بے سمجہ اور سادہ لوح تہا بلکہ اسوقت بہی سو
تک مشکل سے شمار کر سکتا ہے ۔ اگر کسی طالب حق و اہل تمیز کو بغرض تحقیق الہامات وغیرہ قادیان آنیکا اتفاق ہو تو
انکو ایسے گواہون کو بچشم خود دیکہنا چاہئے تاکہ اصلیت حقیقت الہام ظاہر ہو جاوے +

سوم ۔ واقعہ ۱۰ اگست ۱۸۸۵ء کو اکثر اہل ہنود و معززین محقق سکنائے قادیان متفق ہو کر مرزا صاحب کے
پاس گئی اور یہہ کہا کہ آپ نے جو اپنی کو تمام ملک مین صاحب الہام و خوارق عادات و کرامات مشہور کیا ہی ۔ ہمکو بالکل
یقین نہین سراسر جہوٹہ سمجہتی ہین اگر آپ دعوی مین سچے ہین تو ہمکو بہی تحقیق کرا دیوین ۔ اسپر مرزا صاحب نے
صاف جواب نہ دیا مگر اپنی دعوے کے بچانے کے واسطے صرف حیلہ سازی مین وقت ٹالنا شروع کیا اور کہا کہ آپ سب
اہل تحقیق متفق ہو کر چوبیس سو روپیہ نقد جمع کرو اور اسیقدر ہم بہی کرتے ہین ۔ اگر عرصہ ایک سال مین ہمارے بیس
الہامات سی ایک الہام بہی پایۂ صداقت پہونچا تو ہماری حجت قایم ہو جاوے گی اور ہم روپیہ لینے کے مستحق
بنینگے ۔ اسکے جواب مین اہل تحقیق نے کہا کہ ایسے ٹہوے تو نجومی و رمال بہی بتا سکتے ہین اور صدہا مین سے دو چار
پورے بہی ہو جایا کرتے ہین ۔ کیا وہ بہی الہامی ہین ۔ ہم چاہتے ہین کہ آپ خواہ میعاد دو سال مقرر کر لین مگر جسقدر
آپ کو الہام ہوا کرین وہ سب کے سب پورے کر دکہلائین ۔ اس کا جواب ہو گیا اور اصل بات کو اُڑا دیا گیا اور یہہ
نامعقول جواب دیا کہ طالب حق کو چاہئے کہ مشاہدۂ الہام ربانی میں چون و چرا نہ کرے جب اہل تحقیق نے اس قناعت
کی اور کہا کہ خواہ آپ ایک ہی نشان آسمانی مشاہدہ کرا دیوین مگر بوقت صدور الہام میعاد مقرر کر دیوین

کہ فلان تاریخ یہہ الہام ظہور پذیر ہوگا ملہم صاحب نے یہہ بہی دعوا کیا اور کہا کہ ایسا ہونا امر محال ہے بلکہ مجمع عام مین اکثر الہامات سے دیجئے گواہ حافظ سلطان محمد صاحب امام مسجد مذکورہ لوگ موجود ہین اور ظہور اسکا ابتک نہین ہوا) صاف منکر ہوگئے کہ ہمکو یہہ الہامات ہوئے ہی نہین ۔

چہارم ۔ اپنی امداد کی توقع پر ایک اور اشتہار جاری کیا ہے جسمین دس آدمی ہنود حسب منشاء خود جنمین حق کو مرزا صاحب کی خاطرداری اور لحاظ کیواسطے قسمیہ خلاف کہدیوین محققین الہامات قرار دیکر ایک مضمون خود طیار کرکے اُن سب کی العبدات کرائی ہین اور یہہ ظاہر کیا ہے کہ ان شخصون نے خوف خدا اور جوش دلی خیال عقبی سے میرے پاس تحقیق اور آزمایش الہامات کے لئے درخواست کی اور مینے بہی بنظر رفاہ عام اُنکا کہنا منظور کرلیا اور قرار پایا ہے کہ بعد مشاہدہ الہامات و خرق عادات کے تبدیل مذہب کی کسی کو قید نہین مگر بشرط اثبات الہام صداقت الہام کا اقرار کرین اسلئے یہہ معاہدہ واسطے آگاہی خاص و عام مشتہر کیا جاتا ہے ۔

پنجم ۔ ای اہل بصیرت و صاحبان تمیز آپ ذرہ توجہ فرماکر خیال کرین کہ اول تو مضمون اشتہار مصنف صاحب نے خود تراشا ہے کیونکہ ان سب معاہدین مین کسیکو طاقت ایسی مضمون سازی کی نہین حتّی کہ یہہ جانتے نہین کہ الہام کی کیا حقیقت ہے کیونکہ اُن مین سے صرف ایک دو شخص کسی زمانہ مین قاعدہ ابتدائی شاید پڑہا تہا ورنہ باقی عموماً ناخواندہ ہین علاوہ اسکے یہہ سب مرزا صاحب کے دستنگر اور خوشامدی ہین ہان انہین سے برعکس خیال ملہم صاحب کے جس کسی کو توفیق الٰہی شامل حال اور خوف عاقبت دامنگیر ہوکر راست راست بیان کرے تو وہ شخص عاقبت اندیش اور خدا ترس متصور ہوگا بلکہ اس ملہم کی پیشگوئی کا فقرہ سمجھنا چاہئے اور جو طالب حق اور صاحب عقل ہین قادیان مین آکر ان بناوٹی اور ناواقف از علم گواہون کو دیکھیگا اسپر ملہم صاحب کی کارستانی و راست بیانی من و عن ظاہر ہوجاویگی گو اس کارسازی سے مصنف صاحب کو اپنے مشیرون و مریدون نے سبز باغ دکہایا کہ اس بناوٹی کارروائی سے مونہ خلل عاید ہوگا اور کئی طرح کے شکوک و شبہات پیدا ہوجاوینگے سلام ہے کہ اہل تحقیق و اہل علم سے بہی ایک معزز و معتبر آدمی معاہدہ مین شامل کیا جاتا مگر مرزا صاحب نے کسی کی نہ مانی کیونکہ وہ تو جانتے ہین کہ بس آدم کرسن رام میر عباس علی شاہ لدہانوی ظہیرہ معہ زمان اسمین مکرر نصف اعداد دیہہ جمیعہ مین بس قدرتی کوشش کی ہے کہ قطع النظر ترغیب وہی رونما کاما دو نو یون

کے غریب آدمیوں سے بھی پیسہ پائی تک نہیں چھوڑا اور کئی ایک بیوہ عورتوں کو ترغیب و تحریک دیکر چیلہ مرکی
منڈی تک اڑا لیا ہے اور یہاں تک کہ طوائفوں کا مال بھی جسکو قطعی حرام سمجھتے ہیں براہین احمدیہ کی اشاعت
امداد میں حلال طیب تصور ہوا ہے ۔ خدا معلوم کہ اس متعصب کارروائی کی امداد میں روپیہ دینے سے
کس طرح کا ثواب ہوگا ٭

ششم اہل اسلام و اہل ہنود سکنائے قادیان و قرب و جوار قصبہ بیان کرتے ہیں کہ ہمنے آجتک کبھی
مشاہدہ الہام وغیرہ کا نہیں کیا اور نہ کبھی کسی الہام کا بپایہ اثبات پہنچنا سنا یا دیکھا ہے اور گواہان مندرجہ
کتاب بھی تکذیب اثبات الہامات کی بیان کرتے ہیں ؟ مگر انکا باہمی لین دین انکی عام اشاعت کا ذرہ مانع ہے ۔

ہفتم مسکینی و فروتنی و غربت و تذلل و تواضع کا دعویٰ بھی سراسر خلاف ہے ۔ اگر مسکینی ہوتی تو
دس ہزار روپیہ واسطے اعلان کی غیر طریق باندھتے اور فروتنی ہوتی تو نذر رنج اور غصہ وغیرہ نہ ہوتے اور غربت کے
واسطے لازم تھا کہ تعمیر مکان پر مخلوقات کا روپیہ ضائع نہ کرتے اور چوبارہ سے باہر نکلکر اصلاح خلق پر مستعد
ہوتے ۔ تذلل و تواضع کا یہہ حال ہے کہ اکثر سائلوں کو جبر سے نکالا جاتا ہے ۔

اسلئے بہ نیت خیر اندیشی مخلوقات یہہ اشتہار عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ سب لوگ مطلع ہو کر دہوکہ میں نہ پڑیں
اور جو اس پر زیادہ شوق رکھیں انکو لازم ہے کہ بنظر تحقیق و انصاف آزماویں کیونکہ ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند ٭ چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

عجب پیدا ہوئے صاحب ولایت ٭ نہیں اثبات کی دیتے روایت ٭ جو ملہم بنکے دنیا لوٹ کہائے ٭
کرامت ایک ہرگز نہ دکھائے ٭ جسے تحقیق حق کی جستجو ہو ٭ مخالف بے یقین کہتے ہیں اسکو ٭
ہمیں ضد و تعصب سے نہیں کام ٭ فقط چاہتے ہیں ہم تحقیق الہام

المشتہر

مرزا امام الدین رئیس قادیان برادر مرزا غلام احمد صاحب ۔ بقلم خود
۱۳ اگست ۱۸۸۵ء

(۴) مطبوعہ شفیق ہند پریس لاہور

اشتہار

کفر ٹوٹا خدا کر کے

ناظرین اشتہار اس بات سے بخوبی آگاہ ہونگے کہ ایک شخص مرزا غلام احمد نامی ساکن قصبہ قادیان کے
دہم مین عرصہ سے اس قسم کی دُھن سمائی ہے کہ الہام وخوارق عادات کے ساتھ میری دعا کی درگاہ ایزدی مین
رسائی ہے رب العرش مجھے اسرار غیبیہ و نقاط مخفیہ سے ہمیشہ آگاہ کرتا ہے اور انتظام عالم کے بھی احکام میرے
ذریعہ صادر ہوتے ہین انبیائی بنی اسرائیل سے اپنا رتبہ مسیح سے کم نہین جانتے ہین اور مسلمانان موجودہ
ہنکو کا زمان رہا دے سے اپنا نظیر کسیکو نہین گردانتے اول آپ نے باوجود قرضدار ہونے کے دعوی کیا کہ
جو کوئی میری کتاب براہین احمدیہ کا جواب دیوے وہ دس ہزار روپیہ انعام پاوے۔ مگر وہ تین سو دلیل والی
کتاب بخچتہ طور سے سنا گیا ہے کہ باوجود گذر جانے آٹھ نو سال کے ابھی تک مرزا صاحب نے تصنیف نہین
فرمائی اور نہ چھپوائی۔ مگر ہان اسی دام تزویر کے ذریعہ دس بارہ ہزار روپیہ مسلمانون سے کما لیا۔ مگر مال حرام کا بجائے حرام
جانا مزہ دیکھکر تھوڑے دنون کے عیش وعشرت سے وہ روپیہ اڑا دیا۔ براہین احمدیہ کا جواب تکذیب براہین احمدیہ
تیار ہو کر ماہ اکتوبر ۱۸۸۶ع کو گورداسپور مین انکو سننے کے واسطے بلایا گیا۔ مگر ہٹ دھرمی حضرت نے ٹالمٹول کیا
کر دیا جس سبب سے انہون نے بالکل نہ سنا۔ جب دیکھا تھوڑے عرصہ کے بعد جب وہ روپیہ اڑا چکے تو ایک اور
داؤپیچ کہیلا کہ جو میرے پاس قادیان مین آن کر ایک سال تک رہے وہ ضرور آسمانی نشانات و معجزات دیکھکر
اسلام سے مشرف ہوگا ورنہ دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے ایک سال کا ہم ہرجانہ و جرمانہ دیوینگے
اسپر اول مینے خط و کتابت شروع کی جو پچھلے سال آفتاب پنجاب و کوہ نور وغیرہ اخبارات مین طبع ہوتی ہے
جس سے ناظرین مرزا صاحب کی حیلہ فریبی بخوبی جان گئے ہونگے بعدہ منشی اندرمن صاحب سے بھی انہون نے
یہی حکمت عملی کی وہان کی کسی شرط کو منظور نہ کیا بلکہ ایک جعلی عذر بیہودہ اشتہار بطور درخواست ہندوان
قادیان سے کہا کہ انکے پاس بھیجا اور اخبارون مین چھپوایا جسپر آریہ ہندوون نے مطلع ہو کر ایک ٹریکٹ

ان کید قادیان عظیم چھپوا کر مشتہر کر دیا کہ یہ مرزا صاحب کا سراسر فریب ہے ہمنے منشی اندرمن
کو نہیں بلایا پھر مرزا صاحب ایک اور چال چلے یعنے دس ہندوان بعض ناخواندہ مسکنان قادیان کے نام سے ایک
درخواست اپنے نام لکھوالی کہ ہم طالبان حق ہیں ہمکو آپ آسمانی نشانات بتلادیں اور خود ہی نیچے ایک اقبالنامہ
تحریر کیا کہ ہمیں اس جماعت عشرہ کی درخواست منظور ہے اور اپنے چند فضلہ خور مسلمانوں کو گواہ لکھکر اعلان
چھپوا دیا جس کی رسائی پر اہل ہنود نے مطلع ہو کر اعلان کا بطلان چھپوایا جو شائقین کے مطالعہ میں آیا ہوگا اور
جسکا مسودہ ٹریکٹ قادیان کے دس ہندوان کی کارسازی اور مرزا غلام احمد کی افترا پردازی کے نام سے
طبع ہو چکا ہے غرضکہ مرزا صاحب نے ایک سال رہنے کی شرط کو بھی مبلغان کے نادار ہونے کے سبب حیلہ حوالہ
دھوکہ فریب سے ٹالدیا لاچار بندہ دو ماہ قادیان میں رہکر اور آریہ سماج استہاپت کرکے وہاں سے چلا آیا۔ اب ایک
اور فریب سوچا کہ حضرت کو اس نیازمند اور منشی اندرمن صاحب کی وفات و حیات و شادی و غمی کی نسبت الہام
ہوئے ہیں مگر ہمیں نہیں بتلاتے ہیں جبتک کہ ہم ان کو اجازت دیویں منشی اندرمن صاحب کا حال مجھے معلوم
نہیں مگر مینے انکو تحریری اجازت نامہ ارسال کر دیا جسپر اب تک کچھ انکشاف نہیں ہوا۔ کہ خیر الماکرین مرزا صاحب
کو کیا الہام ہوا ہے خیر اسیطرح مرزا صاحب کو یہ بھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو الہام ہوا تھا کہ تمہارے گھر میں ایک لڑکا
عمنوئیل نام پیغمبری کی صفات والا مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزول
من السماء جسکا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا عنقریب آتا ہے اسکو مقدس
روح دی گئی ہے وہ نور اسی ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونیوالا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔
چونکہ ان دنوں مرزا صاحب کے ہاں حمل کا اشتباہ تھا جسکے حال سے نیازمند بھی آگاہ تھا مرزا صاحب کو چونکہ حکیم
ہیں قیاساً خیال کیا ہوگا اور بطور فریبی کو الہام و پیشگوئی بمتابعت رسول بشارت جبرئیل معجزہ ناموس سے
نامزد کرکے چھپوا دیا مگر اپریل میں ہر ایک کے آگے آتا ہے اور جھوٹے مدعی ہر ایک و نیز پشیمانی اٹھاتا ہے ؎
ہر کہ گردن بدعوی افرازد ۞ خویشتن را بگردن اندازد آج ایک معتبر رئیس قادیان کے خط سے معلوم ہوا کہ
مرزا صاحب کے گھر میں ۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء کو بجائے عمنوئیل کے عمنوئیلہ دختر انبالہ میں پیدا ہوئی اور مرزا صاحب
کو خط بھی آگیا ہے بس اسے ناظرین مبارک ہو کہ جھوٹ کا ناش اور ست کا پرکاش ہوا۔ مرزا صاحب کے چیلوں

ف نوٹ دیکھو اعلان نمبر ۲ صفحہ ۳۳۵

کہ آیندہ ایسے جھوٹے دعووں سے باز آویں اور خدا کے نام پر الزام لگانے سے شرماویں مورخہ ۲۵۔اپریل ۱۸۸۶ء

المشتہر

پنڈت لیکھرام پردہان آریہ سماج پشاور سرحد

(۳) مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر

اشتہار واجب الاظہار

اے ناظرین ہماری اس تحریر کو ذرا غور سے پڑھنا اور جو اس تحریر کے شایع کرنے سے ہمارا اصلی منشا ہے اُسکو بخوبی سمجھنا۔ شک نہیں کہ انہیں صاحبوں کو ہماری یہہ تحریر پسند ہوگی جو بہ تبادلہ تحقیق طبع میں خواہ کسی ملت کے ہوں۔ یہہ بھی یاد رہے کہ ہمکو کسی قوم یا خاص کسی شخص کے ساتھ بغض و عداوت نہیں۔ بلکہ ہم اپنے دوست مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ میں اشتہار شایع کرنا موجب شرم سمجھتے ہیں۔ مگر کیا کیا جاوے یہہ اُنکی ہی ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ہے حقیقت میں ہمارے دل کو اس اشتہار کے شایع کرنیسے بقدر رنج اور تکلیف اور بوجہ ہے بجز دانائے حقیقی کے غیر نہ جانتا ہوگا۔ مذکورہ بالا فقرات کی تصدیق ذیل کی عبارت سے ہو جاویگی۔ ہمارے جلسہ محض ہستی کے سلسلہ پہ کہنا ہے کیونکہ ہمنے معلوم کر لیا ہے کہ ہمارے خاموش رہنے سے راستی کا خون ہوا جاتا ہے اور ایک قوم مسنار پر نحیا ... قوم کی طرف سے بزعم خود حجت قایم ہوتی جاتی ہے۔ اگر ایسے نازک موقعہ پر شہادت کا اخفا کرنا یا واقعہ کے برخلاف بیان کرنا سخت گناہ ہے بحالت پیش آمدہ دیکھکر خود ناظرین جان سکتے ہیں کہ ایسے وقت پر شہادت میں پس و پیش کرنا یا خاموش رہنا کبیرہ گناہ نہیں تو اور کیا ہے کیونکہ اسکا صدمہ ایک قوم اور گروہ پر پہنچتا ہے۔ واسطے جان پر ... علاوہ اسکے ہمدردی اور خیر خواہی سے بھی بعید ہے کیونکہ ایک تو مرزا صاحب اپنی اوقات الہام اور خرق عادت کے دعوے میں جنکا ثبوت پہنچانا ایسا محال اور ناممکن ہے جیسا کہ مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا صرف کر رہے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو تکالیف دے رہے ہیں۔ کیونکہ دور دراز سے مصیبت سفر اوٹھاکر ایک طرح کا ہرج اٹھاکر لوگوں کا آنا اور تمنائے دلی سے محروم اور نامراد ہوکر واپس جانا کسقدر

موجب تکلیف طبیعت حق پسند کا ہوتا ہے۔ اب ہم اصل مطلب کیطرف رجوع کرتے ہین تخمیناً مدت بارہ یا چودہ
سال سے ہم دونون کو مرزا غلام احمد صاحب (مولف براہین احمدیہ) سے ملاقات حاصل تھی اس عرصہ مین شاید
ایسا دن کوئی گذرا ہوگا جو تین چار مرتبہ اُنکے پاس آنا جانا نہ ہوا ہو۔ خویش و بیگانہ سے کوئی شخص ہمکو اونکے
برابر عزیز نہ تھا اور ہم اونکی بہت عزت اور تعظیم کرتے تھے۔ ہان وہ بھی ہمین اپنے فرزندون سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے
قریباً عرصہ چھ سات سال کا ہوا ہوگا یا غالباً وہ وقت تھا کہ جب بعض اخبار نویس خوشامد پسندون نے نواب
صدیق حسن صاحب بھوپالیہ کو مجددی کا خطاب دیدیا تھا حکیم مولوی محمد شریف صاحب
کلانوری (حال وارد امرتسر) نے جو مرزا صاحب کے بڑے دوست ہین ہم دونون کے سامنے مرزا صاحب کو یہ
صلاح دی یا یون کہو کہ پٹی پڑہائی یا کسی طرز اور کنایہ سے کہا جسکا لب لباب یہی تھا کہ آپ مجددی کا
دعوے کرین کیونکہ اس زمانہ مین بھی کوئی مجدد ہونا چاہئے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم محمد شریف صاحب کی اُس وقت
کی گفتگو نے مرزا صاحب کے دل مین بہت سا اثر پیدا کیا جسکا نتیجہ آج ظاہر ہے حکیم صاحب کا یہ فرمانا ہی تھا کہ
مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کا مسودہ بنانا شروع کر دیا۔ اور اخبارون مین اشتہار دیدئے۔ اور جابجا خطوط
کردئے۔ خوابون کی تعبیر کا شوق ابتدا ہی سے مرزا صاحب کو رہا ہے یہانتک کہ خوابنامہ مرزا صاحب کے
سرہانے پر ہی رکھا رہتا ہے۔ اکثر موقع آمد و رفت مین ایسا ہوا کرتا تھا کہ مرزا صاحب کی خوابین سنتا اور اپنی خوابین
سنانا اور تعبیر نامہ سے تعبیر دیکھنا۔ رفتہ رفتہ مرزا صاحب نے مکاشفہ اور الہام اور خرق عادت کا دعوے شروع کیا
جبکہ کچھ مسودہ براہین احمدیہ کا تیار رہا۔ تو مجھ شرمپت رائے اور ملاوامل پر شہادت الہام کا بہتان لگا دیا اور
براہین احمدیہ مین نام جڑ دیا اور ہم بھی بسبب کسی مصلحت کے آجتک خاموش رہے۔ اور ہماری خاموشی کو
مرزا صاحب آج سراج چشم آریا مین شق القمر کے بارہ مین سند اور نظیر پیش کرتے ہین ہم وہ سند
اور نظیر دیکھکر حیران ہو گئے اور ہمپر زیادہ کھل گیا کہ اسلام کے پیشواؤن اور پیغمبرون کا یہی قاعدہ چلا آیا ہے جو مرزا صاحب
نے اختیار کیا ہے سچ ہے۔ کفر گیر د کاملے ملت شود۔ کاش ایک الہام سے بھی ہماری تسلی کی ہوتی تو بھی ایک
بات تھی اور ہم یہ بھی بیان کر دیتے ہین کہ گواہون مین نام درج کرنے کے وقت مرزا صاحب نے ہمارے سے
بالکل صلاح و مشورہ نہین کیا ورنہ ہرگز ایسا نہ ہوتا۔ اُنھون نے تو وہ فن کتاب کو مد نظر رکھا یا دل مین

یہ خیال کر لیا ہوگا کہ یہ مجمع سے ہیں اور میں ان سے ہوں کیا میرا کہا نہ مانینگے؟ اب سب کچھ ناظرین کے آگے دہر دیا ہے خواہ جہوٹے کو گہر تک پہنچائیں یا نہ پہونچائیں مگر اتنا تو ضرور ہوگا کہ صاف باطن اور نیک نہاد الہام اور خرق عادت کے دعوی کی حقیقت بخوبی تاڑ جائینگے۔ اور واضح ہو کہ شہر بیت الادہرم کیطرف سے ایک رسالہ بعد طبع ہونے سراج منیر کے شائع ہوگا جسمیں تردید اسلام اور مرزا صاحب کے الہامات کی سب کارروائی درج ہوگی۔ فقط ۲۸۔ نومبر ۱۸۸۶ء

المشـــــــــتہر

ملاوامل از قادیاں ضلع گورداسپور

(۳۷) مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر

اعلان کا بطلان

جو اشتہار کہ مرزا غلام احمد ساکن قادیان نے ہم لوگونکی نسبت بدین مضمون کہ یہ لوگ صدق دل سے مذہب اسلام کی صداقت و الہام و کرامات وغیرہ دیکھنے کے لئے ایک برس تک درخواست کرتے ہیں چھپوا کر مشتہر کیا ہے چونکہ وہ سراپا بے بنیاد ہے اس لئے عام لوگوں کو دھوکے سے بچنے کے واسطے واضح کیا جاتا ہے کہ ہم میں سے پنڈت بہارا مل و بشنداس و پنڈت نہال چند و سنت رام و فتح چند و پنڈت ہرکرن جنکے نام اس خط میں درج ہیں بالکل علم فارسی و اردو سے محروم مطلق ہیں اور لچھمی رام و تارا چند و بیجناتھ و بشنداس و ملا مل و ہیرا نند تھوڑا سا پڑہے ہوئے ہیں اور کوئی ایسا نہیں ہے جو اس خط کے مساوی یا کم و بیش مضمون بنا سکے یا لکہ سکے بلکہ ہم میں اتنی طاقت بھی نہیں ہے جو اس مضمون کو بخوبی سمجھ سکیں۔ اس مضمون کے سمجھنے کے لئے بھی تو دل و ذہن کی لیاقت درکار ہے وہ مضمون مرزا صاحب کا سراپا خود تراشا ہوا ہے۔ اور ہمکو منت و سماجت سے اپنی چوبارہ یعنی بالاخانہ میں متفرق طور پر بلا کر ایک غذ پر اس مضمون تراشا سے دستخط کرا لئے کہ حرام (الہام) بتلایا جاویگا تم گواہ رہنا نہ ہمکو الہام کے سننے آنے میں نہ تبلانے گئے تہے نہ ہمکو وید مقدس کے سوا کسی کتاب بی الہام یا انسانی الہام پر اعتبار ہے چونکہ ہمکو مضمون خط المشتہر اعلان مشتہرہ مرزا غلام احمد

سے پہلے آگاہی نہیں تھی اب جو ہمنے اُسکے مضمون سے بخوبی اطلاع پائی اور اُسکے مطالب سے واقفیت حاصل کی تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بالکل مرزا صاحب کا بغو ادعی ہے ہم وید مقدس کے سوا کسی اور الہام کے طالب صادق نہیں ہیں چونکہ مرزا صاحب کی کارروائی ہماری پر ہو بہو ظاہر ہے اور نہ مرزا صاحب کو نہ ہمکو ایک دم بہر زندگی کا اعتبار ہے۔ اسواسطے بیہودہ طور پر ایک سال تک اسطرح کے خام خیال پکانا اور لوگوں کو دہوکھے کے جال میں پہنسانا ہمیں منظور نہیں آگے مرزا صاحب جانیں اور اُنکی آمدنیات و خرجات کی الہام جانیں اب جیسی روح کو تاریکی میں ڈالنا ہو اور جہالتی الہام سے دُنیا دیکا۔ و بار نکالنا ہو ہم اُسکو مرزا صاحب کے حوالہ کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ پرمیشر اسطرح کے فرضی الہاموں سے ہندو بھائیوں کو بچاوے ✽

العبد	العبد	العبد	العبد	العبد
بیجناتھ برہمن بقلم خود	لچھمی رام بقلم خود	سنت رام	پنڈت بہارا مل	پنڈت نہال چند
العبد	العبد گواہ شد	العبد	العبد گواہ شد	العبد
سیتارام بقلم خود	لچھمن داس بقلم خود	ہرکرن برہمن	فتح چند کہتری	بشنداس برہمن

بشنداس کہتری

تمت الکتاب

قطعۂ تاریخ کتاب تکذیب براہین الاحمدیہ از نتائج طبع عالی سخنور بیمثال مولانا جلالی صاحب زاد الطافہ

اغوائے دیو نفس است الہام قادیانی
پر کذب و مکر و آز است اعلام قادیانی

ختم رسل چو گردید پس دعوی رسالت
بشکست از شریعت اسلام قادیانی

ابلہ فریب تصنیف کرد احمدی براہین
گر تار و پود کید است آن دام قادیانی

تکذیب آن براہین شد زین کتاب صادق
زائل شدند باطل اوہام قادیانی

از وحی دانش آمد تاریخ این صحیفہ
طشت ریا در افتاد آن بام قادیانی
۱۸۸۷ء

نور افشان ۔ ۱۵۔ مارچ ۱۸۸۸ء کا ریویو

ضمیمہ تکذیب براہین احمدیہ

مصنفہ

پنڈت لیکھرام صاحب ایڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور دین کی غیرت ایک ایسی غیرت ہے ۔ جسکے برابر دنیا مین انسان کو کسی اور بات کے لئے نہو گی ۔ اور یہ کسی خاص انسان پر موقوف نہین ہے ۔ شاہ سے لیکر گدا تک سب اسمین جکڑے ہوئے ہین ۔ اگرچہ ہزارون ادیان دنیا مین ہین ۔ اور یہ بھی اظہر ہے کہ سب راستی پر نہین ۔ تاہم ہر ایک اپنے مذہب کیلئے غیرت مند ہوتا ہے ۔ ہندوستان مین سب سے نکمی ذات کے لوگ بھنگی گنے جاتے ہین ۔ مگر انکو بھی اپنے دین کی ایسی ہی غیرت ہے ۔ جیسے سلطان روم کو محمدی مذہب کی ۔ اور دیانندیونکو ویدون کی ۔ اگرچہ اس غیرت کے لئے کوئی کسیکو ملعون نہین کر سکتا ۔ تاہم بعض دفعہ یہ غیرت انسان کو صداقت و بطالت مین امتیاز نہین کرنے دیتی ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کس زور و شور کی غیرت سے محمدی دین کا تنزل دیکھکر براہین احمدیہ (جسکو وہ اپنے زعم مین الہامی ہی قرار دیتے ہین) لکھی ۔ اور ہزارون اشتہار دنیا کے ہر ایک حصہ مین بھیجے ۔ اور دعوت دین محمدی کی کی ۔ صرف اسی پر اکتفا نہ کرکے دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار بھی دیا ۔ دس ہزار روپیہ تھوڑا نہین ہوتا ۔ مگر کسی نے مرزا صاحب کی تحریر کا جواب نہین دیا ۔ اس غرض سے کہ دس ہزار روپیہ انعام پائے ۔ بلکہ صرف اپنے دین کی غیرت سے ۔ مرزا نے نہ صرف دین محمدی کو منجانب اللہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے ۔ بلکہ دیگر ادیان پر سخت حملے کئے ہین ۔ اور کوشش کی ہے ۔ کہ سب دیگر مذاہب فضول اور انکی کتابین ردی سمجھی جائین ۔ اور یہ نتیجہ صرف اسی جوش غیرت کا ہے ۔ جس سے کہ حق و باطل کی امتیاز نہین رہتی ۔ اگرچہ مرزا نے اس قدر دمدمہ

کی لہرون کی مانند جوش و خروش کیا۔ مگر آخر کیا ہوا۔

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

جو اعتراض اور حملے انہون نے مسیحی دین پر کئے جنکو وہ اپنے زعم مین لاحل سمجھتے تھے کسطرح ہمارے فاضل پادری ٹہاکر داس صاحب نے اُنکی دہجیان اُڑائی ہین۔ کہ مرحبا۔ مخالف بھی دیکہکر صاد کرتا ہے۔ وہ سب کچھ ناظرین نورافشان جانتے ہین۔ ۱۸۸۴ء و ۱۸۸۵ء کے نورافشان مین وہ شایع ہوتے رہے۔ ایسے تحقیقی جواب کہ آجتک مرزا نے چون بھی نہین کی ہے۔ ہمین مرزا کی حالت پر افسوس آتا ہے۔ کہ جسطرح اُنکو مذہب کی غیرت تہی اور غالباً اب بھی ہوگی۔ اپنی زبان کا پاس مطلق نہین۔ کہان دس ہزار روپیہ کا انعام اور کہان پہلے سے پہوٹی کوڑی بھی نہ نکلی۔ لیکن طالبان حق جان گئے ہین کہ یہ صرف مرزا کے دکھلانے کے دانت تہے۔ ورنہ براہین احمدیہ کے اُن دلایل کی تردید جو مذہب عیسوی کے رد مین تہین پادری صاحب موصوف نے کماحقہ کردی۔

اسوقت براہین احمدیہ کے دوسرے حصہ کی تردید ہمارے پاس آئی ہے۔ جو مرزا صاحب نے ویدوں پر خامہ فرسائی کی ہے۔ اس کتاب کا نام زیب دہ عنوان ہے۔ ناظرین کو خیال رکہنا چاہئے۔ کہ ہم عیسائی ہین۔ اور ثالث ہوکر ہر دو کے دلایل پر غور کر کے اپنی رائے دیتے ہین۔ کیونکہ ہمارے واسطے دونون برابر ہین۔

ہمنے اس کتاب کو شروع سے لیکر آخر تک دیکہا ہے۔ اور بغور دیکہکر جا بجا نوٹ بہی دیئے ہین پنڈت لیکہرام صاحب نے اس مین کمال کیا ہے اول مرزا کے اعتراض کا جواب بہت خوبی کے ساتہ ویدوں سے دیا ہے جہان ویدون سے جواب دیا ہے۔ وہان ویدون کے اصلی منتر بہی نقل کئے ہیں۔ اور جا بجا مرزا صاحب کو ایسی ڈانٹ دکھلائی ہے۔ کہ وہ بہی کیا یاد کریگا۔ سکہ وہ پادری

ڈاکٹر دانس صاحب کی تحریر عاجزانہ محققانہ سمجھیگا۔ بلکہ جاہلانہ اور الزامانہ۔

اول لفظ آریہ پر بحث ہے۔ پہر آریون کی قدامت کا جھگڑا تواریخ سے فیصل کیا ہے۔

صفحہ ۸ پر تواریخ کے حوالہ سے پنڈت صاحب لکھتے ہین کہ پرمیشور وہی[1] سب عالم کا خالق ہے"

تو اب ہم کہتے ہین کہ جسکا ل پرمیشور خالق ہے۔ اور ویدون سے یہ بات ثابت ہے۔

تو عالم انادی نہ ہوئے۔ چلو انادی کی ٹانگ ٹوٹی۔

صفحہ ۱۱ پر مرزا کا یہہ اعتراض ہے۔ کہ "بہیئت مجموعی کسی قدیم ہندو مذہب مین نہین

پائے جاتے"۔ اس کا جواب پنڈت صاحب سے[2] کچھہ نہین بن آیا۔ سوائے اسکے کہ حضرت آپکا

سوال سراپا غلط بلکہ وہم خیال ہے؛

مادہ اور روحوں کے انادی ہونیکی نسبت جو بحث ہے اگرچہ وہ مرزا کے اعتراضونکی

کافی تردید ہے۔ مگر ہماری رائے مین کچھہ کمزور دلایل ہین۔

ہر فرعونے راموسی کی مثال یہان خوب صادق آتی ہے جس طرح مرزا صاحب نے

ویدون پر حملات کئے پنڈت صاحب نے وہ الزامی جواب دئے ہین۔ کہ قرآن کا

کہین پتہ بہی نہین لگتا۔ اور صرف یہی نہین کہ الزامی جواب ہی پر اکتفا کیا ہے بلکہ

مرزا کے دعوے کو پورے طور پر رد کیا ہے۔ کہ جو الزام وید و پر مرزا لگاتا ہے۔

---

[1] وہان ایسی عبارت نہین۔ بلکہ اسطرح ہے "تو اُسی نے سب عالم پیدا کئے ہین"

سب عالم پیدا کرنے سے جو پرکرتی کو مختلف شکل مین تشکیل کرنیسے مراد ہے نیستی سے ہستی کبہی جاتی

نہین جاتی۔ اور نہ مختلف طرح کی کرون کی شکلون کو ہم انادی بتاتے ہین۔ بلکہ پرکرتی کو۔

قصور معاف۔ یہہ آپکی کچھہ سمجھنے مین غلطی ہوئی ہے

---

[2] حضرت ہم ہندو لفظ اور ہندو مذہب کو صحیح نہین مانتے۔ بلکہ ایک قسم کی

گالی جانتے ہین۔ وید شاستر کے خلاف ہونے کے سبب ہین اوسکی قدامت سے انکار ہے

اس مین آریہ مت آریہ دہرم درست ہے اور وہی قدیم ہے۔ شاید کسی تعلق سے اپنے

اس تحریر پر غور نہین فرمایا وہ مطلب اصلی کو نظر انداز کیا۔

حاشیہ صفحہ نمبر [illegible]

وید و نپر نہین بلکہ قرآن اونکا مصدق ہے چنانچہ قرآن کی سورتون کی سورتین
نقل اور ترجمہ کردی ہین۔

صفحہ ۴۳ پر پنڈت صاحب نے بہت ہی سختی سے لکھا ہے۔ اول تو مرزا کو مخالف
بدبین۔ کوتاہ اندیش جفاکیش وغیرہ لکھا ہے۔ یہ یون ہی لکھا ہے کہ بالفرض والتقدیر
اگر آپ کا نبی پیدا نہوتا۔ تو ہمارا کیا ہرج تھا کروڑون خون نہ ہوتے لاکھون لونڈی غلام
نہ بنتے کروڑون گھر تباہ نہوتے۔ اور نہ ملک کا ستیاناس ہوتا۔ وغیرہ۔

صفحہ ۵۰ سے ۶۸ تک قرآن اور ویدون کا مقابلہ کیا ہے۔ ایکطرف قرآن کی آیتین اور دوسری
طرف وید منتر نہایت خوبی سے موازنہ کیا ہے۔ پنڈت صاحب کی لیاقت پر ہم بھی حساد
کرتے ہین۔ کہ آریہ ہوکر قرآن کی اسقدر واقفیت حاصل کی۔

صفحہ ۶۹ و ۷۰ مین پنڈت صاحب نے محمدیون کے اس دعوے کی کہ فاتوا بسورۃ
ایسی عمدہ تردید کی ہے کہ ہم نے آجتک کسی کتاب مین نہین دیکھی۔ اور نہ کسی
عیسائی سے سُنی۔ اور نہ خیال مین آئی۔ پنڈت صاحب لکھتے ہیں کہ محمد صاحب نے
اہل مکہ کی خاطر بت و عزی کی تعریف اسطرح کی کہ تلک الغرانیق العلی و ان شفاعت
ھن لترتجی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد محمد صاحب نے اس آیت کو منسوخ کردیا۔ یہ کہکر کہ شیطان
نے انکے منہ مین ڈالدی خدا کیطرف سے نہ تھی۔ پنڈت صاحب کہتے ہین کہ بس
فاتوا بسورۃ کا جواب کافی ہوگیا۔ کہ شیطان نے ایک آیت بنادی۔ اور وہ آجتک
قرآن مین موجود ہے۔ اور محمدیون نے اسکو تسلیم کیا ہے ہوحکی عزت بھی ویسی ہو
بس جبحال کہ شیطان بنا سکتا ہے۔ اور اُسنے بنادی۔ اور آجتک قرآن مین موجود
اور محمدیون کا ورد ہو رہی ہے۔ تو قرآن کوئی بے نظیر کتاب نہ ٹھہری فاتوا بسورۃ کا دعوے
بالکل باطل ہوگیا۔

بعض جگہ پنڈت صاحب نے نئی عربی آیتین بھی گھڑی ہین چنانچہ صفحہ ۷۱ میں

انا انزلنا قریبا من القادیان اور صفحہ ۲۰۰ مین ہے سراب القادیان من النوحی جو ہر دو اسفو ب (مراد گورداسپور)

ہم اس کتاب مین سے کیا کیا بیان کرین - یہ تو شروع سے لیکر آخر تک دیکھنے کے قابل ہے - قرآن کا الہامی ہونا اور محمد صاحب کا دعوی نبوت رد کرکے لکھا ہے کہ جب وہ نہین تو مرزا کہان سے پیغمبر پیدا ہو گئے -

الہامات و معجزات مرزیہ کا بہی خوب ہے خاکہ اڑایا ہے اور ایسے تمسخرانہ پیرایہ مین بیان کیا ہے - کہ ہنستے ہنستے لوٹ ہو جاؤ - صفحہ ۱۹۱ مین مرزا کی ایک خواب نقل کی ہے جسپر مرزا اپنا فخر ظاہر کرتا ہے - کہ خواب مین مسیح کے ساتہہ ایک برتن مین روٹی کہائی - پنڈت صاحب کہتے ہین - کہ یہ تو کوئی فخر کی بات نہین - اور پہر خواب مین یہودا اسکر یوطی نے بھی کہائی تہی - اسی صفحہ مین لکہا ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہین - کہ مین نے براہین احمدیہ کے بنانے کی اجازت خدا سے پائی - پنڈت صاحب کہتے ہین - کہ یہ صلاح کشن سنگہہ نے دی تہی - کیا وہی آپکا خدا ہے -

صفحہ ۱۹۶ سے ۲۰۱ تک محمدیون کے فرقون کا وہ خاکہ اڑایا ہے سو دیکھنے پر منحصر ہے -

صفحہ ۲۰۱ سے ۲۱۵ تک قرآن سے نہایت خوبی کے ساتہہ مسئلہ تناسخ کا ثابت کیا ہے -

صفحہ ۲۲۵ سے ۲۳۰ تک سنسکرت کی فضیلت بیان کی ہے -

صفحہ ۲۳۰ سے ۲۶۰ تک قرآن کی تعلیم کا فوٹو بڑی خوبی اور اعلے لیاقت سے اتارا ہے -

صفحہ ۲۶۰ سے ۲۷۷ تک سوامی دیانند کی نسبت مرزا کی اعتراض کا جواب دیا ہے -

صفحہ ۲۷۷ سے ۲۹۵ تک محمد صاحب اور سوامی دیانند کا مقابلہ کیا ہے - ناظرین ضرور ملاحظہ فرماوین - ہم اپنی رائے اسپر دینا نہین چاہتے - شاید ہماری تحریر کسی سال کے لئے گران گذرے -

۳۰۳ صفحہ پر اس کتاب کو ختم کیا ہے - بہت محنت اور لیاقت سے کام لیا ہے -

دینی معلومات خوب ہین مصنف نے بڑی کوشش کی ہے۔ کہ سوائے دین محمدی کے کسی اور دین پر حملہ نہین کیا۔ اگرچہ بعض باتین دین محمدی اور عیسوی کی آپسمین ملتی جلتی ہین۔ مصنف نے بعض جگہہ وقت اوٹھاکر عیسائیون سے کنارہ کرکے صرف محمدیون ہی کو لتاڑا ہے۔ صرف ایک الزام پنڈت صاحب پر ہم لگاتے ہین۔ کہ الزامی جواب نہایت سختی سے دئے ہین۔ ذرا رحم اور نرمی کو نہین برتا۔

تکذیب براہین احمدیہ اگرچہ دینی جہگڑے کی کتاب ہے مگر ایسی مزیدار ہے۔ اگر اوسکو پڑہنا شروع کرو۔ جبتک ختم نہ کرلو ہرگز ہاتہہ سے چہوڑنے دل نہ کریگا۔ ایک عمدہ ناول ہے قابل دید براہین احمدیہ کی اچہی تردید ہے۔ جن کو ہر قسم کے مذاہب سے دلچسپی ہو۔ وہ ضرور اسکو منگوا کر دیکہین مصنف کے پاس درخواست کرنے سے عہ قیمت پر ملسکتی ہے۔ محصول اس سے علاوہ ہے۔

ریویو نمبر ۱

لکہنے کے بعد اڈیٹر صاحب کو کسی متعصب پادری کی تحریر نے ریویو نمبر ۲ پر نور افشان ۱۰ مارچ ۱۸۸۸ء مین مجبور کیا۔ جس مین اونہون نے عیسائی اعتقاد کے مطابق ہماری کتاب کے چند مقامون پر اعتراض کئے ہین ہم فضول عبارت کو ترک کرنا مناسب سمجہتے ہین۔ کہ اونکے تمام اعتراضون کے جواب دین۔

اعتراض نمبر ۱ تکذیب صفحہ ۱۲۔ مین لکہتے ہین کہ دنیا کے تمام علوم کا مخزن آریہ قوم ہے امریکہ کو آریہ گئے تہے۔ کیسے جہوٹہہ اور خرافات باتین ہین۔

جواب۔ پادری صاحب یہ جہوٹہہ نہین بلکہ بالکل راست ہے۔ آریہ قوم درحقیقت پہلے زمانہ مین جہانتک تمام علوم و فنون کی عالم و فاضل گذری ہے اور امریکہ ضرور گئے تہے۔ عمدہ نشان اونکے ابتک وہان موجود ہین اونکی کتابونکو علاوہ صدہا فضلا غیر مذاہب اہل [illegible] ہین دیکہکر [illegible]

ان انشنٹ امریکا ۔ انگریزی مطبوعہ کلکتہ ساور گیان پروانیی پتر کالاہور ۔ اور بائیبل
ان انڈیا مطبوعہ نیویارک ۔ امریکا) ۔

اعتراض نمبر۲ ۔ افسوس کہ جس علم کا دعوی اسوقت آریہ کرتے ہین ۔ اس کا نکتہ بھی تقیہ انکے پاس نہین ۔ شاید چوری گئے ۔ آجتک آریون کی حکمت کی روسے پانچ عنصر مانے گئے ۔ مگر علماء یوروپ کی تحقیق سے ۶۰ یا ۷۰ عنصر موجودات مین پائے گئے ہین ۔ سہ

بہ بین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا ۔ اس پر دعوی کمالیت ۔

جواب آریون کے پاس اگرچہ اب بھی بہت کچھ ہے ۔ مگر افسوس کہ ویدکے ورودہ (خلاف) کارروائیون نے اونہین غافل کردیا ۔ ہم نسخہ خبط احمدیہ کے صفحہ ۱۴۲ سے ۱۴۴ تک وید اور آریون کی علمیت کو ایکسو تیس علماء غیر مذاہب وفضلا ممالک مختلفہ کی شہادت سے ثابت کرچکے ہین ۔ اور خاصکر صفحہ ۲۱۹ پر ایک لائق ڈاکٹر کی شہادت سے واضح کرچکے ہین ۔ کہ یوروپ والون کی موجودہ تحقیقات سے بہت زیادہ آریہ لوگ جانتے تھے اور ۶۰ عنصر تک جانتے تھے اور نہ صرف جانتے بلکہ تعلیم بھی دیتے تھے (دیکھو ہو ملکہ) اور کسی قوم کی حالت تنزل موجودہ کو دیکھکر اوسکے گذشتہ ترقی کے زمانہ سے انکار کرنا انسانیت سے بعید ہے یونان موجودہ سے سقراط وجالینوس کے زمانہ کو مقابلہ فرمائیے ۔ اور روم اور عرب کے گذشتہ ترقی و تنزل کو خیال مین لائیے

اعتراض نمبر۳ ۔ آپ کوئی دو چار ایجادون کا نام تو بتلائیے ۔ افسوس کہان وہ آہنی سڑکین جن پر آریہ ریل چلایا کرتے تھے ۔ اور کہان تار برقی کے کھنبے ۔ جنپر جھوٹے گھوڑی گھوڑے دوڑے کرتے تھے ۔ کیا وہ سب صفحہ ہندوستان سے اوٹھ گئے ۔ نام کو بھی نشان نہ رہا ۔ صناعان مصری یادگارین آجتک موجود ہین ۔ پنڈت

صاحب کہین سے کہود کہاو کر کسی انجن کا کیل پرزا لگا لو کہ لوگ کچہہ تو یقین کرین۔

جواب ہم بہت سے ایجادات کے ثبوت تو نسخہ خبط احمدیہ مین دیچکے جو ہماری نسبت غیر مذاہب کے فضلا کی شہادتین ہین۔ ہر ایک با تمیز آدمی اونہین پڑہکر اس تنزل کے زمانہ مین بہی آریون کی فضیلت کا صدق و دل سے قایل ہو سکتا ہے سنسکرت گرنتہون مین اس کی صدہا شہادتین موجود ہین دیکہو بیلون یا غبارہ کا ذکر رامائن بالمیکی مین بڑے صاف لفظون مین لکہا ہوا ہے جس سے کوئی تہوڑی عقل والا بہی انکار نہین کر سکتا (دیکہو رامائن لنکا کانڈ سرگ ۱۲۵ اشلوک ۱ سے ۱۰ تک) ہوائی گہوڑے راجا بہوج جی مہاراج کے زمانہ تک بہی دوڑا کرتے تہے جن مین سے بعضون کی چال فی گہڑی گیارہ کوس اور ایک گہنٹہ مین ۲۷½ کوس ہوتی تہی (مفصل دیکہو بہوج پربندہ سنسکرت) اسی کے متعلق دیکہو (کرنیل الکاٹ صاحب کے لکچر انگریزی مدراس) اور کچہہ آگے چلکر آپکو بہی اقبال ہے چنانچہ لکہا ہے "اس مین کچہہ شک نہین کہ قدیم ہندو (آریون) مین علم تہا۔ مگر ایسا ہی جیسے یونان مین۔ نہ کہ ایسا جیسا کہ فی زمانہ اقوام یوروپ اور اہل امریکہ مین ہے" (نور افشان صفحہ ۱ نمبر ۱ جلد ۱۶)

اور یونانیون کی بابت محقق پوکاک صاحب نے نہایت اعلی تحقیقات سے بخوبی ثابت کیا ہے۔ کہ یونانیون نے جو کچہہ حاصل کیا ہے وہ آریہ ورت سے (دیکہو انڈیا ان گریشیس کل انگریزی)

اسی قسم کی تحقیقات فاضل ڈاکٹر جیکسن ڈیوس صاحب امریکن نے بہی فرمائی ہے اور ثابت کیا ہے کہ وید سب ست ودیاؤن کے خزانہ مین دیکہو (انکے تحقیقاتی لکچر مطبوعہ سنہ ۱۸۷۴ع نیو یارک امریکہ)

ایک فاضل نے لکہا ہے کہ کسی علم اور کسی زبان مین کوئی کمال ایسا نہین جو علم سنسکرت

ہے یا ہم ہیں علم سنسکرت کی توصیف بعد معرفت بپایۂ قبولیت اور حکمت اور نجوم جو
ہمارا قابل تحسین ہے ۔ غرض کوئی علم اور کوئی کمال ایسا نہیں کہ علم سنسکرت اُسکی
جڑ ہو ۔ ریل اور تار برقی جو اس زمانہ کی عجیب چیزیں ہیں اگرچہ بجنسہ اسی شکل پر
اونکا وجود علم سنسکرت میں موجود نہیں مگر ہاں ریلوں کی سواری کے اصول
اور ہوا پیما اور ہوا کے طریقے اور عالم خلا کی سیر و تفریح کے قاعدے لکھا ہیں اور
تار برقی کی صنعت سے کچھ کم ہے ۔ اگر انہیں اصول پر غور و تامل کیا جاوے تو
ہوائی ریل کا ایجاد اور اختراع ممکن تھا ۔ اور جو یہ صورت ہوتی تو از روے
انصاف اس ریل اور ریل ہوائی میں زمین و آسمان کا فرق ظاہر ہوتا ۔
بہر حال حکمت اور دانائی کوئی نہیں کہ جو علم سنسکرت سے باہر ہو (دیکھو جریدہ عالم
بریلی جلد ۱۰ نمبر ۱ ۔ اکتوبر ۱۸۸۲ء صفحہ ۳)

اب ہم کچھ تازہ تحقیقات کی رو سے بھی ناظرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں
ایک محقق مزاج صاحب ہمیں اپنے خط میں اسطرح تحریر فرماتے ہیں ۔
جناب پنڈت صاحب ۔ نمستے ۔ ماہ دسمبر ۱۸۸۸ء کا ذکر ہے جبکہ میں تحصیل
صوابی میں ملازم تھا ۔ اوس وقت ایک صاحب بہادر واسطے دریافت حالات زمانہ
سلف اور ملاحظہ عمارات کہنہ تشریف لائے تھے جو حال اونکی زبانی اس ملک
کی ترقی اور فضیلت کا معلوم ہوا سو ذیل میں عرض کرتا ہوں اور یہ حال صاحب
بہادر کے مہمندی منشی امیر الدین صاحب تحصیلدار صوابی نے کہا تھا کہ ریل وغیرہ
کا جو ایجاد ہے کہ لوگ اس زمانہ میں دیکھکر تماشا یہ خیال کرتے ہیں کہ اسی زمانہ میں ظاہر
ہوئی ہیں لیکن یہ خیال لوگوں کا غلط ہے کیونکہ زمانہ سلف میں اس سے بڑھکر آریہ
ورت میں موجود تھیں ۔ یہ کل حال اون [illegible] ہے جو کہ [illegible]
[illegible] کہ ہماری تحصیل [illegible] ہے [illegible] بھی

موجود ہے اور ایسی قوم جو بیشتر اونکا ذخیرہ جو جہاں بھی ہیں مہیا ہیں رعایا میں داخل

استعمالات و مکانات کا نقشہ بھی تحریر ہو گئے ہیں اور اس زمانہ میں جو ایسے احکام

جاری ہوئے تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے تمام علاقہ داری کے خاص مقام پر نصب

کئے جاتے تھے۔ چنانچہ شہباز گڑھ کا پتھر جس پر اون احکام میں سے ایک کتبہ نصب ہے

جو کہ ایک راجہ نے جسکو چار ہزار برس گذرتا ہے جاری کیا تھا اور اوس میں بڑا حکام

کی تعمیل کیواسطے رعایا کی جانب سے لازم ہونیکو بتاکید ہر وہ ہیں۔

(اول) مہیون گاڑی میں لکڑی نہ جلائی جایا کرے بجائے لکڑی کے پتھر کا کوئلہ

جلانا چاہیے۔

(دوم) یہی تمام علاقہ داری میں انسانوں کے اسپتال دوا و شفاخانے موجود ہیں لیکن حیوانات

قسم مویشی کے واسطے کوئی شفاخانہ نہیں مویشیوں کیواسطے اسپتال قائم ہونے چاہئیں

(سوم) اگرچہ تمام علاقہ داری میں سب جگہ سرائے واسطے آرام مسافر لوگوں کی موجود ہیں

مگر اب اسقدر زیادتی ہونی چاہئے کہ جو مسافر سرائے میں جس چیز کو پسند

کرے اوسے دیا جانا چاہیے اور اسکے ساتھ بھیار لازم ہے کہ تعرض نہ کرے جو چیز مانگے اوسے

دیدینی چاہئے۔

(چہارم) سڑکون پر جو موجود ہیں اونپر درختان سایہ دار لگائے اور دیوار لگائی جاویں تاکہ

جس سے مسافروں کو بہت آرام حاصل ہو اور تکلیف کسیطرح کی نہ ملے

ماسوائے اسکے اور بہت حالات اون پتھروں کی بابت جن پر ایسے احکام کندہ ہیں

جسقدر ایام میں مفصلات میں کہاں کہاں ہیں سننے میں اور تاریخ پشاور میں بھی بہت ایسے

حالات درج ہیں۔ اگر جناب کو منظور ہو تو میں عرض کرنیکو موجود ہوں

۲۰ اگست [illegible]　　　　کمترین [illegible]

اعتراض نمبر ۵ ـ آریہ قوم کی ترقی دیکہنی ہو تو ہندوستان کو دیکہو ہمیشہ سے ہمارا ملک ـ کسی راجہ نے ہندوستان پر سلطنت تبتک نہ کی سلطنت کا اور کہیں نشان نہیں ـ

جواب ـ مہاراجہ بکرماجیت کی فتوحات دیکہو راجپوتانہ گزیٹیر سے مہاراجہ جنگ مہاراجہ چندر گپت کی فتوحات کا مفصل حال دیکہو بہارت سنسکرت کا علم (تاریخ) اور آئین اکبری مطبوعہ کلکتہ اور متعصب پادری یونانی نا انصافی کا علاج نہیں ـ

مادہ سلطنت کی بابت دیکہو اندر پرستہ اور دہلی اور منو سمرتی کا راج ادہیاو سے بہی جو ہر ایک بادشاہ کے سنسکرت جنکا مفصل حال مہا بہارت سوامی جی نے ستیارتہ پرکاش میں لکہا ہے صفحہ ۱۸۴ گیارہویں سمللاس

اسکے علاوہ اگر آریہ راجاؤں کی زیادہ کیفیت دیکہنی ہو تو دیکہو جگد یشور تواریخ کشمیر مطبوعہ لاہور صفحہ ۲۰۰ تک اور راج ترنگنی کی سنسکرت تواریخ ـ

اعتراض نمبر ۶ ـ جبکہ آپ عالم ازلی ہی مانتے ہیں تو پرمیشور کو خالق کیسے مان سکتے ہیں یہ تو ضدین ہیں ـ اور اجتماع ضدین عقلاً و نقلاً محال ہے ـ

جواب ـ ہم موجودہ عالم یعنے ادہر سے بنی ہوئی دنیا کو ازلی نہیں مانتے کیونکہ اسکے جسم کی تبدیلی ہے ـ اور خدا کو خالق اسی سبب سے کہا ہے کہ اوس نے مادہ سے جگت کو رچا ہے نہ کہ عدم سے اور نہ معاذ اللہ عدم کوئی چیز ہے مگر مادہ یا پرکرتی کو ازلی مانتے ہیں کیونکہ پرکرتی سے جگت بنا ہے اوسکو ہی پس یہ کیسے اجتماع ضدین نہیں بلکہ یہاں بہی آپکی ویسی ہی غلطی ہے جیسے کہ ـ

خدا کو بندہ مانا بندہ کو خدا مانا ہے ـ پڑہیں تیسیر ہی سمجہے اسکی سمجہ تو کیا سمجہے

اعتراض نمبر ۷ ـ سیتارتہ صاحب کا قول ہے کہ ۸۴ لاکہ جونیں ہیں اسکی ہی دوجون سے بموجب تناسخ سلسلہ قایم ہے

جواب ـ یہ اعتراض [illegible] بنیاد ہے سوامی جی نے [illegible] کہیں نہیں لکہا ہے یہ تو [illegible]

[illegible] کی [illegible] غلطی [illegible]

یا یہ کہ بابل میں برج بنایا گیا جسکی چوٹی آسمان تک پہنچی اور خدا نے پھر اسکو برباد کیا اور
بھی کو گرا دیتا کر دیا ہوگا دوسرے تحت خدا ہی سے گر پڑیں اور تو آسمان پچھلی بائبل میں سو

اگر وہی دانش بنزد وی ۔ نادان تنگ تر بود بنزد وی

اعتراض نمبر ۹۸ اور ۹۹ دوسرون کے مادی ہونے پر پہلے یہ بات کو معلوم ہونا
چاہیے کہ یہ علوم متعارفہ وغیرہ مصنوعات انسان کی ایجاد ہیں جنکی بنیاد صرف محدود
خیالات و ناقص عقل پر ہے ہم خدا تعالیٰ پر جو عقل کل اور غیر محدود ہے کسی طرح انکی پابندی
نہیں ہو سکتی۔ ہم کہتے ہیں کہ نیستی سے ہستی ہو سکتی ہے۔ اور ہستی سے نیستی بھی اپنے
یہ صرف اپنا ہٹ قایم کرنے کو گھڑ لیا ہے۔ جو کہ باطل بے بنیاد اور ناقص ہے خدا تعالیٰ کے
سوا کسی شے کو مادی ماننا صرف دیوانگی ہے۔ اور کچھ نہیں یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو
نیست سے ہست کیا۔ وہ قادر ہے کہ ہر ہستی کو نیست کر دیگا چنانچہ کلام خدا میں مرقوم
ہے زبور ۳۲ [illegible] اور ۲ پطرس ۳ ۱۰ سے ۱۲ تک

جواب اگرچہ ہم اچھی طرح تکذیب براہین احمدیہ میں علاوہ برآن نسخہ خبط احمدیہ
باب دوم حکمت الہٰی میں اسکے متعلق بیسوان شکوک کا فیصلہ کر چکے ہیں مگر پھر آپکی
خدمت کرنی بھی ضروری ہے۔ واضح ہو کہ نیستی سے ہستی یا ہستی سے نیستی کا ہونا ایسا علم و
عقل و تجربہ کے برخلاف ہے جسکو سوائے آپ جیسے آدمیوں کے کوئی عقلمند بے تعصب
ہو کر نہیں مان سکتا۔ معتقدان تثلیث کے سوا دیگر تمام فضلا اس بات کے قائل ہیں
کہ عدم کوئی چیز نہیں ہے۔ تمام علماء سائنس کا یہ مقدم اصول ہے کہ نیستی سے ہستی کسی طرح نہیں
ہو سکتی اور آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے گھڑ لیا ہے حضرت ایسا نہیں بلکہ علمی یقینی
مسئلہ ہے دیکھو [illegible] صاحب [illegible] ہیں۔

حاشیہ ۲۸ [illegible]
[illegible]

تو وہ نیست نابود نہین ہو جاتا۔ بلکہ صرف یہہ ہوتا ہے کہ ہاہم سے گاس کیحالت مین
بدل جاتا ہے اور اس سے اسکے وزن مین کچہہ فرق نہین آتا۔ جتنا تہا۔ اتنا ہی رہتا ہے
اگر اسے کعب یخ پانی ہے۔ کے اکسیجن اور ہیدروجن جدا کرین۔ تو بلاشبہہ پانی تو
غارت ہو جاویگا۔ مگر اس کا مادہ برقرار رہیگا۔ اسکے وزن مین کچہہ فرق نہ آئیگا۔
اگر پانی کا وزن ۲۵۲ر۵ گرین ہو۔ تو اس مین اکسیجن گاس ۲۲۴ر۴۵ گرین اور
ہیڈروجن گاس ۲۸ر۰۵ گرین ہوگی۔ جو کچہہ تغیر و تبدل انسان اپنی تدبیرون سے
کر سکتا ہے۔ اس سے ان گاسون کی ایک معینہ مقدار کے وزن مین کچہہ
فرق نہین آتا۔ جہانتک ہمکو معلوم ہے مفرد اجسام کا وزن تمام حالتون مین قائم
رہتا ہے۔ بدلتا نہین اور اسی سبب سے خواہ وہ کسی شکل مین ہون۔ پہچانے جا سکتے ہین
اگر یہ بات سچ ہے۔ تو اس سے ثابت ہے کہ نظام قدرت مین مادہ معدوم نہین
ہو سکتا۔ اسکی مقدار جس قدر ہے اُسی قدر ہی ہے نہ بڑہتی ہے نہ گہٹتی ہے۔
اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قدرتی اور مصنوعی چیزین ایک بات مین مشابہت رکہتی
ہین یعنی یہ بات دونون پر صادق آتی ہے کہ جس مادے سے وہ مرکب ہین۔ وہ نہ
معدوم ہوتا ہے۔ نہ زیادہ ہوتا ہے پس جسطرح مصنوعات کا سلسلہ انسانی قوتون کے وسیلہ سے قدرتی اجسام
کے ملنے اور علیحدہ ہونے پر منحصر ہے اسیطرح قدرتی واقعات کا سلسلہ قدرتی قوتون کے وسیلہ سے قدرتی اجسام کے ملنے اور
علیحدہ ہونے پر مبنی ہے دیکہو مبادی العلوم سنہ ۱۸۸۳ء مطبع سرکاری لاہور صفحہ ۸۵ و ۸۶)
اسیطرح دیکہو نیچرل فلاسفی جلد ۲ مصنفہ پروفیسر گسنل صاحب انگریزی جس مین نیز
شرح مادی کے قدامت کا ثبوت مندرج ہے بائبل کی تمام بے بنیاد مادی کی
تردید بالکل تیق ہوئی مین مسٹر ٹامس وین صاحب بہادر اپنی مصنفہ کتاب ایج آف
ریزن مین کر چکے ہین۔ پس تمام بائبلی خیالات کی تردید ناظرین اوس مین دیکہہ سکتے
ہین۔ علاوہ بران ہم نے بہی علیحدہ پادری ٹاکر صاحب گنگ وڈ اکثر ہنری مارٹن کے چہہ [illegible]

کے جواب مین شرح ثابت کردیا ہے دیکھو متعصب پادریونکی نافہمی کا علاج ۔ دیکھو)
قادر مطلق کے معنے آپنے غلط سمجھے ۔ نیستی سے ہستی مین لانیوالے کی نہیں ہین ۔
بلکہ آزاد طاقت والے کے ہین یعنے جسکی طاقت کسی سے حاصل شدہ نہو ۔ اور نہ
محتاج بالغیر ہو جسکے گہر مین نیستی کبہی نہو خدا صانع عالم ہے ۔ اور کامل ۔ انسان خدا کے
بنائی ہوئی چیزون کو لیکر کچھہ تہوڑا سا تغیر تبدل کرتا ہے ۔ پرماٹون سے کچھہ نہین بنا
سکتا کیونکہ وہ اوس کی قوتون سے باہر ہین ۔ پس انسان جو کچھہ بناتا ہے گویا اوسکی
رحمت کو عمل مین لاتا ہے ۔ ورنہ خود خدا اور علم کے بغیر عاقل نہین اور نہ عالم ہے ۔
جسطرح خدا مرنے پہ جسطرح خدا پیدا ہونے پہ جسطرح خدا جہوٹ بولنے پر اور جسطرح خدا دو ۔
تین ۔ چار ہونے پر یا جسطرح خدا صلیب پر چڑہنے پر قادر نہین ۔ اسیطرح خدا نیستی سے
ہستی کرنے پر قادر نہین ۔ کیونکہ یہ ایک قسم کا دہوکا ہے ۔ اصل مین آپ علم سے نہین
بلکہ خدا باپ سے ہنسی کرتے ہو کہ اوسکو نیستی کا خدا مانتے ہو ۔ اور عدم کا مالک گردانتے ہو
حالانکہ بیوہ کا خاوند اور بانجہہ کا بچہ عدم محض سے زیادہ کچھہ نہین ۔ اور یہی حال انجیلی
خدا کا ہے کیونکہ وہ مصلوب ہوگیا ۔ افسوس

۵ ۔ خدا مارا گیا حیرت کی جا ہے شرم کے مارے ۔

اعتراض نمبر ۸ ۔ اس سوانح عمری مین جو لاہور کے دیو دہرمیون نے شایع کی ہے
پنڈت دیانند کے کسی خاص گورو کا پتہ نہین لکہا ہے ۔ گورو جنہان وسے سیکہے چیلے
جان شریپ ۔

جواب اگر دیو کی دہرمیون کو جہلی ضلالت کے سبب صداقت نظر نہین
آتی تو نہ آئے مگر ہم آپ کو بتلائے دیتے ہین کہ وید بہاشیہ کے ہر ایک اودہیا
سماپتی (اختتام) پر اور ستیارتہ پرکاش کے اخیر مین انکے گورو پورن سوامی برجانند
سرستی جی کا نام مبارک لکہا ہوا ہے ۔ رگ وید آدی بہاشیہ بہومکا مین بہی چہپا ہوا ہے ۔

متہرلکے تمام ہنوز سوسا بلکہ عوام الناس بہی اس بات سے آشنا ہین تو پہر وہ یہودیسونکو
نہ سوجہتا اونکی نظر کا کہا نا ہنین ہتے اور کیا ہے اب ہم عیسی کی بابت کمر تحقیقات کرکے
صحیح طور پر آپکی تسلی کرتے ہین یوحنا جسنے عیسی کو بپتسما دیا جو عیسی کا گورو تہا دیکہو
متی ۴/۱۲) جب یسوع نے سنا کہ یوحنا گرفتار ہوا تب خداوند مسیح جلیل کو چلا
گیا۔ اور ناصرت کو چہوڑکر کفرناحوم مین جا رہا (متی ۴/۱۳) اسیطرح جب عیسی گرفتار
ہوا۔ تو لکہا ہے کہ سب شاگرد (چیلے) اوسے چہوڑ کر بہاگ گئے۔ اور انکار کیا کہ یہ ہمارا
گورو نہین بلکہ ایک برخوردار پطرس شاگرد نے عیسی پر لعنت بہیجکر اور قسم کہا کر کہا کہ اس
شخص کو مین نہین جانتا متی (۷۰ و ۷۲ ۲۶ باب) اسی چیلے کو عیسی نے آسمان کی
کنجیان بخشی تہین افسوس (متی ۱۶/۱۹) اب ہم آپ کی طرح بیہودہ طور پر نہین۔
بلکہ سچائی سے بشہادت انجیل کہتے ہین کہ گورو دہنا ندی کہ نہ چیلے جان نثار ہے۔

اعتراض نمبر ۹ عیسائیونکے نزدیک سکہون پیروان عیسی کے باقی کل فوج شیطان
کی ہے اس کے جواب مین ہم صرف کلام الہی کی آیت پیش کرتے ہین۔ کیونکہ طوالت
منظور نہین۔ تب پطرس نے زبان کہولکر کہا اب مجہے یقین ہوا کہ خدا کسی کا طرفدار نہین
کرتا۔ بلکہ ہر قوم مین جو اس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا۔ وہ اسکو پسند آتا ہے (اعمال ۱۰/۳۴و۳۵)

جواب افسوس! آپ صاف بات سے انکار کررہے ہین اور راستی کے مقابلہ مین
جہالت سے اڑرہے ہین دیکہئے انجیل کیا کہتی ہے جسنے مسیح کو خدا کا بیٹا اور نجات دہندہ
او خدا نہین جانا اور جسنے روح القدس کو اقنوم ثالث او خدا نہین جانا او ایماندار
نہین (متی ۲۸/۱۹) وہ بے ایمانون یعنے اون چیزون کے نہ ماننے والون کی جگہہ جہنم ہے
مکاشفات ۲۱/۸ و ۲۲/۱۵ اور جو بیٹے پر ایمان نہین لاتا حیات کو نہ دیکہیگا بلکہ خدا کا قہر اوسپر
رہتا ہے (یوحنا ۳/۳۶) اسکے سوا آپ خود ہی دیکہ لین کہ جو بائبلی خدا کو نہین مانتے
اور نہ تثلیث کو مانتے ہین۔ اور نہ عیسی کو منجی او نہ خدا کا فرزند جانتے ہین اون کے

حق مین انجیل کیا کہتی ہے متی (۲۵ باب ۴۱) اور باب ۱۳ آیت ۴۰ سے ۴۲ تک اور متی ۲۵ باب ۴۶
کیا سوائے ابدی جہنم کے کوئی اور جگہ ہے اور کیا وہ شیطان کے مرید نہین مانے جاتے ہیں؟
اور کیا آپ نے نور افشان ۱۸۸۴ء کے مرد خدا کے عنوانی مضمون مین محمدیون اور
آریون کو بالیقین شیطان نہین لکھا۔ اور کیا عیسیٰ کو خدا نہ ماننے کے سوا کوئی اور
قصور بھی اونکے ذمہ ہے اگر نہین ہے تو ایمان سے بتلائے کہ آپ نے یہ سفید جھوٹ
کیون کہا فرد مسیح کیواسطے انصاف سے دل مین غور کرو۔
اعتراض نمبر ۱۰ شیطان کے انکار پر شیطان تو گیا جہنم مین آپ تو ذات الہی سے منکر ہیں
جواب عیب مت لگاؤ تاکہ تم پر عیب لگایا جاوے سو خدا جو فرعون سے فریب کرتا ہے اوسکے
دل کو ایمان لانے سے روکتا ہے (دیکھو خروج باب ۱۰) وہ خدا جو کام کرکے پچھتاتا دیگر
ہوتا الزام کرتا آیندہ کے لیے قادر مطلق بلکہتا ہے دیکھو پیدائش باب ۶ آیت ۱ سے ۸ تک)
وہ خدا جس کا الہام علم و عقل و نیچر کے خلاف ہے۔ سانپ بولا۔ گدہا بولا
گنتی ۲۲ باب ۲۸۔ سورج دن بھر ٹھہرا رہا یشوع ۱۰ باب ۱۳۔ مسیح مع جسم چڑھتے آسمان پر جا کر خدا
کے دائین ہاتھ جا بیٹھا۔ مسیح کے پھانسی ملنے سے لوگون کے گناہ معاف ہوگئے۔
بابل کا برج گرنے سے لوگون کی زبانین بدل گئین نوح کا فرضی طوفان تمام
دنیا مین آیا۔ ایک آدم سے تمام دنیا ہوئی وغیرہ نیچر اور عقل و علم کے خلاف باتین
جس کے الہامی کتاب مین درج ہین
جو ایک نہین بلکہ تین ہین۔ جو ہستی کا خدا مادہ اور روح کے علم سے نا آشنا ہو
بیشک ایسے خدا سے ہم منکر ہین ہمارا ایسے خدا سے قطعی انکار ہے اور نہ وہ
خدائی کے سزاوار ہے اور نہ اب وہ فعل مختار ہے بلکہ عدالت بیٹے کے سپرد ہے۔ اور وہ
خدائی کا حقدار بلکہ تا جدا ہے پس ایسے خدا سے ہمارا بلکہ ہر مستحق پرستو نکا انکار ہے۔
اعتراض نمبر ۱۱۔ پنڈت صاحب لکھتے ہین کہ موسیٰ آتش پرست تھا۔ آگ سے

مرادین مانگتا ہے چنانچہ موسیٰ کی چند دعائین بھی لکھی ہین ۔ اس جھوٹ کا بھی کچھ
ٹھکانا ہے ۔ اگر یہ وید کا آتشی خدا ہوتا ۔ تو فوراً اس بوٹے کو جلا دیتا ۔

جواب آپ بائبل سے محض ناواقف معلوم ہوتے ہین ورنہ ایسے ہرگز نہ کہتے ۔
دیکھو لکھا ہے کہ تب یہوواہ ایک بوٹے مین آگ کے شعلہ مین اوسپر ظاہر ہوا ۔ پھر موسیٰ
دیکھنے کو نزدیک آیا ۔ تو خدا نے اوسے بوٹے کے اندر سے پکارا (خروج ۳ باب ۴)
جلالی کی بابت دیکھو ۔ اور کوہ سینا پر زیر و بالا دہوان تھا کیونکہ خداوند شعلہ مین ہو کے
اوسپر اترا ۔ اور تنور کا سا دہوان اوس پر سے اوٹھا ۔ اور پہاڑ سراسر ہل گیا (خروج ۱۹ باب ۱۸)
پھر خداوند کے حضور سے آگ نکلی ۔ اور اُن اڑھائی سو کو جنہوں نے بخور گذرانا تھا
کھا گئی (گنتی ۱۶ باب ۳۵) کیونکہ پہاڑ آگ سے جل رہا تھا (استثنا ۹ باب ۱۵) اس کے ساتھ ہی مقامات
ذیل بھی ملاحظہ کرو (خروج [illegible] و [illegible] و [illegible] و [illegible] و [illegible] و [illegible] و [illegible] و [illegible])
اور گنتی [illegible] و [illegible] و [illegible]) اور استثنا [illegible] و [illegible] و [illegible]) ان
مقامات مین صاف صاف آگ اور آتشی الٰہ اور درختون جنگلون پہاڑون کو جلانے
کا ۔ اور آتشی قربانی کا مفصل ذکر موجود ہے ۔ اسکے سوا متی ۳ باب ۱۱ مین بھی صاف لکھا ہے
کہ وہ تمہین روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا ۔ یہان بھی اسی آتشی الٰہ کا اشارہ ہے
جو روح القدس کے ساتھ ساتھ دوسرا خدا موجود ہے ۔

اب پادری صاحب فرمائین کہ ہمنے موسیٰ پر جھوٹ باندھا ۔ یا بائبل نے ۔
کیا آپکو انکار کرنے سے شرم نہ آئی ؟ کیا بائبل دنیا مین موجود نہین ؟ آتشی قربانی
آتش مزاج خدا کا اونکو کھانا بھسم کرنا خیمہ کا جلانا ۔ دہوان اٹھانا تنور کی طرح جلنا ۔ آگ کی
گرمی کے سبب موسیٰ کا چہرہ سرخ ہو جانا اور مین تو پانی ڈالنے سے کم نہ ہو سکتا
دور ہونا ۔ قصاب منش اور آتش مزاج ہے ۔ اسی واسطے تمام دنیا کے جانور آگ مین ڈالے
جلانے اور مسیح کی سوختنی قربانی سے ہر طرح کے گناہون سے بریت کی امید رکھنا ۔

کیا ہندوؤں کی آتش پرستی نہیں ہے جو بیان ہوا ہے بجز اسکے کیا آتش پرستی ہو سکتی ہے ؟
کیا اب بھی آپ ہندوؤں کی ایک گھڑی تک بھی انکار کر سکتے ہیں ؟ یہ ہرگز ہونے کا نہیں۔
اسیواسطے سوامی ضرور آتش پرست تھا۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

اعتراض نمبر ۱۲ - مکتی پر۔ تمام دکھوں سے چھوٹنے کا نام مکتی ہے جس کا دوسرا نام نجات کامل ہے یہ ویدک مکتی ہے۔ ناظرین ذرہ انصاف سے دیکھیں کہ اس مکتی کے کیا معنے ہیں۔ دکھوں سے رہائی تو انسان مر کر حاصل کر لیتا ہے۔ کیا یہی نجات ہے یا امیر جنکو دنیا کی سب نعمتیں حاصل ہیں انکو بھی کوئی دکھ نہیں۔ اس کا نام مکتی ہے کیا آپکی مراد سوچ کے دکھوں سے رہائی ہے۔ اگر یہی ہے تو بھی غلطی کیونکہ بموجب عقیدہ تناسخ کے کوئی دکھوں سے رہائی نہیں پا سکتا۔ ایک سے نکلا دوسرے میں پھنسا۔ دوسرے سے تیسرے میں۔ تو پھر مکتی ندارد۔ دکھوں کا باعث آپکو معلوم نہیں یہ نجات یا ہمیشہ کی زندگی کسطرح حاصل ہو انجیل سے ظاہر ہے۔

جواب دکھوں سے رہائی ہم نے ویدک حوالہ سے مکتی بتلایا تھا اور آپ بسبب تعصب خیالات کے ناخوش ہو انکار کرتے ہیں۔ حضرت مر کر دکھوں سے رہائی نہیں ہوتی۔ اور نہ امیر ہی دکھ سے چھوٹتے ہیں۔ غریب غم نان سے امیر غم جہان میں۔ راجوں کے راج روگ مشہور ہیں۔ شہنشاہ جرمن کی حکایت ابھی تازہ ہی ہے ہماری مراد روحانی اور جسمانی دکھوں سے رہائی تھی اور ساتھ ہی راحت کامل بھی جو سوائے ایشور پراپتی کے کسیطرح ممکن نہیں۔ اور انجیل بھی اسکی شاہد ہے دیکھو ایک نے آکر اوس سے (مسیح سے) کہا اے نیک استاد میں کونسا نیک کام کروں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ اوس نے اوسے کہا کہ تو کیوں مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔ پر اگر تو زندگی میں داخل ہوا چاہتا ہے۔ تو حکموں پر عمل کر [illegible] کے دس حکموں پہ [illegible] (متی ۱۹ [illegible]) اور اسی طرح انجیل [illegible]

ساری عمل اور ساری عقل اور ساری قوت سے پریم کرنا اُسی کا نام پاپ نشٹ [illegible]

افسوس کہ آپ تعصب کے سبب سے اندھے ہو رہے ہیں۔ تناسخ صرف گناہوں کی سزا ہے۔ سو

بھگتی اور نیک عمل کرنے سے تناسخ سے بری ہو سکتی ہے (دیکھو باب نجات [illegible])

اور درحقیقت نجات خدا کی [illegible] نہیں بلکہ اعمالوں پر منحصر ہے اور سب نیک اعمالوں سے

اول نمبر اپاسنا ہے۔

اب بتلاتا ہوں کہ آجکل کے موجودہ عیسائیوں کی نجات انجیل کی رو سے ناممکن ہے

دیکھو لکھا ہے۔ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے۔ آسمان کی بادشاہت مین داخل

ہوگا۔ مگر وہی جو میرے باپ کی جو آسمان پر ہے اوسکی مرضی پر چلتا ہے۔ اوس دن

بہتیرے کہینگے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔

اور تیرے نام سے دیوون کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہیں

کیں۔ اور اوسوقت مین اون سے صاف کہون گا۔ کہ مین تم سے کبھی واقف

نہ تھا۔ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو (متی [illegible])

عیسائی تو درکنار خود مسیح کی نجات بھی نہیں ہوئی۔ اور نہ بموجب بائبل

کے ہو سکتی ہے۔

خدا۔ باپ دادون کے گناہ کے بدلے تیسری چوتھی پشت سے لیتا ہے (گنتی [illegible])

عورت کا بچہ نیک نہیں ہے ایوب [illegible] و [illegible] و [illegible] و [illegible]

رومیوں کا خط [illegible] زبور ۱۴۳ و ۲ و ۳

جو مفصل ہم مسیح کے فوٹوگراف مین اوس کا حال عام و خاص پر

ظاہر کرینگے۔

اعتراض نمبر ۱۳ — [illegible] پہلے [illegible] مین [illegible]

دوست نے ہمکو لکھا کیا ہے کہ یہ بات تواریخ محمدی [illegible]

مین بہی اسکا بیان ہے پنڈت صاحب اس مین بہی کمزور ہین۔

جواب حضرت ہمکو اس بات سے تو انکار نہین کہ اس قسم کا اعتراض اورون نے بہی کیا ہو مگر ہم اپنی تسلی یہ کر رہے ہین کہ ہمنے سوائے اصلی قرآن یا اسلامی تفاسیر حدیث و تواریخ کے اورون مین اسکا ذکر کم دیکہا ہے بلکہ کتاب نمبر ۳ کی تو ہم نے شکل بہی نہین دیکہی۔ ہمارے اعتراض صرف قرآن پر ہین اپنی معلومات اور اسلامی تفسیرات کے مطابق۔ نہ کہ کسی کے کہنے سننے سے۔ اور آپ اگر ذرہ غور سے ہماری کتابون کو دیکہین تو بیسیون اعتراض ایسے ملینگے جو اجتک کسی کے خواب مین بہی نہین آئے ناظرین خود دیکہہ سکتے ہین مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

اعتراض نمبر ۱۴ توریت کے رو سے بہن بہائی کی شادی ہوئی تہی۔ شرم کیجئے کیون جہوٹ کے لئے ایسا سونہہ کہول رکہا ہے۔ توریت مین کہان لکہا ہے مہربانی سے پتہ دیجئے۔

جواب اول تو سب آدم کے بیٹے اپنی بہنون (خواہرون) سے بیاہے گئے ہین کیونکہ بقول بائیبل کے صرف ایک آدمی اور ایک عورت سے تمام دنیا پیدا ہوئی پس بہن بہائی کی شادی ہوئی تہی۔

دوئم ابراہیم نے سرہ کے ساتہہ جو اسکے باپ کی بیٹی تہی۔ شادی کی جس سے وہ صاف اقبال کرتا ہے کہ وہ تو سچ میری بہن ہے۔ میرے باپ کی بیٹی پر میری مان کی بیٹی نہین سو میری جورو ہوئی (پیدایش توریت $\frac{۲۰}{۱۲}$ و $\frac{۱۱}{۱۲}$)

کیون! پادریصاحب ابہی تسلی ہوئی یا نہین پتہ لگا یا نہین ورنہ کچھہ اور ثبوت دون۔ جہانتک پادریصاحب نے ریویو نمبر ۲ مین اعتراض کئے ہمنے انکو سلسلہ وار جواب دے دیا۔ باقی بہی انکی تہذیب کے معیار الاشتہار سے ملی ہوئی تشنیع انکو ہم وہ ہی نہین چاہتے وہ انکی اخلاق کا نمونہ ہے جو وقت ہمارے پیش آیا ہے۔ پادریصاحب

نے متبناد شنام وہی پڑہ و رہا ہے۔ استانہی کی بہ شیلی کے کینٹون پڑہ ہونگے جن
پرستی کی فتح ہوے تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔
اب قصبہ بہرہ کے رہنے والے مولوی نورالدین صاحب نے اعتراضونکا جواب بہی
عرض کیا جاتا ہے۔
کتاب فصل الخطاب میں مولوی صاحب نے مرزا غلام احمد کی تقلید پر عیسائیونکا
جواب دیتے ہوے کہین کہین آریون پر سو نہہ زوریان کی ہین ہمنے اس کتاب
کی دونو جلدون کو بغور دیکہا۔ اکثر مقامات پر سید احمد صاحب کی تقلید اور کہین
بعض عقاید اسلامیہ کی بہی تردید ہے حالانکہ وہ قرآن مین موجود ہین۔ مرزا
غلام احمد صاحب کے اعتراضونکا کافی و وافی جواب ہم تکذیب براہین احمدیہ
و نسخہ خبط احمدیہ مین دے چکے ہین قطع النظر اونکے اب اسکے اعتراضون کا
جواب ضمیمہ مین دیتے ہین۔

جلد ا صفحہ ۲۸ از فصل الخطاب	اعتراض نمبر ا۔ نیاکاری کا لفظ جہانتک مین نے پوچہا وید مین نہین ہے۔

جواب یہ آپکی ناواقفی کا ثبوت ہے ورنہ وید مقدس مین وہ نام موجود ہین
جنکے معنے نیاکاری کے ہیں وہ ایشر مقدس کا نام یم اور ادارییا ہین۔

यः सर्वान प्राणिनो नित्य [illegible] सयमः =

एकं सद्विप्रा बहुधा वदंत्याग्नि यमं मातरिश्वानमाहुः ॥
ऋ० मं० १ अ० २२ सू० १६४ मं० ४६

ترجمہ۔ جو سب پرانیون کے کرم پہل دینے کی بیوستہار کرتا اور سب کو نیاؤن
دغلون سے پہتک (جدا) رہتا ہے اوس پرماتما کا نام (یم) نیاکاری ہے
اور اسی کو کہاں ہے۔ جو ناتر شوا بہی کہتے لوگ ہے۔

اعتراض نمبر ۸ ختنہ کے معقول ہونے پر بہی مولویصاحب نے ایک دلیل دی ہے فرماتے ہین ایک ہندو (آریہ) مرض آتشک سے بیمار میرے پاس آیا اوسکے اندریکا چمڑہ زخمون کے سبب سے پیچہے نہین ہٹتا تہا۔ مینے اوس کا ختنہ کیا۔ اور کہا سبحان اللہ آج ختنہ کی حقیقت دریافت ہوئی۔ گویا ایک دلیل سوجہی۔

جواب ہمین مولوی صاحب کی اس دانش مندی دلیل پر ہنسی آتی ہی تو مولویصاحب کو ہم دانشمند سمجہتے تہے مگر افسوس خود بدولت آپنا پسند غلط نستعلیم جناب کیا استنجا کرنیکی فضیلت آپکی حضرت معاویہ کے بیماری استنجہ سے ثابت ہوئی ہے یا نہین جہان بچوکر لڑنے سے یزید علیہ السلام پیدا ہوتے اور کیا بانی مبانی ختنہ یعنی ابراہیم کو بہی خدانخواستہ یہی مرض پیدا ہوئی تہی یا کوئی اور حضرت اسمعیل کس مرض مین مبتلا تہے علاوہ برآن کیا مسلمانون کو آتشک یا سوزاک نہین ہوتا کیا مسلمان رنڈیان ان امراض مین مبتلا نہین ہوتین اگر ہوتی ہین تو ختنہ سے کیا فایدہ ڈاکٹر لوگ جو آتشک وغیرہ ہونے سے ناک یا انگلیون کو کاٹ ڈالتے ہین یا خود گر پڑتی ہین۔ کیا بقول آپ کے یہان بہی ختنہ کی ضرورت ہے آپکی فلاسفی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اعضاؤن کے ختنہ کی بہی ضرورت ہی افسوس! اتفاقیہ شما و قات قابل معلوم شد یہ اکثر شعصب محمدیونکا دستور ہی کہ جب کوئی ہندو شامت اعمال مین گرفتار انکے پاس معالجہ کا طلبگار ہوتا ہے عوض کسی عمدہ علاج کرنیکے انہین ختنہ اسلامی سوجہتا ہے ہمین ایک فاضل آریہ سے اس مرض کا ایسا مجرب نسخہ دستیاب ہوا ہے کہ اب اسکے مریضونکو بہی بقول جناب طبیونکے ختنہ کی ضرورت نرہیگی اور نہ کارخانہ الہی مین رخنہ اندازی ہوگی مصرعہ
کفر توشا خدا خدا کرکے۔

اعتراض نمبر ۹ سوامی آریہ سماج کے اصول پہ اریہ بہی آپنے اصول کے بیان مین

اس پہلی اصل مین اسلام کا ساتھہ دیتے ہیں اور کہتے ہین اصل اصل جو پدارتھہ (اشیا) ست ودیا (علم حقیقی) سے جانے جاتے ہین اُن سبکا آدی مول اُسکا اصل ایشر (خدا) ہے اور وہ اونکی دوسرے اصل میں موجود ہے۔ ایشر سرب سکتیمان ہمیا لو۔ سرستی کرتا ہے اور بے ریب یہ کاملہ صفات ہے اور اوسکی ذات پاک کو نقایص سے منزہ بہی کہتے ہین۔ مین کہتا ہون ذرات عالم جنہین پرمانو کہتے ہین اور ارواح اور اونکے خواص۔ ودیا علم سے معلوم ہوئی ہین حسب اصل دوم اعتقاد اول چاہیے تہا کہ اونکا خالق اور آدی مول ایشر ہوتا پر آریہ انکاری ہین۔

جواب۔ آپنے آریہ سماج کی مبارک و مقدس اُصول کو نہین سمجہا اس اصل کا مطلب یہہ ہے کہ ست ودیا یعنے علوم حقیقی اور اشیا ر یعنے پدارتھہ جو جگت سے مراد ہے۔ اِن سبکا آدی مول یعنے مظہر پرمیشور ہے نیستی سے ہستی کا یہان ذکر نہین۔ اور نہ خود خدا سے معاذ اللہ لطور ٹکڑہ کے دنیا بننے کا ذکر ہے کیونکہ ودیا کا ذکر ہے کیونکہ ودیا کا پرکاش کرنے والا بذریعہ الہام اور پدار یعنے دنیا کا مادہ سے بنانیوالا پرمیشور ہے دوسرا کوئی نہین۔

اعتراض نمبر ۹ دیانند نے ستیارتھہ پرکاش ۲ سمولاس میں لکہا ہے کہ اگر سوال کرے۔ پرمیشور کی تو زبان نہین قلم اور دوات اور ہاتہہ نہین رکہتا ہے اوس نے وید کسطرح بنائے اور کیسے بنائے تو اوسکا جواب یہ ہے۔ کہ وہ قادر مطلق ہے اوسکو اسباب کی ضرورت نہین۔ وہ سب کچہہ بدون آلات کر سکتا ہے ستیارتھہ پرکاش صفحہ ۲۰۵ سنہ ۱۸۸۵ء پر یہ جواب مادہ ملل میں بہول گیا۔

جواب۔ آپنے غلطی کی وہان ایسا نہین۔ بلکہ ستیارتھہ پرکاش مین ایسا ذکر مطلق نہین۔ البتہ ۷ سمولاس مین ہے مگر وہان صرف ایشور کے جسمانی ہونے سے مخالف کی اعتراضوں کا جواب دیا ہے۔ کہ وہ بن ہاتہہ پانو کے جگت بنا سکتا ہے

مفصل دیکھو دیبوسکا صفحہ ۹ نمبر ۱۳۰۹ وہان مادہ یا پرکرتی کو نہین - اوسکا علیحدہ
موجود ہے حکمت التیتی کے بیان مین - یہان صرف اتنا ہی مطلب ہے - کہ ایشور
بغیر اعضاء جسمانی کے تمام دنیا کو مادہ سے رچ سکتا ہے - اگر ذرہ کسی عالم سائنس سے مادہ عالم کے بارہ
مین دریافت کرو گے تو اچھی طرح اس غلط خیال سے باز آجاؤ گے نیستی سے ہستی کا مسئلہ سوائے امیون
یا اثر ہونے کے کوئی دانا کبھی نہین مان سکتا (مفصل دیکھو نسخہ خبط احمدیہ باب ۱)

اعتراض نمبر ۵ - اکل و شرب مین شراب اور مردار اور ایسی چیزون کا کہانا حرام کیا عقلاً کہانا
جسم اخلاق کے لئے مضر ہو مثلاً سور گندگی کا عاشق - بہیلسے کے مین ناعاقبت اندیش جانور
مین ایک ہی ایسا ہے جو نر سے جماع کرے اور لواطت کا مرتکب ہو اور جسکے گوشت مین کرم دوا
مادہ ہے - اور کتنا ہی پچاس مین سوار کے پاس ایسی بہتوم کو شہ آنے دی [illegible] اوسکی ضرورت سے
زیادہ موجود ہے - (صفحہ ۵۰)

جواب - شراب کیواسطے اغذ - یہ کا قرآن مین نہین لکہا - آپ جسم یا اخلاق کے لئے مضر بتلاتے
ہین اور قرآن شریف[1] منافع للناس ٹھہراتا ہے ہم کس کو سچا مانین - دنیا تو دنیا بہشت مین بہی
شراب کی سبیل لگا دی نہرین جاری کر دین - پس مولوی صاحب حرام نہین یہ آپکی غلطی ہے
سور تو گندگی کا عاشق اسواسطے حرام ہے - مگر گوسفند - بہیڑ - بکری - خروس - جو گندگی
کے عاشق - اپنی ماؤن بہنون سے زنا کرنے والے - بزدل مخنث مزاج ناعاقبت اندیش
کیون حلال و طیب ہو گئے؟ سور کا نر سے جماع - آپ حکیم ہین - آپکا تجربہ ہوگا -
ذرہ علت المشائخ کے معنے کسی لغات مین دیکہ لو - لاکہون مسلمان - بخارا شریف
کابل شریف اور ایران شریف مین ان مرضون کے مریض ہین لواطت - اور لوطی کی
نسبت حضرت لوط کے نام سے نکلی ہے - اور اسی کے متعلق انگریزی کا لفظ سیڈمی -
سدوم سے جو لوط کا شہر ہے منسوب ہے - پس سور اس اشرف المخلوقات انسان کی
تقلید سے کسی طرح بھی حرام نہین ٹھہر سکتا -

[1] قرآن سورۃ النحل رکوع ۸ -

گائی کی گوشت مین ہیضہ کی بیماری ہے عکاریہ ہین گواہ ہین سے الندہرا نبالہ
کا معاملہ شاہد ہی - اور علاوہ بران بواسیر پیدا کرنیوالا ہے وہ کم عقل بہی ہے جو گندگی بہی
کم و بیش کہاتی ہے کدو دانے کی بیماری بہی اس مین ہے مگر بعلمی نے حلال کر دی -
ہم نے اس بات کی تحقیقات کیواسطے کہ آیا سور دفعہ ۳۷۷ کا مجرم ہوتا ہے چند ساسینون نے
یعنی سور چرانیوالے لوگون سے دریافت کیا - اونہون نے صاف انکار کیا کہ ایسا ہرگز نہین
ہے بلکہ نہایت غیرت والا جانور ہے - اور قانون قدرت کا نہایت خوبی سے پابند
بلکہ متقی پرہیزگار ہے - جبتک سوری طالب مباشرت نہ ہو ہرگز اوسکے نزدیک
مثل بیل یا آدمی یا گدہے یا گہوڑے کے نہین جاتا بلکہ نہایت عقلمندی سے صرف اولاد
پیدا کرنیکے واسطے صحبت کرتا ہے - اپنی عورت سے کمال محبت رکہتا ہے رقیب سے عداوت
رکہتا ہے - مولوی صاحب وہ سور جسکا گوشت مقوی باہ مقوی ہے شجاعت بخشنے والا
ہے وہ حرام - افسوس -
کتا - جیسے وفادار جانور کو حرام جاننا - اور اوسکے شکار اور لعاب لگے گوشت کو حلال ماننا
اعراب کی عقلمندی ہے مگر قرآن کی زبان بندی خدا کو یاد نہین رہا ورنہ ضرور
لکہدیتا - قرآن مین ذکر تک نہین اگر کہین قرآن مین ہے تو مولوی صاحب نشان دو -
حلالے سے بہی مولوی صاحبکو انکار ہے مگر وہ کعبہ شریف کی اسرار سے خبردار نہین
جہان پر یہ حلالہ حلال ہے - اور باعث ترقی و اقبال - قرآن و حدیث پر عمل جاری ہے - اور
ہر ایک مولوی اقراری - ہم اسکی شہادت بہی ایک فاضل مسلمان کی تحقیقات سے دیتے ہین جناب
حاجی مولوی محمد زین اللہ صاحب اپنی سفر عرب کا حال لکہتے ہوے فرماتے ہین اکثر یہہ بہی
عقد مطلاق اور حلالہ کا بہی جو عرب مین جاری ہے - بظاہر ناپسند معلوم ہوتا ہے لیکن فی الحقیقت
مین شرع کی رو سے اوسمین بہت سے فواید دینی اور دنیوی متصور ہین - علاوہ بریں بتقابلہ
علماء عرب کے ہندوستانیون کی کہان مجال اور طاقت مقابلہ جو ہدہ برابری کی دعوی کرسکین

اون لوگونسے۔ کہ کوئی کسی طرحپر اعتراض کر سکے بڑے بڑے علماء عرب اور قاضی اور مفتی جمع ہوکر ریطو بکونسل نواب سلطان روم مامور مقرر ہین دیکھو توشیحاج صفحہ ۴۸ مطبوعہ نظامی کانپور ۱۲۹۶ہجری) اور قرآن کو سمجھی یہ جائز ہے سورہ بقر فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَتَرَاجَعَا ترجمہ پس اگر طلاق داد یعنی سوم بار پس ہرگز حلال نمیشود این زن آنمرد را بعد ازین تاوقتیکہ در آید بہ نکاح شوہری دیگر یعنی وا ودخول کند پس اگر طلاق داد ش این شوہر دیگر پس گناہ نیست بران ہردو بار آنکہ بازگردند بنکاح باہم (صفحہ ۳۵)

جسقدر رسولو نیصاحب نے اشارتًا اعتراض کیئے تھے اونکے جواب ہمنے عرض کردیئے ایک دو مولوی صاحبون نے تکذیب کا جواب بھی اشتہار دیا تھا۔ مگر ابتک نہیں نکلا قبل از وقت ہم کچھ نہیں کہتے مگر صرف یہکہ ہمارے پاس بھی قرآن کے متعلق بہت سامان موجود ہے العاقل تکفیۃ الاشارۃ

یادداشت

تکذیب براہین احمدیہ کی جسقدر مختلف مذاہب کے لوگون نے قدردانی کی وہ ہمارے بیان کے محتاج نہین۔ بار اول کی چھپی ہوئی ایکہزار جلد کو فروخت ہوئے ایکسال ہوگیا۔ عرصہ سے کوئی کاپی فروختنی ہمارے پاس نہین رہی بہت سے غیر متعصب مسلمانون کو اس کتاب نے راہ راست دکھلایا۔ کئی محمدیون کو دین احمدی سے تائب کرا کے آریہ بنایا۔

دہلی۔ لکھنو کے چند واعظون نے اس کے جوابات پر اعتراض کئے مگر جواب پہنچنے پر مطلق خاموش ہوگئے۔ سردار باوقار۔ علم دوست۔ راستی پسند۔ سردار بھگوت سنگھ جی بہادر والئی بہڑا پچ ملک اودھ نے دہرم اُنتی کے خیال سے تکذیب براہین احمدیہ کے مضامین کو پسند فرما کر باظہار خوشنودی مبلغ ۵ عنایت فرمائے۔

اور اسیطرح ایک علم دوست فاضل نے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہین چاہتے مبلغ ۵۰ روپیہ

عطا کئے۔ اِن دونو مہاتماؤن نے جو کچھ مبارک کام کیا۔ وہ ست دہرم کی اُنتی کیواسطے بہت عمدہ ذریعہ ہے۔ پرماتما اونکی دونک ہمت کو برکت دیوے

تکذیب براہین احمدیہ مین اس مرتبہ یہ آخری مضمون زیادہ کیا گیا اور بہ نسبت پہلے کی صحت کا خیال زیادہ کیا گیا پرنما اوس سے ست دہرم کی اُنتی کرے۔

فہرست مضامین تکذیب براہین احمدیہ

تمام شد ضمیمہ تکذیب براہین احمدیہ

غلطنامہ تکذیب براہین احمدیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲۱	ہوتی	روتی	۲۹۴	۱۱	سرشتہ	سرشتہ	۳۵۴	۱۲	رہائی	رہائی کو
۵	۱۵	صرف	صرف انعام	۳۰۸	۶	عدم	عدم وجود	〃	۱۴	ناں سے	ناں میں
〃	۱۸	یہاں بعیش	جہاں بعیش	〃	۱۸	وہ	×	۳۵۶	۱۲	بہنو	بہنوں
۸	۱	قران	قران ہے	۳۱۱	۷	کرے	کرنے	۳۵۸	۵	واسق انیر	×
〃	۱۲	وہشت	بہشت	۳۱۴	۱۳	سے	مگر سے	〃	۶	افسوس	افسوس سے
۱۴	۱	گئی	کسی	۳۱۵	۲۱	یا	تا	〃	۱۵	قابل	کابل
۲۵	۱۸	لے	کے	۳۲۷	۷	توجرد	توجہ	۳۵۹	۳	نے	کے
۴۹	۱	اپنی	اسی	۳۲۹	۱۳	پڑا	پڑھا	〃	۱۲	کیونکہ	اور
۸۰	۲۰	سکندریہ	سکندریہ کے	۳۳۲	۱۲	ہم	ہم ناظرین	〃	〃	بہار	بہارتھ
۸۱	۶	اودھیان	اودھیاؤں	۳۳۶	۱۸	آن	قران	〃	۱۴	اگر	اگر کوئی
۱۰۸	۱	حقاق	اتفاق	۳۳۹	۸	سرپا	سرتاپا	۳۶۰	۱	پرکرشنکا	پرکرتی کا
۱۲۵	۲۱	نتیجہ	جو نتیجہ	۳۴۱	۲۰	سال	صاحب			تدکرونہیں	تذکرہ نہیں
۱۵۰	۶	کتابیں	باتیں	۳۴۳	۳	عالم	علم			اسکا علیحدہ	اسکا حال
〃	۱۳	یہاں	جہاں	〃	۲۰	گھونسکی	×				علیحدہ
۱۷۷	۱۷	کرنا	نکرنا	〃	۲۱	صفاعان	صناعان	۳۶۰	۷	بیجا	بیحیا
۱۸۲	۱۸	سود	حسود	۳۴۴	۴	صدقع	صدق	〃	۸	کسودلنے	کسودلنے کا
۱۸۵	۵	گر	مگر	۳۴۵	۱۲	میں ایک	ہیں ایک	〃	۱۹	سیدہی	سیڈہی
۲۰۲	۲	صورتیں	سوتیں	۳۴۶	۶	طبیعتہ تاکید	تاکیدی	۳۶۱	۲۱	جرم	مجرم
۲۱۲	۱۰	گواہ	گناہ	〃	۷	جانا	جلانا	۳۶۲	۹	تکذیب کا	تکذیب کے
۲۱۳	۷	جام	جام سے	۳۴۷	۷	سوائے	سری			جواب	جواب کا
۲۲۶	۲۱	ردیف ب	(ردیف الف)	〃	۸	جگدیشر	گلدستہ	۳۶۳	۴	پرتا	پرہاتا
۲۶۳	۱	آتفاق	اتفاق	۳۴۸	۲۰	مقدور	مقدار				
۲۶۸	۲۳	لے	لئے	۳۴۹	۱۹	ماسوین	ناسوتین				
۲۷۳	۳	آدم	آدمی	۳۵۰	۱۰	علم	ہم				
۲۸۵	۱۳	کو	گو	۳۵۱	۱۵	استی	ناستی				
۲۸۶	۱۴	غیب	عیب	〃	۱۷	اور ایماندار	وہ ایماندار				
۲۸۸	۱	غاہر	ظاہر	۳۵۲	۹	دیگر	دگیر				
۲۹۲	۸	[illegible]	[illegible]	۳۵۳	۱۳	آلہ	اللہ				